سنن ابن ماجہ

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ
المتوفی ۲۷۳ھ

ترجمہ
پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تحقیق
علامہ ناصر الدین البانی

نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد

مراجعت
حافظ زبیر علی زئی

تخریج تنقیح وتصحیح
حافظ ندیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ

احادیث ۲۸۸۲-۴۳۴۱

سُنن ابنِ ماجہ

اِمام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۷۳ھ

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تحقیق

علامہ ناصر الدین البانی

نظرثانی

شیخ الحدیث ابو محمد عبد الستار الحماد

مراجعت

حافظ زبیر علی زئی

تخریج تنقیح وتصحیح

حافظ ندیم ظہیر

تصدیر

حافظ صلاح الدین یوسف

مکتبہ اسلامیہ

ملنے کا پتا

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763
/maktabaislamia1
www.maktabaislamiapk.com
maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الْمَنَاسِكِ

حج وعمرہ سے متعلق احکام ومسائل

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ.

۲۸۸۲ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ. يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعَ إِلَى أَهْلِهِ)).

حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ. [صحيح بخاري: ۱۸۰٤، ۳۰۰۱؛ صحيح مسلم: ۱۹۲۷ (٤۹٦۱)؛ المعجم الاوسط للطبراني: ۷٦۷-]

باب: حج کے لیے جانے کا بیان

(۲۸۸۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، وہ آدمی کو اس کی نیند اور کھانے پینے سے محروم کر دیتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سفر میں مطلوبہ کام کر لے تو اسے چاہیے کہ فوراً اپنے گھر واپس آ جائے۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے شیخ یعقوب بن حمید بن کاسب رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۸۸۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَبُوْ إِسْرَائِيلَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنِ الْآخَرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ. فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ، وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ)). [**حسن**، مسند احمد: ۱/ ۲۱٤،

(۲۸۸۳) عبداللہ بن عباس یا فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ (اس کی تکمیل میں) جلدی کرے، ممکن ہے کہ وہ بیمار پڑ جائے، یا اس کی سواری گم ہو جائے یا اسے کوئی ضرورت پیش آ جائے۔''

٣٥٥؛ سنن ابي داود: ١٧٣٢ـ]

بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ.

٢٨٨٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (٣/ آل عمران:٩٧) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالُوْا: [أَ] فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ: ((لَا. وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ. لَوَجَبَتْ)) فَنَزَلَتْ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾. (٥/ المائدة:١٠١)

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٨١٤، ٣٠٥٥ عبدالاعلیٰ الثعلبی ضعیف ہے۔]

٢٨٨٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا عُذِّبْتُمْ)). [یہ روایت اعمش کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٢٨٨٦ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ [هَارُونَ] أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ، أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: ((بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَمَنِ اسْتَطَاعَ، فَتَطَوَّعَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٧٢١؛ سنن النسائي: ٢٦٢١؛ مسند احمد: ١/ ٢٥٥ـ]

باب: حج کی فرضیت کا بیان

(٢٨٨٤) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کر دیا ہے جو اس کی طرف آنے جانے کی طاقت رکھتے ہیں۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ خاموش رہے، انہوں نے پھر کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ فرض ہو جاتا۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔''

(٢٨٨٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا اور اگر فرض ہو جاتا تو تم اس کی پابندی نہ کر سکتے (جس بنا پر) تم عذاب سے دوچار ہو جاتے۔''

(٢٨٨٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! حج ہر سال فرض ہے یا زندگی میں صرف ایک بار ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف ایک بار، البتہ جو زیادہ کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نفلی حج ہوگا۔''

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

باب: حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

۲۸۸۷ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَإِنَّ الْمُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ۱/ ۲۵؛ مسند الحميدی: ۱۷۔]

(۲۸۸۷) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرے پے درپے کیا کرو، کیونکہ انہیں پے درپے کرنا مفلسی اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل (زنگ) کو دور کر دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث محمد بن بشر کی سند سے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

۲۸۸۸ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةُ مَا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)).

[صحيح بخاري: ۱۷۷۳؛ صحيح مسلم: ۱۳۴۹ (۳۲۸۹)؛ سنن النسائي: ۲۶۲۶۔]

(۲۸۸۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی عرصے (میں ہونے والے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے اور حج مبرور کی جزا تو صرف جنت۔“

۲۸۸۹ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). [صحيح بخاري: ۱۸۲۰؛ صحيح مسلم: ۱۳۵۰ (۳۲۹۱)؛ سنن الترمذي: ۸۱۱؛ سنن النسائي: ۲۶۳۱۔]

(۲۸۸۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرے اور اس دوران میں وہ بیہودہ گوئی اور گناہوں کے کاموں سے مکمل اجتناب کرے تو وہ اس طرح (گناہوں سے پاک ہو کر) لوٹے گا جس طرح اپنی ولادت کے دن تھا۔“

بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ.

باب: کجاوے پر سوار ہو کر حج کرنے کا بیان

۲۸۹۰ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

(۲۸۹۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ایک پرانے کجاوے پر اور ایک معمولی سی چادر میں حج کیا جس

مَالِكٍ قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ. وَقَطِيفَةٍ تُسَاوِي أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، أَوْ لَا تُسَاوِي. ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيهَا وَلَا سُمْعَةَ)). [المصنف لابن ابي شيبة: ٤/ ١٠٦؛ شمائل ترمذي: ٣٣٤، یہ روایت یزید بن ابان الرقاشی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کی قیمت چار درہم یا اس سے بھی کم تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یا اللہ! حج کر رہا ہوں، جس میں دکھلاوا یا شہرت (مقصود) نہیں ہے۔''

٢٨٩١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ. فَمَرَرْنَا بِوَادٍ. فَقَالَ: ((أَيُّ وَادٍ هَذَا؟)) قَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ. قَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى ﷺ فَذَكَرَ مِنْ طُولِ شَعَرِهِ شَيْئًا، لَا يَحْفَظُهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَهُ فِي أُذُنِهِ. لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ. مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي)) قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ. فَقَالَ: ((أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟)) قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرْشَى أَوْ لَفْتٍ. قَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ، عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ. وَخِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي، مُلَبِّيًا)). [صحيح مسلم: ١٦٦ (٤٢٠)]

(٢٨٩١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر میں تھے، ہمارا گزر ایک وادی میں سے ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کونسی وادی ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: یہ وادیٔ ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا میں موسیٰ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔'' پھر آپ نے ان کے بالوں کے بارے میں کچھ بیان کیا جو (راویٔ حدیث) داود بن ابی ہند کو یاد نہیں رہا۔ انہوں (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنے کان میں انگلی ڈالی ہوئی ہے اور وہ تلبیہ پکارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اس وادی میں سے گزر رہے ہیں۔'' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر ہم چلے حتیٰ کہ ایک پہاڑی درّے پر جا پہنچے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا درہ ہے؟'' صحابہ کرام نے کہا: یہ درۂ ہرشیٰ یا لفت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ ایک سرخ اونٹنی پر سوار اور اونی جبّہ زیب تن کیے ہوئے ہیں اور ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کے پتوں کی رسی ہے۔ وہ تلبیہ پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ.

باب: حاجی کی دعا کی فضیلت

٢٨٩٢ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ، مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ

(٢٨٩٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔''

وَفْدُ اللّٰهِ. إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ)). [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٦٢ صالح بن عبداللہ بن صالح منکر الحدیث ہے۔]

٢٨٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَفْدُ اللّٰهِ. دَعَاهُمْ فَأَجَابُوْهُ. وَسَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ**)). [المعجم الكبير للطبراني: ١٣/ ٤٢٢ یہ روایت عطاء بن السائب کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٨٩٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔ اس نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی، (لہٰذا) انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اللہ نے عطا کر دیا۔''

٢٨٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، [عَنْ عُمَرَ] أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ. فَأَذِنَ لَهُ، وَقَالَ لَهُ: ((**يَا أُخَيَّ! أَشْرِكْنَا فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِكَ، وَلَا تَنْسَنَا**)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٣٥٦٢ عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔]

(٢٨٩٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ان سے فرمایا: ''اے بھائی! اپنی کسی دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور ہمیں نہ بھولنا۔''

٢٨٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. فَأَتَاهَا فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالَتْ لَهُ: تُرِيْدُ الْحَجَّ، الْعَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ. فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((**دَعْوَةُ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ يُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِهِ. كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ: آمِيْنَ، وَلَكَ [بِمِثْلِهِ]**)) قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

(٢٨٩٥) صفوان بن عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ یہ ان کے ہاں گئے تو ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہو گئی اور ابودرداء رضی اللہ عنہ نہ مل سکے۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے ان (صفوان) سے کہا: کیا آپ اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، تو انہوں (ام درداء رضی اللہ عنہا) نے کہا: ہمارے لیے بھی دعائے خیر کرنا، کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''ایک مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔ جب بھی وہ اس (غیر حاضر بھائی) کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے تو وہ آمین کہتا ہے اور یہ

[صحيح مسلم: ٢٧٣٣ (٦٩٢٩)]

(دعا دیتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی یہ سب عطا فرمائے۔"
صفوان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پھر میں بازار گیا تو ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، تو انہوں نے بھی مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی حدیث بیان کی۔

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ.

باب: حج کرنا کب واجب ہوجاتا ہے؟

٢٨٩٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: ((**الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ**)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! فَمَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((**الشَّعِثُ التَّفِلُ**)) وَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! مَا الْحَجُّ؟ قَالَ: ((**الْعَجُّ وَالثَّجُّ**)).

(٢٨٩٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس چیز سے حج واجب ہوجاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "زادراہ اور سواری سے۔" اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! حاجی کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "پرگندہ بالوں، اور معمولی لباس والا۔" پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "بلند آواز سے (تلبیہ) پکارنا اور خون بہانا، یعنی قربانی کرنا۔"

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي بِالْعَجِّ الْعَجِيجَ بِالتَّلْبِيَةِ. وَالثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٨١٣ ابراہیم بن یزید الخوزی ضعیف ہے۔]

امام وکیع نے فرمایا: بلند آواز کرنے سے مراد تلبیہ ہے اور خون بہانے سے مراد اونٹ قربان کرنا ہے۔

٢٨٩٧ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ**)) يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿**مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا**﴾. (٣/ آل عمران: ٩٧)
[**ضعيف جدا**، سنن الدارقطني: ٢/ ٢١٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٣٣١ عمر بن عطاء بن وراز ضعیف اور سوید بن سعید مختلط ہے۔]

(٢٨٩٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ کی تفسیر میں فرمایا: "(استطاعت سے مراد) زادراہ اور سواری ہے۔"

بَابُ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ.

باب: عورت کو محرم کے بغیر حج (کرنے

کی ممانعت)

٢٨٩٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصَاعِدًا، إِلَّا مَعَ أَبِيهَا أَوْ أَخِيهَا أَوِ ابْنِهَا أَوْ زَوْجِهَا أَوْ ذِي مَحْرَمٍ**)). [صحيح مسلم: ١٣٤٠ (٣٢٧٠)؛ سنن ابي داود: ١٧٢٦؛ سنن الترمذي: ١١٦٩-]

(٢٨٩٨) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت تین دن یا اس سے زیادہ مدت کا سفر نہ کرے، سوائے اپنے باپ، بھائی، بیٹے، خاوند یا کسی محرم کے ساتھ۔''

٢٨٩٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَاحِدٍ، لَيْسَ لَهَا ذُو حُرْمَةٍ**)). [صحيح بخاري: ١٠٨٨؛ صحيح مسلم: ١٣٣٩ (٣٢٦٧)؛ سنن ابي داود: ١٧٢٣؛ سنن الترمذي: ١١٧٥؛ مسند احمد: ٢/ ٢٣٦-]

(٢٨٩٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے محرم کے بغیر ایک دن کا سفر کرنا بھی حلال (جائز) نہیں۔''

٢٩٠٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا. وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ. قَالَ: ((**فَارْجِعْ مَعَهَا**)). [صحيح بخاري: ٣٠٦١-]

(٢٩٠٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرا نام فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے، جبکہ میری اہلیہ حج کے لیے تیار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم (غزوے کی بجائے) اس کے ساتھ جاؤ۔''

بَاب: الْحَجُّ جِهَادُ النِّسَاءِ.

باب: عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے

٢٩٠١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ**)). [صحيح بخاري: ١٥٢٠؛ سنن النسائي: ٢٦٢٧-]

(٢٩٠١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی نہیں ہے۔ وہ حج اور عمرہ ہے۔''

٢٩٠٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ**)). [**حسن**، مسند احمد: ٦/ ٢٩٤؛ مسند ابي يعلى: ٦٩١٦-]

(٢٩٠٢) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج، ہر کمزور آدمی کا جہاد ہے۔''

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ.

باب: فوت شدہ کی طرف سے حج کرنے کا بیان

٢٩٠٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ [عَزْرَةَ]، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ شُبْرُمَةُ؟**)) قَالَ: قَرِيبٌ لِي. قَالَ: ((**هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟**)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((**فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ نَفْسِكَ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٨١١؛ ابن الجارود: ٤٩٩؛ ابن خزيمة: ٣٠٣٩؛ ابن حبان: ٣٩٨٨؛ المعجم الصغير للطبراني: ١/ ٢٢٦ وسنده حسن-]

(٢٩٠٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا، وہ کہہ رہا تھا: شبرمہ کی طرف سے لبیک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شبرمہ کون ہے؟'' اس نے عرض کیا: وہ میرا ایک قریبی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے کبھی حج کیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم یہ حج اپنی طرف سے کرو، شبرمہ کی طرف سے بعد میں کرنا۔''

٢٩٠٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَحُجُّ عَنْ أَبِي؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. حُجَّ عَنْ أَبِيكَ. فَإِنْ لَمْ تَزِدْهُ خَيْرًا لَمْ تَزِدْهُ شَرًّا**)). [المعجم الكبير للطبراني: ١٢/ ٢٤٥؛ حلية الاولياء: ٤/ ١٠٠ یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٩٠٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج (بدل) کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔ تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو، اگر تو اس کے لیے خیر میں اضافہ نہیں کرے گا تو اس کی برائی میں بھی اضافہ نہیں کرے گا۔''

٢٩٠٥ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

(٢٩٠٥) ابوغوث بن حصین رضی اللہ عنہ جو مقام فُرع کے باشندے تھے، انہوں نے نبی ﷺ سے فتویٰ طلب کیا کہ ان کے والد پر

الْغَوْثِ بْنِ حُصَيْنٍ -رَجُلٌ مِنَ الْفُرْعِ- أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ عَنْ حَجَّةٍ كَانَتْ عَلَى أَبِيهِ. مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ)) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَكَذَلِكَ الصِّيَامُ فِي النَّذْرِ، يُقْضَى عَنْهُ)). [ضعيف، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٣٣٥ عطاء الخراساني کا سیدنا ابوغوث بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

حج فرض تھا، مگر وہ حج کیے بغیر ہی وفات پا گئے ہیں۔ (اب کیا کریں؟) نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے والد کی طرف سے حج ادا کرو۔'' نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ''نذر کے روزوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اس (فوت شدہ) کی طرف سے قضا دی جائے۔''

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ.

باب: جب زندہ آدمی حج کرنے سے قاصر ہو تو اس کی طرف سے حج کرنے کا بیان

٢٩٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ. قَالَ: ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)). [صحيح، سنن ابي داود: ١٨١٠؛ سنن الترمذي: ٩٣٠؛ سنن النسائي: ٢٦٢٢؛ ابن خزيمة: ٣٠٤٠؛ ابن حبان: ٩٦١؛ ابن الجارود: ٥٠٠؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٨١-]

(٢٩٠٦) ابورزین عُقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا والد بہت بوڑھا ہے، وہ حج یا عمرہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ سواری پر سوار ہونے کی سکت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر سکتے ہو اور عمرہ بھی۔''

٢٩٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، قَدْ أَفْنَدَ وَأَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، وَلَا يَسْتَطِيعُ أَدَاءَهَا. فَهَلْ يُجْزِئُ عَنْهُ أَنْ أُؤَدِّيَهَا عَنْهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)). [حسن الاسناد، المعجم الكبير للطبراني:

(٢٩٠٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہیں اور حج کا جو فریضہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر لازم ہے وہ ان پر بھی لازم ہو چکا ہے۔ مگر وہ اسے ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ اگر میں اس کی طرف سے یہ فرض ادا کر دوں تو کیا یہ اس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[١٠/ ٣٧٤-]

٢٩٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَحُجَّ إِلَّا مُعْتَرِضًا. فَصَمَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((**حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ**)). [**ضعيف الاسناد**، المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ٢٦؛ الآحاد والمثانى: ٢٠٢١ محمد بن کریب ضعیف راوی ہے۔]

(٢٩٠٨) حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد پر حج فرض ہے، مگر وہ حج کی طاقت نہیں رکھتے الا یہ کہ انہیں سواری پر باندھ دیا جائے۔ آپ (یہ سن کر) کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: ”تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔“

٢٩٠٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَخِيْهِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ النَّحْرِ: فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّ فَرِيْضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيْرًا، لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَرْكَبَ. أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيْكِ دَيْنٌ قَضَيْتِهِ**)). [صحيح بخاري: ١٨٥٣، ١٨٥٤؛ صحيح مسلم: ١٣٣٥ (٣٢٥٢)؛ سنن الترمذي: ٩٢٨؛ سنن النسائي: ٥٤٠٤-]

(٢٩٠٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (سواری پر) سوار تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا والد انتہائی عمر رسیدہ ہے۔ اور حج کا جو فریضہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر ہے وہ اس پر بھی لازم ہو چکا ہے۔ مگر وہ سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو تم وہ بھی ادا کرتیں۔“

بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ.

باب: بچے کے حج کا بیان

٢٩١٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ، قَالَا: [حَدَّثَنَا] أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةٍ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. وَلَكِ أَجْرٌ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٢٤،

(٢٩١٠) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حج کے دوران میں ایک عورت اپنے بچے کو اٹھائے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس (بچے) کا بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اور ثواب تجھے ملے گا۔“

۹۲۶؛ السنن الکبریٰ للبیهقي: ۵/ ۱۵٦-]

بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ.

باب: نفاس اور حیض والی عورت کے احرام حج کا بیان

۲۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، بِالشَّجَرَةِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ. [صحيح مسلم: ۱۲۰۹ (۲۹۰۸)؛ سنن ابي داود: ۱۷۴۳-]

(۲۹۱۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مقام شجرہ (ذوالحلیفہ) پر اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں (بچے کی) ولادت ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہیں حکم دیں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَعَهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ. فَوَلَدَتْ، بِالشَّجَرَةِ، مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ. فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ. إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ. [**صحيح**، سنن النسائي: ۲٦٦۵؛ ابن خزيمة: ۲٦۱۰-]

(۲۹۱۲) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ہمراہ تھیں۔ شجرہ (ذوالحلیفہ) کے مقام پر انہوں نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر (اس واقع کی) خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ انہیں غسل کر کے حج کا احرام باندھ لینے کا حکم دیں اور وہ تمام امور سرانجام دیں جو لوگ سرانجام دیتے ہیں، البتہ (دوران نفاس میں) بیت اللہ کا طواف نہ کریں۔

۲۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ. فَأَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُهِلَّ. [صحيح مسلم: ۱۲۱۰ (۲۹۰۹)؛ سنن النسائي: ۲۱٤-]

(۲۹۱۳) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیج کر مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ غسل کر لیں اور ایک کپڑا لنگوٹ کی طرح کس کر باندھ لیں اور حج کا احرام باندھ لیں۔

بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْآفَاقِ.

باب: آفاقی لوگوں کے لیے میقات کا بیان

٢٩١٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ. وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ. وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ**)). فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَمَّا هَذِهِ الثَّلَاثَةُ، فَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ**)). [صحيح بخاري: ١٥٢٥؛ صحيح مسلم: ١١٨٢ (٢٨٠٥)؛ سنن ابي داود: ١٧٣٧؛ سنن النسائي: ٢٦٥٢.]

(٢٩١٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہلِ شام جحفہ سے، اور اہلِ نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ان تین میقاتوں کا بیان میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے۔ اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔''

٢٩١٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((**مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ. وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ. وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ. وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. وَمُهَلُّ أَهْلِ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ**)) ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْأُفُقِ، وَقَالَ: ((**اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ**)). [**صحيح**، دیکھئے صحيح مسلم: ١١٨٣ (٢٨١٠)؛ سنن الترمذي: ٣٩٣٤؛ مسند احمد: ٣/ ٣٤٢؛ ابن خزيمة: ٢٥٩٢.]

(٢٩١٥) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اہلِ مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ (یعنی میقات) ذوالحلیفہ، اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ یمن کے لیے یلملم، اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل اور مشرق کی جانب سے آنے والوں کے لیے (میقات) ذاتِ عرق ہے۔'' پھر آپ نے (مشرق کے) افق کی طرف رخ کر کے فرمایا: ''یا اللہ! ان کے دل (دین کی طرف) راغب کر دے۔''

بَابُ الْإِحْرَامِ.

باب: احرام کا بیان

٢٩١٦ـ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، وَاسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. [صحيح بخاري: ٢٨٦٥؛ صحيح مسلم: ١١٨٧ (٢٨٢٠)؛ سنن النسائي: ٢٧٨٥.]

(٢٩١٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں قدم مبارک رکھ لیتے (یعنی سواری پر سوار ہو جاتے) اور آپ کی سواری آپ کو اپنے اوپر سوار کر کے کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجدِ ذوالحلیفہ کے پاس بآواز بلند تلبیہ پکارتے۔

٢٩١٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ ثَفِنَاتِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ قَائِمَةً، قَالَ: ((**لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحِجَّةٍ مَعًا**)) وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[**صحيح الاسناد**، مسند احمد: ٣/ ٢٢٥؛ ابن حبان: ٣٩٣٠ـ]

(٢٩١٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں (ذوالحلیفہ کے مقام پر) درخت کے پاس رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے گھٹنوں کے بالکل پاس تھا، جب وہ آپ کو اپنے اوپر سوار کر کے سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ''حج اور عمرے کے لیے لبیک۔'' اور یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ.

باب: تلبیہ کا بیان

٢٩١٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((**لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيكَ لَكَ**)). [قَالَ:] وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ. [صحيح بخاري: ١٥٤٩؛ صحيح مسلم: ١١٨٤ (٢٨١٢)؛ سنن ابي داود: ١٨١٢؛ سنن الترمذي: ٨٢٥؛ سنن النسائي: ٢٧٥٠، ٢٧٥١ـ]

(٢٩١٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبیہ سیکھا، آپ فرمار ہے تھے: ((**لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيكَ لَكَ**)) ''حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، ساری تعریفیں تیری ہیں، اور نعمتیں بھی تیری ہیں، ملک بھی تیرا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔'' نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما ان الفاظ کا اضافہ بھی کرتے تھے: [لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ] حاضر ہوں، حاضر ہوں، حاضر ہوں اور مجھے تیری اطاعت کی سعادت حاصل ہے، ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ حاضر ہوں، (میرے دل میں) تیری لگن ہے اور عمل تیرے لیے ہی ہے۔''

٢٩١٩ـ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:

(٢٩١٩) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تلبیہ کے الفاظ یہ تھے: ((**لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ [لَبَّيْكَ] لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيكَ**

((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ [لَبَّيْكَ] لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيكَ لَكَ)).
[صحيح، سنن ابي داود: ١٨١٣؛ ابن خزيمة: ٢٦٢٦-]

لَكَ)) ''حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، ساری تعریفیں تیری ہیں اور نعمتیں بھی تیری ہیں، ملک بھی سارا تیرا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔''

٢٩٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيَتِهِ: ((لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ)). [صحيح، سنن النسائي: ٢٧٥٣؛ مسند احمد: ٢/ ٣٤١؛ ابن خزيمة: ٢٦٢٣-]

(٢٩٢٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیے میں یہ بھی فرمایا: ((لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ)) ''حاضر ہوں، اے میرے سچے الٰہ حاضر ہوں۔''

٢٩٢١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَا، عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ. حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا)). [صحيح، سنن الترمذي: ٨٢٨؛ ابن خزيمة: ٢٦٣٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥١-]

(٢٩٢١) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تلبیہ کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جتنی چیزیں ہیں، پتھر، درخت یا ڈھیلے حتیٰ کہ دونوں طرف زمین کی انتہا تک (ہر چیز) لبیک کہتی ہے۔''

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ.

باب: تلبیہ بلند آواز سے پکارنے کا بیان

٢٩٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: حَدَّثَهُ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ١٨١٤؛ سنن الترمذي: ٨٢٩؛ سنن النسائي: ٢٧٥٤؛ ابن خزيمة: ٢٦٢٥؛ ابن حبان: ٩٧٤-]

(٢٩٢٢) سائب بن خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، پھر مجھ سے کہا: میں اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم دوں۔''

٢٩٢٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((جَاءَ نِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ. فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ))**.

[**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ١٩٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٠؛ ابن خزيمة: ٢٦٢٨ـ]

(۲۹۲۳) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: محمد! (ﷺ) آپ اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پکاریں، کیونکہ یہ حج کے شعار (خاص علامت) میں سے ہے۔''

٢٩٢٤ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: **((الْعَجُّ وَالثَّجُّ))** . [سنن الترمذي: ٨٢٧؛ سنن الدارمي: ١٨٠٤ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ محمد بن المنکدر کا عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(۲۹۲۴) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا (حج میں) کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلند آواز سے تلبیہ پکارنا اور خون بہانا، یعنی قربانی کرنا۔''

بَابُ الظِّلَالِ لِلْمُحْرِمِ.

باب: مُحرم آدمی کا سائے میں آنے کا بیان

٢٩٢٥ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا مِنْ مُحْرِمٍ يَضْحَى لِلَّهِ يَوْمَهُ، يُلَبِّي حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، إِلَّا غَابَتْ بِذُنُوبِهِ، فَعَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))**.

[**ضعيف**، مسند احمد: ٣/ ٢٧٣؛ موضح اوهام الجمع والتفريق للخطيب: ١/ ١٥٩ عاصم بن عمر ضعیف راوی ہے۔]

(۲۹۲۵) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مُحرم اللہ کے لیے دھوپ میں سارا دن سورج غروب ہونے تک تلبیہ پکارتا رہتا ہے تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوتا ہے، پھر وہ اس طرح (پاک صاف) ہو جائے گا جس طرح اپنی ماں (کے بطن) سے پیدا ہوا تھا۔''

بَابُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ.

باب: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے کا بیان

٢٩٢٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ. وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ.

قَالَ سُفْيَانُ: بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ. [صحيح بخاري: ١٧٥٤؛ صحيح مسلم: ١١٨٩ (٢٨٢٤)؛ سنن ابي داود: ١٧٤٥؛ سنن الترمذي: ٩١٧؛ سنن النسائي: ٣٦٨٦، ٣٦٩٠۔]

(۲۹۲۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت، احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے وقت، طوافِ افاضہ سے پہلے بھی خوشبو لگائی۔

سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اپنے ان ہاتھوں سے آپ کو خوشبو لگائی تھی۔

٢٩٢٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يُلَبِّيْ. [صحيح مسلم: ١١٩٠ (٢٨٣٤)]

(۲۹۲۷) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے گویا میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ تلبیہ پکار رہے ہیں۔

٢٩٢٨ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّيْ أَرَى وَبِيصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ ثَلَاثَةٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. [**صحيح**، یہ روایت ابو اسحاق اور شریک القاضی کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز اس باب میں سنن النسائي (۲۷۰۳) والی روایت بھی ضعیف ہے۔]

(۲۹۲۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، گویا میں (اس وقت بھی) رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، جبکہ آپ کو احرام باندھے تین دن ہو گئے ہیں۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ.

باب: مُحرم کے لیے کس قسم کا لباس پہننے کی اجازت ہے

٢٩٢٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟

(۲۹۲۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: مُحرم کس قسم کے کپڑے پہنے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ قمیص، پگڑی، شلوار،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ. إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوِ الْوَرْسُ)). [صحيح بخاري: ١٥٤٢؛ صحيح مسلم: ١١٧٧ (٢٧٩١)؛ سنن ابي داود: ١٨٢٤؛ سنن النسائي: ٢٦٧٠-]

کوٹ اور موزے نہ پہنے۔ اگر اسے جوتے دستیاب نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر انہیں پہن لے، اور تم کوئی ایسا کپڑا بھی نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہو۔"

٢٩٣٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ. [صحيح بخاري: ٥٨٥٢؛ صحيح مسلم: ١١٧٧ (٢٧٩٣)؛ سنن النسائي: ٢٦٦٧-]

(٢٩٣٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مُحرم کو ایسے کپڑے پہننے سے منع فرمایا، جسے ورس یا زعفران سے رنگا گیا ہو۔

بَابُ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا أَوْ نَعْلَيْنِ.

باب: اگر مُحرم کو چادر یا جوتے دستیاب نہ ہوں تو وہ شلوار اور موزے پہن سکتا ہے

٢٩٣١ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَالَ هِشَامٌ: عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ. وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ)).

(٢٩٣١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا ہے: "جس آدمی کو احرام کے لیے چادر نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اور جسے جوتے نہ ملیں، وہ موزے پہن لے۔"

وَقَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: ((فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، إِلَّا أَنْ يَفْقِدَ)). [صحيح بخاري: ٥٨٥٣، ٥٨٠٤؛ صحيح مسلم: ١١٧٨ (٢٧٩٤)؛ سنن ابي داود: ١٨٢٩؛ سنن الترمذي: ٨٣٤؛ سنن النسائي: ٢٦٧٣-]

ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: "اگر چادر میسر نہ ہو تو شلوار پہن سکتا ہے۔"

٢٩٣٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ

(٢٩٣٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے، البتہ اسے چاہیے کہ انہیں ٹخنوں سے نیچے تک

خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). [صحيح، دیکھیے حدیث:۲۹۲۹۔]

کاٹ دے۔"

بَابُ التَّوَقِّي فِي الْإِحْرَامِ.

باب: احرام کی حالت میں کن امور سے احتراز کرنا چاہیے

۲۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ، نَزَلْنَا. فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَعَائِشَةُ إِلَى جَنْبِهِ. وَأَنَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ. فَكَانَتْ زِمَالَتُنَا وَزِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً، مَعَ غُلَامِ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ: فَطَلَعَ الْغُلَامُ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ. فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ بَعِيرُكَ؟ قَالَ: أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ. قَالَ: مَعَكَ بَعِيرٌ وَاحِدٌ، تُضِلُّهُ؟ قَالَ: فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ)). [سنن ابي داود: ۱۸۱۸ یہ روایت ابن اسحاق کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۹۳۳) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے، ہم نے عرج کے مقام پر پڑاؤ کیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کے پہلو میں تھیں۔ اور میں (اسماء رضی اللہ عنہا اپنے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ ہمارا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا (سامان بردار) اونٹ ایک ہی تھا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام کی تحویل میں تھا۔ (اتنے میں) وہ غلام آیا اور اس کے پاس اونٹ نہ تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ تو رات کو گم ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا: تمہارے پاس ایک ہی اونٹ تھا، تم نے اسے بھی گم کر دیا؟ پھر اسے مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کہنے لگے: "اس احرام والے کی طرف دیکھو کیا کر رہا ہے؟"

بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ.

باب: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے

۲۹۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ.

فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ. وَهُوَ يَسْتَتِرُ

(۲۹۳۴) عبداللہ بن حُنین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابواء کے مقام پر عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کے مابین (ایک مسئلے میں) اختلاف ہو گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مُحرم اپنا سر دھو سکتا ہے، جبکہ مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: مُحرم اپنا سر نہیں دھو سکتا، تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے یہ مسئلہ پوچھوں (میں گیا تو) میں نے انہیں کنوئیں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا۔ انہوں نے ایک کپڑے سے پردہ

بِثَوْبٍ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ. أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ أَبُوْ أَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ. فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ. ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ. فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ. ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ. فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

[صحيح بخاري: ١٨٤٠؛ صحيح مسلم: ١٢٠٥ (٢٨٨٩)؛ سنن ابي داود: ١٨٤٠؛ سنن النسائي: ٢٦٦٦-]

کیا ہوا تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر مبارک کس طرح دھویا کرتے تھے؟ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے اس قدر نیچے کر دیا حتی کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر جو آدمی ان پر پانی ڈال رہا تھا، اس سے فرمایا: پانی ڈالو۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر (کے بالوں کو ملا اور ان) کو ہلایا، اور انہیں آگے پیچھے کیا، پھر فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمَةِ تَسْدُلُ الثَّوْبَ عَلٰى وَجْهِهَا.

باب: احرام والی خواتین اپنے چہرے پر کپڑا لٹکا سکتی ہیں

٢٩٣٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ. فَإِذَا لَقِيَنَا الرَّاكِبُ أَسْدَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِنَا. فَإِذَا جَاوَزَنَا رَفَعْنَاهَا.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٨٣٣ یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔]

(٢٩٣٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ احرام کی حالت میں تھیں، جب ہمیں کوئی سوار ملتا تو ہم اپنے سروں سے کپڑے (اپنے چہروں پر) لٹکا لیتیں۔ جب وہ گزر جاتا تو ہم ان کپڑوں کو اوپر اٹھا لیتیں۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاذ علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ.

باب: حج میں شرط لگانے کا بیان

٢٩٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِي

(٢٩٣٦) ابوبکر (رحمۃ اللہ علیہ) بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی دادی محترمہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے یا اپنی نانی سُعدیٰ بنت عوف رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَدَّتِهِ قَالَ: لَا أَدْرِي أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَوْ سُعْدَى بِنْتِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: ((**مَا يَمْنَعُكِ، يَا عَمَّتَاهُ مِنَ الْحَجِّ؟**)) فَقَالَتْ: أَنَا امْرَأَةٌ سَقِيمَةٌ. وَأَنَا أَخَافُ الْحَبْسَ. قَالَ: ((**فَأَحْرِمِي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلَّكِ حَيْثُ حُبِسْتِ**)).

[**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٣٠٤؛ مسند احمد: ٦/ ٣٤٩۔]

بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''پھوپھی جان! آپ کو حج کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟'' انہوں نے کہا: میں ایک بیمار عورت ہوں۔ میں راستے میں رک جانے (اور حج پورا نہ ہو سکنے) سے ڈرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''آپ احرام باندھ لیں اور شرط کر لیں کہ جہاں آپ کو رکاوٹ آ گئی آپ وہیں احرام کھول دیں گی۔''

٢٩٣٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضُبَاعَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَاكِيَةٌ. فَقَالَ: ((**أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ، الْعَامَ؟**)) قُلْتُ: إِنِّي لَعَلِيلَةٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**حُجِّي وَقُولِي: مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي**)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٣٣٦، ٣٣٧؛ مسند احمد: ٦/ ٤١٩، ٤٢٠۔]

(٢٩٣٧) ضباعہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں بیمار تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا آپ کا امسال حج کرنے کا ارادہ نہیں ہے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو بیمار (رہتی) ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''حج (کا ارادہ) کرو اور کہو: (اے اللہ!) تو نے مجھے جہاں روک دیا، میں وہیں احرام کھول دوں گی۔''

٢٩٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ. وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ. فَكَيْفَ أُهِلُّ؟ قَالَ: ((**أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي**)). [صحيح مسلم: ١٢٠٨ (٢٩٠٥)؛ سنن النسائي: ٢٦٦٨۔]

(٢٩٣٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بھاری جسم والی (یا بیمار) عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ بھی ہے، تو میں احرام کس طرح باندھوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم احرام باندھ لو اور یہ شرط رکھو کہ (یا اللہ!) تو مجھے جہاں روک لے گا، میں وہیں احرام کھول دوں گی۔''

بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ.

باب: حرم شریف میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

٢٩٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ

(٢٩٣٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انبیاء کرام

صَبِيحٌ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاةً حُفَاةً. وَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. وَيَقْضُونَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَاةً. [مبارک بن حسان حسن الحدیث راوی ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

پیدل اور ننگے پاؤں حرم شریف میں داخل ہوتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ وہ حج کے تمام مناسک ننگے پاؤں اور پیدل ہی ادا کرتے تھے۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

باب: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

۲۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا. وَإِذَا خَرَجَ، خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. [صحيح بخاري: ١٥٧٦؛ صحيح مسلم: ١٢٥٧ (٣٠٤٠)؛ سنن ابي داود: ١٨٦٦؛ سنن النسائي: ٢٨٦٨؛ مسند احمد: ٢/ ١٤۔]

(۲۹۴۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں ثنیہ عُلیا (بالائی درّے) سے داخل ہوتے اور جب (مکہ سے) نکلتے تو ثنیہ سُفلیٰ (نشیبی درے) سے نکلتے تھے۔

۲۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٨٥٤؛ مسند احمد: ٢/ ٥٩۔]

(۲۹۴۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ (حجۃ الوداع کے موقع پر) مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہوئے تھے۔

۲۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ. قَالَ: ((**وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا؟**)) ثُمَّ قَالَ: ((**نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ. يَعْنِي الْمُحَصَّبَ. حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ**)).

وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ.

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ الْوَادِي.

(۲۹۴۲) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل آپ کہاں قیام کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''ہم کل خیف بنو کنانہ، یعنی وادئ محصب میں ٹھہریں گے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں قریش نے (اہلِ اسلام کے خلاف) کفر پر ڈٹے رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔'' یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ بنو کنانہ نے قریش سے قسمیں کھا کر بنو ہاشم کے خلاف معاہدہ کیا تھا کہ بنو ہاشم کے ساتھ رشتے ناتے اور لین دین نہیں کریں گے۔

معمر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خیف

[صحيح بخاري: ١٥٨٨؛ صحيح مسلم: ١٣٥١ (٣٢٩٤)؛ سنن ابي داود: ٢٠١٠؛ نیز دیکھئے حدیث: ٢٧٣٠۔]

ایک وادی کا نام ہے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ.

باب: حجرِ اسود کو بوسہ دینے کا بیان

٢٩٤٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: إِنِّيْ لَأُقَبِّلُكَ، وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ. وَلَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ، مَا قَبَّلْتُكَ. [صحيح مسلم: ١٢٧٠ (٣٠٦٩)]

(٢٩٤٣) عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے سر کے قدرے کم بالوں والے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے: میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

٢٩٤٤۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَيَأْتِيَنَّ هَذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ يَسْتَلِمُهُ بِحَقٍّ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٦١؛ مسند احمد: ١/ ٢٤٧؛ ابن خزيمة: ٢٧٣٥؛ ابن حبان: ٣٧١١؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٧۔]

(٢٩٤٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن یہ پتھر (حجرِ اسود) اس حال میں آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا، اس کی زبان ہوگی جس سے یہ بولے گا۔ جن لوگوں نے اسے حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا یہ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دے گا۔''

٢٩٤٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَرَ. ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِيْ طَوِيْلًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَبْكِيْ. فَقَالَ: **((يَا عُمَرُ! هَاهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ))**. [**ضعيف جدا**، مسند عبد بن حميد: ٧٦٠؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٤؛ الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٢٤٨ محمد بن عون الخراسانی متروک راوی ہے۔]

(٢٩٤٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اپنے ہونٹ مبارک اس پر رکھ کر دیر تک روتے رہے، پھر آپ نے مڑ کر دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے عمر! یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔''

٢٩٤٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ

(٢٩٤٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ. [صحيح مسلم: ١٢٦٧ (٣٠٦٢)؛ سنن النسائي: ٢٩٥٤-]

بیت اللہ کے کونوں میں سے صرف حجر اسود کا اور اس سے متصل کونے (رکن یمانی) کا استلام کیا کرتے تھے جو بنو جمح کے گھروں کی جانب ہے۔

بَابُ مَنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ.

باب: چھڑی کے ساتھ حجرِ اسود کو چھونے کا بیان

٢٩٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: لَمَّا اطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، طَافَ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ بِيَدِهِ. ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَوَجَدَ فِيهَا حَمَامَةَ عِيدَانٍ. فَكَسَرَهَا. ثُمَّ قَامَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ، فَرَمَى بِهَا. وَأَنَا أَنْظُرُهُ. [**حسن**، سنن ابي داود: ١٨٧٨؛ سنن الدارقطني: ٢/٢٥٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/١٠١؛ تهذيب الكمال للمزي: ١٩/ ٧٠-]

(٢٩٤٧) صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ ﷺ (اپنے پیش آمدہ سارے کاموں سے) مطمئن ہوئے تو آپ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، جس کے ساتھ استلام کرتے تھے۔ پھر آپ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ وہاں آپ کو کھجور کی لکڑی سے بنی ہوئی کبوتری کا ایک مجسمہ نظر آیا۔ آپ نے اسے توڑ دیا، پھر آپ نے کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے (باہر) پھینک دیا اور میں آپ کو یہ کام کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

٢٩٤٨ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. [صحيح بخاري: ١٦٠٧؛ صحيح مسلم: ١٢٧٢ (٣٠٧٣)؛ سنن النسائي: ٢٩٥٥-]

(٢٩٤٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ اپنی چھڑی سے حجرِ اسود کو چھوتے تھے۔

٢٩٤٩ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيُّ

(٢٩٤٩) ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، آپ اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کو چھوتے

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. [صحيح مسلم: ١٢٧٥ (٣٠٧٧)؛ سنن ابي داود: ١٨٧٩.]

اور اسے بوسہ دیتے تھے۔

بَابُ الرَّمَلِ حَوْلَ الْبَيْتِ.

باب: بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے رمل کرنے کا بیان

٢٩٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ، رَمَلَ ثَلَاثَةً وَمَشَى أَرْبَعَةً، مِنَ الْحِجْرِ إِلَى الْحِجْرِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. [صحيح بخاري: ١٦١٧، ١٦٤٤؛ صحيح مسلم: ١٢٦١ (٣٠٤٨)؛ سنن ابي داود: ١٨٩١، ١٨٩٣؛ سنن النسائي: ٢٩٤٤.]

(٢٩٥٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف (قدوم) کرتے تو تین چکروں میں رمل کرتے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلتے، حجر سے حجر تک۔ (نافع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح (رمل) کرتے تھے۔

٢٩٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحِجْرِ إِلَى الْحِجْرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا. [صحيح مسلم: ١٢٦٣ (٣٠٥٣)؛ سنن الترمذي: ٨٥٧؛ سنن النسائي: ٢٩٤٢.]

(٢٩٥١) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (طواف کے) تین چکروں میں حجر سے حجر تک رمل کیا اور باقی چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلے۔

٢٩٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: فِيمَ الرَّمَلَانُ الْآنَ؟ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ. وَايْمُ اللَّهِ مَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [صحيح، سنن ابي داود: ١٨٨٧؛ مسند

(٢٩٥٢) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اب رمل کی کیا ضرورت ہے؟ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ اور کفر اور اہلِ کفر کو دیس نکالا کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم جو کام رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا کرتے تھے، ہم انہیں (اب بھی) نہیں چھوڑیں گے۔

احمد: ١/ ٤٥-]

٢٩٥٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ، حِينَ أَرَادُوا دُخُولَ مَكَّةَ، فِي عُمْرَتِهِ بَعْدَ الْحُدَيْبِيَةِ: ((إِنَّ قَوْمَكُمْ غَدًا [سَيَرَوْنَكُمْ]. فَلَيَرَوُنَّكُمْ جُلْدًا)). فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ وَرَمَلُوا. وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ. حَتَّى إِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ مَشَوْا إِلَى الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ. ثُمَّ رَمَلُوا حَتَّى بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ. ثُمَّ مَشَوْا إِلَى الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ. فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَشَى الْأَرْبَعَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٨٩٠-]

(٢٩٥٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، صلح حدیبیہ کے بعد (اگلے سال) عمرے کے موقع پر جب صحابہ کرام نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تمہاری قوم کے لوگ کل تمہیں (نظریں اٹھا اٹھا کر) دیکھیں گے، لہٰذا (تمہارا انداز ایسا ہو کہ) تم انہیں طاقت ور نظر آؤ۔'' چنانچہ صحابہ کرام جب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور (طواف کرتے ہوئے) رمل کیا۔ نبی ﷺ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو حجر اسود تک (عام رفتار میں) چل کر گئے، پھر رمل کیا حتی کہ رکن یمانی کے پاس پہنچ گئے، پھر حجر اسود تک (عام رفتار سے) چل کر گئے۔ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح تین مرتبہ (رمل) کیا، پھر چار مرتبہ (عام رفتار سے) چلے۔

بَابُ الْإِضْطِبَاعِ.

باب: اضطباع، یعنی احرام میں دایاں کندھا ننگا رکھنے کا بیان

٢٩٥٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَقَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا.

قَالَ قَبِيصَةُ: وَعَلَيْهِ بُرْدٌ. [سنن الترمذي: ٨٥٩؛ مسند احمد: ٤/ ٢٢٣ یہ روایت سفیان ثوری اور ابن جریج کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٩٥٤) یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا۔

حدیث کے راوی قبیصہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

بَابُ الطَّوَافِ بِالْحِجْرِ.

باب: حطیم کے طواف کا بیان

٢٩٥٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(٢٩٥٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجر (حطیم) کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ بیت اللہ میں شامل ہے۔'' میں نے

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ الْحِجْرِ. فَقَالَ: ((هُوَ مِنَ الْبَيْتِ)) قُلْتُ: مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُدْخِلُوْهُ فِيْهِ؟ قَالَ: ((عَجَزَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ)) قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا، لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ فِعْلُ قَوْمِكِ. لِيُدْخِلُوْهُ مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْهُ مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوْبُهُمْ، لَنَظَرْتُ هَلْ أُغَيِّرُهُ، فَأُدْخِلَ فِيْهِ مَا انْتَقَصَ مِنْهُ، وَجَعَلْتُ بَابَهُ بِالْأَرْضِ)). [صحيح بخاري: ١٥٨٤؛ صحيح مسلم: ١٣٣٣ (٣٢٤٩، ٣٢٥٠)]

عرض کیا: انہیں کیا چیز مانع ہے کہ اسے اس (کعبہ کی عمارت) میں شامل نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے پاس جمع کردہ مصارف کم پڑ گئے تھے۔'' میں نے کہا: اس کا دروازہ اتنا بلند کیوں ہے کہ سیڑھی کے بغیر دروازے تک نہیں پہنچ سکتے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ تمہاری قوم (قریش) کا کام ہے، تاکہ وہ جسے چاہیں بیت اللہ میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر (قبولِ اسلام) نیا نہ ہوتا اور یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل متنفر ہوں گے تو میں غور کرتا کہ آیا اسے بدل کر وہ حصہ بھی اس میں شامل کردوں جو اس سے رہ گیا ہے، اور میں اس کے دروازے کو سطح زمین کے برابر کر دیتا۔''

بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ.

باب: طواف کی فضیلت کا بیان

٢٩٥٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)). [**صحيح**، مسند عبد بن حميد: ٨٣١، ٨٣٢؛ ابن خزيمة: ٢٧٢٩؛ سنن الترمذي: ٩٥٩ (مفهومًا)]

(٢٩٥٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو آدمی بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعتیں پڑھے (تو اس کا یہ عمل) ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرنے کی طرح ہے۔''

٢٩٥٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي سَوِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يَسْأَلُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ. فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وُكِلَ بِهِ سَبْعُوْنَ مَلَكًا. فَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوْا: آمِيْنَ)). فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! مَا بَلَغَكَ فِي

(٢٩٥٧) حُمید بن ابی سَوِیّہ کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اس دوران میں میں نے ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کو سنا: انہوں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے رکن یمانی کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رکن یمانی کے قریب ستر ہزار فرشتے تعینات ہیں جو آدمی (یہاں) یہ دعا کرے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ''یا اللہ! میں تجھ سے دنیا میں معافی اور

هَذَا الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: [((مَنْ فَاوَضَهُ فَإِنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمَنِ)).

قَالَ لَهُ ابْنُ هِشَامٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوَافُ؟ قَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:] ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرَةُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ [وَهُوَ] فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ، كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ)). [ضعيف، الكامل لابن عدى: ۲/ ۶۹۰ حمید متکلم فیہ راوی ہے، بعض نے اسے مجہول بھی قرار دیا ہے۔]

آخرت میں عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔'' تو وہ (فرشتے) آمین کہتے ہیں۔''

اور جب عطاء رحمۃ اللہ علیہ حجرِ اسود کے پاس پہنچے تو ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: اے ابومحمد! آپ کو اس حجرِ اسود کے متعلق کیا حدیث پہنچی ہے؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو آدمی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو (گویا) وہ رحمٰن کے ہاتھ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔'' ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے عرض کیا: ابومحمد! اور طواف کے بارے میں؟ انہوں نے کہا: مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو آدمی بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران میں "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" پڑھتا رہے اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ان کلمات کی وجہ سے اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو آدمی طواف کے دوران میں باتیں کرتا ہے وہ گویا اپنے قدم رحمت میں اس قدر داخل کرتا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں (ٹخنوں تک) داخل کرے۔''

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ.

باب: کعبہ کے طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

۲۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ [سَبْعِهِ] جَاءَ حَتَّى يُحَاذِيَ بِالرُّكْنِ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

(۲۹۵۸) مطلب بن ابی وداعہ سہمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ جب طواف کے سات چکروں سے فارغ ہوئے تو آپ حجرِ اسود کے برابر آ گئے، پھر آپ نے مطاف کے کنارے پر دو رکعتیں ادا کیں۔ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی (سترہ وغیرہ) بھی نہ

فِيْ حَاشِيَةِ الْمَطَافِ. وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ أَحَدٌ. قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هٰذَا بِمَكَّةَ، خَاصَّةً. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٠١٦؛ سنن النسائي: ٢٩٦٢؛ مسند احمد: ٦/ ٣٣٩ كثیر بن کثیر بن المطلب کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

تھا۔امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: (نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو، پھر بھی اس کے سامنے سے لوگوں کا گزرتے رہنا صرف) مکہ مکرمہ (مسجدِ حرام) کے ساتھ خاص ہے۔

٢٩٥٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا. ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ وَكِيْعٌ: يَعْنِيْ عِنْدَ الْمَقَامِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا. [صحيح بخاري: ١٦٢٧؛ صحيح مسلم: ١٢٣٤ (٢٩٩٩)؛ سنن النسائي: ٢٩٣٠؛ مسند احمد: ٢/ ١٥، ٨٥۔]

(٢٩٥٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے، آپ نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے، پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔
وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یعنی مقام ابراہیم کے پاس، پھر آپ صفا کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

٢٩٦٠۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ، أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيْمَ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا مَقَامُ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (٢/ البقرة:١٢٥)
قَالَ الْوَلِيْدُ: فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: هٰكَذَا قَرَأَهَا: ﴿وَاتَّخِذُوْا﴾ قَالَ: نَعَمْ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث:١٠٠٨۔]

(٢٩٦٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے جدّ امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ ''اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔''
ولید بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: کیا آپ کے استاذ (جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ لفظ وَاتَّخِذُوْا (امر کے صیغے سے) پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

بَابُ الْمَرِيْضِ يَطُوْفُ رَاكِبًا.

باب: مریض سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہے

٢٩٦١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ

(٢٩٦١) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ (حج کے دوران میں) بیمار پڑ گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لیں۔

مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا مَرِضَتْ. فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطُوفَ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ، وَهِيَ رَاكِبَةٌ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ ۝ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ﴾ (٥٢/ الطور:١، ٢)

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ. [صحيح بخاري: ١٦١٩؛ صحيح مسلم: ١٢٧٦ (٣٠٧٨)؛ سنن ابي داود: ١٨٨٢؛ سنن النسائي: ٢٩٢٥-]

انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی طرف رخ کیے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور نماز میں آپ ﴿وَالطُّورِ ۝ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ﴾ ''قسم ہے طور کی اور لکھی ہوئی کتاب کی۔'' تلاوت فرما رہے تھے۔

امام ابن ماجہ نے فرمایا: یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ کی ہے۔

بَابُ الْمُلْتَزَمِ.

باب: ملتزم کا بیان

٢٩٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكَعْنَا فِي دُبُرِ الْكَعْبَةِ. فَقُلْتُ: أَلَا تَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ ثُمَّ مَضَى فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ. ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ. فَأَلْصَقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ إِلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ. [سنن ابي داود: ١٨٩٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٩٢، ٩٣؛ سنن الدارقطني: ٢/ ٢٨٩ مثنی بن صباح ضعیف ہے اور اس کی متابعت والی روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہی ہے۔]

(٢٩٦٢) عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کیا، جب ہم ساتویں چکر سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی۔ میں نے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ سے جہنم سے پناہ کی دعا نہیں مانگتے؟ انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے جہنم کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ چلے اور حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر حجر اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ، دونوں ہاتھ اور اپنا رخسار کعبہ سے لگا دیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ إِلَّا الطَّوَافَ.

باب: حائضہ عورت طواف کے سوا باقی تمام اعمال ادا کرے

٢٩٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(٢٩٦٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے، ہمارا مقصود صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم مقامِ سرف پر یا اس کے قریب پہنچے

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ سَرِفَ حِضْتُ. فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي. فَقَالَ: ((**مَا لَكِ؟ أَنُفِسْتِ؟**)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((**إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ. فَاقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ**)).

قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

[صحيح بخاري: ٢٩٤؛ صحيح مسلم: ١٢١١ (٢٩١٨)؛ سنن النسائي: ٢٩٩٠-]

تو مجھے حیض کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا تمھیں حیض کا عارضہ پیش آ گیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ ایسا امر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم کے لیے مقرر کر رکھا ہے۔ تم تمام مناسکِ حج ادا کرو، سوائے طوافِ بیت اللہ کے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے ذبح کی تھی۔

بَابُ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ.

باب: حج افراد کا بیان

٢٩٦٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَأَبُو مُصْعَبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. [صحيح مسلم: ١٢١١ (٢٩٢١)؛ سنن ابي داود: ١٧٧٧؛ سنن الترمذي: ٨٢٠؛ سنن النسائي: ٢٧١٦-]

(٢٩٦٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اِفراد کیا تھا۔

٢٩٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. [صحيح بخاري: ١٥٦٢؛ صحيح مسلم: ١٢١١ (٢٨١٧)؛ سنن ابي داود: ١٧٧٩، ١٧٨٠؛ سنن النسائي: ٢٧١٧-]

(٢٩٦٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد کیا تھا۔

٢٩٦٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. [**صحيح**، دیکھیے صحيح مسلم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)؛ سنن ابي داود: ١٩٠٥، ١٩٠٦-]

(٢٩٦٦) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

٢٩٦٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ أَفْرَدُوا الْحَجَّ. [یہ حدیث شواہد کے ساتھ ''صحیح'' ہے۔ دیکھیے المصنف لابن ابي شيبة: ١٤٣٠٢ـ]

(٢٩٦٧) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا تھا۔

بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.

باب: ایک ہی احرام میں حج اور عمرے کو اکٹھے کرنے کا بیان

٢٩٦٨ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((**لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً**)). [صحيح مسلم: ١٢٥١ (٣٠٢٨)؛ سنن ابي داود: ١٧٩٥؛ سنن النسائي: ٢٧٢٨ـ]

(٢٩٦٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو میں نے آپ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: [**لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً**] یا اللہ! میں عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں۔''

٢٩٦٩ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ**)). [صحيح مسلم: ١٢٥١ (٣٠٢٩)؛ سنن الترمذي: ٨٢١؛ مسند احمد: ٣/ ١٨٢ـ]

(٢٩٦٩) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (تلبیہ کے وقت) فرمایا: [**لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً**] ''میں عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں۔''

٢٩٧٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصُّبَيَّ بْنَ مَعْبَدٍ يَقُولُ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَأَسْلَمْتُ. فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، بِالْقَادِسِيَّةِ. فَقَالَا: لَهٰذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ. فَكَأَنَّمَا حَمَلَا عَلَيَّ جَبَلًا بِكَلِمَتِهِمَا. فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمَا، فَلَامَهُمَا. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هُدِيتَ

(٢٩٧٠) صُبی بن معبد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نصرانی (عیسائی) تھا، پھر میں دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ میں نے حج اور عمرے کے لیے احرام باندھا، قادسیہ میں مجھے سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ اور زید بن صوحان رحمہ اللہ نے حج اور عمرے دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا تو ان دونوں نے فرمایا: یہ آدمی تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ بے سمجھ (اور بے علم) ہے۔ انہوں نے یہ بات کہہ کر مجھ پر گویا ایک پہاڑ کا وزن ڈال دیا۔ میں نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے ان دونوں کی طرف متوجہ ہو کر ان کی ملامت کی، پھر انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

لِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ. هُدِيتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.
قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ شَقِيقٌ: فَكَثِيرًا مَا ذَهَبْتُ، أَنَا وَمَسْرُوقٌ، نَسْأَلُهُ [عَنْهُ].
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَخَالِي يَعْلَى قَالُوا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ. فَأَسْلَمْتُ. فَلَمْ آلُ أَنْ أَجْتَهِدَ. فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٧٩٨، ١٧٩٩؛ سنن النسائي: ٢٧١٨؛ مسند احمد: ١/ ١٤، ٢٥؛ مسند الحميدي: ١٨؛ ابن حبان: ٣٩١٠، ٣٩١١-]

تمہاری تو نبی ﷺ کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی، تم نے تو نبی ﷺ کی سنت کو پایا ہے۔
ہشام بن عمار نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ شقیق بن سلمہ نے کہا: میں اور مسروق یہ حدیث سننے کے لیے اکثر صبی بن معبد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حاضر ہوتے۔
امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاذ علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے بھی روایت کی ہے، اس میں ہے کہ صُبی بن معبد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس سے کچھ ہی عرصہ پہلے نصرانیت (عیسائیت) چھوڑ کر دائرۂ اسلام میں آیا تھا۔ میں نے صحیح طور پر حج وعمرہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ چنانچہ میں نے حج اور عمرے کا اکٹھے احرام باندھا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

٢٩٧١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ. [مسند احمد: ٤/ ٢٨؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٤١٦، ١٤١٩، یہ روایت حجاج بن ارطاۃ ضعیف ومدلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٩٧١) ابوطلحہ (زید بن سہل انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کو ایک ہی احرام میں جمع کیا (یعنی آپ نے حج قِران کیا) تھا۔

بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ.

باب: حج قِران کرنے والے کے طواف کا بیان

٢٩٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ حَارِثٍ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَطُفْ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ، حِينَ قَدِمُوا، إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.
[**صحيح بما بعده**، مسند ابي يعلىٰ: ٢٤٩٨، شواہد کے لیے

(٢٩٧٢) جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو انہوں نے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا۔

دیکھیے حدیث: ۲۹۷۳۔]

٢٩٧٣ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

[صحيح مسلم: ١٢١٣، ١٢١٥ (٢٩٣٧، ٢٩٤٢)؛ سنن ابي داود: ١٨٩٥؛ سنن النسائي: ٢٩٨٩-]

(۲۹۷۳) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا۔

٢٩٧٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَدِمَ قَارِنًا. فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا. وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [یہ روایت مسلم بن خالد زنجی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۹۷۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حج قران کی نیت سے مکہ مکرمہ پہنچے، انہوں نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کی، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

٢٩٧٥ـ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كَفَى لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ. وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَيَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٤٨؛ مسند احمد: ٢/ ٦٧؛ ابن الجارود: ٤٦٠؛ ابن خزيمة: ٢٧٤٥؛ ابن حبان: ٣٩١٦-]

(۲۹۷۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے (یعنی حج قران کی نیت کرے) تو ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کافی ہے۔ وہ حج مکمل ہونے تک احرام نہیں کھول سکتا اور دونوں کا اکٹھا ہی احرام کھولے۔''

بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ.

باب: حج تمتع کا بیان

٢٩٧٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ يَعْنِي دُحَيْمًا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، [قَالَا]: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ: قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَهُوَ بِالْعَقِيقِ: ((أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي.

(۲۹۷۶) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادیٔ عقیق میں فرماتے سنا: ''میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا (ایک فرشتہ) آیا اور اس نے کہا: آپ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور اعلان کر دیں کہ عمرہ، حج میں داخل ہے۔''

روایت کے یہ الفاظ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ دحیم (عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی) کے ہیں۔

فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ. وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ)).
وَاللَّفْظُ لِدُحَيْمٍ. [صحيح بخاري: ١٥٣٤؛ سنن ابي داود: ١٨٠٠۔]

٢٩٧٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ خَطِيْبًا فِي هَذَا الْوَادِيْ، فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [صحيح، سنن النسائي: ٢٨٠٨؛ مسند احمد: ٤/ ١٧٥؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٦١٩۔]

(٢٩٧٧) سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وادی میں کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”خبردار! اب قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہے۔“

٢٩٧٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ أَخِيْهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: إِنِّي أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ. اعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَدْ اعْتَمَرَ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ. وَلَمْ يَنْزِلْ نَسْخُهُ. قَالَ فِيْ ذَلِكَ، بَعْدُ، رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ أَنْ يَقُوْلَ. [صحيح مسلم: ١٢٢٦ (٢٩٧٢)؛ سنن النسائي: ٢٧٢٧۔]

(٢٩٧٨) مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آیندہ زندگی میں اس سے فائدہ پہنچائے۔ جان لو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کچھ افراد نے ماہ ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عمرہ کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے نہیں روکا۔ نہ اس کے منسوخ ہونے کا کوئی حکم ہی نازل ہوا۔ بعد میں ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

٢٩٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِيْ [أَبِيْ] قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِي مُوْسَى، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: رُوَيْدَكَ بَعْضَ

(٢٩٧٩) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ اپنے کچھ فتوے دینے سے اجتناب کریں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد امیر المومنین (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے حج کے بارے میں کیا فرمان جاری کیا ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود جا کر امیر المومنین سے ملاقات کی اور ان کے

فُتْيَاكَ. فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فِي النُّسُكِ، بَعْدَكَ. حَتَّى لَقِيتُهُ، بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ. وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا بِهِنَّ مُعْرِسِينَ تَحْتَ الْأَرَاكِ. ثُمَّ يَرُوحُونَ بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ.

[صحيح مسلم: ١٢٢٢ (٢٩٦١)؛ سنن النسائي: ٢٧٣٤-]

فرمان کے متعلق ان سے دریافت کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوب علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے یہ عمل کیا ہے، لیکن مجھے اچھا نہیں لگتا کہ لوگ رات کو پیلو کے درختوں تلے اپنی بیویوں سے خلوت کریں، پھر صبح کو حج کے لیے روانہ ہو جائیں اور ان کے سروں سے (نہانے کی وجہ سے پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوں۔

بَابُ فَسْخِ الْحَجِّ.

باب: حج کی نیت کو فسخ کر کے اسے عمرے کی نیت میں بدلنے کا بیان

٢٩٨٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا، لَا نَخْلِطُهُ بِعُمْرَةٍ. فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى النِّسَاءِ. فَقُلْنَا مَا بَيْنَنَا: لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ. فَنَخْرُجُ إِلَيْهَا وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مَنِيًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنِّي لَأَبَرُّكُمْ وَأَصْدَقُكُمْ. وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ))** فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ: أَمُتْعَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا، أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَقَالَ: **((لَا بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ))** . [صحيح بخاري: ٢٥٠٥، ٢٥٠٦؛ صحيح مسلم: ١٢١٦ (٢٩٤٣)؛ سنن ابي داود: ١٧٨٧؛ سنن النسائي: ٢٨٠٧-]

(۲۹۸۰) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں صرف حج کا احرام باندھا، ہمارا ارادہ اس کے ساتھ عمرے کو ملانے کا نہ تھا۔ ماہ ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں۔ (چار ذوالحجہ کو) ہم مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ جب ہم بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس (طواف وسعی کو) عمرہ بنا دیں اور (احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو کر) عورتوں سے خلوت کر سکتے ہیں، تو ہم نے آپس میں کہا: عرفات کی طرف جانے میں صرف پانچ راتیں باقی ہیں۔ کیا ہم اس حال میں عرفات کو جائیں کہ ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرات ٹپک رہے ہوں (یعنی ادھر ہم یہ کام کریں اور اس کے بعد ہم حج کے لیے روانہ ہو جائیں یہ نامناسب لگتا ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سب سے زیادہ نیک اور سچا ہوں، اگر (میرے ہمراہ) قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی احرام کھول دیتا۔'' سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ تمتع کی اجازت اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ''صرف اس سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔''

٢٩٨١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ

(۲۹۸۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم

بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ. [حَتَّى] إِذَا قَدِمْنَا وَدَنَوْنَا، أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ. فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ. إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، دُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ. فَقِيْلَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

[صحيح بخاري: ١٧٠٩؛ صحيح مسلم: ١٢١١ (٢٩٢٥)؛ سنن النسائي: ٢٦٤٩۔]

رسول اللہ ﷺ کی معیت میں (حج کے لیے روانہ ہوئے تو) ماہ ذوالقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا حتی کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب جا پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں ہیں وہ (عمرہ کر کے) احرام کھول دیں تو جن لوگوں کے ہمراہ قربانی کے جانور تھے ان کے سوا باقی سب لوگوں نے احرام کھول دیئے۔ جب یوم النحر (دس ذوالحجہ، قربانی کا دن) آیا تو ہمارے پاس گائے کا گوشت بھیجا گیا اور کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے ذبح (قربانی) کی ہے۔

٢٩٨٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجَ [عَلَيْنَا] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ. فَأَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ. فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: ((**اجْعَلُوْا حِجَّتَكُمْ عُمْرَةً**)) فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ أَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ. فَكَيْفَ نَجْعَلُهَا عُمْرَةً. قَالَ: ((**انْظُرُوْا مَا آمُرُكُمْ بِهِ، فَافْعَلُوْا**)) فَرَدُّوا عَلَيْهِ الْقَوْلَ. فَغَضِبَ. فَانْطَلَقَ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ غَضْبَانَ. فَرَأَتِ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: مَنْ أَغْضَبَكَ؟ أَغْضَبَهُ اللّٰهُ قَالَ: ((**وَمَا لِيْ لَا أَغْضَبُ وَأَنَا آمُرُ أَمْرًا فَلَا أُتْبَعُ؟**)).

[**ضعيف**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٨٩؛ مسند احمد: ٤/ ٢٨٦؛ مسند ابي يعلى: ١٦٧٢ ابواسحاق السبیعی مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔]

(٢٩٨٢) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ (باہر) ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے بھی حج کے احرام باندھ لیے۔ جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے حج کو عمرہ بنا لو (یعنی تمہاری حج کرنے کی نیت تھی۔ اب تم عمرہ مکمل کر کے احرام کھول دو اور ۸ ذوالحجہ کو حج کا احرام دوبارہ باندھ لینا) لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تو حج کا احرام باندھا تھا، اب ہم اسے عمرہ کیسے بنائیں؟ آپ نے فرمایا: ''دیکھو میں تمہیں جو حکم دے رہا ہوں اسی پر عمل کرو۔'' لوگوں نے وہی بات دہرائی تو آپ ناراض ہو کر چل دیئے، پھر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے، آپ پر ابھی تک ناراضی کے آثار نمایاں تھے۔ انہوں نے آپ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار دیکھے تو عرض کیا: آپ کو کس نے ناراض کیا؟ اللہ اسے بھی غصے سے دو چار کرے، آپ نے فرمایا: ''میں کیوں ناراض نہ ہوں؟ میں کسی کام کا حکم دیتا ہوں تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔''

٢٩٨٣۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ

(٢٩٨٣) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں احرام باندھے (حج کے لیے) روانہ

الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمِيْنَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَحْلِلْ)) قَالَتْ: وَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ. وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ، فَلَمْ يَحِلَّ. فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَجِئْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قُوْمِي عَنِّي. فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ؟ [صحيح مسلم: ١٢٣٦ (٣٠٠٢)؛ سنن النسائي: ٢٩٩٢-]

ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ حالتِ احرام میں ہی رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول دے۔'' سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا، لہٰذا میں نے احرام کھول دیا۔ زبیر (بن العوام) رضی اللہ عنہ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ اس لیے انہوں نے احرام نہ کھولا۔ میں نے اپنے عام کپڑے زیب تن کر لیے اور زبیر رضی اللہ عنہ کے قریب آئی تو وہ بولے میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ میں نے کہا: کیا آپ کو یہ اندیشہ ہے کہ میں آپ پر کود پڑوں گی؟

بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ لَهُمْ خَاصَّةً.

باب: ان حضرات کی دلیل جو کہتے ہیں کہ حج فسخ کرنا ان (صحابہ) کے لیے خاص تھا

٢٩٨٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ فَسْخَ الْحَجِّ فِي الْعُمْرَةِ، لَنَا خَاصَّةً؟ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ لَنَا خَاصَّةً)). [سنن ابي داود: ١٨٠٨؛ سنن النسائي: ١٨٠٧؛ مسند احمد: ٣/ ٤٦٩، اس حدیث کی سند حسن ہے، کیونکہ حارث بن بلال حسن الحدیث راوی ہیں۔ لیکن متن کے اعتبار سے یہ حدیث منسوخ ہے۔]

(٢٩٨٤) بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج کی نیت کو فسخ کر کے عمرے کی نیت کرنا صرف ہمارے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ یہ صرف ہمارے لیے خاص ہے۔''

٢٩٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً. [صحيح مسلم: ١٢٢٤ (٢٩٦٥)؛ سنن النسائي: ٢٨٠٨-]

(٢٩٨٥) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حج میں تمتع کرنے کی اجازت محمد ﷺ کے ساتھیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے لیے خاص تھی۔

بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے

کا بیان

٢٩٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطَّوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. قَالَتْ: إِنَّ اللَّهَ يَقُوْلُ: ﴿**إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا**﴾ (٢/ البقرة:١٥٨) وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. كَانُوْا إِذَا أَهَلُّوا، أَهَلُّوا لِمَنَاةَ. فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ، ذَكَرُوْا ذَلِكَ لَهُ. فَأَنْزَلَهَا اللَّهُ. فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، [حَجَّ] مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [صحيح مسلم: ١٢٧٧ (٣٠٨٠)]

(٢٩٨٦) عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: میں اس بات میں کوئی گناہ (حرج) نہیں سمجھتا کہ میں صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کروں۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿**إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا**﴾ ”یقیناً صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کی سعی کرے۔“ اگر تمہاری بات درست ہوتی تو آیت کے الفاظ یوں ہوتے: ”فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا“ کہ ان کے درمیان طواف (سعی) نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ یہ آیت کچھ ایسے انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو مناۃ (بت) کے نام کا تلبیہ پکارتے تھے اور وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ وہ لوگ جب حج ادا کرنے کے لیے نبی ﷺ کی معیت میں آئے تو انہوں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ میری زندگی کی قسم! اللہ عزّ وجلّ کے ہاں اس آدمی کا حج مکمل قرار نہیں پاتا جو صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کرے۔

٢٩٨٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِشَيْبَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: ((**لَا يُقْطَعُ الْأَبْطَحُ إِلَّا شَدًّا**)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٢٩٨٣ والكبرىٰ: ٣٩٧٤؛ مسند احمد: ٦/ ٤٠٤۔]

(٢٩٨٧) صفیہ بنت شیبہ نے شیبہ رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: ”سنگریزوں والی زمین کو تیزی سے (دوڑ کر) ہی طے کیا جائے۔“

٢٩٨٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ

(٢٩٨٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں صفا اور مروہ

اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ أَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى. وَإِنْ أَمْشِ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي. وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٩٠٤؛ سنن الترمذي: ٨٦٤؛ سنن النسائي: ٢٩٧٩-]

کے درمیان دوڑوں یا عام رفتار سے چلوں (تو یہ دونوں جائز ہیں) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور دوڑتے ہوئے بھی۔ اب تو میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں (اس لیے دوڑنے میں دقت ہوتی ہے۔)

بَابُ الْعُمْرَةِ.

باب: عمرے کا بیان

٢٩٨٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ. أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ إِسْحَقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ**)). [**ضعيف**، المعجم الاوسط للطبراني: ٦٧١٩؛ العلل لابن ابي حاتم: ١/ ٢٨٦ یہ روایت حسن بن یحیٰ (ضعیف) اور عمر بن قیس سندل (متروک) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(٢٩٨٩) طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”حج کرنا جہاد (کے برابر) ہے اور عمرہ کرنا ایک نفلی عبادت ہے۔“

٢٩٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ: [قَالَ] سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ اعْتَمَرَ. فَطَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ. وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ. [صحيح بخاري: ٤١٨٨-]

(٢٩٩٠) عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عمرہ کیا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ ہم اہل مکہ کے کسی حملے کے خدشے کے پیش نظر آپ کے لیے آڑ بنتے تھے، تاکہ کوئی بدخواہ آپ کو گزند نہ پہنچا سکے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ.

باب: ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان

٢٩٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَيَانٍ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٨٦-]

(٢٩٩١) وہب بن خنبش رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ماہ رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔“

٢٩٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الزَّعَافِرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٧٧؛ مسند الحميدى: ٩٣٢۔]

(٢٩٩٢) ہرم بن خنبش رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔''

٢٩٩٣۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٣٩؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٤٢٢٨۔]

(٢٩٩٣) ابو معقل (ہیثم انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ماہ رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔''

٢٩٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً**)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١١/ ١٤٢ والاوسط: ٤٤٢٥۔]

(٢٩٩٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔''

٢٩٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً**)). [صحيح بخاري: ١٨٦٣ (تعليقًا)؛ مسند احمد: ٣/ ٣٩٧۔ یہ حدیث صحیح ہے۔]

(٢٩٩٥) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔''

بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

باب: ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا بیان

٢٩٩٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ

(٢٩٩٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ ذوالقعدہ کے سوا (کسی دوسرے مہینے میں) کوئی عمرہ نہیں کیا۔

اللّٰهِ ﷺ إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ. [صحيح، مسند ابي يعلى: ٢٣٤٠-]

٢٩٩٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرَةً إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ. [صحيح، مسند احمد: ٢/ ١٤٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٣٠٤١-]

(٢٩٩٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ ذوالقعدہ کے سوا (کسی دوسرے مہینے میں) عمرہ نہیں کیا۔

بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبٍ.

باب: ماہ رجب میں عمرہ کرنے کا بیان

٢٩٩٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: فِي رَجَبٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَجَبٍ قَطُّ. وَمَا اعْتَمَرَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ [تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ].

[صحيح بخاري: ١٧٧٥؛ صحيح مسلم: ١٢٥٥ (٣٠٣٧)؛ سنن ابي داود: ١٩٩٢؛ سنن الترمذي: ٩٣٦-]

(٢٩٩٨) عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس مہینے میں عمرہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ماہ رجب میں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ ماہ رجب میں نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ جب بھی عمرے کے لیے تشریف لے گئے تو وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) ساتھ تھے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ.

باب: مقامِ تنعیم سے (احرام باندھ کر) عمرہ کرنے کا بیان

٢٩٩٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُوْ إِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. [صحيح بخاري: ١٧٨٤؛ صحيح مسلم: ١٢١٢ (٢٩٣٦)]

(٢٩٩٩) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرا لائیں۔

٣٠٠٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ

(٣٠٠٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. نُوَافِي هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ مِنكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهْلِلْ. فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ)).

قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ. فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

قَالَتْ: فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ. فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي. فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: ((دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ)).

قَالَتْ: فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ. وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ إِلَى التَّنْعِيمِ. فَأَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ. [صحيح بخاري: ١٧٨٣؛ صحيح مسلم: ١٢١١ (٢٩١٨)]

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے۔ ماہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے ہی والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو آدمی عمرے کا احرام باندھنا چاہے باندھ سکتا ہے۔ اگر میں قربانی کا جانور ہمراہ نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے کا احرام باندھتا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ لوگوں میں سے کسی نے عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا۔ میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم (مدینہ منورہ سے) روانہ ہو کر مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ میں عرفہ کے دن بھی حیض کی حالت میں تھی۔ میں ابھی تک اپنے عمرے کا احرام نہیں کھول سکی تھی۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اب تم عمرے کو چھوڑ دو، سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا۔ جب حصبہ والی رات آئی (یعنی رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی واپسی کا سفر اختیار کیا اور مکہ مکرمہ سے باہر وادیٔ محصّب میں رات بسر کی) تو رسول اللہ ﷺ نے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو میرے ساتھ بھیجا، وہ مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر تنعیم لے گئے۔ میں نے (وہاں سے احرام باندھا اور) عمرہ کر کے احرام کھول دیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج اور عمرہ دونوں مکمل کرا دیئے۔ اس صورت میں نہ قربانی تھی، نہ صدقہ اور نہ روزے۔

بَابُ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

باب: بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھنے کا بیان

٣٠٠١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمَيَّةَ،

(٣٠٠١) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھا (اور عمرہ کیا) اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، غُفِرَ لَهُ)). [**ضعيف**، التاريخ الكبير للبخاري: ١/ ١٦١ ام حکیم حکیمہ بنت امیہ مجہولہ ہے۔]

٣٠٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ أُمَيَّةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ)).

قَالَتْ: فَخَرَجْتُ أَيْ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِعُمْرَةٍ.

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٧٤١؛ مسند احمد: ٦/ ٢٩٩ ام حکیم مجہولہ ہے۔]

(٣٠٠٢) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھا (اور عمرہ کیا) تو یہ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چنانچہ میں نے بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔

بَابُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ.

باب: نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟

٣٠٠٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ، وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٩٩٣؛ سنن الترمذي: ٨١٦۔]

(٣٠٠٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے: عمرۃ الحدیبیہ، اگلے سال عمرۃ القضاء، عمرۃ الجعرانہ اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

بَابُ الْخُرُوْجِ إِلَى مِنًى.

باب: منیٰ کی طرف روانگی کا بیان

٣٠٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِمِنًى، يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ. ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَةَ.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٨٧٩۔]

(٣٠٠٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ترویہ کے دن یعنی ۸ ذوالحجہ کو ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن کی نماز فجر منیٰ میں ادا کی، پھر عرفہ کی طرف تشریف لے گئے۔

٣٠٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ:

(٣٠٠٥) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منی

أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِمِنًى. ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. [**حسن بما قبله**، تنبیہ: عبداللہ بن عمر العمری کی نافع سے روایت قوی ہوتی ہے، لہٰذا اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے۔]

میں پانچ نمازیں پڑھتے تھے، پھر لوگوں کو بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابُ النُّزُولِ بِمِنًى.

باب: منیٰ میں پہنچ کر قیام کرنے کا بیان

٣٠٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بَيْتًا؟ قَالَ: ((**لَا. مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ**)). [سنن ابي داود: ٢٠١٩؛ سنن الترمذي: ٨٨١؛ ابن خزيمة: ٢٨٩١؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٦، ٤٦٧ ابراہیم بن مہاجر اور مسیکہ ام یوسف دونوں حسن الحدیث ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

(٣٠٠٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں ایک گھر نہ بنا دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔ منیٰ میں جو پہلے پہنچ جائے، اسی کے لیے وہاں اونٹ بٹھانے (اور قیام) کی جگہ ہے۔''

٣٠٠٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بَيْتًا يُظِلُّكَ؟ قَالَ: ((**لَا. مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ**)). [**حسن**، دیکھئے حدیث سابق: ٣٠٠٦۔]

(٣٠٠٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں ایک گھر نہ بنا دیں جہاں آپ کو سایہ حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔ منیٰ اس آدمی کے اونٹ بٹھانے (اور قیام) کی جگہ ہے جو وہاں پہلے پہنچ جائے۔''

بَابُ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ.

باب: منیٰ سے عرفات کی طرف روانگی کا بیان

٣٠٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْيَوْمِ، مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ. فَمِنَّا

(٣٠٠٨) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم اس (٩ ذوالحجہ کے) دن رسول اللہ ﷺ کی معیت میں منیٰ سے عرفہ کو روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کوئی تکبیرات کہہ رہا تھا اور کوئی تلبیہ کہہ رہا تھا۔ نہ یہ اس پر تنقید کرتا اور نہ وہ اس پر یا فرمایا: نہ یہ ان پر تنقید کرتے تھے اور

مَنْ يُكَبِّرُ. وَمِنَّا مَنْ يُهِلُّ. فَلَمْ يَعِبْ هَذَا عَلَى هَذَا. وَلَا هَذَا عَلَى هَذَا. وَرُبَّمَا قَالَ: هَؤُلَاءِ عَلَى هَؤُلَاءِ. وَلَا هَؤُلَاءِ عَلَى هَؤُلَاءِ. [صحيح بخاري: ١٦٥٩؛ صحيح مسلم: ١٢٨٥ (٣٠٩٧)؛ سنن النسائي: ٣٠٠٤-]

نہ وہ ان پر۔

بَابُ الْمَنْزِلِ بِعَرَفَةَ.

٣٠٠٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: أَنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِعَرَفَةَ فِي وَادِي نَمِرَةَ. قَالَ: فَلَمَّا قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ: أَيَّ سَاعَةٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُوحُ فِي هَذَا الْيَوْمِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا. فَأَرْسَلَ الْحَجَّاجُ رَجُلًا يَنْظُرُ أَيَّ سَاعَةٍ يَرْتَحِلُ.

فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَرْتَحِلَ قَالَ: أَزَاغَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَزِغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَزَاغَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَزِغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَزَاغَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَزِغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَزَاغَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَلَمَّا قَالُوا: قَدْ زَاغَتْ، ارْتَحَلَ. قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي رَاحَ. [سنن ابي داود: ١٩١٤؛ مسند احمد: ٢/ ٢٥ سعید بن حسان مجہول الحال ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

باب: عرفات میں ٹھہرنے کا مقام

(٣٠٠٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں وادیٔ نمرہ میں قیام کیا کرتے تھے۔

سعید بن حسان کا بیان ہے کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیج کر ان سے دریافت کیا کہ اس (٩ ذوالحجہ کے) دن نبی ﷺ کس وقت وادیٔ عرفات میں داخل ہوتے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب جانے کا وقت ہو جائے گا تو ہم ادھر کو چل دیں گے، پھر حجاج نے ایک آدمی کو بھیجا تا کہ وہ خیال رکھے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کس وقت عرفات کی طرف جاتے ہیں؟ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرفات کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا تو آپ بیٹھ گئے، پھر (کچھ دیر کے بعد) پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا تو آپ بیٹھے رہے۔ پھر (کچھ دیر بعد) پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ جب لوگوں نے کہا کہ سورج ڈھل گیا ہے تب وہ عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔ امام وکیع نے فرمایا: یعنی چل پڑے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ.

٣٠١٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب: عرفات میں کس جگہ ٹھہرنا چاہیے

(٣٠١٠) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں ٹھہرے تو فرمایا: ''یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے، جبکہ سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔''

بِعَرَفَةَ. فَقَالَ: ((هَذَا الْمَوْقِفُ. وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)).

[سنن ابي داود: ١٩٣٥؛ سنن الترمذي: ٨٨٥، یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٣٠١١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ: كُنَّا وُقُوْفًا فِيْ مَكَانٍ تُبَاعِدُهُ مِنَ الْمَوْقِفِ. فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ فَقَالَ: إِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ. يَقُوْلُ: ((كُوْنُوْا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ. فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيْمَ)). [صحيح، سنن ابي داود: ١٩١٩؛ سنن الترمذي: ٨٨٣؛ سنن النسائي: ٣٠١٧؛ مسند احمد: ٤/ ١٣٧؛ ابن خزيمة: ٢٨١٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٢۔]

(٣٠١١) یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم عرفات میں ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے جسے آپ عام لوگوں کی جائے وقوف سے (الگ اور) دور ہی کہہ سکتے ہیں۔ اتنے میں ابن مربع رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: ”تم اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو۔ آج تم ابراہیم علیہ السلام کی ایک وراثت پر ہو۔“

٣٠١٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ. وَارْفَعُوْا، عَنْ بَطْنِ عَرَنَةَ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ. إِلَّا [مَا] وَرَاءَ الْعَقَبَةِ)). [یہ روایت قاسم بن عبداللہ متروک، متہم بالکذب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے، جبکہ ”ماوراء العقبة“ کے علاوہ صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: صحيح مسلم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)؛ سنن ابي داود: ١٩٣٧ وغيره۔]

(٣٠١٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سارا میدانِ عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ البتہ تم عرنہ کے وسط سے اوپر رہو، اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔ البتہ تم وادئ محسر سے اوپر رہو۔ اور سارا منیٰ منحر (قربان گاہ) ہے۔ سوائے اس جگہ کے جو گھاٹی کے عقب میں ہے۔“

بَابُ الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ.

باب: عرفات میں دعا مانگنے کا بیان

٣٠١٣۔ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ. فَأُجِيْبَ: إِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، مَا خَلَا الظَّالِمَ. فَإِنِّي

(٣٠١٣) عباس بن مرداس سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن پچھلے پہر اپنی امت کی مغفرت کی دعا فرمائی تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آپ کو جواب دیا گیا کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے، سوائے ظالم کے، کیونکہ میں اس سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ آپ نے فرمایا:

آخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ. قَالَ: ((أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ [مِنَ] الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ)) فَلَمْ يُجَبْ [عَشِيَّتَهُ]. فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ. فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ قَالَ: تَبَسَّمَ. فَقَالَ [لَهُ] أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا. فَمَا الَّذِيْ أَضْحَكَكَ؟ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ: ((إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ، لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ، عَزَّ وَجَلَّ، قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي، وَغَفَرَ لِأُمَّتِي، أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ. فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ)). [ضعيف، سنن ابي داود: ٥٢٣٤ (مختصراً)؛ مسند ابي يعلى: ١٥٧٨ عبداللہ بن کنانہ اور اس کا والد دونوں مجہول ہیں۔]

"اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو اس کی مظلومیت کے عوض جنت (کے انعامات) سے نواز دے اور ظالم کو بخش دے۔" مگر اس دن آپ کی یہ دعا مقبول نہ ہوئی۔ صبح کے وقت جب آپ مزدلفہ میں تھے، آپ نے دوبارہ دعا کی تو آپ کی دعا قبول کر لی گئی۔ (راویٔ حدیث نے) کہا: پھر رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یا مسکرا دیئے۔ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! بلاشبہ یہ گھڑی (ایسی) ہے کہ آپ اس میں ہنستے نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا (خوش) رکھے، آپ کے ہنسنے کی کیا وجہ ہوئی؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی اور میری امت کی مغفرت فرما دی ہے تو اس نے مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دی اور چیخنے چلانے لگا: ہائے ہلاکت، ہائے تباہی۔ اس کی جزع فزع (چیخنا چلانا) دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔"

٣٠١٤ـ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصْرِيُّ أَبُوْ جَعْفَرٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ [مِنْ] أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ. وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يَدْنُو عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ)). [صحيح مسلم: ١٣٤٨ (٣٢٨٨) سنن النسائي: ٣٠٠٦]

(٣٠١٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جتنے بندوں کو عرفہ کے دن جہنم سے آزاد کرتا ہے اس سے زیادہ کسی اور دن نہیں کرتا۔ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب اور مزید قریب ہو جاتا ہے، پھر ان کی وجہ سے وہ اظہار فخر کے طور پر فرشتوں سے فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟"

بَابُ مَنْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ.

باب: جو شخص عرفات میں فجر سے پہلے مزدلفہ کی رات کو پہنچ جائے

٣٠١٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ. سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَعْمَرَ الدِّيْلِيَّ

(٣٠١٥) عبدالرحمن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ میں کھڑے تھے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں نجد کے کچھ لوگ آپ کی خدمت اقدس میں

قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ. وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الْحَجُّ؟ قَالَ: ((الْحَجُّ عَرَفَةُ. فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ. أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ. ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (٢/ البقرة:٢٠٣) ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِهِنَّ.

حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حج کا طریقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حج تو (درحقیقت) عرفہ ہی ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی رات فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج مکمل ہے اور منیٰ کے دن تین ہیں: ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ ''پھر جس نے جلدی کی دو دنوں میں تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جس نے تاخیر کی تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں ہے۔''

پھر آپ نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے (سواری پر) بٹھا لیا اور وہ ان مسائل کا اعلان کرنے لگا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، بِعَرَفَةَ. فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: مَا أُرَى لِلثَّوْرِيِّ حَدِيْثًا أَشْرَفَ مِنْهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٩٤٩؛ سنن الترمذي: ٨٨٩؛ سنن النسائي: ٣٠١٩، ٣٠٤٧؛ مسند احمد: ٤/ ٣٠٩؛ ابن خزيمة: ٢٨٢٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٨۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاذ محمد بن یحییٰ کے طریق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں عرفات میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ نجد کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر...... پہلی حدیث کی مانند ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ محمد بن یحییٰ نے کہا: میرے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی (روایت کردہ) کوئی حدیث اس سے بہتر نہیں۔

٣٠١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ، يَعْنِي الشَّعْبِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ حَجَّ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ بِجَمْعٍ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ. وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ. وَاللّٰهِ! إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ. فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ، وَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ، لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ، وَتَمَّ حَجُّهُ)). [**صحيح**، سنن

(٣٠١٦) عروہ بن مضرّس طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں حج کیا۔ جب یہ لوگوں تک پہنچے تو وہ مزدلفہ میں جا چکے تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی سواری کو (دوڑا دوڑا) کر دبلا کر دیا اور اپنی جان کو تھکا دیا۔ اللہ کی قسم! راستے میں جو بھی ٹیلہ آیا میں اس کے قریب رکتا آیا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی مزدلفہ میں (فجر کی) نماز میں ہمارے ساتھ آملا اور وہ اس سے پہلے دن یا رات کے کسی حصے میں عرفات سے ہو آیا ہو، اس نے اپنے گناہوں کی میل کچیل کو دور کر لیا اور اس کا حج مکمل

ابي داود: ١٩٥٠؛ سنن الترمذي: ٨٩١؛ سنن النسائي: ٣٠٤٤؛ ابن خزيمة: ٢٨٢٠؛ ابن حبان: ٣٨٥١؛ ابن الجارود: ٤٦٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٣۔]

ہے۔"

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ.

٣٠١٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ حِيْنَ دَفَعَ عَنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ. فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً، نَصَّ.

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي فَوْقَ الْعَنَقِ. [صحيح بخاري: ١٦٦٦، ٢٩٩٩؛ صحيح مسلم: ١٢٨٦ (٣١٠٦)؛ سنن ابي داود: ١٩٢٣؛ سنن النسائي: ٣٠٢٣، ٣٠٥١۔]

باب: عرفات سے روانگی کا بیان

(٣٠١٧) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے روانہ ہوتے تو کس رفتار سے چلتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ درمیانی رفتار سے چلتے تھے۔ جب ذرا کھلی جگہ ملتی تو (سواری کی) رفتار کو تیز کر دیتے۔

امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی آپ درمیانی رفتار سے قدرے تیز چلتے۔

٣٠١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ قُرَيْشٌ: نَحْنُ قَوَاطِنُ الْبَيْتِ. لَا نُجَاوِزُ الْحَرَمَ. فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾. (٢/ البقرة:١٩٩) [صحيح بخاري: ١٦٦٥؛ صحيح مسلم: ١٢١٩ (٢٩٥٤، ٢٩٥٥)؛ سنن ابي داود: ١٩١٠؛ سنن الترمذي: ٨٨٤؛ سنن النسائي: ٣٠١٥۔]

(٣٠١٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، قریش کہا کرتے تھے: ہم بیت اللہ کے رہائشی (ہمسائے) ہیں۔ اس لیے ہم حج کے دوران میں حدودِ حرم سے باہر نہیں جائیں گے تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ "پھر جہاں سے دوسرے لوگ پلٹ کر آتے ہیں تم بھی وہیں سے پلٹ کر آؤ۔"

بَابُ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ.

٣٠١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْأُمَرَاءُ، نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ. قُلْتُ: الصَّلَاةَ قَالَ:

باب: کسی ضرورت کے پیش نظر عرفات اور مزدلفہ کے درمیان رکا جا سکتا ہے

(٣٠١٩) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں (عرفات سے) واپس ہوا۔ آپ جب اس گھاٹی پر پہنچے جہاں امراء قیام کرتے ہیں، آپ نے سواری سے نیچے اتر کر پیشاب کیا، پھر وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز! آپ نے فرمایا: "نماز آگے جا کر ادا کریں گے۔" چنانچہ آپ جب مزدلفہ

((الصَّلَاةُ أَمَامَكَ)) فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ أَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ. [صحيح مسلم: ١٢٨٠ (٣١٠١)؛ سنن ابي داود: ١٩٢٥؛ سنن النسائي: ٣٠٢٧۔]

میں پہنچے تو ایک آدمی نے اذان اور اقامت کہی، پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر کسی نے بھی اونٹوں سے سامان نہیں اتارا تھا کہ آپ نے کھڑے ہو کر عشاء کی نماز بھی پڑھائی۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ.

باب: مزدلفہ میں دو نمازیں (مغرب اور عشاء) جمع کر کے پڑھنے کا بیان

٣٠٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِالْمُزْدَلِفَةِ. [صحيح بخاري: ١٦٧٤، ٤٤١٤؛ صحيح مسلم: ١٢٨٧ (٣٠٨)؛ سنن النسائي: ٣٠٢٩۔]

(٣٠٢٠) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی) ادا کیں۔

٣٠٢١۔ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ. فَلَمَّا أَنَخْنَا قَالَ: ((الصَّلَاةُ بِإِقَامَةٍ)). [صحيح بخاري: ١٦٧٣، ١٦٧٤؛ صحيح مسلم: ١٢٨٨ (٣١١١، ٣١١٥)؛ سنن ابي داود: ١٩٢٦؛ سنن النسائي: ٣٠٣١]

(٣٠٢١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب ہم نے سواریوں کو بٹھایا تو آپ نے فرمایا: ''نماز اقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔''

بَابُ الْوُقُوفِ بِجَمْعٍ.

باب: مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان

٣٠٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نُفِيضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، قَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ. كَيْمَا نُغِيرُ. وَكَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. فَخَالَفَهُمْ

(٣٠٢٢) عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی معیت میں حج کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے واپس آنے لگے تو انہوں نے فرمایا: مشرکین کہتے تھے: ثبیر! روشن ہو جا، تاکہ ہم منیٰ کی طرف واپس لوٹیں اور وہ سورج طلوع ہونے کے بعد ہی لوٹتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور سورج طلوع ہونے سے پہلے (منیٰ کی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

طرف) لوٹ گئے۔

[صحيح بخاري: ١٦٨٤ ، ٣٨٣٨؛ سنن ابي داود: ١٩٣٨؛ سنن الترمذي: ٨٩٦؛ سنن النسائي: ٣٠٥٠۔]

٣٠٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: قَالَ جَابِرٌ: أَفَاضَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ . وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ . وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. وَأَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ. وَقَالَ: ((**لِتَأْخُذْ أُمَّتِيْ نُسُكَهَا فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَلْقَاهُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا**)). [سنن ابي داود: ١٩٤٤ ، تنبیہ: یہ روایت ابوالزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور صحیح مسلم: (۱۲۹۹) کی حدیث اس سے مستغنی ہے۔]

(۳۰۲۳) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ اطمینان وسکون کے ساتھ (مزدلفہ سے منیٰ کی طرف) واپس لوٹے۔ آپ نے لوگوں کو بھی اطمینان وسکون کا حکم دیا، اور انہیں ایسی (چھوٹی چھوٹی) کنکریوں کے ساتھ رمی کرنے کا حکم دیا جو ہاتھ کی انگلیوں میں پکڑی جا سکیں۔ آپ نے وادی محسّر میں اپنی سواری کو تیز چلایا اور فرمایا: ''میری امت (مجھ سے) مناسکِ حج سیکھ لے، کیونکہ میں نہیں جانتا، شاید میری اس سال کے بعد (اگلے سال) ان سے ملاقات نہ ہو سکے۔''

٣٠٢٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ، غَدَاةَ جَمْعٍ: ((**يَا بِلَالُ! أَسْكِتِ النَّاسَ**)) أَوْ ((**أَنْصِتِ النَّاسَ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**إِنَّ اللّٰهَ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ جَمْعِكُمْ هٰذَا فَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ. وَأَعْطٰى مُحْسِنَكُمْ مَا سَأَلَ. اِدْفَعُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ**)). [یہ روایت ابوسلمہ حمصی (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۰۲۴) بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ کی صبح کو ان سے فرمایا: ''بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے مزدلفہ میں (اس اجتماع) پر یہ فضل کیا ہے کہ تمہارے نیکو کاروں کی وجہ سے اس نے گناہ گاروں کو بھی بخش دیا ہے اور تمہارے نیکو کاروں نے اس سے جو مانگا اس نے وہ کچھ انہیں عطا کر دیا۔ اب تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل پڑو۔''

بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ [إِلٰى مِنًى] لِرَمْيِ الْجِمَارِ.

باب: جو شخص جمرات کی رمی کے لیے لوگوں سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلا جائے

٣٠٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَلٰى حُمُرَاتٍ لَنَا مِنْ جَمْعٍ . فَجَعَلَ

(۳۰۲۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم خاندانِ عبدالمطلب کے کچھ لڑکے مزدلفہ سے اپنی گدھیوں پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ سے پہلے روانہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری رانوں پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''پیارے بیٹو! جمرے پر کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک سورج طلوع نہ ہو

يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ: ((أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)).

زَادَ سُفْيَانُ فِيْهِ: ((وَلَا إِخَالُ أَحَدًا يَرْمِيهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)). [سنن ابي داود: ١٩٤٠؛ سنن النسائي: ٣٠٦٦ حسن العرنی ثقہ ہیں، لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی روایت مرسل ہوتی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

جائے۔"

(حدیث کے راوی) سفیان نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "میرا خیال ہے کہ کوئی آدمی سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی نہیں کرے گا۔"

٣٠٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

[صحيح مسلم: ١٢٩٣ (٣١٢٧)؛ سنن النسائي: ٣٠٣٣۔]

(٣٠٢٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل وعیال کے جن کمزور افراد کو (باقی لوگوں سے) پہلے (مزدلفہ سے منیٰ کی طرف) روانہ کر دیا تھا، میں بھی ان میں شامل تھا۔

٣٠٢٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ كَانَتِ امْرَأَةً ثَبْطَةً. فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ دَفْعَةِ النَّاسِ. فَأَذِنَ لَهَا. [صحيح بخاري: ١٦٨٠؛ صحيح مسلم: ١٢٩٠ (٣١٢١)؛ سنن النسائي: ٣٠٤٠۔]

(٣٠٢٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ایک بھاری بھر کم خاتون تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ وہ مزدلفہ سے باقی لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے روانہ ہو جائیں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔

بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ.

باب: جمرات کو کتنی بڑی کنکریاں مارنی چاہئیں؟

٣٠٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى بَغْلَةٍ. فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ، فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ)). [سنن ابي داود: ١٩٦٦؛ مسند احمد: ٣/ ٥٠٣ یہ روایت یزید بن ابی زیاد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٠٢٨) سلیمان بن عمرو بن احوص رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کے قریب دیکھا اور آپ خچر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: "اے لوگو! تم جب جمرے کو کنکریاں مارو تو وہ ایسی (چھوٹی) ہوں کہ انہیں دو انگلیوں سے پکڑا جا سکے۔"

٣٠٢٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

(٣٠٢٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، غَدَاةَ الْعَقَبَةِ. وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ: ((الْقُطْ لِي حَصًى)) فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ، هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ، فَجَعَلَ يَنْفُضُهُنَّ فِي كَفِّهِ وَيَقُولُ: ((أَمْثَالَ هَؤُلَاءِ فَارْمُوا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ)).

[**صحيح**، سنن النسائي: ٣٠٥٩، ٣٠٦١ والكبرىٰ: ٤٠٩٣؛ مسند احمد: ١/ ٢١٥؛ ابن الجارود: ٤٧٣؛ ابن خزيمة: ٢٨٦٧؛ ابن حبان: ٣٨٧١؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٦-]

جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے کے دن (دس ذوالحجہ کی) صبح کو اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے کنکریاں چن کر لاؤ۔'' میں نے آپ کو سات کنکریاں چن دیں، وہ محض اتنی تھیں کہ انہیں انگلیوں سے پکڑا جا سکتا تھا۔ آپ ان کنکریوں کو اپنی ہتھیلی میں حرکت دینے لگے اور فرمایا: ''لوگو! اس طرح کی کنکریاں مارا کرو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''لوگو! دین میں غلوّ (حد سے تجاوز کرنے) سے بچو۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ کیا ہے۔''

بَابُ مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ.

باب: جمرۂ عقبہ پر کہاں سے کنکریاں ماری جائیں

٣٠٣٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَمَّا أَتَى عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ، وَجَعَلَ الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَاهُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[صحيح بخاري: ١٧٤٧، ١٧٥٠؛ صحيح مسلم: ١٢٩٦ (٣١٣١)؛ سنن ابي داود: ١٩٧٤؛ سنن الترمذي: ٩٠١؛ سنن النسائي: ٣٠٧٣-]

(٣٠٣٠) عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب جمرۂ عقبہ کے پاس پہنچے تو وہ وادی کے نشیب میں چلے گئے، کعبہ کی طرف منہ کیا اور جمرے کو اپنے دائیں ابرو کے برابر کیا، پھر سات کنکریاں ماریں۔ انہوں نے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہا۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی، انہوں نے بھی اسی جگہ کھڑے ہو کر کنکریاں ماری تھیں۔

٣٠٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ

(٣٠٣١) سلیمان بن عمرو بن احوص رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو جمرۂ عقبہ کے پاس دیکھا۔ آپ وادی کے نشیب میں چلے گئے اور جمرے کو سات کنکریاں ماریں۔ آپ ہر کنکری پھینکتے ہوئے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے تھے، پھر آپ واپس آ گئے۔

كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ انْصَرَفَ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ. [یہ روایت ضعیف ہے، دیکھئے حدیث: ۳۰۲۸۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے شیخ ابوبکر بن ابی شیبہ کی دوسری سند سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا.

باب: جب کوئی جمرۂ عقبہ کو رمی کرے تو پھر اس کے پاس نہ ٹھہرے

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا. وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

[صحيح بخاري: ١٧٥١؛ سنن النسائي: ٤٠٨٥۔]

(۳۰۳۲) سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جمرۂ عقبہ کو رمی کی تو پھر اس کے پاس نہ رکے اور بیان کیا کہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

۳۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَمَى جَمْرَ الْعَقَبَةِ، مَضَى وَلَمْ يَقِفْ. [**صحيح بما قبله**، شاہد کے لیے دیکھئے حدیث سابق: ۳۰۳۲۔]

(۳۰۳۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جمرۂ عقبہ کو رمی کرتے تو چلے جاتے، وہاں رکتے نہیں تھے۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا.

باب: سوار ہو کر کنکریاں مارنے کا بیان

۳۰۳٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٨٩٩؛ مسند احمد: ١/ ٢٣٢۔]

(۳۰۳۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری پر سوار ہو کر جمرات کو کنکریاں ماری تھیں۔

۳۰۳٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ، يَوْمَ النَّحْرِ،

(۳۰۳۵) قدامہ بن عبداللہ عامری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو قربانی کے دن دیکھا کہ آپ نے جمرات کو کنکریاں ماریں۔ آپ اپنی سرخ وسفید رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے

عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ. لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ. وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ. [صحيح، سنن الترمذي: ٩٠٣؛ سنن النسائي: ٣٠٦٣؛ والكبرىٰ: ٤٠٦٧؛ مسند احمد: ٣/ ٤١٢-]

(آپ کے لیے) نہ کسی کو مارا جاتا، نہ دور کیا جاتا اور نہ اِدھر اُدھر ہونے کی صدا لگائی جاتی۔

بَابُ تَأْخِيرِ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ عُذْرٍ.

باب: کسی عذر کی وجہ سے رمی جمرات کو مؤخر بھی کیا جا سکتا ہے

٣٠٣٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا. [صحيح، سنن الترمذي: ٩٥٤-]

(٣٠٣٦) ابو بداح عدی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چرواہوں کو اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

٣٠٣٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ، أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ. ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ، فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ. [صحيح، سنن ابي داود: ١٩٧٥؛ سنن الترمذي: ٩٥٥؛ سنن النسائي: ٣٠٧١؛ مسند احمد: ٥/ ٤٥٠؛ ابن خزيمة: ٢٩٧٥ ابن الجارود: ٤٧٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٨-]

(٣٠٣٧) ابو بداح عدی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات بسر کرنے کے بارے میں اجازت دی تھی کہ وہ یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو رمی کر لیں، پھر قربانی کے بعد دو دن کی رمی ایک ہی دن کر لیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے خیال کے مطابق راوی نے کہا تھا کہ دو دنوں میں سے پہلے دن (گیارہ ذوالحجہ کو) رمی کر لیں، پھر روانگی کے دن (تیرہ ذوالحجہ کو) رمی کر لیں۔

بَابُ الرَّمْيِ عَنِ الصِّبْيَانِ.

باب: بچوں کی طرف سے رمی کرنے کا بیان

٣٠٣٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

(٣٠٣٨) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا۔ عورتیں اور بچے بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم

جَابِرٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَلَبَّيْنَا، عَنِ الصِّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمْ.

نے بچوں کی طرف سے تلبیہ پکارا اور ان کی طرف سے رمی بھی کی۔

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ۹۲۷؛ مسند احمد: ۳/ ۳۱۴
اشعث بن سوار ضعیف اور ابوالزبیر مدلس ہیں۔]

بَابُ مَتَى يَقْطَعُ الْحَاجُّ التَّلْبِيَةَ.

باب: حاجی لبیک کہنا کب موقوف کرے

۳۰۳۹۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. [**صحيح**، سنن النسائي: ۳۰۵۶؛ مسند ابي يعلى: ۲۶۹۷، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ۱۶۸۵؛ صحيح مسلم: ۱۲۸۱ (۳۰۸۸) سنن ابي داود: ۱۸۱۵؛ سنن الترمذي: ۹۱۸۔]

(۳۰۳۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ پکارا تھا۔

۳۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ. فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. فَلَمَّا رَمَاهَا قَطَعَ التَّلْبِيَةَ. [**صحيح**، سنن النسائي: ۳۰۸۲۔]

(۳۰۴۰) فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ میں آپ کو تلبیہ پکارتے سنتا رہا حتی کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کو رمی کی۔ جب آپ نے اسے کنکریاں ماریں تو تلبیہ پکارنا موقوف کر دیا۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

باب: جب آدمی جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے کیا حلال ہو جاتا ہے؟

۳۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَوَكِيعٌ: وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ ابْنِ

(۳۰۴۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: تم لوگ جب جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار چکو تو بیویوں کے علاوہ تمہارے لیے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ ایک آدمی نے دریافت کیا: اے ابن عباس! اور خوشبو؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے سر مبارک کو کستوری

عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ، إِلَّا النِّسَاءَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَالطِّيبُ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُضَمِّخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ. أَفَطِيبٌ ذَلِكَ أَمْ لَا؟ [سنن النسائي: ٣٠٨٦؛ مسند احمد: ١/ ٢٣٤؛ مسند ابي يعلى: ٢٦٩٦ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ حسن العرنی کی روایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرسل ہوتی ہے۔]

لگاتے تھے۔ کیا وہ خوشبو ہے یا نہیں؟

٣٠٤٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا خَالِي مُحَمَّدٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَ لِإِحْلَالِهِ حِينَ أَحَلَّ. [صحيح مسلم: ١١٨٩ (٢٨٢٧)]

(٣٠٤٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت خوشبو لگائی۔

بَابُ الْحَلْقِ.

باب: سر منڈانے کا بیان

٣٠٤٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ))** قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: **((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ))** ثَلَاثًا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: **((وَالْمُقَصِّرِينَ))**. [صحيح بخاري: ١٧٢٨؛ صحيح مسلم: ١٣٠٢ (٣١٤٨)]

(٣٠٤٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔" صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں کی بھی۔ آپ نے فرمایا: "اے اللہ! سر منڈانے والوں کی بخشش فرما۔" آپ نے یہ دعا تین دفعہ کی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں کی بھی۔ آپ نے فرمایا: "اور بال کٹوانے والوں کی بھی (مغفرت فرما)۔"

٣٠٤٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ الدِّمَشْقِيُّ: قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ))** قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: **((رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ))** قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ!

(٣٠٤٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم کرے۔" صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا: "بال منڈانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔" صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا:

قَالَ: ((رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِينَ)). [صحيح مسلم: ١٣٠١ (٣١٤٦)]

"اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحمت کرے۔" صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی، تو آپ نے فرمایا: "اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی۔"

٣٠٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ ظَاهَرْتَ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَلِلْمُقَصِّرِينَ وَاحِدَةً؟ قَالَ ((إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوا)).

[مسند احمد: ١/ ٣٥٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٤/ ٤٥٣ ح ١٣٦١٦ یہ روایت ابن ابی نجیح (مدلس) کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ سماع کی صراحت نہیں۔]

(٣٠٤٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے سر منڈانے والوں کی (دعا کے ذریعے سے) تین بار تائید فرمائی، جبکہ بال کٹوانے والوں کی (صرف) ایک بار۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: "انہوں نے شک نہیں کیا۔"

بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ.

باب: سر کے بال جمانے کا بیان

٣٠٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ، حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ)). [صحيح بخاري: ١٥٦٦، ١٦٩٧؛ صحيح مسلم: ١٢٢٩ (٢٩٨٤)؛ سنن ابي داود: ١٨٠٦؛ سنن النسائي: ٢٦٨٣۔]

(٣٠٤٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول لیا ہے اور آپ نے عمرہ ادا کر لینے کے باوجود احرام نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا: "میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہوا ہے اور اپنے قربانی کے جانور کو (بطور علامت) قلادے پہنائے ہوئے ہیں، لہٰذا میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔"

٣٠٤٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ [الْمِصْرِيُّ]: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا. [صحيح بخاري: ١٥٤٠؛ صحيح مسلم: ١١٨٤ (٢٨١٤)؛ سنن ابي داود: ١٧٤٧؛ سنن النسائي: ٢٦٨٤۔]

(٣٠٤٧) سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبیہ پکارتے ہوئے سنا (جبکہ) آپ نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہوا تھا۔

بَابُ الذَّبْحِ.

باب: قربانی کے جانور ذبح کرنے کا بیان

٣٠٤٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ. وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ. وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ. وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ)). [حسن صحيح، سنن ابي داود:١٩٣٧؛ مسند احمد٣/ ٣٢٦؛ ابن خزيمة: ٢٧٨٧-]

(۳۰۴۸) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سارا منیٰ قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکے کا ہر راستہ (منیٰ کی طرف آنے کی) راہ بھی ہے اور قربانی کرنے کی جگہ بھی۔ اور سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔''

بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ.

باب: جس سے مناسک حج میں تقدیم و تاخیر ہو جائے اس کا بیان

٣٠٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا يُلْقِي بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا: ((لَا حَرَجَ)). [صحيح بخاري: ٨٤، ١٧٢١، ١٧٢٢-]

(۳۰۴۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جس آدمی کے متعلق بھی دریافت کیا گیا کہ اس نے بعد والا کام دوسرے کام سے پہلے کر لیا ہے تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

٣٠٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى، فَيَقُولُ: ((لَا حَرَجَ. لَا حَرَجَ)) فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: ((لَا حَرَجَ)) قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: ((لَا حَرَجَ)). [صحيح بخاري: ١٧٣٥-]

(۳۰۵۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ منیٰ کے دن رسول اللہ ﷺ سے (مختلف قسم کے) سوالات کیے جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے: ''کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔'' ایک شخص نے آکر عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' (دوسرے نے) کہا: میں نے شام کو رمی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

٣٠٥١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَمَّنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ، قَالَ: ((لَا حَرَجَ)).

[صحيح بخاري: ٨٣؛ صحيح مسلم: ١٣٠٦(٣١٦١)]

(۳۰۵۱) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی آدمی سر منڈانے سے پہلے قربانی کر لے یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لے تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

٣٠٥٢- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا

(۳۰۵۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى، يَوْمَ النَّحْرِ، لِلنَّاسِ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: ((لَا حَرَجَ)) ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ: ((لَا حَرَجَ)) فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ قَبْلَ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ: ((لَا حَرَجَ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٣٢٦، ح:١٤٤٩٨؛ عبد بن حميد:١٠٠٤؛ ابن خزيمة: ٢٧٨٧؛ ابن حبان:١٠١٢۔]

قربانی کے دن منیٰ میں ایک جگہ تشریف فرما ہوئے تا کہ لوگ پیش آمدہ مسائل دریافت کرلیں۔ ایک آدمی نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور آدمی نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' اس دن آپ سے جس کام کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا جسے دوسرے کام سے پہلے کرلیا گیا تھا تو آپ نے یہی فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ.

باب: ایام تشریق میں رمی جمرات کا بیان

٣٠٥٣- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ضُحًى. وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

[صحيح مسلم:١٢٩٩(٣١٤٠)؛ سنن الترمذي:٨٩٧۔]

(٣٠٥٣) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے (دس ذوالحجہ کو) چاشت کے وقت جمرۂ عقبہ کو رمی کی، اور اس کے بعد کے دنوں میں زوالِ آفتاب کے بعد رمی کی۔

٣٠٥٤- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ: أَبُوْ شَيْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، قَدْرَ مَا إِذَا فَرَغَ مِنْ رَمْيِهِ، صَلَّى الظُّهْرَ. [**ضعيف الاسناد جدا**، سنن الترمذي:٨٩٨؛ مسند احمد:١/ ٢٤٨، ابراہیم بن عثمان متروک اور جبارہ بن مغلس ضعیف ہے۔]

(٣٠٥٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایام تشریق میں) سورج ڈھلنے سے اتنی دیر بعد رمی کرتے تھے کہ رمی سے فارغ ہو کر ظہر کی نماز ادا فرما لیتے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

باب: قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

٣٠٥٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ

(٣٠٥٥) عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''لوگو! دنوں میں سے کون سا دن سب سے زیادہ محترم ہے؟'' آپ نے تین بار

أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ. أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا. وَلَكِنْ سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَيَرْضَى بِهَا. أَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ مَا أَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ. لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ. أَلَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

[**صحيح**، سنن ابي داود:٣٣٣٤؛ سنن الترمذي:٣٠٧٨۔]

فرمایا۔لوگوں نے کہا: حج اکبر کا دن۔آپ نے فرمایا: ''تمہارے خون، اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح محترم ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ مکرمہ) میں، تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) میں یہ دن (نو ذوالحجہ) محترم ہے۔خبردار! جو آدمی کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے اس کا وبال (یا ذمہ داری) اس پر ہے۔اگر باپ کوئی جرم کرے تو بیٹا اس کا ذمے دار نہیں، اسی طرح اگر بیٹا کوئی جرم کرے تو اس کی ذمے داری اس کے باپ پر نہیں۔خبردار! شیطان اب اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں آئندہ کبھی اس کی پوجا ہو گی۔البتہ بعض کاموں میں لوگ اس کی اطاعت کریں گے جن کاموں کو تم حقیر (اور معمولی) سمجھتے ہو، اور وہ اتنی سی بات پر ہی خوش ہو جائے گا۔خبردار! جاہلیت میں (قبل از اسلام) بہایا جانے والا ہر خون اب کالعدم ہے۔سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں، یہ (بچہ) قبیلۂ لیث میں رضاعت کی تکمیل کر رہا تھا۔اسے بنو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔خبردار! جاہلیت کا ہر سود ختم ہے۔تم صرف اپنا اصل زر وصول کرنے کا حق رکھتے ہو۔نہ تم کسی پر زیادتی کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے۔اے میری اُمت خبردار! کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا دین (مکمل طور پر) تم تک پہنچا دیا ہے؟'' آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔سب لوگوں نے کہا: جی ہاں۔آپ نے تین بار فرمایا: ''یا اللہ! گواہ رہنا۔''

٣٠٥٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى. فَقَالَ: ((نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ. وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ

(٣٠٥٦) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں خیف کے مقام پر کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات (حدیث) سن کر اسے (من وعن دوسروں تک) پہنچا دیا۔بعض لوگوں کے پاس فقہ (علم دین) کی بات ہوتی ہے مگر وہ خود فقیہ (اس بارے میں زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے) نہیں ہوتے۔اور بعض لوگ

لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ. فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ)). [صحيح، دیکھیے حدیث: ۲۳۱۔]

فقہ کی بات دوسرے ایسے لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جوان سے زیادہ فقیہ (صاحبِ بصیرت) ہوتے ہیں۔ مومن کا دل تین باتوں کے بارے میں خیانت نہیں کرتا: محض رضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا، مسلمان حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا اور (مسلمانوں) کی جماعت میں شامل رہنا، کیونکہ ان کی دعا دوسروں کو بھی محیط ہوتی ہے۔''

۳۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْمُخَضْرَمَةِ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: ((أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا، وَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا، وَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟)) قَالُوا: هَذَا بَلَدٌ حَرَامٌ، وَشَهْرٌ حَرَامٌ، وَيَوْمٌ حَرَامٌ. قَالَ: ((أَلَا وَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي يَوْمِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَأُكَاثِرُ بِكُمُ الْأُمَمَ. فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي. أَلَا وَإِنِّي مُسْتَنْقِذٌ أُنَاسًا، وَمُسْتَنْقَذٌ مِنِّي أُنَاسٌ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُصَيْحَابِي؟ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ)).

[صحيح، مسند احمد: ۵/ ۴۱۲، ح: ۲۳۴۹۷ (من طريق آخر) نیز دیکھیے السنن الكبرى للنسائي: ۴۰۹۹۔]

(۳۰۵۷) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میدانِ عرفات میں اپنی کان کٹی اونٹنی پر سوار تھے، اس دوران میں خطبہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو آج کون سا دن، کون سا مہینہ اور یہ کون سا شہر ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ حرمت والا شہر (مکہ مکرمہ) ہے اور حرمت والا مہینہ (ذوالحجہ) ہے اور یہ دن بھی حرمت والا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''خبردار! تمہارے اموال اور خون ایک دوسرے کے لیے بالکل اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ مہینہ، شہر اور یہ دن قابل احترام ہے۔ یاد رکھو! میں حوضِ کوثر پر تم سے پہلے پہنچ جاؤں گا اور تمہاری کثرت تعداد کی بنا پر میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ تم اس دن (مجھے) رسوانہ کرنا۔ خبردار! کچھ لوگوں کو میں جہنم سے آزاد کراؤں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھین لیے جائیں گے۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی (امتی) ہیں تو اللہ فرمائے گا: آپ کو نہیں معلوم، انہوں نے آپ کے بعد دین میں کون کون سے نئے کام کیے؟''

۳۰۵۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ، يَوْمَ النَّحْرِ، بَيْنَ الْجَمَرَاتِ، فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) قَالُوا: يَوْمُ النَّحْرِ. قَالَ: ((فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟)) قَالُوا: هَذَا بَلَدُ [اللَّهِ]

(۳۰۵۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موقع پر قربانی کے دن جمرات کے درمیان یعنی وادیٔ منیٰ میں کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: ''آج کون سا دن ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آج یوم النحر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ کا حرمت والا شہر ہے۔ آپ نے فرمایا:

الْحَرَامُ. قَالَ: ((فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قَالُوا: شَهْرُ [اللَّهِ] الْحَرَامُ. قَالَ: ((هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. وَدِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ هَذَا الْبَلَدِ، [فِي هَذَا الشَّهْرِ،] فِي هَذَا الْيَوْمِ)) ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ)) ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ، فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ. [**صحيح**، سنن ابي داود:١٩٤٥؛ المستدرك للحاكم:٢/ ٣٣١؛ السنن الكبرى للبيهقي:٥/ ١٣٩۔]

''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ کا حرمت والا مہینہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ حج اکبر کا دن ہے۔ تمہاری جانیں، اموال اور عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس شہر (مکہ مکرمہ) کی اس مہینے میں اور اس دن میں حرمت ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے (اللہ تعالیٰ کا دین) پہنچا دیا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا: ''یا اللہ! گواہ رہ۔'' پھر آپ نے لوگوں کو الوداع کہا، پھر لوگوں نے کہا: یہ حجۃ الوداع ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ.

باب: طوافِ زیارت کا بیان

٣٠٥٩۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ.

[بخاري قبل حديث:١٧٣٢(تعليقًا) تغليق التعليق لابن حجر: ٣/ ٩٨۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے شاذ قرار دیا ہے، جبکہ یہ روایت سند کے اعتبار سے بھی ضعیف ہے۔ محمد بن طارق کی روایت عن طاؤس مرسل ہوتی ہے اور دوسری مسند روایت میں ابوالزبیر مدلس ہیں۔]

(٣٠٥٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طوافِ زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا تھا۔

٣٠٦٠۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ.

قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا رَمَلَ فِيهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٠٠١؛ ابن خزيمة:٢٩٤٣۔]

(٣٠٦٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طوافِ افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا۔

عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس طواف میں رمل نہیں ہوتا۔

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ.

باب: زم زم کا پانی پینے کا بیان

٣٠٦١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسًا. فَجَاءَهُ رَجُلٌ. فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنْ

(٣٠٦١) محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا، آپ نے اس سے دریافت کیا: کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: چاہِ زم زم سے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

زَمْزَمَ. قَالَ: فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا. وَتَضَلَّعْ مِنْهَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ، إِنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ**)).

[التاريخ الكبير للبخاري:١/١٥٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٢؛ من طريق آخر السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٤٧، یہ حدیث حسن ہے۔]

اسے اس طرح پیا ہے جس طرح پینا چاہیے؟ اس نے کہا: کیسے پینا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: جب تم اسے پیو تو قبلہ رو ہو کر، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، تین سانس میں اور خوب سیر ہو کر پیو۔ اور جب (زم زم پی کر) فارغ ہو جاؤ تو اللہ عز وجل کا شکر ادا کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور منافقین کے درمیان علامت (فرق) یہ ہے کہ وہ لوگ زمزم سیر ہو کر نہیں پیتے۔''

٣٠٦٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ**)). [مسند احمد:٣/ ٢٥٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٢، یہ روایت عبداللہ بن مؤمل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔]

(٣٠٦٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''زم زم کا پانی اس (کام) کے لیے ہے جس کے لیے اسے پیا جائے۔''

بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ میں داخل ہونے کا بیان

٣٠٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ الْفَتْحِ، الْكَعْبَةَ. وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ. فَأَغْلَقُوهَا عَلَيْهِمْ مِنْ دَاخِلٍ. فَلَمَّا خَرَجُوا سَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَلَى وَجْهِهِ، حِينَ دَخَلَ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ، عَنْ يَمِينِهِ. ثُمَّ لُمْتُ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ [صحيح بخاري:٤٦٨؛ صحيح مسلم:١٣٢٩]

(٣٠٦٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن کعبہ کے اندر تشریف لے گئے، بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان بن شیبہ رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ داخل ہونے کے بعد انھوں نے کعبے کے دروازے کو بند کر لیا۔ جب یہ باہر آئے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز ادا فرمائی تھی؟ انھوں نے مجھے بتایا: آپ نے اندر داخل ہو کر سامنے کے رخ دائیں جانب کے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو ملامت کیا کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے یہ کیوں نہ پوچھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں؟

(٣٢٣٠)؛سنن ابي داود:٢٠٢٣-]

٣٠٦٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ النَّفْسِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي وَأَنْتَ قَرِيرُ الْعَيْنِ، وَرَجَعْتَ وَأَنْتَ حَزِينٌ؟ فَقَالَ: ((**إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ. وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ. إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي**)).

[**ضعيف**، سنن ابي داود:٢٠٢٩؛ سنن الترمذي:٨٧٣؛ مسند احمد: ٦/ ١٣٧- اسماعیل بن عبدالملک ضعیف راوی ہے۔]

(٣٠٦٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ میرے ہاں سے اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو آپ خوش اور ہشاش بشاش تھے۔ واپس آئے تو غمگین تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے ہاں سے تو بڑے خوش خوش گئے تھے۔ اب آپ آئے ہیں تو غمگین و پریشان ہیں۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا: ''میں کعبہ کے اندر گیا تھا (جانے کے بعد) میں چاہتا ہوں کہ کاش! میں نے یہ کام نہ کیا ہوتا۔ مجھے خدشہ ہے کہ میں اپنے بعد اپنی امت کو مشقت میں نہ ڈال دوں۔''

بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى.

باب: منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کا بیان

٣٠٦٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ أَيَّامَ مِنًى. مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ. فَأَذِنَ لَهُ.

[صحيح بخاري:١٧٤٥؛ صحيح مسلم:١٣١٥ (٣١٧٧)؛ سنن ابي داود:١٩٥٩-]

(٣٠٦٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حجاج کرام کو پانی پلانے کی ذمے داری کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ منیٰ کے ایام کی راتیں مکہ میں بسر کر لیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔

٣٠٦٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يُرَخِّصِ النَّبِيُّ ﷺ لِأَحَدٍ يَبِيتُ بِمَكَّةَ، إِلَّا لِلْعَبَّاسِ، مِنْ أَجْلِ السِّقَايَةِ.

[**ضعيف الاسناد**، اسماعیل بن مسلم ضعیف راوی ہے۔]

(٣٠٦٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے کسی حاجی کو اجازت نہیں دی کہ وہ (ایام منیٰ کی) راتیں مکہ مکرمہ میں بسر کرے، انہیں پانی پلانے کی ذمہ داری کی وجہ سے (اجازت دی گئی تھی)۔

بَابُ نُزُولِ الْمُحَصَّبِ.

باب: وادیٔ محصّب میں ٹھہرنے کا بیان

٣٠٦٧- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح:

(٣٠٦٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ وادیٔ ابطح میں ٹھہرنا سنت (شرعی حکم یا ضروری امر) نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں محض اس لیے ٹھہرے تھے کہ اس طرح

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ نُزُولَ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ. إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ. [صحيح مسلم:١٣١١ (٣١٦٩)]

آپ کو روانگی میں سہولت تھی۔

٣٠٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ادَّلَجَ النَّبِيُّ ﷺ، لَيْلَةَ النَّفْرِ، مِنَ الْبَطْحَاءِ ادِّلَاجًا. [**صحيح**، مسند احمد، ٦/ ٧٨]

(٣٠٦٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپسی کے موقع پر) نبی ﷺ نے وادئ بطحا سے رات کے آخری حصے میں سفر شروع کیا تھا۔

٣٠٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ بِالْأَبْطَحِ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٢١]

(٣٠٦٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوتے وقت) وادئ ابطح میں ٹھہرتے تھے۔

بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ.

باب: طوافِ وداع (رخصت ہوتے وقت آخری) طواف کا بیان

٣٠٧٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ))**. [صحيح مسلم :١٣٢٧ (٣٢١٩)؛سنن ابي داود:٢٠٠٢-]

(٣٠٧٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ لوگ (مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد منیٰ ہی سے) اطراف واکناف (یعنی اپنے وطنوں) کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی (حج کے بعد) کوچ نہ کرے حتیٰ کہ وہ بیت اللہ کی آخری زیارت (طوافِ وداع) کر لے۔''

٣٠٧١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ. [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١٣٣٩٣؛المستدرك للحاكم:١/ ٤٦٩، ٤٧٠-]

(٣٠٧١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی بیت اللہ کی آخری زیارت (طوافِ وداع) کیے بغیر کوچ کرے۔

بَابُ الْحَائِضِ تَنْفِرُ قَبْلَ أَنْ تُوَدِّعَ.

۳۰۷۲- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلْتَنْفِرْ)).

[صحيح بخاري: ٤٤٠١؛ صحيح مسلم: ١٢١١ (٣٢٢٢)]

باب: حائضہ عورت طواف وداع کیے بغیر جاسکتی ہے

(۳۰۷۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طواف افاضہ کے بعد حیض کا عارضہ پیش آ گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا وہ ہمیں (مدینہ جانے سے) روک دے گی؟'' میں نے عرض کیا: وہ اس سے قبل طواف افاضہ کر چکی ہیں، پھر انہیں حیض کا عارضہ درپیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو وہ روانہ ہوسکتی ہے۔''

۳۰۷۳- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ فَقُلْنَا: قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ: ((عَقْرَى حَلْقَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَنَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهَا قَدْ طَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ. قَالَ: ((فَلَا، إِذَنْ. مُرُوهَا فَلْتَنْفِرْ)). [صحيح بخاري: ١٧٧١؛ صحيح مسلم: ١٢١١ (٣٢٢٨)]

(۳۰۷۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا تو ہم نے عرض کیا: انہیں حیض کا عارضہ پیش آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بانجھ ہو، سر مونڈا جائے! میرے خیال میں وہ ہمیں (روانگی سے) روک لے گی۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ قربانی کے دن طواف (افاضہ وزیارت) کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کوئی حرج نہیں۔ اسے حکم دو کہ (ہمارے ساتھ ہی) کوچ کرے۔''

بَابُ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

باب: رسول اللہ ﷺ کے حج کا بیان

۳۰۷٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ. حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ. فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ. فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَحَلَّ زِرِّي الْأَعْلَى. ثُمَّ حَلَّ زِرِّي الْأَسْفَلَ. ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ

(۳۰۷۴) جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (محمد بن علی بن حسین باقر رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے آنے والے تمام لوگوں سے تعارف کیا۔ جب باری مجھ تک پہنچی تو میں نے کہا: میں محمد بن علی بن حسین (یعنی سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا پوتا) ہوں۔ انہوں

بَيْنَ ثَدْيَيَّ. وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ. سَلْ عَمَّا شِئْتَ. فَسَأَلْتُهُ، وَهُوَ أَعْمَى. فَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ. فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا. كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ، مِنْ صِغَرِهَا. وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَانِبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ. فَصَلَّى بِنَا. فَقُلْتُ: أَخْبِرْنَا عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ بِيَدِهِ، فَعَقَدَ تِسْعًا وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ. فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ. فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ. كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ. فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ. فَأَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ. فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ. فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: ((اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي)) فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ. حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ: نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، بَيْنَ رَاكِبٍ وَمَاشٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ. وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ. مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ. فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ: **((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ))**. وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ. فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ. وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ. قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ. لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ. حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ.

نے اپنا ہاتھ میرے سر کی طرف بڑھایا اور میری قمیص کا اوپر والا بٹن کھولا، پھر نیچے والا بٹن کھول کر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا۔ ان دنوں میں نوجوان لڑکا تھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا، اور فرمایا: تم جو بات پوچھنا چاہو پوچھ سکتے ہو۔ چنانچہ میں نے آپ سے بہت سے سوالات کیے۔ وہ (جابر رضی اللہ عنہ) ان دنوں نابینا ہو چکے تھے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے اپنے اوپر ایک چادر لپیٹی ہوئی تھی اور وہ اس قدر چھوٹی تھی کہ آپ اس کے پلو کو کندھے پر ڈالتے تو وہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے کندھے پر نہ ٹھہرتی بلکہ نیچے آ جاتی اور ان کی ایک اور بڑی چادر قریب ہی ایک میز یا تپائی پر پڑی تھی، انہوں نے ہمیں (اسی چھوٹی چادر میں) نماز پڑھائی۔ میں نے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ آپ نے ہاتھ سے نو کے عدد کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں) نو سال گزارے اور اس دوران میں آپ نے حج نہیں کیا، ہجرت کے دسویں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کروایا کہ رسول اللہ ﷺ اس سال حج کرنے والے ہیں، تو مدینہ منورہ کے اطراف و اکناف سے بے شمار لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کی ادائیگی کا شرف حاصل کرنے کے لیے مدینہ منورہ آ گئے۔ ہر ایک کی دلی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا (میں حج) کرے اور سارے اعمال آپ کے اعمال کی طرح بجا لائے۔ چنانچہ آپ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ چل دیئے۔ جب ہم ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں اب کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”تم غسل کر کے ایک کپڑا بطور لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ لو۔“

فَرَمَلَ ثَلَاثًا. وَمَشَى أَرْبَعًا. ثُمَّ قَامَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (۲/ البقرة:۱۲۵) فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ (الكافرون:۱) وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ. ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا. حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ((﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (۲/ البقرة:۱۵۸) نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ)). فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ اللَّهَ وَهَلَّلَهُ وَحَمِدَهُ وَقَالَ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ. وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ فَمَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ، رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي. حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا يَعْنِي قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ. فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا. فَلَمَّا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ: ((لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً)) فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ.

فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ؟ قَالَ: فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ: ((دَخَلَتْ

رسول اللہ ﷺ نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی، پھر اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے حتی کہ وہ آپ کو لے کر بیداء (میدان) میں پہنچی، جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے نظر دوڑائی تو تا حدنگاہ سوار اور پیدل لوگ ہی لوگ دکھائی دیئے، آپ کے دائیں، بائیں اور پیچھے بھی یہی صورت حال تھی۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے، قرآن مجید آپ پر نازل ہوتا اور آپ اس کا مطلب ومفہوم جانتے تھے۔ جو کام آپ کرتے ہم بھی وہی کام کرتے۔ چنانچہ آپ نے صدائے توحید بلند کی: [لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ]۔ حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔ حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، ساری تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں، ملک بھی سارا تیرا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔'' لوگوں نے بھی ان الفاظ سے تلبیہ پکارا جن الفاظ سے آج بھی لوگ تلبیہ پکارتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی کسی بات یا لفظ پر انکار نہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنا (مذکورہ بالا) تلبیہ پکارتے رہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا، عمرے کے بارے میں ہمیں معلوم نہ تھا (کہ حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے) یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بیت اللہ پہنچ گئے۔ آپ نے وہاں پہنچ کر حجر اسود کو بوسہ دیا، اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور آخری چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔ پھر آپ مقام ابراہیم پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ''اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔'' چنانچہ آپ نے وہاں اس طرح (نماز پڑھی کہ) مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے والد (محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ) کا بیان ہے

الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا)) مَرَّتَيْنِ **((لَا . بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ))** قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ. وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا. وَاكْتَحَلَتْ. فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ . فَقَالَتْ: أَمَرَنِي أَبِي بِهَذَا. فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ، بِالْعِرَاقِ: فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْهُ. مُسْتَفْتِيًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ، وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا. فَقَالَ: **((صَدَقَتْ. صَدَقَتْ. مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟))** قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ ﷺ. [قَالَ:] **((فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، فَلَا تَحِلُّ))** قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِائَةً. ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا. إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَتَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى، أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَصَلَّى، بِمِنًى، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ. ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ. فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَوِ الْمُزْدَلِفَةِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ. فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ. فَنَزَلَ بِهَا. حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ، أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ. فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي. فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: **((إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ**

کہ میں جانتا ہوں یقیناً انہوں نے نبی ﷺ ہی سے بیان کیا ہو گا کہ آپ نے (طواف کی ان) دو رکعتوں میں ﴿**قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ**﴾ اور ﴿**قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**﴾ (سورتیں) پڑھیں۔ آپ دوبارہ بیت اللہ کی طرف گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر آپ دروازے سے نکل کر کوہ صفا کی طرف چل دیئے۔ جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿**إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ**﴾ ”بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ ہم (سعی کا) آغاز اسی سے کرتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے نام لیا ہے۔ پھر آپ نے سعی کی ابتدا صفا سے کی۔ آپ اس (صفا) پر چڑھے حتی کہ بیت اللہ آپ کو دکھائی دینے لگا۔ آپ نے [اللہ اکبر، لا إله إلا الله اور الحمد لله] کے کلمات ادا فرمائے، پھر یہ دعا پڑھی: **((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ. وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))** ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا و یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یہ سارا ملک اسی کا ہے۔ تمام تعریفیں (بھی) اسی کے لیے ہیں۔ زندگی اور موت وہی دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور دشمن کے تمام لشکروں کو اس اکیلے نے ہزیمت سے دوچار کر دیا۔“ آپ نے تین مرتبہ اسی طرح کیا اور ان (تینوں) کے درمیان دعا مانگی۔ اس کے بعد آپ صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی طرف روانہ ہوئے حتی کہ جب آپ کے قدم مبارک وادی کے نشیب میں پہنچے تو آپ نے وادی کے درمیان میں دوڑنا شروع کیا۔ جب بلند جگہ پہنچے تو آپ عام رفتار سے چلے یہاں تک کہ آپ

أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هٰذِهِ. وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ. وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ؛ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ. وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ [رِبًا أَضَعُهُ] رِبَانَا. رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ. فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ. فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ. وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ. وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ. فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ. وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ. وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَمْ تَضِلُّوا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ. كِتَابَ اللّٰهِ. وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي. فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟)) قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ إِلَى السَّمَاءِ، وَيَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ. اللّٰهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ. فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ إِلَى الصَّخَرَاتِ. وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا. حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ. وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ خَلْفَهُ. فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ الْقَصْوَاءَ بِالزِّمَامِ. حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ. وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: ((أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةَ. السَّكِينَةَ)) كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتّٰى تَصْعَدَ. ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ

مروہ جا پہنچے۔ آپ نے مروہ پر بھی وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا حتی کہ جب مروہ پر آپ کا آخری چکر تھا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے جو خیال بعد میں آیا ہے، اگر وہ پہلے آیا ہوتا تو میں قربانی کے جانور ساتھ لے کر نہ آتا اور اپنے اس عمل کو عمرہ بنا لیتا، لہٰذا تم میں سے جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ لے کر نہیں آئے، وہ اسے عمرہ بنا لیں۔'' چنانچہ سب لوگوں نے سر کے بال کٹوا کر احرام کھول دیئے۔ سوائے نبی ﷺ اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے دو بار فرمایا: ''حج میں عمرہ اس طرح داخل ہو چکا ہے (یہ اجازت صرف اسی سال کے لیے) نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے (یمن سے قربانی کے) اونٹ لے کر آئے تو انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ احرام کھول کر رنگ دار کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہیں اور سرمہ بھی لگایا ہوا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اباجان نے اس کا حکم دیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ عراق میں (یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے کہ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شکایت لے کر اور ان کی بات کے بارے میں فتویٰ طلب کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے اس عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ سچ کہتی ہے، وہ سچ کہتی ہے۔ تم نے جب حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟'' انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا احرام تیرے رسول ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ تو قربانی

اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ. فَصَلَّى الْفَجْرَ، حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ. ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ. حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ. فَرَقِيَ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ. فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا. ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ. وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ، أَبْيَضَ، وَسِيْمًا. فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِيْنَ. فَطَفِقَ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ. فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. فَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ. حَتّٰى أَتٰى مُحَسِّرًا. حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى. حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا. مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. وَرَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ. فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهِ. وَأَعْطٰى عَلِيًّا. فَنَحَرَ مَا غَبَرَ. وَأَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ. ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ. فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ. فَطُبِخَتْ. فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا. ثُمَّ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ. فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ. فَأَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ. فَقَالَ: ((**انْزِعُوا. بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ**)) فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

[صحيح مسلم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)؛ سنن ابي داود: ١٩٠٥، ١٩٠٦]

کے جانور ہیں، لہٰذا تم بھی احرام نہ کھولو۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کے لیے جو جانور ساتھ لائے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کے لیے جو جانور لائے تھے، ان کی کل تعداد ایک سو اونٹ تھی۔ چنانچہ نبی ﷺ اور وہ صحابہ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے، ان کے سوا باقی تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بال بھی کٹوا لیے۔ بعد ازاں جب ترویہ کا دن (آٹھ ذوالحجہ) آیا تو سب لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی سواری پر سوار ہو کر (منیٰ میں پہنچے) آپ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کی۔ فجر کے بعد آپ وہاں کچھ دیر رکے حتیٰ کہ سورج نکل آیا اور آپ کے حکم سے (عرفات کے قریب) وادئ نمرہ میں آپ کے لیے بکری کے بالوں سے تیار کردہ ایک خیمہ نصب کیا گیا۔ آپ (نو ذوالحجہ کو) منیٰ سے روانہ ہوئے تو قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر الحرام (مزدلفہ) میں رک جائیں گے (اور عرفات میں نہیں جائیں گے) جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے، لیکن آپ آگے بڑھ گئے اور عرفہ میں جا پہنچے۔ وہاں وادئ نمرہ میں آپ نے نصب کردہ خیمہ پایا جہاں آپ نے آرام کیا حتیٰ کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ کے حکم سے آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان کس دیا گیا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں پہنچے اور لوگوں سے خطاب کیا، جس میں آپ نے فرمایا: ''تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس شہر میں اس مہینے اور دن کا احترام ہے خبردار! جاہلیت کی ہر (بات) چیز میرے پاؤں کے نیچے ہے۔ جاہلیت میں ہونے والے سب قتل کالعدم ہیں۔ (ان کا بدلہ نہیں لیا جائے گا) اور میں سب سے پہلے (اپنے خاندان کے) ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں جو قبیلہ بنوسعد میں پرورش پا

رہا تھا اور قبیلۂ ہذیل کے ہاتھوں اس کا قتل ہو گیا تھا۔ (اسی طرح) جاہلیت کے تمام سود کالعدم ہیں۔ (یعنی ان کالین دین نہیں کیا جائے گا) اس سلسلے میں سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے، یعنی عباس بن عبدالمطلب کے سود کالعدم قرار دیتا ہوں۔ لوگو! تم عورتوں (اپنی بیویوں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کی ذمے داری اور ضمانت دے کر حاصل کیا اور تم نے اللہ کے نام پر ان کی عصمت کو اپنے لیے حلال سمجھا ہے۔ تمہارا ان کے ذمے یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی بھی ایسے آدمی کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم پسند نہیں کرتے۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مناسب سزا دے سکتے ہو جو بہت زیادہ سخت نہ ہو۔ اور ان (بیویوں) کا تمہارے ذمّے حق ہے کہ تم انہیں (مناسب) کھانا پینا اور لباس مہیا کرو۔ میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو راہِ راست سے نہ بھٹکو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور تم سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟" تمام لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا دین مکمل طور پر ہم تک پہنچا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے جو امانت آپ کے سپرد کی تھی، آپ نے وہ پوری ادا کر دی اور ہماری مکمل خیر خواہی کی۔ آپ نے اپنی انگشتِ شہادت کو آسمان کی طرف بلند کر کے، پھر لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین بار فرمایا: "اے اللہ! گواہ رہ۔" اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی، آپ نے دونوں (نمازوں) کے درمیان کوئی (نفل یا سنت) نماز ادا نہ کی۔ اس کے بعد آپ سوار ہو کر وادئ عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ پر تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنی اونٹنی کا پیٹ چٹانوں کی طرف کیا (یعنی

جہاں پتھر پڑے ہیں وہاں جا کھڑے ہوئے) اور آپ نے حبل المشاۃ (ٹیلے) کو اپنے سامنے رکھا اور اپنا منہ قبلے کی طرف کیا اور آپ سورج غروب ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے۔ سورج غروب ہو گیا اور سرخی بھی کسی حد تک کم ہو گئی، جب سورج کی ٹکیہ اچھی طرح غائب ہو گئی تو آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے (سواری پر) سوار کر لیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کی مہار کو اس حد تک اپنی طرف کھینچا ہوا تھا کہ اس کا سر پالان کی اگلی لکڑی کو جا لگا تھا۔ آپ اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ”لوگو! آرام سے چلو، سکون واطمینان سے چلو۔“ دوران سفر میں جب آپ کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا چھوڑ دیتے تا کہ وہ (بلندی پر آسانی سے) چڑھ سکے۔ پھر آپ مزدلفہ میں جا پہنچے۔ آپ نے وہاں مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کیں۔ آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز ادا نہ کی۔ اس کے بعد آپ لیٹے رہے تا آنکہ صبح صادق طلوع ہو گئی۔ جب صبح صادق اچھی طرح ہو گئی تو آپ نے فجر کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا کی۔ پھر آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر مشعر الحرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑی) کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ اس کے اوپر چڑھ گئے۔ آپ نے وہاں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، اس کی بڑائی بیان کی اور لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے رہے۔ آپ وہیں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ روشنی خوب پھیل گئی۔ پھر آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی وہاں سے (منیٰ کی طرف) چل دیئے اور آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ ان کے بال بہت خوب صورت، اور ان کا رنگ بھی خوب گورا چٹا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو اونٹوں پر سوار کچھ خواتین تیزی سے آپ کے پاس سے

گزریں۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی طرف دیکھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے (ان کا چہرہ) دوسری طرف کر دیا۔ فضل رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ پھیر کر دوسری طرف سے عورتوں کو دیکھنے لگے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادئ محسر میں پہنچے تو آپ نے اپنی اونٹنی کو ذرا تیز چلایا، پھر درمیان والے راستے پر چلے جو جمرۂ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کی طرف لے جاتا ہے حتی کہ آپ اس جمرے کے پاس پہنچ گئے جو درخت کے پاس ہے۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ یہ کنکریاں محض اس قدر تھیں کہ انہیں دو انگلیوں سے پکڑا جا سکتا تھا۔ آپ نے وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہو کر کنکریاں ماری تھیں۔ اس کے بعد آپ (منیٰ میں) قربان گاہ پہنچے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے، باقی اونٹ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیے جو انہوں نے نحر کیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اپنی قربانی میں شریک کیا تھا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور نحر کردہ ہر اونٹ کے گوشت سے ایک ایک ٹکڑا (بوٹی) لے کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور علی رضی اللہ عنہ نے وہ گوشت تناول کیا اور شوربا نوش فرمایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوافِ افاضہ کے لیے بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ظہر کی نماز وہیں ادا کی۔ بنو عبدالمطلب لوگوں کو زم زم پلا رہے تھے۔ آپ ان کے پاس چلے گئے اور فرمایا: ''اے بنو عبدالمطلب! چاہ زم زم سے پانی نکالتے رہو، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ زم زم پلانے کے اس کام میں لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی نکالتا (اور لوگوں کو پلاتا)'' انہوں نے زم زم کا ایک ڈول آپ کو پیش کیا تو آپ نے اس سے پانی پیا۔

٣٠٧٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي

(٣٠٧٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کی ادائیگی کے لیے روانہ

يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لِلْحَجِّ عَلَى أَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ. فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا. وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ. وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ. فَمَنْ كَانَ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا، لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ. وَمَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرُمَ مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ. وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَلَّ مَا حَرُمَ عَنْهُ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا. [**حسن الاسناد**، مسند احمد:٦/ ١٤١؛ ابن خزيمة:٢٧٩٠۔]

ہوئے، ہمارے تین گروہ تھے۔ ایک گروہ نے حج اور عمرے کا احرام باندھا تھا۔ بعض لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور بعض حضرات نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ جن لوگوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا، ان پر (احرام کی وجہ سے جو پابندیاں عائد ہوئیں) مناسکِ حج مکمل کرنے تک حرام ہونے والی چیز حلال نہ ہوئی۔ اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، ان پر بھی احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئیں مناسک حج کی تکمیل تک ان میں سے کوئی چیز حلال نہ ہوئی۔ البتہ جن حضرات نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا، انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی (اور حجامت کرالی) تو ان کے لیے احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی تمام چیزیں احرام کھل جانے کی وجہ سے حلال ہوگئیں، تا آنکہ وہ (آٹھ ذوالحجہ کو) حج کا احرام باندھیں۔

٣٠٧٦۔حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَجَّ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ: حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ، وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً، وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِائَةَ بَدَنَةٍ. مِنْهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ، فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ. فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ. وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ.

قِيلَ لَهُ: مَنْ ذَكَرَهُ؟ قَالَ: جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ. وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [سنن الترمذي:٨١٥؛ ابن خزيمة: ٣٠٥٦۔ یہ روایت محمد ابن ابی لیلیٰ کے ضعف اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٠٧٦) سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کل تین حج کیے تھے۔ دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد مدینہ منورہ سے آ کر کیا۔ آخری حج میں آپ نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی شامل کر لیا تھا (یعنی حج قران کیا تھا) نبی ﷺ جو اونٹ لے کر آئے تھے اور جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ (آپ کے لیے یمن سے قربانی کے) اونٹ لائے تھے، وہ سب ایک سو اونٹ تھے۔ ان اونٹوں میں ایک اونٹ وہ تھا جو ابوجہل کی ملکیت تھا اور مسلمانوں کو غنیمت میں ملا تھا۔ اس کے ناک میں چاندی کی نکیل تھی۔ نبی ﷺ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور باقی اونٹ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی؟ تو انہوں نے کہا: جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے، اپنے باپ سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔ اسی طرح (ایک روایت) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حکم سے، انہوں نے مقسم

سے اور انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے۔

بَابُ الْمُحْصَرِ.

باب: اگر حاجی کو راستے میں رکاوٹ درپیش آجائے

٣٠٧٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: **((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى))**.

فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَا: صَدَقَ.

[**صحيح**، سنن ابي داود:١٨٦٢؛ سنن الترمذي:٩٤٠؛ المستدرك للحاكم:١/ ٤٧٠؛ مسند احمد:٣/ ٤٥٠۔]

(٣٠٧٧) حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''(حج کا احرام باندھ لینے کے بعد) کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا کوئی لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس پر (اس کے بدلے میں) ایک حج ہے۔''

حجاج رضی اللہ عنہ کے شاگرد عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیان کی تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں (حجاج رضی اللہ عنہ) نے صحیح بیان کیا ہے۔

٣٠٧٨۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ حَبْسِ الْمُحْرِمِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ كُسِرَ أَوْ مَرِضَ أَوْ عَرَجَ، فَقَدْ حَلَّ. وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ))**.

قَالَ عِكْرِمَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا: صَدَقَ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَوَجَدْتُهُ فِي جُزْءِ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ. فَأَتَيْتُ بِهِ مَعْمَرًا. فَقَرَأَ عَلَيَّ أَوْ قَرَأْتُ عَلَيْهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود:١٨٦٣؛ شرح مشكل الآثار:٦١٧۔]

(٣٠٧٨) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کسی آدمی کو (حج کا) احرام باندھ لینے کے بعد کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس پر اس کے بدلے میں اگلے سال کا حج ہے۔''

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیان کی تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں (حجاج رضی اللہ عنہ) نے درست کہا ہے۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اس روایت کو ہشام صاحب الدستوائی کی کتاب میں لکھا پایا تو میں اسے لے کر معمر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے اس کی میرے سامنے یا میں نے ان کے سامنے قراءت کی۔

بَابُ فِدْيَةِ الْمُحْصِرِ.

باب: جسے رکاوٹ درپیش آئے اس کے فدیے کا بیان

٣٠٧٩۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ. فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾(٢/ البقرة:١٩٦) قَالَ كَعْبٌ: فِيَّ أُنْزِلَتْ. كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي. فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي. فَقَالَ: ((مَا كُنْتُ أُرَى الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى. أَتَجِدُ شَاةً؟)) قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (٢/ البقرة:١٩٦)

قَالَ: فَالصَّوْمُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَالصَّدَقَةُ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ. وَالنُّسُكُ شَاةٌ. [صحيح بخاري:١٨١٦؛ صحيح مسلم: ١٢٠١ (٢٨٨٣)؛ سنن الترمذي:٢٩٧٣۔]

(٣٠٧٩) عبداللہ بن معقل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیٹھا اور میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ ''تو روزوں یا صدقے یا قربانی کے ذریعے سے فدیہ ہے۔'' کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا تو کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت میرے متعلق ہی نازل ہوئی تھی، میرے سر میں تکلیف تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور میرے سر میں جوئیں اس قدر تھیں کہ وہ میرے سر کے بالوں سے جھڑ کر میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا: ''میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تمہیں اس قدر تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوگا جتنی میں اب دیکھ رہا ہوں۔ کیا تم ایک بکری (بطورِ فدیہ دینے) کی استطاعت رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی نہیں، تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ ''روزوں، صدقے یا قربانی کی صورت میں اس کا فدیہ ادا کرے۔''

انہوں نے فرمایا: روزے تین دن کے ہیں، صدقہ چھ مسکینوں کو دینا چاہیے، ہر مسکین کو آدھا صاع اناج دیا جائے اور قربانی ایک بکری ہے۔

٣٠٨٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: [أَمَرَنِي] النَّبِيُّ ﷺ، حِيْنَ آذَانِي الْقَمْلُ، أَنْ أَحْلِقَ رَأْسِي، وَأَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ. وَقَدْ عَلِمَ أَنْ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَنْسُكُ. [**حسن**، المعجم الكبير للطبراني:١٩/ ١٥٨، ١٥٩۔]

(٣٠٨٠) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مجھے جوؤں نے ایذاء دی تو نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈوالوں اور (فدیے کے طور پر) تین روزے رکھوں یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤں اور رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ میں قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ.

٣٠٨١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ. [یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث:١٦٨٢۔]

باب: محرم کے لیے سینگی لگوانا جائز ہے

(٣٠٨١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں روزے سے تھے اور آپ نے اسی حالت میں سینگی لگوائی۔

٣٠٨٢ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الضَّيْفِ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، عَنْ رَهْصَةٍ أَخَذَتْهُ. [یہ روایت محمد بن ابی الضیف مستور کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٠٨٢) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں تھے، آپ کو درد ہو گیا تو آپ نے سینگی لگوائی۔

بَابُ مَا يَدَّهِنُ بِهِ الْمُحْرِمُ.

٣٠٨٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ رَأْسَهُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، غَيْرَ الْمُقَتَّتِ.

[**ضعيف الاسناد**، سنن الترمذي:٩٦٢؛ مسند احمد: ٢/ ٢٥، ٥٩؛ابن خزيمة:٢٦٥٢۔فرقد سبخی ضعیف راوی ہے۔]

باب: محرم کس قسم کا تیل لگا سکتا ہے؟

(٣٠٨٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ احرام کی حالت میں اپنے سر پر ایسا تیل لگا لیتے تھے جو خوشبودار نہ ہوتا۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ.

٣٠٨٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ. وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ. وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ. فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا))

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

باب: جو شخص احرام کی حالت میں وفات پا جائے تو؟

(٣٠٨٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حالتِ احرام میں ایک شخص کی سواری نے (اسے گرا کر) اس کی گردن توڑ دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اسے بیری کے پتوں ملے پانی سے غسل دو اور اسے اس کے احرام والے دو کپڑوں میں ہی کفن دے دو، اس کا چہرہ اور سر مت ڈھانپنا، کیونکہ اسے قیامت کے دن تلبیہ پکارتے اٹھایا جائے گا۔“

ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں: اس کی سواری نے (اسے

عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ . إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَعْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ . وَقَالَ: ((**لَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا**)).

[صحيح بخاري: ١٢٦٨، ١٨٤٩؛ صحيح مسلم: ١٢٠٦ (٢٨٩٦، ٢٨٩٩)]

گرا کر) اس کی گردن موڑ دی تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے خوشبو کے قریب بھی نہ لے جانا، کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ پکارتا اٹھے گا۔''

بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ.

باب: محرم کا شکار کرنے کی صورت میں کفارے کا بیان

٣٠٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الضَّبُعِ، يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ، كَبْشًا. وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ. [**صحيح**، سنن ابي داود:٣٨٠١؛ سنن الترمذي:٨٥١؛ ابن خزيمة:٢٦٤٥؛ المستدرك للحاكم:١/ ٤٥٢۔]

(٣٠٨٥) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر محرم شخص لگڑ بھگڑ (جانور) مار دے تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر ایک مینڈھے کی قربانی لازم قرار دی ہے اور اسے شکار کیے جانے والے جانور میں شمار کیا۔''

٣٠٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ، فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ((**ثَمَنُهُ**)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٢/ ٢٥٠، ابوالمہزم یزید متروک راوی ہے۔]

(٣٠٨٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر محرم آدمی شتر مرغ کا انڈا توڑ ڈالے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کی قیمت ادا کرے۔''

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ.

باب: محرم کے لیے کون سے جانور مارنے کی اجازت ہے؟

٣٠٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ

(٣٠٨٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور فاسق (نقصان دہ) ہیں، انہیں حدودِ حرم کے اندر اور حدودِ حرم سے باہر مارا جا سکتا ہے:

قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ)). [صحيح مسلم:١١٩٨ (٢٨٦٢)-]

سانپ، چتکبرا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔"

٣٠٨٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ أَوْ قَالَ: فِي قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ: الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّاةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)). [صحيح مسلم: ١١٩٩ (٢٨٧٤)]

(٣٠٨٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچ جانور ایسے ہیں کہ انہیں مارنے پر گناہ نہیں، اگرچہ وہ احرام کی حالت میں ہو: بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔"

٣٠٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَالسَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ الْفُوَيْسِقَةَ)).

(٣٠٨٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سانپ، بچھو، خون خوار درندہ، کاٹنے والا کتا اور فاسق چوہیا۔"

فَقِيلَ لَهُ: لِمَ قِيلَ لَهَا الْفُوَيْسِقَةُ؟ قَالَ: لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَهَا، وَقَدْ أَخَذَتِ الْفَتِيلَةَ لِتُحْرِقَ بِهَا الْبَيْتَ. [ضعيف، سنن ابي داود:١٨٤٨؛ سنن الترمذي:٨٣٨؛ مسند احمد:٣/٣، ٣٢، یزید بن ابی زیاد ضعیف راوی ہے۔]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اسے فاسق کیوں کہا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ (رات کو) بیدار ہوئے تو اس نے (چراغ کی جلتی ہوئی) بتی منہ میں پکڑی ہوئی تھی اور قریب تھا کہ وہ گھر کو آگ لگا دے۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ.

باب: محرم کے لیے کن جانوروں کا شکار کرنا منع ہے؟

٣٠٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا صَعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: مَرَّبِي

(٣٠٩٠) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ابواء یا ودّان کے مقام پر تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے قریب سے گزرے، میں نے گورخر کا گوشت آپ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا۔ آپ نے (اسے قبول نہ کیا اور) مجھے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر افسردگی کے آثار دیکھے تو فرمایا:

رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ. فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ. فَرَدَّهُ عَلَيَّ. فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِي الْكَرَاهِيَةَ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ. وَلَكِنَّا حُرُمٌ)). [صحيح بخاري:١٨٢٥؛ صحيح مسلم:١١٩٣ (٢٧٤٥)؛ سنن الترمذي:٨٤٩۔]

''ہم آپ کا یہ تحفہ واپس نہ کرتے، لیکن ہم حالتِ احرام میں ہیں۔''

٣٠٩١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ صَيْدٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ. [**صحيح**، عبدالله بن احمد في زوائد المسند :١/ ١٠٥؛ مسند ابي يعلى:٤٣٣، یہ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث سابق:٣٠٩٠۔]

(٣٠٩١) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ احرام کی حالت میں تھے کہ آپ کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے وہ نہ کھایا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يُصَدْ لَهُ.

باب: اگر محرم کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو تو وہ اسے کھا سکتا ہے

٣٠٩٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ حِمَارَ وَحْشٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُفَرِّقَهُ فِي الرِّفَاقِ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

[یہ روایت ابن عیینہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٠٩٢) طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں گورخر کا گوشت عنایت کرتے ہوئے فرمایا: ''اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں اور وہ سب احرام کی حالت میں تھے۔''

٣٠٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ. فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ. فَرَأَيْتُ حِمَارًا. فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ. فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ، وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ. فَأَمَرَ

(٣٠٩٣) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ واقعۂ حدیبیہ کے دنوں میں، میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا۔ آپ کے ساتھیوں نے احرام باندھے ہوئے تھے، جبکہ میں احرام کی حالت میں نہ تھا۔ مجھے ایک (جنگلی) گدھا نظر آیا۔ میں نے اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا۔ میں نے ساری صورت حال رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی اور یہ بھی عرض کیا: میں احرام کی حالت میں نہیں ہوں اور یہ میں نے آپ کی خدمت میں

النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوهُ. وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ، حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ. [صحيح بخاري:١٨٢١؛ صحيح مسلم:١٩٦ (٢٨٥٤)]

پیش کرنے کے لیے شکار کیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: وہ اسے کھائیں مگر آپ نے نہ کھایا کیونکہ میں نے آپ کو بتادیا تھا کہ اسے میں نے آپ کے لیے شکار کیا ہے۔

بَابُ تَقْلِيدِ الْبُدْنِ.

باب: قربانی کے اونٹوں کو قلادے پہنانے کا بیان

٣٠٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ. فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ. ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ. [صحيح بخاري:١٦٩٨؛ صحيح مسلم:١٣٢١ (٣١٩٤)؛سنن ابي داود:١٧٥٨۔]

(٣٠٩٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ جانے والے لوگوں کے ہاتھ) مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھیجا کرتے تھے اور میں ان اونٹوں کے قلادے بٹ کر تیار کیا کرتی تھی۔ مکہ مکرمہ میں قربان کیے جانے والے اونٹوں کو بھیجنے کے بعد آپ کسی بھی ایسے کام سے احتراز نہیں کرتے تھے جس سے احرام والا آدمی احتراز کیا کرتا ہے۔

٣٠٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ. فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ. ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ. ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ. [صحيح بخاري:١٧٠٢؛ صحيح مسلم:١٣٢١ (٣٢٠٢)]

(٣٠٩٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی قربانیوں کے لیے قلادے بٹتی تھی، پھر آپ اپنی قربانی (کے جانور) کو قلادہ پہناتے اور انہیں (مکہ مکرمہ) بھجوا دیتے۔ آپ مدینہ منورہ میں مقیم رہتے اور کسی ایسے کام سے پرہیز نہ کرتے جس سے احرام والا آدمی پرہیز کرتا ہے۔

بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ.

باب: بکریوں کے گلے میں قلادے ڈالنے کا بیان

٣٠٩٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مَرَّةً، غَنَمًا إِلَى الْبَيْتِ. فَقَلَّدَهَا. [صحيح بخاري:١٧٠١؛ صحيح مسلم:١٣٢١ (٣٢٠٣)؛ سنن ابي داود:١٧٥٥۔]

(٣٠٩٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہدی کے طور پر بکریاں بیت اللہ کی طرف بھجوائیں تو انہیں بھی قلادے ڈالے۔

بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ.

باب: اونٹوں کی کوہان کو چیر کر ہدی کا نشان لگانے کا بیان

٣٠٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي السَّنَامِ الْأَيْمَنِ، وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ.

وَقَالَ عَلِيٌّ، فِي حَدِيثِهِ: بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَقَلَّدَ نَعْلَيْنِ.

[صحيح مسلم:١٢٤٣(٣٠١٦) ؛سنن ابي داود: ١٧٥٢، ١٧٥٣؛ سنن الترمذي:٩٠٦-]

(٣٠٩٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اونٹوں کی کوہان کی دائیں جانب چیرا دیا اور خون ان کے جسموں پر مل دیا۔

امام ابن ماجہ کے استاذ علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اونٹوں کی کوہانوں پر یہ نشان ذوالحلیفہ کے مقام پر لگائے اور ان کے گلوں میں دو جوتیاں ڈالیں۔

٣٠٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ وَأَشْعَرَ وَأَرْسَلَ بِهَا. وَلَمْ يَجْتَنِبْ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ. [صحيح بخاري: ١٦٩٦؛ صحيح مسلم: ١٣٢١ (٣١٩٨)؛ سنن ابي داود: ١٧٥٧-]

(٣٠٩٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہدی کے جانوروں کو قلادے ڈالے، ان کا اِشعار کیا اور انہیں حرم کی طرف بھجوا دیا۔ (پھر) آپ نے کسی ایسے کام سے اجتناب نہ کیا جن سے احرام باندھنے والا احتراز کرتا ہے۔

بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبَدَنَةَ.

باب: قربانی کے اونٹوں پر جھول ڈالنے کا بیان

٣٠٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ. وَأَنْ أَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا. وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا. وَقَالَ: ((نَحْنُ نُعْطِيهِ)) . [صحيح بخاري:١٧١٧؛ صحيح مسلم: ١٣١٧ (٣١٨٠) ؛سنن ابي داود:١٧٦٩-]

(٣٠٩٩) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے (قربانی کے لیے مختص کردہ) اونٹوں کے انتظامات کروں اور ان کی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دوں اور قصاب کو ان میں سے کوئی چیز (بطور اجرت) نہ دوں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم قصاب کو (اپنے پاس سے اجرت) دیتے ہیں۔

بَابُ الْهَدْيِ مِنَ الْإِنَاثِ وَالذُّكُورِ.

باب: قربانی کے لیے نر اور مادہ (دونوں

طرح کے جانور) درست ہیں

٣١٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى، فِيْ بُدْنِهِ جَمَلًا لِأَبِيْ جَهْلٍ، بُرَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ. [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھیے سنن ابي داود: ١٧٤٩ وغيره۔]

(٣١٠٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اونٹوں میں ہدی کے طور پر ابوجہل کا ایک اونٹ بھی شامل کیا، جس (کی نکیل) کا چھلا چاندی کا تھا۔

٣١٠١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ بُدْنِهِ جَمَلٌ. [**صحيح بما قبله**، دیکھیے حدیث سابق: ٣١٠٠۔]

(٣١٠١) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ہدی کے جانوروں میں ایک اونٹ بھی تھا۔

بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُوْنِ الْمِيْقَاتِ.

باب: ہدی کا جانور میقات سے قریبی مقام سے لے کر جانے کا بیان

٣١٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ. [**ضعيف الاسناد**، سنن الترمذي: ٩٠٧۔ یحییٰ بن یمان ضعیف ہے۔]

(٣١٠٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہدی قُدَید کے مقام سے خریدی تھی۔

بَابُ رُكُوْبِ الْبُدْنِ.

باب: ہدی کے جانوروں پر سواری کرنے کا بیان

٣١٠٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً. فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا وَيْحَكَ)). [صحيح بخاري: ١٦٨٩؛ صحيح مسلم: ١٣٢٢ (٣٢٠٨)؛ سنن ابي داود: ١٧٦٠۔]

(٣١٠٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے جانور ہانکے لیے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! اس پر سوار ہو جا۔''

٣١٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِبَدَنَةٍ. فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)) قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا)).
قَالَ: فَرَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي عُنُقِهَا نَعْلٌ.
[صحيح بخاري:١٦٩٠؛ سنن الترمذي:٩١١۔]

(٣١٠٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے ہدی کا جانور لے کر گزرا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے کہا: یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔''
انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں نے اسے اس پر سوار ہو کر نبی ﷺ کی معیت میں (جاتے) دیکھا اور اس (ہدی کے جانور) کے گلے میں جوتی بھی موجود تھی۔

بَاب: فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ.

باب: اگر ہدی کے جانور کو راستے میں (کسی قسم کا) نقصان پہنچ جائے

٣١٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُؤَيْبًا الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ. ثُمَّ يَقُولُ: **((إِذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا. ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا. ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهَا. وَلَا تَطْعَمْ مِنْهَا، أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ))**. [صحيح مسلم:١٣٢٦ (٣٢١٨)؛ابن خزيمة:٢٥٧٨۔]

(٣١٠٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ذؤیب خزاعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ (حرم کی طرف) بھیجا کرتے اور فرماتے تھے: ''اگر ان میں سے کوئی جانور (کسی وجہ سے چلنے سے) عاجز آ جائے اور تمہیں اس کے مر جانے کا اندیشہ ہو تو اسے نحر کر دے، پھر اس کے (گلے والے) جوتے کو اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مار دے۔ تم اور تمہارے رفقاء میں سے کوئی آدمی اس کا گوشت نہ کھائے۔''

٣١٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ صَاحِبَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: **((انْحَرْهُ. وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ. ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهُ، وَخَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَلْيَأْكُلُوهُ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٧٦٢؛ سنن الترمذي:٩١٠؛ مسند احمد:٤/ ٣٣٤؛ مسند الحميدى:

(٣١٠٦) ناجیہ بن کعب خزاعی رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کے اونٹوں کے نگران تھے۔ ان کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہدی کے جانوروں میں سے جو (کسی وجہ سے چلنے سے) عاجز آ جائے تو (اس کا) میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اسے نحر کرو اور اس کی جوتی اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مارو۔ پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو، تا کہ وہ کھا لیں۔''

٨٨٠؛ ابن خزيمة: ٢٥٧٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٧-]

بَابُ أَجْرِ بُيُوتِ مَكَّةَ.

باب: مکہ مکرمہ کے مکانات کرائے پر دینے کا بیان

٣١٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا تُدْعَى رِبَاعُ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَائِبَ. مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ. وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ. [**ضعيف**، معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٤٨ م ٤٩، ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣١٠٧) علقمہ بن نضلہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو (ان سب کے ادوار میں) مکہ مکرمہ کے مکانات وقف کہلاتے تھے۔ جسے ضرورت ہوتی، وہ ان میں رہتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی تو وہ کسی دوسرے کو رہائش کے لیے دے دیتا۔ (یعنی وہ اسے نہ تو فروخت کرتا اور نہ کرائے پر دیتا تھا۔)

بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ.

باب: مکہ مکرمہ کی فضیلت کا بیان

٣١٠٨- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ قَالَ لَهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ: ((**وَاللَّهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ. وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ، مَا خَرَجْتُ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٩٢٥؛ سنن الدارمي: ٢٥١٣؛ مسند احمد: ٤/ ٣٠٥؛ مسند الحميدي: ٤٩١؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٧-]

(٣١٠٨) عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ حزورہ کے مقام پر اپنی اونٹنی پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے: ''اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے بہترین ہے اور تو مجھے ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے تیرے ہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں (ازخود) کبھی نہ جاتا۔''

٣١٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَامَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: ((**يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ**

(٣١٠٩) صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اس نے اسی دن مکہ مکرمہ کو حرم (قابلِ احترام) قرار دے دیا تھا۔ وہ قیامت تک محترم رہے گا۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے،

حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ. فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يَأْخُذُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ)).

اور نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے اور وہاں گری پڑی چیز صرف وہ شخص اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔''

فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِلْبُيُوْتِ وَالْقُبُوْرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)). [**حسن**، التاريخ الكبير للبخاري:١/ ٤٥١؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ١٨٥؛ من طريق آخر-]

عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اِذخر (گھاس) کو مستثنیٰ کر دیں، کیونکہ یہ گھروں اور قبروں میں استعمال ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوائے اذخر کے۔''

٣١١٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ [الْمَخْزُوْمِيِّ] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا. فَإِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ، هَلَكُوْا**)). [**ضعيف**، مسند احمد:٤/ ٣٤٧ یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔]

(٣١١٠) عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ امت اس وقت تک خیر اور بھلائی کے طریقے پر رہے گی جب تک وہ (حرمین کی) حرمت وعظمت کا کما حقہ خیال رکھے گی۔ جب یہ لوگ اسے (حرمین کی حرمت کو) پامال کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔''

بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ.

باب: مدینہ منورہ کی فضیلت کا بیان

٣١١١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا**)). [صحيح بخاري:١٨٧٦؛ صحيح مسلم:١٤٧ (٣٧٤)]

(٣١١١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے قریب) ایمان مدینہ منورہ کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل کی طرف آتا ہے۔''

٣١١٢- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَفْعَلْ. فَإِنِّيْ أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا**)). [**صحيح**، سنن الترمذي:٣٩١٧؛ مسند احمد:

(٣١١٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے لیے ممکن ہو کہ اسے مدینہ منورہ میں موت آئے تو اسے اس کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ جو آدمی یہاں (مدینے میں) فوت ہوگا، میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

٢/ ٧٤، ١٠٤؛ شرح السنة للبغوی: ٢٠٢٠؛ ابن حبان: ٣٧٤١۔]

٣١١٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ [عَبْدِ الرَّحْمَنِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ. وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ. اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا**)).

قَالَ أَبُو مَرْوَانَ: لَابَتَيْهَا، حَرَّتَي الْمَدِينَةِ. [**صحيح**]

(٣١١٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل اور نبی ہیں تو نے ان کی زبان پر مکہ کو حرم قرار دیا۔ یا اللہ! میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں، میں اس (مدینے) کے (دونوں اطراف کے) سیاہ سنگلاخوں کی درمیانی زمین کو حرم قرار دیتا ہوں۔''

ابو مروان نے کہا: سیاہ پتھروں والے قطعوں سے مراد مدینہ کے دونوں حرے ہیں۔

٣١١٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ**)). [**حسن صحيح**، مسند ابي يعلى: ٥٩٩١، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ١٣٨٧۔]

(٣١١٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔''

٣١١٥۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِكْنَفٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ وَهُوَ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ. وَعَيْرٌ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ النَّارِ**)).

[**ضعيف جدا**، الكامل لابن عدى: ٤/ ١٥٣٩؛ التاريخ الكبير للبخاري: ٥/ ١٩٣، عبداللہ بن مکنف ضعیف اور محمد بن اسحاق مدلس ہیں۔]

(٣١١٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبل احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ پہاڑ جنت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر ہے اور عیر (پہاڑ) جہنم کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر ہے۔''

بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ.

باب: کعبہ کے مال کا بیان

٣١١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: بَعَثَ رَجُلٌ مَعِي بِدَرَاهِمَ، هَدِيَّةً إِلَى

(٣١١٦) شقیق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے میرے ہاتھ کچھ درہم بیت اللہ کو ہدیے کے طور پر بھیجے۔ میں کعبہ میں داخل ہوا تو شیبہ رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے وہ (درہم)

الْبَيْتِ . قَالَ: فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ وَشَيْبَةُ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ. فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهَا. فَقَالَ [لَهُ]: أَلَكَ هَذِهِ؟ قُلْتُ: لَا. وَلَوْ كَانَتْ لِي، لَمْ آتِكَ بِهَا. قَالَ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، لَقَدْ جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ الَّذِي جَلَسْتَ فِيهِ. فَقَالَ: لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ. قُلْتُ: مَا أَنْتَ فَاعِلٌ. قَالَ: لَأَفْعَلَنَّ. قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ. وَأَبُو بَكْرٍ. وَهُمَا أَحْوَجُ مِنْكَ إِلَى الْمَالِ. فَلَمْ يُحَرِّكَاهُ. فَقَامَ كَمَا هُوَ، فَخَرَجَ.

[سنن ابي داود:٢٠٣١؛ مسند احمد:٣/ ٤١٠، یہ روایت محاربی کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

انہیں دے دیئے۔ انہوں نے فرمایا: کیا یہ تمہارے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، اگر یہ میرے ہوتے تو میں آپ کے پاس نہ لاتا۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: تم نے یہ بات کہہ دی ہے (تو تمہاری اس بات سے مجھے بھی ایک بات یاد آئی ہے کہ) ایک دفعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسی جگہ بیٹھے تھے جہاں تم بیٹھے ہو، تو انہوں نے فرمایا: میں جب تک کعبے کا مال مسلمان فقراء میں تقسیم نہ کرلوں یہاں سے باہر نہیں جاؤں گا۔ میں نے ان سے کہا: آپ یہ کام نہیں کر سکتے۔ انہوں نے فرمایا: میں یہ کام ضرور کروں گا، لیکن تم نے یہ بات کیوں کہہ دی؟ میں نے عرض کیا: نبی ﷺ نے اور (ان کے بعد) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اس جگہ دیکھا اور انہیں اس مال کی آپ کی نسبت زیادہ ضرورت تھی، ان دونوں نے اسے ہلایا نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کھڑے ہوئے اور باہر چلے گئے۔

بَابُ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ.

باب: مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنے کی فضیلت

٣١١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَ وَقَامَ مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ لَهُ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فِيمَا سِوَاهَا. وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ. وَكُلِّ لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ. وَكُلِّ يَوْمٍ حُمْلَانَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَفِي كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةً. وَفِي كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةً)). [موضوع، اخبار اصبهان لابي نعيم:٢/ ١٩٦؛ العلل لابن ابي حاتم:٧٣٥، عبدالرحیم بن زید العمی متروک ہے۔]

(٣١١٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کو مکہ مکرمہ میں ماہِ رمضان آجائے اور وہ حسب توفیق روزے رکھے اور (نفلی) قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوسری کسی جگہ رمضان کے ایک لاکھ مہینے گزارنے کے برابر ثواب دے گا اور اسے ہر دن کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر رات کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دے گا، اور ہر دن اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقہ کرنے کا ثواب دے گا، اور اس کے لیے ہر دن کے عوض ایک نیکی اور ہر رات کے عوض ایک نیکی لکھے گا۔“

بَابُ الطَّوَافِ فِي مَطَرٍ.

باب: بارش میں طواف کرنے کا بیان

۳۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: طُفْنَا مَعَ أَبِي عِقَالٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا طَوَافَنَا. أَتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ. فَقَالَ: طُفْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوَافَ، أَتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ لَنَا أَنَسٌ: ائْتَنِفُوا الْعَمَلَ . فَقَدْ غُفِرَ لَكُمْ . هَكَذَا قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَطُفْنَا مَعَهُ فِي مَطَرٍ. [**ضعيف الاسناد جدا،** الكامل لابن عدى:۳/ ۹۶۰؛ شعب الايمان للبيهقي: ٤٠٤٣؛ المجروحين لابن حبان:۱/ ۲۸۹، ۲۹۰، ابوعقال ہلال بن زید متروک ہے۔]

(۳۱۱۸) داود بن عجلان کا بیان ہے کہ ہم نے ابوعقال کی معیت میں بارش میں طواف کیا۔ طواف مکمل کرنے کے بعد ہم مقام ابراہیم کے پیچھے آ گئے تو ابوعقال نے بیان کیا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی معیت میں بارش میں طواف کیا تھا۔ ہم طواف مکمل کرنے کے بعد جب مقام ابراہیم کے پاس آئے تو ہم نے (طواف کی) دو رکعتیں ادا کیں، پھر انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: ''اب تمہاری بخشش ہوگئی ہے، اب نئے سرے سے اعمال کا حساب سمجھو۔ ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بارش میں طواف کیا تھا، آپ نے ہمیں اسی طرح فرمایا تھا۔

بَابُ الْحَجِّ مَاشِيًا.

باب: پیدل حج کرنے کا بیان

۳۱۱۹۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْأُبُلِّيُّ]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مُشَاةً. مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ . وَقَالَ: ((ارْبُطُوا أَوْسَاطَكُمْ بِأُزُرِكُمْ)) وَمَشَى خِلْطَ الْهَرْوَلَةِ. [**ضعيف،** ابن خزيمة:۲۵۳۵؛ المستدرك للحاكم:۱/ ٤٤٢، حمران بن اعين ضعيف راوی ہے۔]

(۳۱۱۹) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک پیدل جا کر حج کیا تھا اور آپ نے فرمایا: ''تم اپنی چادریں (تہ بند) اپنی کمروں کے ساتھ مضبوطی سے باندھ لو۔'' اور آپ اس قدر تیزی سے چلے کہ اس میں دوڑ بھی شامل تھی۔

بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کا بیان

٣١٢٠۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ. وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ. وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ، وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

[صحيح بخاري: ٥٥٥٨؛ صحيح مسلم: ١٩٦٦ (٥٠٨٨)؛ سنن النسائي: ٤٤٢١۔]

(۳۱۲۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو چتکبرے، سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے (اور ذبح کرتے وقت) بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان (جانوروں) کے پہلو پر اپنا پاؤں رکھے، انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے دیکھا۔

٣١٢١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يَوْمَ عِيدٍ، بِكَبْشَيْنِ، فَقَالَ: حِينَ وَجَّهَهُمَا: ((إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ)). [سنن ابي داود: ٢٧٩٥؛ مسند احمد: ٣/ ٣٧٥؛ ابن خزيمة: ٢٨٩٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٧، یہ حدیث

(۳۱۲۱) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ جس وقت انہیں قبلہ رخ لٹایا تو آپ نے یہ دعا پڑھی: ((إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ)) ''میں نے یک سو ہو کر اپنا چہرہ اس اللہ تعالیٰ کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اس

حسن ہے، کیونکہ ابوعیاش زرقی حسن الحدیث راوی ہیں اور محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔]

کی طرف سے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس کا سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ یا اللہ! (قربانی) تیری طرف سے ہی ملی ہے، اور تیرے ہی لیے (میں قربان کر رہا ہوں) یہ محمد ﷺ کی طرف سے اور ان کی امت کی طرف سے ہے۔''

٣١٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ، فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ، لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ. وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. [مسند احمد: ٦/ ٢٢٥، ٣٩١٥......٣٩٢٠؛ المصنف لعبدالرزاق: ٨١٣٠؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٢٧، ٢٢٨، یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣١٢٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو آپ دو عدد بڑے بڑے موٹے تازے سینگ دار چتکبرے خصی مینڈھے خریدتے تھے۔ آپ ان میں سے ایک مینڈھا اپنی امت کے ان افراد کی طرف سے ذبح کرتے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کی اور آپ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے (اللہ تعالیٰ کا دین مکمل طور پر امت تک) پہنچا دیا اور آپ دوسرا مینڈھا اپنی طرف سے اور آلِ محمد ﷺ کی طرف سے ذبح کرتے۔

بَابُ الْأُضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا.

باب: قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟

٣١٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ، وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا**)).

[**حسن**، مسند احمد: ٢/ ٣٢١؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٢؛ السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٦٠۔]

(٣١٢٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی صاحب استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔''

٣١٢٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّحَايَا. أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهِ، وَجَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ.

(٣١٢٤) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے بارے میں پوچھا: کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی اور آپ کے بعد بھی مسلمان قربانی کرتے رہے اور یہی طریقہ چلا آ رہا ہے۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً. [**ضعيف**، المعجم الاوسط للطبراني: ٦٢٦٤؛ سنن الترمذي: ١٥٠٦، اسماعیل بن عیاش کی غیر شامی سے روایت ضعیف ہوتی ہے اور دوسری سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف بھی ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاذ ہشام بن عمار کی سند سے جبلہ بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت کی ہے، انہوں نے بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا تو انہوں نے ان سے اسی طرح فرمایا۔

٣١٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ. قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: ((**يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ، فِي كُلِّ عَامٍ، أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً**)). أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةَ. [سنن ابي داود: ٢٧٨٨؛ سنن الترمذي: ١٥١٨؛ سنن النسائي: ٤٢٢٩، یہ روایت ابورملہ (مجہول الحال) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣١٢٥) مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عرفہ میں نبی ﷺ کی معیت میں آپ کے قریب ہی وقوف کیے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''لوگو! ہر گھر والوں کے ذمے ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے۔'' کیا تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔

بَابُ ثَوَابِ الْأُضْحِيَّةِ.

باب: قربانی کے ثواب کا بیان

٣١٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدِّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، [عَنْ أَبِيهِ]، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةِ دَمٍ. وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَظْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا. وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ. قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ. فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا**)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٤٩٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٢٠؛ ابوالمثنی سلیمان بن یزید ضعیف راوی ہے۔]

(٣١٢٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آدمی یوم النحر کو ایسا کوئی عمل نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کو خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ محبوب ہو۔ قیامت کے دن وہ (جانور) اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گا (ذبح کے وقت اس کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ عزوجل کے ہاں درجۂ قبولیت پالیتا ہے، لہٰذا خوشی سے قربانی کیا کرو۔''

٣١٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا

(٣١٢٧) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ان قربانیوں کی حقیقت کیا

عَائِذُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: ((سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ)) قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيهَا؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ)) قَالُوْا: فَالصُّوفُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ)). [**ضعيف جدا**، السنن الكبرىٰ للبيهقي:٩/ ٢٦١؛ مسند احمد:٤/ ٣٦٨۔ ابوداود نفیع بن حارث اور اس کا شاگرد عائذ اللہ دونوں ضعیف ہیں۔]

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: قربانی کرنے سے ہمیں کتنا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اور اون کے متعلق فرمایئے؟ آپ نے فرمایا: ''اون کے بھی ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔''

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ.

باب: کون سے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

٣١٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيْلٍ، يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ. [سنن ابي داود:٢٧٩٦؛ سنن الترمذي:١٤٩٦؛ سنن النسائي:٤٣٩٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٢٨؛ ابن حبان:٥٩٠٢، یہ روایت حفص بن غیاث کی تدلیس اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣١٢٨) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ دار ایسے نر مینڈھے کی قربانی کی جس کا منہ اور پاؤں کالے تھے اور آنکھوں کے گرد بھی سیاہی تھی۔

٣١٢٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي سَعِيْدٍ [الزُّرَقِيِّ]، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى شِرَاءِ الضَّحَايَا.

(٣١٢٩) یونس بن میسرہ بن حلبس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قربانی کے جانور خریدنے گیا۔

قَالَ يُوْنُسُ: فَأَشَارَ أَبُوْ سَعِيْدٍ إِلَى كَبْشٍ أَدْغَمَ، لَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ وَلَا الْمُتَّضِعِ فِي جِسْمِهِ. فَقَالَ لِي: اشْتَرِ لِي هٰذَا. كَأَنَّهُ شَبَّهَهُ بِكَبْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [**صحيح**، الآحاد والمثاني:٤/ ٢٢٤، ح:٢٢٠٩؛ المعجم الكبير للطبراني:٢٢/ ٣٠٥، ٣٠٦؛ مسند الشاميين: ٣١٢۔]

یونس نے کہا: ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا جس کے کانوں اور گردن پر سیاہی تھی اور وہ نہ تو زیادہ اونچا تھا اور نہ بالکل چھوٹا۔ انہوں نے فرمایا: میرے لیے یہ مینڈھا خرید لو۔ گویا انہوں نے اسے اسی مینڈھے کے مشابہ سمجھا جسے رسول اللہ ﷺ نے قربان کیا تھا۔

٣١٣٠ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَائِذٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ ابْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ. وَخَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي:١٥١٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي:٩/ ٢٧٣؛ الكامل لابن عدى:٥ / ٢٠١٧، ابوعائذ عفیر ضعیف راوی ہے۔]

(۳۱۳۰) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین کفن وہ ہے جو ایک جیسی دو چادروں پر مشتمل (جوڑا) ہو اور بہترین قربانی سینگ دار مینڈھے کی ہے۔''

بَاب: عَنْ كَمْ تُجْزِئُ الْبُدْنَةُ وَالْبَقَرَةُ.

باب: اونٹ اور گائے (کی قربانی) کتنے آدمیوں کو کفایت کرسکتی ہے؟

٣١٣١ـ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَحَضَرَ الْأَضْحَى. فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُورِ عَنْ عَشَرَةٍ، وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ. [**صحيح**، سنن الترمذي:٩٠٥، ١٥٠١؛ سنن النسائي: ٤٣٩٧؛ ابن خزيمة:٢٩٠٨؛ ابن حبان:٤٠٠٧۔]

(۳۱۳۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آ گئی، تو ہم ایک اونٹ میں دس دس اور ایک گائے میں سات سات آدمی شریک ہوگئے۔

٣١٣٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَةِ، مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، الْبَدَنَةَ، عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ، عَنْ سَبْعَةٍ. [صحيح مسلم:١٣١٨ (٣١٨٥)؛ سنن ابي داود:٢٨٠٩؛ سنن الترمذي: ٩٠٤، ١٥٠٢۔]

(۳۱۳۲) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کی معیت میں حدیبیہ کے مقام پر ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے نحر (ذبح) کی۔

٣١٣٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ. [سنن ابي داود: ١٧٥١؛ السنن

(۳۱۳۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ان ازواج کی طرف سے جنہوں نے عمرہ کیا تھا، (قربانی کی) ایک گائے ذبح کی تھی۔

الکبری للنسائي:٤١٢٨؛ ابن خزيمة: ٢٩٠٣؛ ابن حبان:٤٠٠٨؛ المستدرك للحاكم:١/ ٤٦٧، یہ روایت یحییٰ بن ابی کثیر کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٣١٣٤ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ، عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الأَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَلَّتِ الإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَ.

[یہ حدیث حسن ہے۔]

(۳۱۳۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ اونٹوں کی قلت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

٣١٣٥ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ، أَبُوْ طَاهِرٍ: [أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ]: أَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ [عَمْرَةَ]، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ، عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَقَرَةً وَاحِدَةً. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٧٥٠؛ السنن الكبرى للنسائي:٤١٢٩۔]

(۳۱۳۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر آل محمد ﷺ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی تھی۔

بَابٌ: كَمْ تُجْزِيُ مِنَ الْغَنَمِ، عَنِ الْبُدْنَةِ.

باب: ایک اونٹ کتنی بکریوں کے برابر ہوتا ہے؟

٣١٣٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً. وَأَنَا مُوْسِرٌ بِهَا. وَلَا أَجِدُهَا فَأَشْتَرِيَهَا. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ سَبْعَ شِيَاهٍ فَيَذْبَحَهُنَّ. [**ضعيف**، مسند احمد:١/ ٣١٢؛ مسند ابي يعلیٰ:٢٦١٣؛ المراسيل لابي داود:١٥٤؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي:٥/ ١٦٩۔ ابن جریج اور عطاء خراسانی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۳۱۳۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے ذمے ایک اونٹ کی نذر ہے، اور میں اسے خریدنے کی طاقت بھی رکھتا ہوں، لیکن مجھے اونٹ ملتا نہیں کہ خرید لوں۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ سات بکریاں خرید کر ذبح کر دے۔

٣١٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

(۳۱۳۷) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تہامہ کے علاقے میں ذوالحلیفہ کے

مَسْرُوقٍ. وحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ. فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا. فَعَجِلَ الْقَوْمُ. فَأَغْلَيْنَا الْقُدُوْرَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ. فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَأَمَرَ بِهَا. فَأُكْفِئَتْ. ثُمَّ عَدَلَ الْجَزُوْرَ بِعَشَرَةٍ مِنَ الْغَنَمِ . [صحيح بخاري:٢٥٠٧، ٥٥٠٦؛ صحيح مسلم:١٩٦٨ (٥٠٩٢)؛ سنن ابي داود:٢٨٢١؛ سنن الترمذي:١٤٩١، ١٤٩٢؛ سنن النسائي: ٤٣٠٢، ٤٣٩٦.]

مقام پر تھے کہ ہمیں مالِ غنیمت میں اونٹ اور بکریاں دستیاب ہوئیں، لوگوں نے عجلت کی اور ہم نے (مالِ غنیمت) تقسیم کیے جانے سے پہلے (کچھ جانور ذبح کر کے دیگوں میں) ان کا گوشت چولہوں پر چڑھا دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ کے حکم سے (گوشت والی دیگوں کو) الٹا دیا گیا۔ بعدازاں آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا (اور اس کے مطابق مال غنیمت تقسیم فرمایا)۔

بَاب: مَا يُجْزِي مِنَ الْأَضَاحِيِّ.

باب: قربانی کا جانور کتنی عمر کا ہونا چاہیے؟

٣١٣٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا. فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا. فَبَقِيَ عَتُودٌ. فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ)). [صحيح بخاري:٢٣٠٠؛ صحيح مسلم:١٩٦٥ (٥٠٨٤)؛سنن الترمذي:١٥٠٠؛ سنن النسائي:٤٣٨٤.]

(۳۱۳۸) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ بکریاں عنایت کیں جو انہوں نے صحابہ کرام میں قربانی کے لیے تقسیم کر دیں، پس بکری کا ایک (سال کا) بچہ باقی رہ گیا۔ انہوں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اسی کی قربانی کر دو۔''

٣١٣٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّيْنَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ بِلَالٍ بِنْتُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ أُضْحِيَّةً)).[**ضعيف،** مسند احمد: ٦/ ٣٦٨، ام محمد مستورہ ہے۔]

(۳۱۳۹) ام بلال بنت ہلال رحمہا اللہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھیڑ کے جذعہ (کھیرے) کی قربانی کرنا جائز ہے۔''

٣١٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ

(۳۱۴۰) کلیب بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے جو بنوسلیم قبیلے میں سے تھے۔ قربانی کے لیے بکریاں کم پڑ گئیں تو

مُجَاشِعٌ ، مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ. فَعَزَّتِ الْغَنَمُ. فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِي مِمَّا تُوفِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٧٩٩]

انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”جذعہ (ایک سالہ کھیرا جانور) ثنیہ (دودانتے جانور) کی جگہ ضرورت پوری کرتا ہے۔“

٣١٤١- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنْبَأَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً. إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ))**. [صحيح مسلم: ١٩٦٣]

(۳۱۴۱) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قربانی کے لیے) مسنہ (دودانتے) کے سوا کوئی جانور ذبح نہ کرو، البتہ اگر تمہیں (دودانتا ملنا) مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا جذعہ (کھیرا) ذبح کر سکتے ہو۔“

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضَحَّى بِهِ.

باب: اس امر کا بیان کہ کون سے جانور کی قربانی مکروہ ہے

٣١٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ أَوْ مُدَابَرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَدْعَاءَ . [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٨٠٤؛ سنن الترمذي: ١٤٩٨؛ سنن النسائي: ٤٣٧٧- ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۳۱۴۲) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہو، یا پیچھے سے کٹا ہو، یا اس کا کان چرا ہوا ہو، یا جس جانور کے کان میں سوراخ ہو، یا اس کا ہونٹ کٹا ہو۔

٣١٤٣- حَدَّثَنَا [عُثْمَانُ] بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ . [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ١٥٠٣؛ سنن النسائي: ٤٣٨١؛ مسند احمد: ١/ ٩٥، ١٠٥؛ ابن خزيمة: ٢٩١٤، ٢٩١٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٨-]

(۳۱۴۳) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان خوب غور سے دیکھ لیا کریں۔

٣١٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ وَأَبُو

(۳۱۴۴) عبید بن فیروز رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے

دَاوُدَ، وَابْنُ [أَبِي] عَدِيٍّ ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ قَالَ: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: حَدِّثْنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، هٰكَذَا بِيَدِهِ. وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ: ((أَرْبَعٌ لَا تُجْزِي فِي الْأَضَاحِيِّ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا. وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا. وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا. وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي)).

قربانی کے لیے کس جانور کو پسند نہیں کیا یا ان کی قربانی سے منع کیا ہے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے، تاہم رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں: کانا جانور جس کا کانا پن عیاں ہو، بیمار جس کا بیمار ہونا واضح ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور اس قدر کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔“

قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ. قَالَ: فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ، فَدَعْهُ. وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ. [**صحيح**، سنن ابي داود:٢٨٠٢؛ سنن الترمذي: ١٤٩٧؛ سنن النسائي: ٤٣٧٤؛ ابن خزيمة:٢٩١٢؛ ابن حبان: ٥٩١٩، ٥٩٢٢؛ المستدرك للحاكم:١/ ٤٦٧، ٤٦٨۔]

عبید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں پسند نہیں کرتا کہ قربانی والے جانور کے کان میں کوئی نقص ہو۔ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں جو بات نا پسند ہے، اسے چھوڑ دو، لیکن اسے دوسروں کے لیے حرام قرار نہ دو۔

٣١٤٥۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ. [سنن ابي داود: ٢٨٠٥؛ سنن الترمذي: ١٥٠٤، اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

(٣١٤٥) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَنِ اشْتَرَى أُضْحِيَّةً صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ.

باب: قربانی کے لیے صحیح جانور خریدنے کے بعد اگر اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو کیا کریں؟

٣١٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، أَبُو بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ

(٣١٤٦) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا، تو بھیڑیا اس کے سرین یا کان کا کچھ حصہ کاٹ کر لے گیا۔ ہم نے اس بارے میں نبی ﷺ سے

الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ابْتَعْنَا كَبْشًا نُضَحِّي بِهِ. فَأَصَابَ الذِّئْبُ مِنْ أَلْيَتِهِ [أَوْ] أُذُنِهِ. فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَنَا أَنْ نُضَحِّيَ بِهِ.

[**ضعيف الاسناد جدا**، مسند احمد:٣/ ٣٢، ٧٨؛ تهذيب الكمال للمزي:٢٦/ ٣١٦، جابر الجعفی متہم بالکذب ہے۔]

دریافت کیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسی کی قربانی کر دیں۔

بَابُ مَنْ ضَحَّى بِشَاةٍ، عَنْ أَهْلِهِ.

باب: تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کفایت کر جاتی ہے

٣١٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيَّادٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ: كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ. ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ، فَصَارَ كَمَا تَرَى. [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٥٠٥؛ مؤطا امام مالك:٢/ ٤٨٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٢٦٨۔]

(٣١٤٧) عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں آپ لوگ قربانیاں کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک آدمی اپنی طرف سے اور اپنے سارے اہل خانہ کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کیا کرتا تھا، وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے، بعد میں لوگ قربانی کرنے میں فخر ومباہات کرنے لگے اور وہ صورت پیدا ہو گئی ہے جو (اب) تم دیکھ رہے ہو۔

٣١٤٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: حَمَلَنِي أَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ، بَعْدَ مَا عَلِمْتُ مِنَ السُّنَّةِ. كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّونَ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ. وَالْآنَ يُبَخِّلُنَا جِيرَانُنَا.

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي:٩/ ٢٦٩؛ المصنف لعبد الرزاق:٨١٥٠؛ المستدرك للحاكم:٤/ ٢٢٨۔]

(٣١٤٨) ابوسریحہ (حذیفہ بن اسید غفاری) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے اہل خانہ نے مجھے ایسا (غلط) کام کرنے پر مجبور کر دیا جبکہ میں اس بارے میں سنت طریقہ بخوبی جانتا ہوں (عہد رسالت میں) ایک گھر والے ایک یا دو بکریوں کی قربانی دیا کرتے تھے۔ اب اگر ہم ایک بکری کی قربانی کریں تو ہمارے ہمسائے ہمیں کنجوس ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔

بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ.

باب: جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ (ذوالحجہ کے پہلے) عشرے میں اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے

۳۱۴۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا**)). [صحيح بخاري:۹۵٤، ۵۵٤٦؛ صحيح مسلم:۱۹٦۲(۵۰۷۹)؛ سنن النسائي:٤٤۰۱-]

(۳۱۴۹) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب (ذوالحجہ کا پہلا) عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بال اور اپنے جسم میں سے کسی چیز کو نہ چھوئے، یعنی نہ کاٹے۔“

۳۱۵۰۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرٍ الضَّبِّيُّ، أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ رَأَى مِنكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ لَهُ شَعَرًا وَلَا ظُفُرًا**)). [صحيح بخاري:۵۵٦۲؛ صحيح مسلم:۱۹٦۰ (۵۰٦٤)؛سنن النسائي:٤۳۷۳-]

(۳۱۵۰) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن (کاٹنے کے) قریب بھی نہ جائے۔“

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْأُضْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

باب: نمازِ عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرنا ممنوع ہے

۳۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ، يَوْمَ النَّحْرِ، [يَعْنِي] قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.

[صحيح بخاري:۹۵٤، ۵۵٤٦؛ صحيح مسلم: ۱۹٦۲

(۳۱۵۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی تو نبی ﷺ نے اسے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

[(٥٠٧٩، ٥٠٨٠)]

٣١٥٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَبَحَ أُنَاسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيُعِدْ أُضْحِيَّتَهُ. وَمَنْ لَا، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ))**.

[صحيح بخاري:٥٥٦٢؛ صحيح مسلم:١٩٦٠ (٥٠٦٥)]

(٣١٥٢) جندب (بن عبداللہ) بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عیدالاضحیٰ (کی نماز) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا، بعض لوگوں نے نمازِ عید سے پہلے (جانور) ذبح کر لیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس نے نمازِ عید سے پہلے (جانور) ذبح کیا ہے، وہ دوبارہ قربانی کرے، اور جس نے ابھی ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر لے۔“

٣١٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرَ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: **((أَعِدْ أُضْحِيَّتَكَ))**.

[**صحيح بما قبله**، مسند احمد:٣/ ٤٥٤، ٤/ ٣٤١؛ السنن الكبرى للبيهقي:٩/ ٢٦٣؛ موطا امام مالك: ٢/ ٤٨٤، نيز دیکھئے حدیث سابق:٣١٥٢]

(٣١٥٣) عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا، پھر نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم قربانی دوبارہ کرو۔“

٣١٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْأَعْلَى: عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ. فَوَجَدَ رِيحَ قُتَارٍ. فَقَالَ: **((مَنْ هَذَا الَّذِي ذَبَحَ؟))** فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَّا. فَقَالَ: أَنَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي. فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ. فَقَالَ:

(٣١٥٤) ابوزید (عمرو بن اخطب) انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نمازِ عید سے پہلے) کسی انصاری کے گھر کے پاس سے گزرے تو آپ کو گوشت (پکنے) کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون ہے جس نے (جانور) ذبح کر لیا؟“ تو ہمارا ایک آدمی باہر آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں، میں نے اپنے اہل وعیال اور ہمسایوں کو کھلانے کے لیے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ نے اسے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اب تو میرے پاس صرف بھیڑ کا جذعہ (چھوٹا بچہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم وہی ذبح کر دو، البتہ تمہارے علاوہ کسی دوسرے کے لیے جذعہ (جانور قربان کرنا) کافی نہیں ہوگا۔“

لَا. وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. مَا عِنْدِي إِلَّا جَذَعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ. قَالَ: ((اذْبَحْهَا، وَلَنْ تُجْزِيَ جَذَعَةٌ، عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)). [صحيح، مسند احمد: ٥/ ٧٧، ٣٤٠؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٩۔]

بَابُ مَنْ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ.

باب: اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا بیان

٣١٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ، وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهَا.

[صحيح، دیکھئے حدیث: ٣١٢٠۔]

(٣١٥٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا قدم مبارک قربانی کے جانور کی گردن پر رکھے ہوئے، اپنے ہاتھ سے اسے ذبح کر رہے تھے۔

٣١٥٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ عِنْدَ طَرَفِ الزُّقَاقِ، طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ، بِيَدِهِ، بِشَفْرَةٍ. [ضعيف الاسناد، المعجم الكبير: ٦/ ٣٩ والصغير للطبراني: ٣/ ١٤٢؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٦٠٧، ٦٠٨، عبدالرحمٰن بن سعد ضعیف اور اس کا والد مجہول ہے۔]

(٣١٥٦) رسول اللہ ﷺ کے مؤذن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنی زُریق کے محلے کو جانے والے راستے پر گلی کے کنارے قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے چھری کے ساتھ ذبح کیا۔

بَابُ جُلُودِ الْأَضَاحِيِّ.

باب: قربانی کی کھالوں کا بیان

٣١٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ. [صحيح، دیکھئے حدیث: ٣٠٩٩۔]

(٣١٥٧) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ آپ کے (قربانی والے) تمام اونٹوں کا گوشت، ان کی کھالیں اور جھولیں مساکین میں تقسیم کر دیں۔

بَابُ الْأَكْلِ مِنْ لُحُومِ الضَّحَايَا.

باب: قربانیوں کا گوشت کھانے کا بیان

٣١٥٨ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِبَضْعَةٍ. فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ. فَأَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ، وَحَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ. [**صحيح**، مسند احمد:٣/ ٣٣١؛ السنن الكبرىٰ للنسائي:٤١٣٩ـ]

(٣١٥٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قربان کیے گئے ہر اونٹ کے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا لے کر دیگ میں ڈالا (اور اسے پکایا گیا) پھر سب نے اسے کھایا اور اس کا شوربہ نوش فرمایا۔

بَابُ ادِّخَارِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ.

باب: قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے کا بیان

٣١٥٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِجَهْدِ النَّاسِ. ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا. [صحيح بخاري:٥٤٢٣؛ سنن الترمذي:٥١١؛ سنن النسائي: ٤٤٣٧ـ]

(٣١٥٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ لوگوں کے فقروفاقہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا، پھر آپ نے اس کی اجازت دے دی۔

٣١٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ، عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَكُلُوا وَادَّخِرُوا))**. [**صحيح**، سنن ابي داود:٢٨١٣؛ سنن النسائي:٤٢٣٣، نيز ديكھئے صحيح مسلم:١٩٧١ (٥١٠٣)]

(٣١٦٠) نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، پس (اب) کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔''

بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى.

باب: عیدگاہ میں (قربانی کا جانور) ذبح کرنے کا بیان

٣١٦١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى. [**صحيح**، سنن ابي داود:٢٨١١؛ سنن النسائي: ٤٣٧١، ٤٣٧٢، نيز ديكھئے صحيح بخاري:(١٧١٠) وغيره ـ]

(٣١٦١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (قربانی کے جانور) عیدگاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْعَقِيقَةِ.

باب: عقیقے کا بیان

٣١٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود:٢٨٣٥؛ سنن النسائي:٤٢٢٢؛ ابن حبان: ٥٣١٢؛ المستدرك:٤/ ٢٣٧-]

(٣١٦٢) ام کرز رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''(عقیقے میں) لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔''

٣١٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَعُقَّ، عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً. [**صحيح**، سنن الترمذي:١٥١٣؛ مسند احمد:٦/ ٣١، ٨٢؛ ابن حبان:٥٣١٠-]

(٣١٦٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کریں۔

٣١٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى**)). [**صحيح**، سنن ابي

(٣١٦٤) سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''ہر بچے کا عقیقہ (کرنا ضروری) ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے میل کچیل (اور سر کے بال) دور کرو۔''

داود:٢٨٣٩؛ سنن الترمذي:١٥١٥؛ سنن النسائي:٤٢٢٥؛ مسند احمد:٤/ ١٧، ١٨-]

٣١٦٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((**كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ. تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ، وَيُسَمَّى**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٨٣٨؛ سنن الترمذي:١٥٢٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٧-]

(٣١٦٥) سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ اپنے عقیقے کے عوض گروی ہے، اس کی طرف سے ساتویں دن (عقیقے کا) جانور ذبح کیا جائے، اس کے سر کے بال مونڈے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔''

٣١٦٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدٍ الْمُزَنِيَّ: حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**يُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ، وَلَا يُمَسُّ رَأْسُهُ بِدَمٍ**)). [**صحيح**، المعجم الاوسط للطبراني: ٣٣٥؛ الآحاد والمثانى لابن ابي عاصم: ١١٠٨-]

(٣١٦٦) یزید بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بچے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور اس کے سر پر خون نہ لگایا جائے۔''

بَابُ الْفَرَعَةِ وَالْعَتِيرَةِ.

باب: فرعہ اور عتیرہ کا بیان

٣١٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ. فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((**اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ. وَبَرُّوا لِلَّهِ، وَأَطْعِمُوا**)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((**كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ. حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ، فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ -أُرَهُ قَالَ- عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ. فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود:٢٨٣٠؛ سنن النسائي:٤٢٣٤؛ المستدرك للحاكم:

(٣١٦٧) نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے (قدرے فاصلے سے) رسول اللہ ﷺ کو آواز دے کر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں ماہِ رجب میں عتیرہ ذبح کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ عزوجل کے نام پر جس مہینے میں چاہو ذبح کرو، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیکی کے کام کرو اور دوسروں کو کھانا کھلاؤ۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم جاہلیت میں فرعہ کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہر چرنے والے جانوروں میں فرعہ ہے جو تمہارے جانوروں سے پیدا ہو حتیٰ کہ جب وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو

٤/ ٢٣٥۔]

جائے تو تم اسے ذبح کر کے اس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کر دو، بلاشبہ یہی بہتر ہے۔"

٣١٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ)).

(٣١٦٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "(اسلام میں) نہ فرعہ ہے نہ عتیرا ہے۔"

قَالَ هِشَامٌ، فِي حَدِيثِهِ: وَالْفَرَعَةُ أَوَّلُ النِّتَاجِ. وَالْعَتِيرَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ.

ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں کہا: جانور کے پہلے بچے کو فرعہ کہتے ہیں اور عتیرہ اس بکری کو کہتے ہیں جسے گھر والے ماہ رجب میں ذبح کرتے تھے۔

[صحيح بخاري:٥٤٧٤؛ صحيح مسلم:١٩٧٦ (٥١١٦)؛ سنن ابي داود:٢٨٣١؛ سنن الترمذي:١٥١٢؛ سنن النسائي:٤٢٢٧۔]

٣١٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي [عُمَرَ] الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ))

(٣١٦٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "فرعہ اور عتیرہ (اسلام میں) نہیں ہے۔"

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا مِنْ فَرَائِدِ الْعَدَنِيِّ. [**صحيح**، شاہد کے لیے دیکھئے حدیث سابق:٣١٦٨۔]

امام ابن ماجہ نے فرمایا: یہ عدنی کی نادر حدیثوں میں سے ہے۔

بَاب: إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ.

باب: جب جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو

٣١٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ. فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ. وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ. وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)). [صحيح مسلم: ١٩٥٥ (٥٠٥٥)؛ سنن ابي داود: ٢٨١٥؛ سنن الترمذي: ١٤٠٩؛ سنن

(٣١٧٠) شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض قرار دیا ہے۔ پس تم جب (کسی کو) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب (جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحے (جانور) کو راحت پہنچائے۔"

النسائي: ٤٤١٠-]

٣١٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ، وَهُوَ يَجُرُّ شَاةً بِأُذُنِهَا. فَقَالَ: ((دَعْ أُذُنَهَا، وَخُذْ بِسَالِفَتِهَا)). [**ضعيف الاسناد جدًا،** موسیٰ بن محمد سخت ضعیف راوی ہے۔]

(٣١٧١) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ بکری کو اس کے کان سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا کان چھوڑ دو، اور اس کی گردن سے پکڑ لو۔''

٣١٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ابْنُ أَخِي حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ حَيْوَئِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ، وَأَنْ تُوَارَى، عَنِ الْبَهَائِمِ. وَقَالَ: ((**إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ**)).

(٣١٧٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھری کو خوب تیز کرنے اور اسے جانوروں سے چھپا کر رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جانور ذبح کرے تو جلدی ذبح کرے۔''

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. [مسند احمد: ٢/ ١٠٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٢٨٠ یہ روایت ابن لہیعہ کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے دوسرے شیخ جعفر بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ.

باب: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینے کا بیان

٣١٧٣- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ﴾ (٦/ الانعام:١٢١) قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا. وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ**﴾. (٦/ الانعام:١٢١) [سنن ابي

(٣١٧٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے آیت: ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ﴾ ''اور بے شک شیاطین (جنات) اپنے دوستوں کی طرف الہام کرتے ہیں۔'' کی تفسیر میں فرمایا: مشرکین کہا کرتے تھے کہ جن ذبیحوں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو وہ مت کھاؤ اور جن ذبیحوں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا گیا وہ کھا لیا کرو، تو اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ ''جن ذبیحوں

داود: ٢٨١٨؛ المعجم الكبير للطبراني: ٧/ ١٦، ١٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١١٣، ٢٣١ یہ روایت سماک عن عکرمہ کے سلسلے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ مت کھاؤ۔"

٣١٧٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِلَحْمٍ، لَا نَدْرِي: ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ قَالَ: ((سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا)). وَكَانُوْا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ. [صحيح، سنن الدارمي: ١٩٨٢؛ مسند ابي يعلى: ٤٤٤٧-]

(۳۱۷۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بعض لوگ ہمارے ہاں گوشت لے کر آتے ہیں، جس کے متعلق ہمیں کچھ علم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: "تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔" وہ لوگ کفر چھوڑ کر اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔

بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ.

باب: جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

٣١٧٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ: ذَبَحْتُ أَرْنَبَيْنِ بِمَرْوَةٍ. فَأَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا. [صحيح، سنن ابي داود: ٢٨٢٢؛ سنن النسائي: ٤٣١٨؛ مسند احمد: ٣/ ٤٧١؛ ابن حبان: ٥٨٨٧؛ المستدرك: ٤/ ٢٣٥-]

(۳۱۷۵) محمد بن صفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے پتھر سے دو خرگوش ذبح کیے، پھر میں انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، تو آپ نے مجھے (بھی) ان کے کھانے کا حکم دیا۔

٣١٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ، فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ. فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِي أَكْلِهَا. [صحيح بما قبله، سنن النسائي: ٤٤٠٥؛ مسند احمد: ٥/ ١٨٣؛ ابن حبان: ٥٨٨٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١١٣، ١١٤-]

(۳۱۷۶) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری کو دانتوں سے کاٹ کھایا (اور اسے زخمی کر دیا) لوگوں نے اسے ایک پتھر سے ذبح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

٣١٧٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ:

(۳۱۷۷) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرتے ہیں اور ہمیں شکار کردہ جانور ذبح کرنے کے لیے چھری نہیں ملتی، سوائے تیز دھار پتھر یا

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَصِيْدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّيْنًا إِلَّا الظِّرَارَ وَشِقَّةَ الْعَصَا. قَالَ: ((أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٢٨٢٤؛ سنن النسائي: ٤٣٠٩؛ ابن حبان: ٣٣٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٤٠-]

لکڑی کی پھچی کے۔ آپ نے فرمایا: ''جس چیز کے ساتھ چاہو خون بہالو اور اسے ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لو۔''

٣١٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَكُوْنُ فِي الْمَغَازِيْ، فَلَا يَكُوْنُ مَعَنَا مُدًى. فَقَالَ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَكُلْ. غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ. فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ. وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ)). [صحيح، دیکھئے حدیث:٣١٣٧]

(٣١٧٨) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہم راہ تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگوں میں جاتے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں۔ (ایسی صورت میں ہم جانوروں کو کس طرح ذبح کیا کریں؟) آپ نے فرمایا: ''جو چیز جانور کا خون بہا دے اور جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ، سوائے دانت اور ناخن کے، کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن، یہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

بَابُ السَّلْخِ.

باب: کھال اتارنے کا بیان

٣١٧٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ عَطَاءٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَنَحَّ حَتّٰى أُرِيَكَ)) فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتّٰى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ. وَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! هٰكَذَا فَاسْلُخْ)) ثُمَّ مَضٰى وَصَلّٰى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [صحيح، سنن ابي داود: ١٨٥؛ ابن حبان: ١١٦٣-]

(٣١٧٩) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نوجوان کے پاس سے گزرے، وہ ایک (ذبح شدہ) بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تو ذرا ایک طرف ہو جا، میں تمہیں دکھاتا ہوں (کہ کھال کیسے اتاری جاتی۔)'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کی کھال اور گوشت کے درمیان داخل کر کے زور لگایا حتی کہ بغل تک بازو چھپ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے لڑکے! اس طرح کھال اتار۔'' پھر آپ نے جا کر لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو بھی نہ کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ.

باب: دودھ والے جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

٣١٨٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنْبَأَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَأَخَذَ الشَّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ)). [صحيح مسلم: ٢٠٣٨ (٥٣١٣)؛ سنن الترمذي: ٢٣٧٠ـ]

(٣١٨٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی (صحابی) کے ہاں تشریف لے گئے۔ تو اس نے آپ کی آمد پر ایک جانور ذبح کرنے کے لیے چھری پکڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''دودھ والا جانور (ذبح کرنے) سے بچنا۔''

٣١٨١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ [عُبَيْدِ اللَّهِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلِعُمَرَ: ((انْطَلِقَا بِنَا إِلَى الْوَاقِفِيِّ)) قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَائِطَ. فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا. ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ. ثُمَّ جَالَ فِي الْغَنَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ)) أَوْ قَالَ: ((ذَاتَ الدَّرِّ)). [**ضعيف جدا**، مسند ابي يعلى: ٧٧؛ مسند ابي بكر الصديق للمروزي: ٥٥؛ مسند البزار: ٢٧ یحییٰ بن عبیداللہ متروک متہم بالکذب ہے۔]

(٣١٨١) ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ (امیر المومنین) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''آؤ (ہمیں بن رفاعہ رضی اللہ عنہ) واقفی کے ہاں چلیں۔ ہم چاند کی چاندنی میں چلتے ہوئے ان کے باغ میں جا پہنچے۔ انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا، پھر چھری سنبھال کر بکریوں میں چکر لگایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ دینے والی (بکری ذبح کرنے) سے اجتناب کرنا۔''

بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ.

باب: عورت کے ذبیحے کا بیان

٣١٨٢ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ. فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

[صحيح بخاري: ٥٥٠٤ـ]

(٣١٨٢) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے پتھر کے ساتھ بکری کو ذبح کر دیا۔ اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

بَابُ ذَكَاةِ النَّادِّ مِنَ الْبَهَائِمِ.

باب: جو جانور (بے قابو ہو کر) بھاگ جائے، اسے ذبح کرنے کا طریقہ

٣١٨٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَنَدَّ بَعِيْرٌ. فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ. فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا**)).

[**صحیح**، دیکھئے حدیث:٣١٣٧]

(٣١٨٣) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ایک آدمی نے (دور سے) اس پر تیر چلا دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان جانوروں میں سے بعض بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں۔ جس طرح وحشی (جنگلی) جانور (انسانوں کو دیکھ کر وحشت سے) بھاگ نکلتے ہیں، لہٰذا ایسے جانوروں میں سے جو تمہارے قابو میں نہ آئے، اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔''

٣١٨٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! مَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ قَالَ: ((**لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَكَ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٨٢٥؛ سنن الترمذي: ١٤٨١؛ سنن النسائي: ٤٤١٣ ابوالعشراء کا اپنے والد سے سماع محل نظر ہے۔]

(٣١٨٤) ابوالعشراء (اسامہ بن مالک) رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور گردن سے نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم (دور سے) جانور کی ران پر نیزہ داغ دو تو تمہارے لیے یہ بھی کافی ہے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَعَنِ الْمُثْلَةِ.

باب: جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور اس کا مثلہ کرنے کی ممانعت کا بیان

٣١٨٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ. [**ضعيف الاسناد جدا**، موسیٰ بن محمد بن ابراہیم (منکر الحدیث) ہے، نیز دیکھئے الارواء (٢٢٣٠)]

(٣١٨٥) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کا مُثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٣١٨٦۔ [حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ] . [صحيح بخاري: ٥٥١٣؛ صحيح مسلم: ١٩٥٦ (٥٠٥٧)؛ سنن ابي داود: ٢٨١٦؛ سنن النسائي:

(٣١٨٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (نشانہ بازی کے لیے) جانوروں کو باندھنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٤٤-]

٣١٨٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٤٧٥؛ مسند احمد: ١/ ٢١٦، ٢٧٣ نیز دیکھیے صحيح مسلم: (١٩٥٧)]

(٣١٨٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روح والی چیز (یعنی جاندار) کو (سیکھنے سکھانے کے لیے) نشانہ نہ بناؤ۔''

٣١٨٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا. [صحيح مسلم: ١٩٥٩ (٥٠٦٣)]

(٣١٨٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کسی جانور کو باندھ کر قتل کیا جائے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ.

باب: گندگی کھانے والے جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

٣١٨٩- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا. [سنن ابي داود: ٣٧٨٥؛ سنن الترمذي: ١٨٢٤، یہ روایت محمد بن اسحاق کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣١٨٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور اس کے دودھ سے منع کیا ہے۔

بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ.

باب: گھوڑوں کے گوشت کا بیان

٣١٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [صحيح بخاري:

(٣١٩٠) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک گھوڑا نحر (ذبح) کر کے اس کا گوشت کھایا تھا۔

٥٥١٠، ٥٥١٢؛ صحيح مسلم: ١٩٤٢ (٥٠٢٥)؛ سنن النسائي: ٤٤١١-]

٣١٩١- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُوْلُ: أَكَلْنَا، زَمَنَ خَيْبَرَ، الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ. [صحيح مسلم: ١٩٤١ (٥٠٢٢)؛ سنن ابي داود: ٣٧٨٩؛ سنن النسائي: ٤٣٣٤-]

(۳۱۹۱) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے غزوۂ خیبر کے دنوں میں گھوڑوں اور جنگلی گدھوں کا گوشت کھایا تھا۔

بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ.

باب: پالتو گدھوں کے گوشت کا بیان

٣١٩٢- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ أَصَابَ الْقَوْمُ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ. فَنَحَرْنَاهَا. وَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي، إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنْ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا. فَأَكْفَأْنَاهَا.

(۳۱۹۲) ابواسحاق (سلیمان بن ابی سلیمان) الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق پوچھا: انہوں نے فرمایا: خیبر کے دن ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہمیں بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے رفقاء کو شہر سے باہر کچھ گدھے ہاتھ آ گئے تو ہم نے انہیں نحر (ذبح) کر لیا۔ ہماری دیگوں میں یہ گوشت (پکنے کے لیے) ابل رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے ایک آدمی نے اعلان کیا کہ ان دیگوں کو الٹ دو اور گدھوں کا گوشت بالکل نہ کھاؤ۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر ہم نے ان دیگوں کو الٹا دیا۔

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: حَرَّمَهَا تَحْرِيمًا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا أَنَّمَا حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْبَتَّةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ. [صحيح بخاري: ٣١٥٥؛ صحيح مسلم: ١٩٣٧ (٥٠١٠)؛ سنن النسائي: ٤٣٤٤-]

ابو اسحاق شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اسے حتمی طور پر حرام قرار دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہم (صحابہ کرام) باتیں کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے، کیونکہ وہ نجاست کھاتے ہیں۔

٣١٩٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ. حَتَّى ذَكَرَ الْحُمُرَ

(۳۱۹۳) مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کئی چیزوں کو حرام قرار دیا حتی کہ آپ نے پالتو گدھوں کا بھی ذکر کیا۔

الْإِنْسِيَّةِ. [صحيح، مسند احمد: ٤/ ١٣٢-]

٣١٩٤- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدُ.

[صحيح بخاري: ٤٢٢٦؛ صحيح مسلم: ١٩٣٨ (٥٠١٥)؛ سنن النسائي: ٤٣٤٣-]

(۳۱۹۴) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ گدھوں کا گوشت پھینک دیا جائے، وہ کچا ہو یا پکا ہوا۔ پھر آپ نے ہمیں کبھی اس کے کھانے کی اجازت نہیں دی۔

٣١٩٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ خَيْبَرَ. فَأَمْسَى النَّاسُ قَدْ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَامَ تُوقِدُونَ؟)) قَالُوا: عَلَى لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. فَقَالَ: ((أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَوْ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ ذَاكَ)).

[صحيح بخاري: ٥٤٩٧؛ صحيح مسلم: ١٨٠٢ (٤٦٦٨)]

(۳۱۹۵) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوۂ خیبر میں شریک تھے، شام ہوئی تو لوگوں نے آگ جلائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا پکانے کے لیے آگ جلائے ہوئے ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت! آپ نے فرمایا: ''ان (دیگوں) میں جو کچھ ہے، اسے پھینک دو اور ان (برتنوں) کو توڑ دو۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: کیا اس میں جو کچھ ہے اسے پھینک کر ہم برتنوں کو اچھی طرح دھولیں؟ آپ نے فرمایا: ''یا اسی طرح کرلو۔''

٣١٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مُنَادِيَ النَّبِيِّ ﷺ نَادَى: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ، عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. فَإِنَّهَا رِجْسٌ. [صحيح بخاري: ٢٩٩١-]

(۳۱۹۶) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے ایک آدمی نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں، کیونکہ وہ نجس ہے۔

بَابُ لُحُومِ الْبِغَالِ.

باب: خچر کے گوشت کا بیان

٣١٩٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ. قُلْتُ:

(۳۱۹۷) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم (عہد رسالت میں) گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔
میں (عطاء رحمۃ اللہ علیہ) نے دریافت کیا: اور خچر (کا کیا حکم ہے؟) انہوں نے فرمایا: وہ نہیں (یعنی ہم ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے)

فَالْبِغَالُ؟ قَالَ: لَا . [صحيح، سنن النسائي: ٤٣٣٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٣٢٧-]

٣١٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ. [ضعيف، سنن ابي داود: ٣٧٩٠؛ سنن النسائي: ٤٣٣٧ صالح بن یحییٰ ضعیف اور اس کا والد مستور ہے۔]

(۳۱۹۸) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ذَكَاةِ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

باب: پیٹ کے بچے کا ذبح، اس کی ماں کے ذبح ہونے میں ہی ہے

٣١٩٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَنِيْنِ. فَقَالَ: ((**كُلُوْهُ إِنْ شِئْتُمْ. فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ**)). قَالَ أَبُوْ عَبْد اللَّهِ: سَمِعْتُ الْكَوْسَجَ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُوْلُ: فِي قَوْلِهِمْ: فِي الذَّكَاةِ لَا يُقْضَى بِهَا مَذِمَّةٌ. قَالَ: مَذِمَّةٌ بِكَسْرِ الذَّالِ مِنَ الذِّمَامِ. وَبِفَتْحِ الذَّالِ مِنَ الذَّمِّ. [سنن ابي داود: ٢٨٢٧؛ سنن الترمذي: ١٤٧٦؛ مسند احمد: ٣/ ٣١، ٣٩، یہ روایت مجالد بن سعید کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: ابن حبان (الموارد: ١٠٧٧ و سنده حسن)]

(۳۱۹۹) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین (ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے نکلنے والے بچے) کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اگر چاہو تو اسے کھالو، کیونکہ اس کی ماں کا ذبح ہو جانا ہی اس کا ذبح ہونا ہے۔''
امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اسحاق بن منصور الکوسج رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے متعلق کہتے ہوئے سنا: جو لوگ مادہ کے ذبح سے پیٹ کے بچے کے ذبح ہونے کے قائل نہیں ان کا کہنا ہے کہ مادہ (ماں) کے ذبح ہونے سے جنین (یعنی پیٹ والے بچے) کے ذبح ہونے کا حق ادا نہیں ہوتا۔
اسحاق بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "مِذِمّۃ" ذال کے کسرہ کے ساتھ "ذِمام" (بمعنی حق حرمت) سے مشتق ہے اور "مَذَمّۃ" ذال کی زبر کے ساتھ ہو تو یہ "ذمّ" (مذمت) سے مشتق ہوتا ہے۔

بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ.

باب: شکار یا کھیتی کی رکھوالی کے کتے کے علاوہ باقی کتوں کو مار ڈالنے کا بیان

٣٢٠٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: ((مَا لَهُمْ وَلِلْكِلَابِ؟)) ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.

[**صحيح**، دیکھیے حدیث: ٣٦٥]

(٣٢٠٠) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ کتوں کو مارنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں کو کتوں سے کیا کام؟'' پھر آپ نے شکاری کتا رکھنے کی اجازت دے دی۔

٣٢٠١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: ((مَا لَهُمْ وَلِلْكِلَابِ؟)) ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَكَلْبِ الْعِينِ.

قَالَ بُنْدَارٌ: الْعِينُ حِيطَانُ الْمَدِينَةِ. [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ٣٢٠٠]

(٣٢٠١) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کتوں سے کیا کام؟'' پھر آپ نے کھیتی اور باغ کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کی اجازت دے دی۔

محمد بن بشار بُندار نے کہا: لفظ ''العین'' سے مدینہ منورہ کے باغات مراد ہیں۔

٣٢٠٢ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. [صحيح بخاري: ٣٣٢٣؛

(٣٢٠٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

صحيح مسلم: ١٥٧٠ (٤٠١٦)]

٣٢٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، رَافِعًا صَوْتَهُ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. وَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ. إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ. [صحيح، سنن النسائي: ٤٢٨٣؛ مسند احمد: ٢/ ١٣٣-]

(۳۲۰۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا: آپ بلند آواز سے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دے رہے تھے، پھر شکار اور مویشیوں کے نگران کتوں کے علاوہ باقی سارے کتوں کو قتل کر دیا جاتا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

باب: شکار، کھیتی یا جانوروں کی رکھوالی کے کتوں کے سوا کتے رکھنے کی ممانعت

٣٢٠٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطٌ. إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ)).

[صحيح مسلم: ١٥٧٥ (٤٠٣٢، ٤٠٣٣)؛ سنن ابي داود: ٢٨٤٤؛ سنن الترمذي: ١٤٩٠؛ سنن النسائي: ٤٢٩٤-]

(۳۲۰۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا پالتا ہے، اس کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر ثواب کم ہو جاتا ہے۔''

٣٢٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شِهَابٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا. فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ. وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ، إِلَّا نَقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطَانِ)). [سنن ابي داود: ٢٧٤٥؛ سنن الترمذي: ١٤٨٦، ١٤٨٩؛ سنن النسائي: ٤٢٨٥؛ مسند احمد: ٤/ ٨٥، یہ روایت حسن بصری کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۲۰۵) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ایسا نہ ہوتا کہ کتے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں تو میں ان سب کو مار ڈالنے کا حکم دے دیتا۔ تم ان میں سے ایسے کتوں کو قتل کر دیا کرو جو مکمل طور پر سیاہ رنگ والے ہوں۔ جو لوگ جانوروں کی رکھوالی، شکار یا کھیتوں کی نگرانی کے علاوہ (محض شوقیہ طور پر) کتے پالتے ہیں، ان کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کے برابر ثواب کم ہو جاتا ہے۔''

٣٢٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ

(۳۲۰۶) سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے

بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيْرَاطٌ)). فَقِيْلَ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ.

[صحيح بخاري: ٢٣٢٣؛ صحيح مسلم: ١٥٧٦ (٤٠٣٦)؛ سنن النسائي: ٤٢٩٠-]

نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ (محض شوقیہ طور پر) کتا رکھتا ہے، اس کے ثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر ثواب کم ہو جاتا ہے۔'' ان سے پوچھا گیا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے (خود) سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس مسجد (نبوی) کے رب کی قسم!

بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ.

باب: کتے کے شکار کا بیان

٣٢٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ. أَخْبَرَنِي أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ. وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيْدُ بِقَوْسِي وَأَصِيْدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، وَأَصِيْدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلَا تَأْكُلُوْا فِي آنِيَتِهِمْ. إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا. فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا. وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ، فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ، فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ، فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ. فَكُلْ)).

[صحيح بخاري: ٥٤٨٨، ٥٤٩٦؛ صحيح مسلم: ١٩٣٠ (٤٩٨٤)]

(٣٢٠٧) ابو ثعلبہ خُشنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے علاقے میں رہتے ہیں۔ ہمیں ان کے برتنوں میں (کبھی) کھانا پڑ جاتا ہے، نیز ہم شکار والے علاقے میں رہتے ہیں۔ میں تیر کمان سے شکار کر لیتا ہوں (لیکن) کبھی اپنے سدھائے ہوئے کتے سے اور کبھی ایسے کتے سے شکار کرتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ تم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہو، لہٰذا تم ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو، اِلّا یہ کہ اس کے علاوہ تمہیں (برتن) نہ ملیں۔ پس اگر ایسی مجبوری ہو کہ اس (برتن) کے سوا کوئی نہ ملے تو اسے دھو کر اس میں کھا لو۔ اور جو تم نے شکار کے متعلق ذکر کیا ہے تو تم اللہ کا نام لے (بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ) کر اپنے تیر کمان کے ساتھ جو شکار کرو، اسے کھا سکتے ہو اور اگر تم ایسے کتے سے شکار کرو جو سدھایا ہوا نہیں اور تمہیں اس (شکار) کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو اسے بھی کھا سکتے ہو۔''

٣٢٠٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ

(٣٢٠٨) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھتے ہوئے عرض کیا: ہم لوگ ان کتوں

ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ. قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَكُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِنْ قَتَلْنَ. إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ. فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ. فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ أُخَرُ، فَلَا تَأْكُلْ)). قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُهُ، يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ الْمُنْذِرِ يَقُوْلُ: حَجَجْتُ ثَمَانِيَةً وَخَمْسِيْنَ حِجَّةً. أَكْثَرُهَا رَاجِلٌ.

[صحيح بخاري: ٥٤٨٣؛ صحيح مسلم: ١٩٢٩ (٤٩٨١)؛ سنن ابي داود: ٢٨٤٩، ٢٨٥٠؛ سنن الترمذي: ١٤٦٩؛ سنن النسائي: ٤٦٢٩-]

کے ذریعے سے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم اللہ کا نام لے کر یعنی تکبیر پڑھ کر اپنے سدھائے ہوئے کتے شکار کے لیے چھوڑو تو وہ جو شکار تمھارے لیے کریں تم اسے کھا سکتے ہو، اگر چہ وہ اسے جان سے ہی مار ڈالیں۔ اگر کتے نے اس میں سے کچھ کھا لیا ہو تو تم نہ کھانا، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے شکار (تمھارے لیے نہیں بلکہ) اپنے لیے پکڑا ہے، اور اگر تمھارے کتوں کے ساتھ (شکار کرنے میں) دوسرے کتے بھی شامل ہو جائیں تب بھی نہ کھاؤ۔“

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے شیخ علی بن منذر رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: میں نے اٹھاون حج کیے ہیں اور ان میں سے اکثر حج پیدل جا کر کیے۔

بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ [وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيْمِ].

باب: مجوسیوں کے کتے کا کیا ہوا شکار اور سیاہ فام کتے کا شرعی حکم

٣٢٠٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ. يَعْنِي الْمَجُوْسَ. [**ضعيف الاسناد**، سنن الترمذي: ١٤٦٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٢٤٥ حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔]

(٣٢٠٩) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہمیں مجوسیوں کے کتوں اور پرندوں کے کیے ہوئے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

٣٢١٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيْمِ. فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ)). [**صحیح**، دیکھیے حدیث: ٩٥٢]

(٣٢١٠) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کالے کتے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ شیطان ہے۔“

بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ.

باب: تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان

٣٢١١- حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَيْرٍ عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، وَعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ

(٣٢١١) ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری کمان (اور تیر) جو شکار کرے تم اسے کھا سکتے

رَبِيعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ)).

ہو۔''

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٢٤٣، من طريق آخر، نیز دیکھئے سنن ابي داود: ٢٨٥٦-]

٣٢١٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي. قَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ وَخَزَقْتَ، فَكُلْ مَا خَزَقْتَ)).

[**صحيح**، یہ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحيح بخاري: (٧٣٩٧) وغیرہ۔]

(٣٢١٢) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ تیر انداز ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تو تیر پھینک کر (شکار کے جسم کو) پھاڑ ڈالے تو اسے کھا لے جسے تو نے پھاڑا ہے۔''

بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً.

باب: اگر شکار رات بھر لاپتہ رہنے کے بعد ملے تو اس کا کیا حکم ہے؟

٣٢١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي لَيْلَةً؟ قَالَ: ((إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ، وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَهُ، فَكُلْهُ)). [صحيح بخاري: ٥٤٨٤؛ صحيح مسلم: ١٩٢٩ (٤٩٨١، ٤٩٨٢)]

(٣٢١٣) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر چلاؤں، پھر وہ مجھ سے رات بھر لاپتہ رہے (اور اگلے دن ملے) تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اس میں اپنا تیر لگا ہوا پاؤ اور اس میں تمہیں دوسری کوئی چیز (دیگر زخموں کے نشان) نہ ملیں تو تم اسے کھا سکتے ہو۔''

بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ.

باب: معراض سے شکار کرنے کا بیان

٣٢١٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ [أَبِي] زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ بِالْمِعْرَاضِ. قَالَ: ((مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ، فَكُلْ. وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ، فَهُوَ وَقِيذٌ)).

[صحيح بخاري: ٥٤٧٥؛ صحيح مسلم: ١٩٢٩

(٣٢١٤) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے کئے گئے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جو اس کی نوک سے مرے، تو اسے کھا سکتے ہو اور جو اس کے عرض (چوڑائی) کی طرف سے لگ کر مرے تو وہ مردار ہے۔''

(٤٩٧٧)؛ سنن الترمذي: ١٤٧١۔]

٣٢١٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: ((**لَا تَأْكُلْ إِلَّا أَنْ يَخْزِقَ**)). [صحيح بخاري: ٥٤٧٧، ٣٧٩٧؛ صحيح مسلم: ١٩٢٩ (٤٩٧٢)؛ سنن ابي داود: ٢٨٤٧؛ سنن الترمذي: ١٤٦٥؛ سنن النسائي: ٤٢٧٠۔]

(٣٢١٥) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض یعنی نوک والی لکڑی سے کیے گئے شکار کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے مت کھاؤ، الاّ یہ کہ وہ (اس تیزی سے جا کر لگے کہ جانور کے جسم کو) پھاڑ ڈالے۔“

بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ.

باب: زندہ جانور کے جسم سے جو گوشت کاٹ لیا جائے اس کا کیا حکم ہے؟

٣٢١٦۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَا قُطِعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ، فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ**)). [**صحيح**، سنن الدارقطني: ٤/ ٢٩٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٢٤، نیز دیکھئے سنن ابي داود: ٢٨٥٨۔]

(٣٢١٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”زندہ جانور کے جسم سے جو گوشت کاٹ لیا جائے تو وہ کاٹا ہوا گوشت مردار (حرام) ہے۔“

٣٢١٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُحِبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَذْنَابَ الْغَنَمِ. أَلَا، فَمَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ، فَهُوَ مَيِّتٌ**)). [**ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبراني: ٢/ ٥٧؛ المعجم الاوسط: ٣١٢٣ ابوبکر الہذلی ضعیف راوی ہے۔]

(٣٢١٧) تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں (قیامت کے قریب) کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اونٹوں کی کوہانیں اور بکریوں کی دُمیں کاٹ لیا کریں گے۔ خبردار! زندہ جانور کے جسم سے کاٹا ہوا گوشت مردار (حرام) ہے۔“

بَابُ صَيْدِ الْحِيتَانِ وَالْجَرَادِ.

باب: مچھلیوں اور ٹڈی دل کے شکار کا بیان

٣٢١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

(٣٢١٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے دو مردہ چیزیں حلال کر دی

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ: الْحُوتُ وَالْجَرَادُ)). [مسند احمد: ٢/ ٩٧؛ مسند عبد بن حميد: ٨٢٠، یہ روایت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن یہی روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً صحیح ثابت ہے۔ دیکھئے السنن الکبریٰ للبیھقي: ١/ ٢٥٤ وسنده صحيح اور یہ حکماً مرفوع ہے۔ والحمد للہ]

گئی ہیں: مچھلی اور ٹڈی۔"

٣٢١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوبِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: ((أَكْثَرُ جُنُودِ اللّٰهِ. لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٨١٤، ابوالعوام فائد مجہول راوی ہے۔]

(٣٢١٩) سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ٹڈی دل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں کثیر تعداد والا لشکر (یعنی مخلوق) ہے۔ میں اسے نہ کھاتا ہوں اور نہ حرام ٹھہراتا ہوں۔"

٣٢٢٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي [سَعْدٍ] الْبَقَّالِ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ عَلَى الْأَطْبَاقِ. [**ضعيف الاسناد**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٢٥٨؛ الكامل لابن عدى: ٣/ ١٢٢٠ ابوسعد البقال ضعیف راوی ہے۔]

(٣٢٢٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات ٹڈی دل کو پلیٹوں میں رکھ کر ایک دوسری کو تحفے کے طور پر بھیجا کرتی تھیں۔

٣٢٢١۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَهْلِكْ كِبَارَهُ. وَاقْتُلْ صِغَارَهُ. وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ. وَاقْطَعْ دَابِرَهُ. وَخُذْ بِأَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَأَرْزَاقِنَا. إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْجَرَادَ نَثْرَةُ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ)).

(٣٢٢١) جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ٹڈی دل کے خلاف بددعا کرتے تو فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ كِبَارَهُ وَاقْتُلْ صِغَارَهُ وَاَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ)) "یا اللہ! بڑی بڑی ٹڈیوں کو تباہ کر دے، چھوٹی چھوٹی ٹڈیوں کو مار دے، ان کے انڈوں کو خراب کر دے، ان کی نسل کو ختم کر دے، ہماری معیشت اور رزق کھانے سے ان کے منہ بند کر دے، بے شک تو ہی دعاؤں کو سننے (اور قبول کرنے) والا ہے۔" ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کس طرح اللہ کے ایک لشکر کی نسل ختم کرنے کی دعا

قَالَ هَاشِمٌ: قَالَ زِيَادٌ: فَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الْحُوتَ يَنْثُرُهُ. [**موضوع**، سنن الترمذي: ۱۸۲۳؛ كتاب الموضوعات لابن الجوزي: ۳/ ۱٤ موسیٰ بن محمد سخت ضعیف راوی ہے۔]

کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ٹڈی دل سمندر کی ایک (خاص) مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتا ہے۔''

ہاشم بن قاسم نے کہا: زیاد بن عبداللہ نے فرمایا: یہی بات مجھ سے ایک آدمی نے بیان کی تھی کہ اس نے ایک مچھلی کی چھینک سے ٹڈیوں کو بکھرتے دیکھا تھا۔

۳۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ. فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ، أَوْ ضَرْبٌ مِنْ جَرَادٍ. فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُنَّ بِأَسْوَاطِنَا وَنِعَالِنَا . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُوهُ. فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ)).

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٨٥٤؛ سنن الترمذي: ٨٥٠؛ مسند احمد: ٢/ ٣٠٦ ابوالمہزم یزید متروک راوی ہے۔]

(۳۲۲۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کی معیت میں حج یا عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ (دورانِ سفر میں) ایک ٹڈی دل (کا گروہ) ہمارے سامنے آ گیا۔ ہم ان کو اپنی لاٹھیوں اور جوتوں سے مارنے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے کھاؤ، کیونکہ یہ سمندر کے شکار میں سے ہے۔''

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ.

باب: ان جانوروں کا بیان جنہیں مارنا منع ہے

۳۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ وَالضِّفْدَعِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهُدْهُدِ. [یہ روایت ابراہیم بن فضل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۲۲۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممولے، مینڈک، چیونٹی اور ہُدہُد کو مارنے (قتل کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّحْلِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ. [سنن ابي داود: ٥٢٦٧؛ مسند احمد: ١/ ٣٣٢ یہ روایت زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۲۲٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہُدہُد اور ممولا۔

۳۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(۳۲۲۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا، تو انہوں نے چیونٹیوں کی

بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ. فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ. فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: فِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ، أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟)).

پوری بستی کو جلانے کا حکم دے دیا تو اسے جلا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ آپ کو صرف ایک چیونٹی نے کاٹا اور آپ نے اس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والی پوری قوم کو ہلاک کر دیا۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَقَالَ: قَرَصَتْ. [صحيح بخاري: ٣٠١٩؛ صحيح مسلم: ٢٢٤١ (٥٨٤٩)؛ سنن ابي داود: ٥٢٦٦؛ سنن النسائي: ٤٣٦٣]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے دوسرے شیخ محمد بن یحییٰ کی سند سے بھی روایت کی ہے۔ اس میں ”قَرَصَتْهُ“ کی بجائے ”قَرَصَتْ“ ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ.

باب: چھوٹی کنکریاں (بلا وجہ) اِدھر اُدھر پھینکنے کی ممانعت

٣٢٢٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ. فَنَهَاهُ، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ. وَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا. وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ)) قَالَ: فَعَادَ. فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَ؟ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. [**صحيح**، دیکھیے حدیث: ١٧]

(٣٢٢٦) سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک عزیز نے کنکر پھینکا تو انہوں نے اسے اس کام سے منع کیا اور کہا: بلاشبہ نبی ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ نہ تو شکار کرتا ہے، نہ دشمن کو زخمی کرتا ہے، البتہ کسی کا دانت توڑ سکتا ہے یا کسی کی آنکھ کو پھوڑ سکتا ہے۔“ اس نے دوبارہ یہی حرکت کی تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں حدیث سنا رہا ہوں کہ نبی ﷺ نے اس کام سے منع فرمایا ہے، جبکہ تم نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ میں تیرے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گا۔

٣٢٢٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَقْتُلُ

(٣٢٢٧) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ نہ تو کسی چیز کو شکار کرتا ہے اور نہ کسی دشمن کو زخمی کرتا ہے، البتہ یہ کسی کی آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے یا کسی کے دانت کو توڑ سکتا ہے۔“

الصَّيْدَ وَلَا تَنْكِي الْعَدُوَّ. وَلٰكِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ السِّنَّ)). [صحيح بخاري: ٦٢٢٠، ٤٨٤١؛ صحيح مسلم: ١٩٥٤ (٥٠٥٢)؛ سنن ابي داود: ٥٢٧٠۔]

بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ.

باب: چھپکلی کو مارنے کا بیان

٣٢٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. [صحيح بخاري: ٣٣٠٧؛ صحيح مسلم: ٢٢٣٧ (٥٨٤٢)؛ سنن النسائي: ٢٨٨٨۔]

(٣٢٢٨) سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں چھپکلیاں مارنے کا حکم دیا تھا۔

٣٢٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً. وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا أَدْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الَّذِي ذَكَرَهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ)). [صحيح مسلم: ٢٢٤٠ (٥٨٤٧)؛ سنن ابي داود: ٥٢٦٣، ٥٢٦٤؛ سنن الترمذي: ١٤٨٢؛ مسند احمد: ٢/ ٣٥٥۔]

(٣٢٢٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے پہلی ضرب میں ہی چھپکلی کو مار دیا، اسے اتنی اتنی نیکیاں ملتی ہیں اور جس نے اسے دوسری ضرب میں مارا اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں (البتہ) پہلی سے کم۔ جس نے اسے تیسری ضرب میں مارا اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں (لیکن) دوسری سے کم۔''

٣٢٣٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: ((الْفُوَيْسِقَةُ)). [صحيح بخاري: ٣٣٠٦؛ صحيح مسلم: ٢٢٣٩ (٥٨٤٥)؛ سنن النسائي: ٣٨٨٩۔]

(٣٢٣٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کے بارے میں فرمایا: ''یہ فاسقہ (نقصان دہ) ہے۔''

٣٢٣١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

(٣٢٣١) فاکہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ لونڈی سائبہ سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

سَائِبَةَ، مَوْلَاةِ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا. فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا؟ قَالَتْ: نَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْأَوْزَاغَ. فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ، [لَمَّا] أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ إِلَّا أَطْفَأَتْ النَّارَ. غَيْرَ الْوَزَغِ. فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهِ. [مسند احمد: ٦/ ٨٣، ١٠٩؛ مسند ابي يعلى: ٤٣٥٨؛ ابن حبان: ٥٦٣١، یہ روایت سائبہ (مجہولۃ الحال) کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ ''آگ بھڑکانے اور چھپکلی کو مارنے کے بارے میں'' صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: صحیح بخاري: ٣٣٥٩۔]

گئیں تو انہوں نے ان کے گھر میں ایک چھوٹا نیزہ پڑا دیکھا، انہوں نے کہا: اے ام المومنین! آپ اس سے کیا کرتی ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم اس سے چھپکلیوں کو مارتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو روئے زمین کے تمام جانوروں نے اس آگ کو بجھانے کی کوشش کی سوائے چھپکلی کے۔ یہ اس آگ کو تیز کرنے اور بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتی تھی، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔

بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

باب: ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے

٣٢٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى دَخَلْتُ الشَّامَ.

[صحيح بخاري: ٥٧٨٠؛ صحيح مسلم: ١٩٣٢ (٤٩٨٨)؛ سنن ابي داود: ٣٨٠٢؛ سنن الترمذي: ١٤٧٧؛ سنن النسائي: ٤٣٣٠۔]

(٣٢٣٢) ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر ذی ناب یعنی کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سرزمینِ شام میں پہنچنے سے پہلے یہ حدیث (کسی سے) نہیں سنی تھی۔

٣٢٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، [قَالَا]: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

(٣٢٣٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر ذی ناب یعنی کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے۔''

حَرَامٌ))۔ [صحیح مسلم: ۱۹۳۳ (۱۹۹۲)؛ سنن النسائي: ۴۳۲۹۔]

۳۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ خَيْبَرَ، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

[سنن ابي داود: ۳۸۰۵؛ سنن النسائي: ۴۳۵۳، یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے، اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: صحیح مسلم: ۱۹۳٤ (٤۹۹٤)۔]

(۳۲۳۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ہر ذی ناب یعنی کچلی والے درندے اور ہر ذی مخلب، یعنی پنجے سے شکار کر کے کھانے والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الذِّئْبِ وَالثَّعْلَبِ.

باب: بھیڑیئے اور لومڑی (کی حرمت) کا بیان

۳۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ، عَنْ أَحْنَاشِ الْأَرْضِ، مَا تَقُولُ فِي الثَّعْلَبِ؟ قَالَ: ((وَمَنْ يَأْكُلُ الثَّعْلَبَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الذِّئْبِ؟ قَالَ: ((وَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ۱۷۹۲ عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف اور محمد بن اسحاق مدلس ہیں۔]

(۳۲۳۵) خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے زمین کے جنگلی جانوروں کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ لومڑی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''لومڑی کو کون کھاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بھیڑیئے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا جس آدمی میں خیر و بھلائی ہو، وہ بھیڑیئے کو کھا سکتا ہے؟''

بَابُ الضَّبُعِ.

باب: لگڑ بھگے کا بیان

۳۲۳۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ:

(۳۲۳۶) عبدالرحمٰن بن ابی عمار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے لگڑ بھگے کے متعلق پوچھا: کیا یہ بھی شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الضَّبُعِ، أَصَيْدٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث:۳۰۸۵]

اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

۳۲۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبُعِ؟ قَالَ: ((**وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبُعَ؟**)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ۱۷۹۲؛ المصنف لابن ابي شيبة: ۸/ ۹۳ عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف اور محمد بن اسحاق مدلس ہیں۔]

(۳۲۳۷) خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لگڑ بھگے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”لگڑ بھگے کو کون کھاتا ہے؟“

بَابُ الضَّبِّ.

باب: سانڈے کا بیان

۳۲۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا. فَاشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوْا مِنْهَا. فَأَصَبْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَخَذَ جَرِيْدَةً فَجَعَلَ يَعُدُّ بِهَا أَصَابِعَهُ. فَقَالَ: ((**إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ. وَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلَّهَا هِيَ**)) فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوْهَا. فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ۳۷۹۵؛ سنن النسائي: ۴۳۲۵۔]

(۳۲۳۸) ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم (ایک سفر میں) نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے سانڈے پکڑے اور انہیں بھون بھون کر کھانے لگے۔ میرے ہاتھ میں بھی ایک سانڈا آ گیا۔ میں نے اسے بھونا اور نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے ایک چھڑی لے کر اس کی انگلیاں گننی شروع کیں، پھر فرمایا: ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر زمین پر رینگنے والے جانوروں کی صورت میں تبدیل ہو گیا تھا۔ میں نہیں جانتا، شاید یہ وہی قوم ہو۔“ میں نے عرض کیا: لوگ تو اسے بھون کر کھا بھی گئے۔ (لیکن) آپ نے نہ اسے کھایا اور نہ اس سے منع فرمایا۔

۳۲۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الضَّبَّ. وَلٰكِنْ قَذِرَهُ. وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ. وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ

(۳۲۳۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سانڈے کو حرام قرار نہیں دیا، البتہ اسے ناپسند کیا ہے۔ یہ اکثر چرواہوں کی غذا ہے۔ اللہ عزوجل اس کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر سانڈا میری دسترس میں ہوتا تو میں اسے ضرور کھاتا۔

وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ. وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ.

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ. عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. نَحْوَهُ. [ضعيف الاسناد، سعید بن ابی عروبہ ورقتادہ دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے شیخ ابوسلمہ یحییٰ بن خلف رحمۃ اللہ علیہ سے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

٣٢٤٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ مَضَبَّةٌ. فَمَا تَرَى فِي الضِّبَابِ؟ قَالَ: ((بَلَغَنِي أَنَّهُ أُمَّةٌ مُسِخَتْ)) فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ. [صحيح مسلم: ١٩٥١ (٥٠٤٣)]

(٣٢٤٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اہل صفہ میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں سانڈے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ سانڈوں (کی حلت یا حرمت) کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ (گزشتہ امتوں میں سے) ایک گروہ کو مسخ کر دیا گیا تھا۔“ چنانچہ آپ نے نہ اسے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا۔

٣٢٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ [مِنْهُ]. فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ: [يَا رَسُولَ اللَّهِ] إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ. فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَرَامٌ الضَّبُّ؟ قَالَ: ((لَا. وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)). قَالَ: فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ، فَأَكَلَ مِنْهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. [صحيح بخاري: ٥٣٩١؛ صحيح مسلم: ١٩٤٥ (٥٠٣٤)؛ سنن ابي داود: ٣٧٩٤؛ سنن النسائي: ٤٣٢١۔]

(٣٢٤١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھونا ہوا ایک سانڈا پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے کھانے کے لیے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ پس آپ نے اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن یہ میرے علاقے (مکہ مکرمہ) میں نہیں ہوتا، لہٰذا میں اس کے کھانے میں کراہت (ناگواری) محسوس کرتا ہوں۔“ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خالد رضی اللہ عنہ نے اس سانڈے (کے گوشت) کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس میں سے کچھ کھایا، جبکہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ رہے تھے۔

٣٢٤٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا أُحَرِّمُ)) يَعْنِي الضَّبَّ.

[صحيح، مسند احمد: ٢/ ٩ـ١٠، نیز دیکھیے صحيح بخاري: ٥٥٣٦ وغیره۔]

(۳۲۴۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے سانڈے کی بابت فرمایا: ”میں اسے حرام قرار نہیں دیتا۔“

بَابُ الْأَرْنَبِ.

باب: خرگوش کا بیان

٣٢٤٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَنْفَجْنَا أَرْنَبًا. فَسَعَوْا عَلَيْهَا. فَلَغِبُوا. فَسَعَيْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُهَا. فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا. فَبَعَثَ بِعَجُزِهَا وَوَرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَبِلَهَا. [صحيح بخاري: ٢٥٧٢؛ صحيح مسلم: ١٩٥٣ (٥٠٥٨)؛ سنن ابي داود: ٣٧٩١؛ سنن الترمذي: ١٧٨٩؛ سنن النسائي: ٤٣١٧ـ]

(۳۲۴۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارا مر الظہران نامی وادی سے گزر ہوا تو ہم نے ایک خرگوش کو (اس کی کمین گاہ سے) دوڑایا، لوگ اس کے پیچھے بھاگے، مگر وہ تھک گئے (اور اسے پکڑنے میں ناکام رہے) میں نے اس کا پیچھا کیا، تا آنکہ اسے جالیا، پھر اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا، پھر اس کی ران اور پشت کا گوشت نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا۔

٣٢٤٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْنَبَيْنِ، مُعَلِّقُهُمَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ هَذَيْنِ الْأَرْنَبَيْنِ، فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أُذَكِّيهِمَا بِهَا. فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ أَفَآكُلُ؟ قَالَ: ((كُلْ)). [صحيح، دیکھیے حدیث: ۳۱۷۵۔]

(۳۲۴۴) محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دو خرگوش اپنے ہاتھ میں لٹکائے (یا پکڑے) ہوئے نبی ﷺ کے پاس سے گزرے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ دو خرگوش میرے ہاتھ لگے۔ انہیں ذبح کرنے کے لیے میرے پاس لوہے کی کوئی چیز (چھری وغیرہ) نہ تھی، لہٰذا میں نے انہیں ایک (دھاردار) پتھر سے ذبح کر لیا ہے۔ کیا میں انہیں کھا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”کھالو۔“

٣٢٤٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ، عَنْ أَحْنَاشِ الْأَرْضِ. مَا تَقُولُ فِي الضَّبِّ؟

(۳۲۴۵) خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے زمین کے جنگلی جانوروں کے متعلق پوچھنے کے لیے آیا ہوں۔ آپ سانڈے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام کہتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: آپ جس چیز کو حرام

قَالَ: ((لَا آكُلُهُ، وَلَا أُحَرِّمُهُ)) قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي آكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ. وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ. وَرَأَيْتُ خَلْقًا رَابَنِي)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الْأَرْنَبِ؟ قَالَ: ((لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)) قُلْتُ: فَإِنِّي آكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ. وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((نُبِّئْتُ أَنَّهَا تَدْمَى)). [یہ روایت محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عبدالکریم بن ابی المخارق کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

نہیں کہتے، میں تو اسے کھالوں گا (لیکن) اے اللہ کے رسول! آپ اسے کیوں نہیں کھاتے؟ آپ نے فرمایا: ''پہلی امتوں میں سے ایک گروہ لاپتہ ہو گیا تھا۔ (یعنی اسے مسخ کر دیا گیا تھا) اور مجھے اس (سانڈے) کی (ظاہری) شکل ایسی نظر آئی کہ جس سے مجھے شک گزرا (شاید وہ مسخ شدہ قوم یہی ہو)'' میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں اسے (بھی) نہیں کھاتا اور نہ اسے حرام کہتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: جس چیز کو آپ حرام نہیں کہتے، میں تو اسے کھالوں گا (لیکن) اے اللہ کے رسول! آپ اسے کیوں نہیں کھاتے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے خون (حیض) آتا ہے۔''

بَابُ الطَّافِي مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

باب: سمندر کا شکار مر کر سطحِ آب پر تیرنے لگے تو اس کا کیا حکم ہے؟

٣٢٤٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَحْرُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

(٣٢٤٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْجَوَادِ أَنَّهُ قَالَ: هَذَا نِصْفُ الْعِلْمِ. لِأَنَّ الدُّنْيَا بَرٌّ وَبَحْرٌ. فَقَدْ أَفْتَاكَ فِي الْبَحْرِ، وَبَقِيَ الْبَرُّ. [**صحیح**، دیکھئے حدیث: ٣٨٦، تنبیہ: ابوعبیدہ کے قول میں نظر ہے۔]

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ امام ابوعبیدہ الجواد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: یہ حدیث آدھا علم ہے، کیونکہ دنیا کے دو حصے ہیں بر اور بحر یعنی خشکی اور سمندر، رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کے ذریعے سے سمندر اور سمندری جانوروں کے متعلق بتا دیا ہے۔ اور خشکی کے متعلق تفصیل باقی ہے۔

٣٢٤٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي

(٣٢٤٧) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کو سمندر باہر پھینک دے یا وہ اس سے پیچھے

الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْهُ. وَمَا مَاتَ فِيْهِ فَطَفَا، فَلَا تَأْكُلُوْهُ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٨١٥، ابوالزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

ہٹ جائے (اور وہ کنارے پر رہ جانے کی وجہ سے مر جائے) تو تم اسے کھا سکتے ہو اور جو مر کر تیرنے لگے اسے مت کھاؤ۔"

بَابُ الْغُرَابِ.

باب: کوے (کی حرمت) کا بیان

٣٢٤٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ؟ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((فَاسِقًا)) وَاللَّهِ! مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٣١٧؛ الغيلانيات لابي بكر الشافعي: ١٠١٣۔]

(٣٢٤٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کوے کو کون کھا سکتا ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام فاسق رکھا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ پاک چیزوں میں سے نہیں۔

٣٢٤٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: [حَدَّثَنَا] الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ، وَالْعَقْرَبُ فَاسِقٌ، وَالْفَأْرَةُ فَاسِقٌ، وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ**)).

(٣٢٤٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سانپ فاسق ہے، بچھو فاسق ہے، چوہا فاسق ہے اور کوا بھی فاسق ہے۔"

فَقِيْلَ لِلْقَاسِمِ: أَيُؤْكَلُ الْغُرَابُ؟ قَالَ: مَنْ يَأْكُلُهُ؟ بَعْدَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: ((فَاسِقًا)). [**صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٢٠٩، ٢٣٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٣١٦؛ مسند عبدالله بن مبارك: ٣٠٤۔]

(راویٔ حدیث) قاسم بن محمد سے پوچھا گیا: کیا کوا کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب اللہ کے رسول ﷺ نے اسے فاسق قرار دیا ہے تو پھر اسے کون کھائے گا؟

بَابُ الْهِرَّةِ.

باب: بلی کا بیان

٣٢٥٠۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَثَمَنِهَا. [سنن ابي داود: ٣٤٨٠، ٣٨٠٧؛ سنن الترمذي: ١٢٨٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٤ یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم: (٣٢٣٣) وغیرہ۔]

(٣٢٥٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے۔

بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ.

۳۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ. وَقِيلَ: [قَدْ] قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ [ﷺ]. قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ [ﷺ]. ثَلَاثًا. فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ. فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: ((**يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ**)).

[**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۱۳۳۴]

باب: کھانا کھلانے کا بیان

(۳۲۵۱) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ لپک لپک کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں اور یہ تین بار کہا۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کو دیکھنے آیا۔ جب میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف غور سے دیکھا تو میں جان گیا کہ ایسے چہرے والا آدمی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ میں نے سب سے پہلے آپ کا یہ ارشاد سنا: ''لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کیا کرو، اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں تو تم نماز (تہجد) ادا کیا کرو۔ (ان اعمال کے نتیجے میں) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۳۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ**)). [**صحیح**، مسند احمد: ۲/ ۱۵۶؛ شعب الايمان للبيهقي: ۸۷۵۰، ۸۹۷۱ نیز دیکھئے صحیح مسلم (۲۵۶۳)]

(۳۲۵۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو، اور تم (سب مسلمان) آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو جس طرح تمہیں اللہ عزوجل نے بھائی بھائی بن کر رہنے کا حکم دیا ہے۔''

٣٢٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ [بْنُ سَعْدٍ] عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: **((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ))**. [صحيح بخاري: ١٢، ٢٨؛ صحيح مسلم: ٣٩ (١٦٠)؛ سنن ابي داود: ٥١٩٤؛ سنن النسائي: ٥٠١٥۔]

(٣٢٥٣) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام میں کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو دوسروں کو کھانا کھلائے اور جسے جانتے ہو یا نہیں جانتے (اسے یعنی ہر ایک کو) سلام کہے۔''

بَابٌ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ.

باب: ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے

٣٢٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنْبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ. وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ))**.

[صحيح مسلم: ٢٠٥٩ (٥٣٦٨)]

(٣٢٥٤) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو، دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

٣٢٥٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ. وَإِنَّ طَعَامَ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ. وَإِنَّ طَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ))**. [**ضعيف جدا**، مسند البزار: ١٢٧؛ كشف الأستار: ١١٨٥ قہرمان آل زبیر ضعیف ہے۔]

(٣٢٥٥) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو آدمیوں کا کھانا تین چار آدمیوں کو اور چار آدمیوں کا کھانا پانچ چھ آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

بَابٌ۔ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

باب: اس امر کا بیان کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

٣٢٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))**. [صحيح بخاري: ٥٣٩٧۔]

(٣٢٥٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

٣٢٥٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ))**. [صحيح مسلم: ٢٠٦٠ (٥٣٧٢)]

(٣٢٥٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔“

٣٢٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))**.
[صحيح مسلم: ٢٠٦٢ (٥٣٧٧)]

(٣٢٥٨) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ.

باب: کھانے میں عیب نکالنا منع ہے

٣٢٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ. إِنْ رَضِيَهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ.

(٣٢٥٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر وہ آپ کو پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: نُخَالِفُ فِيْهِ. يَقُوْلُوْنَ: عَنْ أَبِي حَازِمٍ.

[صحيح بخاري: ٥٤٠٩، ٣٥٦٣؛ صحيح مسلم: ٢٠٦٤ (٥٣٨٠، ٥٣٨٣)؛ سنن ابي داود: ٣٧٦٣؛ سنن الترمذي:

یہ حدیث امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ محمد بن بشار کی سند سے روایت کی ہے، نیز انہوں نے یہ حدیث اپنے شیخ ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔ محمد بن بشار رحمۃ اللہ علیہ کی سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو حازم ہیں اور ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابو یحییٰ ہیں۔

٢٠٣١-]

ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سند میں ہمارا کچھ اختلاف ہے۔ وہ لوگ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو حازم سے روایت کرتے ہیں (اور ہم ابو یحییٰ سے)۔

بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ.

باب: کھانا کھاتے وقت ہاتھ دھونے کا بیان

٣٢٦٠- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ. سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْثِرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ، وَإِذَا رُفِعَ)). [**ضعيف،** الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٠٨٤؛ اخلاق النبى ﷺ لابي الشيخ (ص: ٢١٧) جبارہ بن مغلس ضعیف ہے۔]

(٣٢٦٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا پیش کیا جائے اور جب (کھانے کے بعد) اٹھایا جائے تو وضو کرے۔''

٣٢٦١- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ. فَأُتِيَ بِطَعَامٍ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا آتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ قَالَ: ((أُرِيدُ الصَّلَاةَ)). [**حسن صحيح،** یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحيح مسلم: ٣٧٤ (٨٢٧)؛ سنن ابي داود: ٣٧٦٠؛ سنن الترمذي: ١٨٤٧-]

(٣٢٦١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے وضو کرنے کے لیے پانی لاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''میں کون سا (ابھی) نماز پڑھنا چاہتا ہوں؟''

بَابُ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا.

باب: ٹیک لگا کر کھانے (کی مذمت) کا بیان

٣٢٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا آكُلُ مُتَّكِئًا)). [صحيح بخاري: ٥٣٩٨؛ سنن ابي داود: ٣٧٦٩؛ سنن الترمذي: ١٨٣٠-]

(٣٢٦٢) ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

٣٢٦٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةً. فَجَثَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا)). [صحيح، سنن ابي داود: ٣٧٧٣؛ المختاره للمقدسی: ٩/ ٩١، ٩٢۔]

(۳۲۶۳) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بکری پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر (اس کا گوشت) کھانے لگے۔ آپ کے اس انداز کو دیکھ کر ایک اعرابی نے کہا: بیٹھنے کا یہ کیسا انداز ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے باوقار بندہ بنایا ہے، نہ کہ سرکش اور متکبر۔''

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ.

باب: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

٣٢٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَا أَنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، لَكَفَاكُمْ. فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ)). [صحيح، مسند احمد: ٦/ ١٤٣؛ سنن الدارمی: ٢٠٢٦؛ ابن حبان: ٥٢١٤۔]

(۳۲۶۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چھ ساتھیوں کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور وہ (سارا کھانا) دو ہی لقموں میں کھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ شخص "بسم اللہ" پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کے لیے کافی ہو جاتا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ "بسم اللہ" پڑھ لے۔ اگر وہ کھانے کے شروع میں "بسم اللہ" پڑھنا بھول جائے تو پھر یہ پڑھے: "بِسْمِ اللّٰهِ فِىْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ" کہ میں کھانے کے شروع میں اور آخر میں اللہ کا نام لے کر ہی کھاتا ہوں۔''

٣٢٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَا آكُلُ: ((سَمِّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٨٥٧؛ مسند احمد: ٤/ ٢٦۔]

(۳۲۶۵) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں کھانا کھا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''(کھانے سے پہلے) اللہ عزّ وجل کا نام لو (بسم اللہ پڑھو۔)''

بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ.

باب: دائیں ہاتھ سے کھانے کا بیان

٣٢٦٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ، وَ [لْيَشْرَبْ] بِيَمِينِهِ، وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ، وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ)). [**صحيح**، المعجم الاوسط: ٢٧٧١؛ مسند احمد: ٢/ ٣٣٥، ٣٤٩ نیز دیکھئے صحیح مسلم: (٢٠٢٠) وغیرہ۔]

(٣٢٦٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پیئے، (کسی سے کوئی چیز) دائیں ہاتھ سے لے اور دائیں ہاتھ (ہی) سے دے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا، دیتا اور لیتا ہے۔“

٣٢٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي: ((يَا غُلَامُ! سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)).

[صحيح بخاري: ٥٣٧٦؛ صحيح مسلم: ٢٠٢٢ (٥٢٦٩)]

(٣٢٦٧) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ابھی بچہ تھا اور نبی ﷺ کی کفالت میں تھا۔ (کھانے کے وقت) میرا ہاتھ پلیٹ میں اِدھر اُدھر گھوم رہا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھاؤ۔“

٣٢٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ)). [صحيح مسلم: ٢٠١٩ (٥٢٦٤)]

(٣٢٦٨) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بائیں ہاتھ سے مت کھایا کرو، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔“

بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ.

باب: (کھانا کھا کر) انگلیاں چاٹنے کا بیان

٣٢٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ، حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا)).

(٣٢٦٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھالے تو وہ اپنے ہاتھ کو اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک کہ وہ اپنے ہاتھ (کی انگلیاں) چاٹ نہ لے یا کسی دوسرے کو چٹوا لے۔“

قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْأَلُ عَمْرَو بْنَ

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے عمر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کو

دِيْنَارٍ: أَرَأَيْتَ حَدِيْثَ عَطَاءٍ: ((**لَا يَمْسَحْ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا**)) عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَإِنَّهُ حُدِّثْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ. قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ جَابِرٌ عَلَيْنَا. وَإِنَّمَا لَقِيَ عَطَاءٌ جَابِرًا فِي سَنَةٍ جَاوَرَ فِيهَا بِمَكَّةَ.

[صحيح بخاري: ٥٤٥٦؛ صحيح مسلم: ٢٠٣١ (٥٢٩٤)؛ سنن ابي داود: ٣٨٤٧۔]

عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرتے سنا کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی حدیث: ((**لَا يَمْسَحْ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا**)) کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ کس صحابی سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: ہم سے تو یہ جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کی گئی ہے۔ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جابر رضی اللہ عنہ کے ہمارے ہاں تشریف لانے سے پہلے ہی ہم نے یہ حدیث عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے یاد کی ہوئی ہے، جبکہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی جابر رضی اللہ عنہ سے ملاقات اسی سال ہوئی جب انہوں نے مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار کی تھی۔

٣٢٧٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَمْسَحْ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا. فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ**)).

[صحيح مسلم: ٢٠٣٣ (٥٣٠١)؛ سنن الترمذي: ١٨٠٢۔]

(٣٢٧٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی (کھانا کھائے تو) اپنا ہاتھ اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک وہ اسے (انگلیوں کو) چاٹ نہ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ.

باب: پلیٹ کو (اچھی طرح) صاف کرنے کا بیان

٣٢٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْبَرَّاءُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ. فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ، فَلَحِسَهَا، اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ**)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٨٠٤؛ مسند احمد: ٥/ ٧٦ ام عاصم مجہولہ ہے۔]

(٣٢٧١) ام عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام نبیشہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں آیا۔ ہم ایک پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”جو آدمی پلیٹ میں کھانا کھائے، پھر اسے (انگلیوں سے) چاٹ کر (اچھی طرح) صاف کرے تو وہ پلیٹ اس آدمی کے حق میں مغفرت کی دعا کرتی ہے۔“

٣٢٧٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْشَةُ

(٣٢٧٢) معلّٰی بن راشد، ابو الیمان رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی (ام عاصم) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبیشۃ الخیر سے روایت کیا جو قبیلۂ بنو ہذیل کے ایک فرد تھے۔ انہوں (ام

الْخَيْرِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ لَنَا. فَقَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا، اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ)).

[**ضعیف**، دیکھئے حدیث سابق: ۳۲۷۱]

عاصم) نے کہا: ہم ایک پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے کہ نبیشہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''جو آدمی کسی پلیٹ (برتن) میں کھانا کھائے اور پھر (انگلی سے) اسے چاٹ کر صاف کرے تو وہ برتن اس آدمی کے حق میں مغفرت کی دعا کرتا ہے۔''

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ.

باب: اپنے قریب (سامنے) سے کھانے کا بیان

۳۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا [عُبَيْدُ اللَّهِ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ، وَلَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيسِهِ)). [**ضعيف جدا**، المجروحين لابن حبان: ۲/ ۱۵٦؛ حلية الاولياء: ۳/ ۷٤؛ شعب الايمان للبيهقي: ۵۸٦۵ عبدالاعلیٰ بن اعین ضعیف راوی ہے۔]

(۳۲۷۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دسترخوان پر کھانا چن دیا جائے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے قریب (سامنے) سے کھائے، اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کے سامنے سے نہ کھائے۔''

۳۲۷٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوِيَّةِ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشٍ، عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَدَكِ. فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا. فَخَبَطْتُ يَدِي فِي نَوَاحِيهَا. فَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ)) ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانٌ مِنَ الرُّطَبِ. فَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ. فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ۱۸٤۸؛ شعب الايمان للبيهقي: ۵۸٤٤ العلاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔]

(۳۲۷٤) عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک بڑا پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت سا ثرید اور چکنائی تھی۔ ہم اس میں سے کھانے لگے تو میرا ہاتھ اس پیالے کے اطراف میں اِدھر اُدھر جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ، یہ سارا ایک ہی (قسم کا) کھانا ہے۔'' پھر (کسی دوسرے موقع پر) ایک بڑا تھال ہمارے سامنے پیش کیا گیا جس میں مختلف قسم کی تازہ کھجوریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک اس برتن میں گھومنے لگا تو آپ نے فرمایا: ''اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ، یہ کھانا ایک (قسم کا) نہیں ہے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذُرْوَةِ الثَّرِيْدِ.

باب: ثرید کے اوپر (درمیان) سے کھانے کی ممانعت کا بیان

٣٢٧٥- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ [بْنِ سَعِيْدِ] بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارِ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ الْيَحْصَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا. وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا، يُبَارَكْ فِيْهَا))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٧٧٣؛ مسند احمد: ٤/ ١٨٨؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٧-]

(٣٢٧٥) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کناروں سے کھاؤ اور اس کی (درمیانی) چوٹی رہنے دو۔ اس میں برکت ہوگی۔''

٣٢٧٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفْسِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قَسِيْمَةَ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِ الثَّرِيْدِ، فَقَالَ: **((كُلُوْا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالَيْهَا، وَاعْفُوا رَأْسَهَا. فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا))**. [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٤٩٠؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٩٠ یہ روایت شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(٣٢٧٦) واثلہ بن اسقع لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ثرید کے درمیانی حصے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''بسم اللہ پڑھ کر اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی چوٹی رہنے دو، کیونکہ اس میں برکت اوپر سے (درمیانی حصے میں) آتی ہے۔''

٣٢٧٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ، فَخُذُوْا مِنْ حَافَتِهِ، وَذَرُوا وَسَطَهُ. فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهِ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٧٧٢؛ سنن الترمذي: ١٨٠٥؛ مسند احمد: ١/ ٢٧٠-]

(٣٢٧٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب (تمہارے سامنے) کھانا رکھا جائے تو اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان والا حصہ رہنے دو، کیونکہ برکت (کھانے کے یا برتن کے) درمیان میں اترتی ہے۔''

بَابُ اللُّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ.

باب: اگر (کھانے کے دوران میں) لقمہ گر جائے تو؟

٣٢٧٨- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

(٣٢٧٨) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک ان (کے ہاتھ) سے ایک لقمہ

قَالَ: بَيْنَمَا [هُوَ] يَتَغَدَّى، إِذْ سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ. فَتَنَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى فَأَكَلَهَا. فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِينُ. فَقِيلَ: أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ. إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقِينَ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخْذِكَ اللُّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِهَذِهِ الْأَعَاجِمِ. إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ أَحَدَنَا، إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ، أَنْ يَأْخُذَهَا فَيُمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى وَيَأْكُلَهَا وَلَا يَدَعَهَا لِلشَّيْطَانِ. [**ضعيف الاسناد**، سنن الدارمي: ٢٠٣٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٢٠٠، ٢٠١ حسن کا سماع سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔]

نیچے گر گیا۔ انہوں نے اسے اٹھایا اور اس سے گرد و غبار صاف کر کے اسے کھا لیا۔ کسانوں نے ان کے اس عمل پر ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کیے۔ ان سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ امیر محترم کو سلامت رکھے، آپ کے سامنے اس قدر کھانا موجود ہے جس وجہ سے یہ کسان لوگ آپ کے لقمہ اٹھانے پر ایک دوسرے کو اشارے کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں ان عجمیوں (دین سے ناواقف لوگوں) کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی بات ترک نہیں کر سکتا۔ جب ہم میں سے کسی کا کوئی لقمہ گر جاتا تو ہم کہا کرتے تھے کہ وہ اسے اٹھا کر صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔

٣٢٧٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ، فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا**)).

[صحيح مسلم: ٢٠٣٣ (٥٣٠٣)]

(٣٢٧٩) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو وہ اس سے گرد و غبار وغیرہ کو صاف کر کے اسے کھا لے۔''

بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ.

باب: تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت کا بیان

٣٢٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((**كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ**)). [صحيح بخاري: ٣٤١١؛ صحيح مسلم: ٢٤٣١ (٦٢٧٢)؛ سنن الترمذي: ١٨٣٤؛ سنن النسائي: ٣٩٥٧۔]

(٣٢٨٠) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں سے بہت سے لوگ درجۂ کمال سے سرفراز ہوئے، لیکن عورتوں میں صرف مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ ہی کامل ہوئیں۔ بلاشبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔''

٣٢٨١۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(٣٢٨١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)). [صحيح بخاري: ٣٧٧٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٦ (٦٢٩٩)؛ سنن الترمذي: ٣٨٨٧۔]

نے فرمایا: ”عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔“

بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ.

باب: کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا بیان

٣٢٨٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ [الْمُرَادِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا، زَمَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَلِيْلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ. فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ إِلَّا أَكُفُّنَا وَسَوَاعِدُنَا وَأَقْدَامُنَا. ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

(۳۲۸۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہماری حالت یہ تھی کہ ہمیں کھانے کو بہت کم ملتا تھا۔ جب ہمیں کھانا میسر آتا تو ہاتھ صاف کرنے کے لیے ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے، ہم چکنائی والے ہاتھ اپنی ہتھیلیوں، کلائیوں اور پاؤں پر مل لیتے تھے، پھر ہم (نیا) وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: غَرِيْبٌ، لَيْسَ إِلَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ. [صحيح بخاري: ٥٤٥٧۔]

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، اسے صرف محمد بن سلمہ المصری ابوالحارث نے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ.

باب: کھانا کھانے کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے

٣٢٨٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ [رِيَاحِ] بْنِ عَبِيْدَةَ، عَنْ مَوْلًى لِأَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ)). [ضعيف، سنن الترمذي: ٣٤٥٧ حجاج بن ارطاۃ ضعیف راوی ہے۔]

(۳۲۸۳) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو (بعد میں) یہ دعا پڑھتے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ)) ”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔“

٣٢٨٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ

(۳۲۸۴) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے جب کھانا (یا کھانے کا برتن) اٹھایا جاتا تو آپ یہ

مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ أَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)). [صحيح بخاري: ٥٤٥٨؛ سنن ابي داود: ٣٨٤٩؛ سنن الترمذي: ٣٤٥٦۔]

دعا کرتے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عنهُ رَبَّنَا)) ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ایسی تعریف جو بے حد ہو، پاکیزہ ہو، بابرکت ہو، نہ کفایت کیا گیا، نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جاسکتا ہے۔ اے ہمارے رب!“

٣٢٨٥۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). [**حسن**، سنن ابي داود: ٤٠٢٣؛ سنن الترمذي: ٣٤٥٨؛ مسند احمد: ٣/ ٤٣٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٩٢، ١٩٣۔]

(٣٢٨٥) معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِي هٰذا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ)) ”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا نصیب کیا اور بغیر کسی قوت و طاقت کے مجھے (کھانا) عطا کیا۔“ تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

بَابُ الْإِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ.

باب: اکٹھے مل کر کھانا کھانے کا بیان

٣٢٨٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَدَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيٍّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ . قَالَ: ((فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ: ((فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ)).

[سنن ابي داود: ٣٧٦٤؛ مسند احمد: ٣/ ٥٠١، ولید بن مسلم کے سماع مسلسل کی تصریح نہیں ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٣٢٨٦) وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں (لیکن) سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا: ”شاید تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تم مل جل کر کھانا کھایا کرو، اور کھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو، تمہارے لیے اس کھانے میں برکت ہوگی۔“

٣٢٨٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ

(٣٢٨٧) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم مل کر کھانا کھایا کرو۔ کھانے کے وقت الگ الگ نہ ہوا کرو، کیونکہ اکٹھے رہنے میں برکت ہے۔“

سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُوْا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا. فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ)). [ضعيف جدا، یہ روایت قہرمان آل زبیر کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ.

باب: کھانے (پینے کی چیز) میں پھونک مارنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ. وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ. [ضعيف، شریک بن عبداللہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ تنبیہ: اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھیے سنن ابی داود: ۳۷۲۸۔]

(۳۲۸۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانے پینے (کی کسی چیز) میں پھونک نہیں مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

بَاب: إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ.

باب: جب خادم کھانا لے آئے تو اس میں سے اسے کچھ دینے کا بیان

۳۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ أَبَىٰ، فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ)). [صحيح، سنن الترمذي: ۱۸۵۳؛ مسند احمد: ۲/ ۴۷۳؛ مسند الحميدي: ۱۰۷۲۔]

(۳۲۸۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اسے بھی اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا چاہیے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اس (کھانے) میں سے اسے کچھ ضرور دے۔''

۳۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَحَدُكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ

(۳۲۹۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے اور بلاشبہ خادم نے (اس کھانے کی تیاری میں) مشقت اور آگ کی حرارت برداشت کی ہوتی ہے، لہٰذا آقا کو چاہیے کہ

كَفَاهُ عَنَاءَ هُ وَحَرَّهُ، فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً ،فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ)). [صحيح، مسند احمد: ٢/ ٢٤٥؛ مسند الحميدى: ١٠٧٠؛ مسند ابي يعلى: ٦٣٢٠۔]

وہ اسے بلا کر اپنے ساتھ کھلائے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک لقمہ (یعنی کچھ کھانا) اس کے ہاتھ پر رکھ دے (یعنی اسے بھی دے دے)۔''

٣٢٩١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ:حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ بِطَعَامِهِ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ، أَوْ لِيُنَاوِلْهُ مِنْهُ. فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ)). [حسن صحيح، مسند احمد: ١/ ٣٨٨؛مسند ابي يعلىٰ: ٥١٢٠۔]

(٣٢٩١) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لے کر اس کے پاس آئے تو اسے چاہیے کہ وہ خادم کو بھی اپنے ساتھ (کھانے کے لیے) بٹھالے یا تھوڑا سا کھانا اسے بھی دے دے، کیونکہ اس نے (کھانے کی تیاری میں) گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔''

بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ.

باب: میز اور دستر خوان پر کھانا کھانے کا بیان

٣٢٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ الْإِسْكَافِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ، وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ. قَالَ: فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ.

[صحيح بخاري: ٥٣٨٦؛ سنن الترمذي: ١٢٨٨۔]

(٣٢٩٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر (کھانا رکھ کر) یا چھوٹی پلیٹوں میں ڈال کر نہیں کھایا۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: پھر لوگ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دستر خوان پر۔

٣٢٩٣۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ، حَتَّى مَاتَ.

[صحيح بخاري: ٦٤٥٠؛سنن الترمذي: ٢٣٦٣۔]

(٣٢٩٣) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی میز (ڈائننگ ٹیبل) پر کھانا کھاتے نہیں دیکھا حتی کہ آپ وفات پا گئے۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ وَأَنْ يَكُفَّ يَدَهُ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ.

باب: کھانا (اور برتن وغیرہ) اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنے اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ روکنے کی ممانعت

٣٢٩٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ.

[**ضعيف جدًا**، مسند الشاميين للطبراني: ٣٥٠٤؛ الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٤٦٠ منیر بن زبیر ضعیف اور ولید بن مسلم مدلس ہیں۔]

(٣٢٩٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا (اور برتن وغیرہ) اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٢٩٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ. وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ، وَإِنْ شَبِعَ، حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ. وَلْيُعْذِرْ. فَإِنَّ الرَّجُلَ يُخْجِلُ جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ. وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ**)).

[**ضعيف جدًا**، دیکھئے حدیث: ٣٢٧٣]

(٣٢٩٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دسترخوان پر کھانا چُن دیا جائے تو دسترخوان اٹھائے جانے تک کوئی آدمی وہاں سے نہ اٹھے، اور نہ کوئی آدمی دوسروں کے فارغ ہونے سے پہلے اپنا ہاتھ کھینچے، اگرچہ وہ سیر ہو جائے۔ اگر کوئی کھانا نہ کھا سکے (یا نہ کھانا چاہتا ہو) تو اسے چاہیے کہ دوسروں سے معذرت کر لے، کیونکہ جب سب لوگ اکٹھے مل کر کھانا کھا رہے ہوں تو ایک آدمی کھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر اپنے ساتھی کو شرمندہ کر دیتا ہے، پھر وہ بھی اپنا ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ ممکن ہے کہ اسے ابھی مزید کھانے کی حاجت ہو۔''

بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ.

باب: جو شخص سوئے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو، اس کا حکم

٣٢٩٦ـ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَسِيمٍ الْجَمَّالُ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَلَا، لَا يَلُومَنَّ امْرُؤٌ إِلَّا نَفْسَهُ. يَبِيتُ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ**)). [**حسن بما بعده**، مسند ابي يعلى: ٦٧٤٨ یہ حدیث اپنے شاہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھئے حدیث: ٣٢٩٧۔]

(٣٢٩٦) سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! جو آدمی اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کے ہاتھ پر (کھانے کی) چکنائی ہو (اور اس کی وجہ سے اسے کوئی حادثہ پیش آ جائے) تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

٣٢٩٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

(٣٢٩٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ، فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٨٥٢؛ سنن الترمذي: ١٨٦١؛ ابن حبان: ١٣٥٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٣٧۔]

فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ پر (کھانے کی) چکنائی رہ گئی اور اس نے اپنا ہاتھ نہیں دھویا، پھر اسے کچھ ہو گیا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ.

باب: دوسروں کو کھانے کی پیش کش کرنے کا بیان

٣٢٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ. فَعَرَضَ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ. فَقَالَ: ((**لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا**)). [**حسن**، مسند احمد: ٦/ ٤٥٣؛ مسند الحميدى: ٣٦٧۔]

(٣٢٩٨) اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، آپ نے ہمیں اسے کھانے کی پیش کش کی تو ہم نے عرض کیا: ہمیں بھوک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کیا کرو۔''

٣٢٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ -رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ- قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ: ((**ادْنُ فَكُلْ**)) فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ. فَيَا لَهْفَ نَفْسِي هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [**حسن صحيح**، دیکھئے حدیث: ١٦٦٧]

(٣٢٩٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو بنو عبد الاشہل قبیلے سے تھے، ان کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ دن کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''آؤ کھانا کھاؤ۔'' میں نے عرض کیا: میں تو روزے سے ہوں۔ کاش! میں (نفلی روزہ چھوڑ دیتا اور) رسول اللہ ﷺ کے کھانے میں سے کچھ کھانے کی سعادت حاصل کر لیتا۔

بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: مسجد میں کھانے (پینے) کے جواز کا بیان

٣٣٠٠۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ:

(٣٣٠٠) عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد میں روٹی اور گوشت

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادِ الْحَضْرَمِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ يَقُوْلُ: كُنَّا نَأْكُلُ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فِي الْمَسْجِدِ، الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ.

[صحيح، مسند احمد: ٤/ ١٩١؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٥٤١؛ شمائل ترمذي: ١٥٦؛ ابن حبان: ١٦٥٧-]

(وغیرہ) کھالیا کرتے تھے۔

بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا.

۳۳۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ، سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي. وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. [صحيح، سنن الترمذي: ١٨٨٠؛ سنن الدارمي: ١٢٣٢؛ مسند احمد: ٢/ ١٠٨-]

باب: کھڑے ہو کر کھانے کا بیان

(۳۳۰۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے چلتے کھالیا کرتے تھے، اور کھڑے کھڑے پی لیا کرتے تھے۔

بَابُ الدُّبَّاءِ.

۳۳۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: أَنْبَأَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقَرْعَ. [صحيح، مسند احمد: ٣/ ١٧٤، ٢٦٤-]

باب: کدو کھانے کا بیان

(۳۳۰۲) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔

۳۳۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَعَثَتْ مَعِي أُمُّ سُلَيْمٍ، بِمِكْتَلٍ فِيهِ رُطَبٌ، إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ أَجِدْهُ. وَخَرَجَ قَرِيبًا إِلَى مَوْلًى لَهُ. دَعَاهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا. فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ. قَالَ فَدَعَانِي لِآكُلَ مَعَهُ. قَالَ: وَصَنَعَ ثَرِيْدَةً بِلَحْمٍ وَقَرْعٍ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَجْمَعُهُ فَأُدْنِيهِ مِنْهُ. فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ. وَوَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقْسِمُ، حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِهِ.

[صحيح، مسند احمد: ٣/ ١٠٨، نیز دیکھئے صحيح بخاري:

(۳۳۰۳) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے میرے ہاتھ کھجوروں کا ایک ٹوکرا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوایا، میری آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ آپ قریب ہی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔ اس نے آپ کو کھانے پر بلایا تھا۔ میں آپ کے پاس وہیں حاضر ہوگیا۔ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی اپنے ساتھ کھانا کھانے کی پیش کش کی۔ اس غلام نے کدو اور گوشت کا ثرید تیار کیا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ کو کدو پسند ہے تو میں برتن کے اطراف میں کدو کے ٹکڑے جمع کر کے آپ کے سامنے کرنے لگا۔ جب ہم کھانا کھا کر فارغ

(۲۰۹۲) وغیرہ۔]

ہوئے تو آپ اپنے گھر تشریف لے آئے۔ میں نے کھجوروں کا ٹوکرا آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ خود بھی اس میں سے کھانے لگے اور لوگوں میں بھی تقسیم کرنے لگے حتی کہ ساری کھجوریں تقسیم کر کے فارغ ہو گئے۔

٣٣٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ، وَعِنْدَهُ هَذَا الدُّبَّاءُ. فَقُلْتُ: أَيُّ شَيْءٍ هَذَا؟ قَالَ: ((**هَذَا الْقَرْعُ. هُوَ الدُّبَّاءُ. نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا**)). [مسند احمد: ٤/ ٣٥٢؛ شمائل ترمذي: ١٥٢ یہ روایت اسماعیل بن ابی خالد کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۳۰۴) حکیم بن جابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہوا۔ آپ کے پاس کدو پڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ قرع (کدو) ہے، یہ دبّاء (کدو) ہے۔ ہم اس کے ساتھ اپنے سالن میں اضافہ کرتے ہیں۔''

بَابُ اللَّحْمِ.

باب: گوشت کھانے کا بیان

٣٣٠٥۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنِي مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَشْجَعَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّحْمُ**)). [**ضعيف جدا**، كتاب الموضوعات لابن الجوزى: ٢/ ٣٠٢؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ١٨/٥ سلیمان بن عطاء منکر الحدیث ہے۔]

(۳۳۰۵) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت اہلِ دنیا اور اہلِ جنت کے کھانوں کا سردار (یعنی سب سے بہتر) ہے۔''

٣٣٠٦۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَشْجَعَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: مَا دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى لَحْمٍ قَطُّ، إِلَّا أَجَابَ، وَلَا أُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ، إِلَّا قَبِلَهُ. [**ضعيف جدا**، دیکھئے حدیث سابق: ۳۳۰۵]

(۳۳۰۶) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی گوشت کھانے کی دعوت دی گئی یا آپ کی خدمت میں گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا گیا تو آپ نے اسے قبول ہی فرمایا۔

بَابُ أَطَايِبِ اللَّحْمِ.

۳۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ، بِلَحْمٍ. فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا. [صحيح بخاري: ٤٧١٢؛ صحيح مسلم: ١٩٤ (٤٨٠)؛ مطولاً؛ سنن الترمذي: ١٨٣٧۔]

باب: سب سے عمدہ گوشت کا بیان

(۳۳۰۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں گوشت لایا گیا، اس میں سے آپ کو ذراع یعنی دستی کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اسے دانتوں سے نوچ کر تناول فرمایا۔

۳۳۰۸۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مِسْعَرٍ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ فَهْمٍ [قَالَ:]۔ وَأَظُنُّهُ يُسَمَّى مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ۔ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُوْرًا أَوْ بَعِيْرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: وَالْقَوْمُ يُلْقُوْنَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ اللَّحْمَ، يَقُوْلُ: ((**أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ**)). [مسند احمد: ١/ ٢٠٣؛ شمائل ترمذي: ١٦٢؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٦٥٧ محمد بن عبداللہ بن رافع حسن الحدیث راوی ہیں، لہٰذا اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

(۳۳۰۸) عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کھلانے کے لیے ایک اونٹ ذبح کیا ہوا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ایک دفعہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے اپنے خیال کے مطابق عمدہ گوشت پیش کر رہے تھے، تب میں نے آپ کو فرماتے سنا: ''سب سے عمدہ گوشت پُشت کا گوشت ہوتا ہے۔''

بَابُ الشِّوَاءِ.

۳۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَعْلَمُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ رَأَى شَاةً سَمِيْطًا، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[صحيح بخاري: ٦٤٥٧۔]

باب: بھُنے ہوئے گوشت کا بیان

(۳۳۰۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی سالم بھُنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپ اللہ عزّ وجل کے پاس چلے گئے۔

۳۳۱۰۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ. وَلَا حُمِلَتْ

(۳۳۱۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے بھُنا ہوا گوشت کبھی نہیں اٹھایا گیا جو کھانے سے بچ گیا ہو۔ اور نہ کبھی آپ کے بچھانے کے لیے عمدہ قالین ہمراہ

مَعَهُ طِنْفِسَةٌ . [ضعيف الاسناد، الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٠٨٤، اخلاق النبیﷺ لابي الشيخ (ص: ٤١٣) جبارة بن مغلس ضعیف ہے۔]

لے جایا گیا۔

٣٣١١ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: أَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ [لَحْمًا] قَدْ شُوِيَ . فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ. ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ [مسند احمد: ٤/ ١٩٠؛ شمائل ترمذي: ١٥٦، یہ روایت ابن لہیعہ کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٣١١) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے زمین پر پڑی ہوئی کنکریوں سے ہی ہاتھ صاف کر لیے اور (نیا) وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

بَابُ الْقَدِيْدِ.

باب: خشک گوشت کا بیان

٣٣١٢ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّﷺ رَجُلٌ . فَكَلَّمَهُ . فَجَعَلَ تُرْعَدُ فَرَائِصُهُ . فَقَالَ لَهُ: **((هَوِّنْ عَلَيْكَ. فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ. إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيْدَ))**.

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ إِسْمَعِيْلُ وَحْدَهُ وَصَلَهُ. [المستدرك للحاكم: ٣/ ٤٨، ٢/ ٤٦٦؛ العلل للدارقطني: ٦/ ١٩٤ اسماعیل بن ابی خالد کی تدلیس (عن) کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٣٣١٢) ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے ہم کلام ہوا (تو آپ سے مرعوب ہو کر) اس کے کندھے کانپنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھبراؤ نہیں، میں کوئی بادشاہ نہیں، میں تو ایک (سادہ سی) عورت کا بیٹا ہوں، جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔“

امام ابو عبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کے راوی اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو موصولاً روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

٣٣١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ. أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَيَأْكُلُهُ رَسُوْلُ اللَّهِﷺ ، بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ. [صحيح، دیکھیے حدیث:٣١٥٩]

(٣٣١٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم قربانی کے جانور کے پائے سنبھال کر رکھ لیتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ پندرہ دن بعد انہیں تناول فرماتے۔

بَابُ الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ.

باب: کلیجی اور تلی کا بیان

٣٣١٤- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ. فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ. وَأَمَّا الدَّمَانِ. فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ)). [یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ تفصیلی فوائد کے لیے دیکھیے حدیث:٣٢١٨]

(٣٣١٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے دو مردہ چیزیں اور دو قسم کے خون حلال ہیں۔ دو مردہ چیزوں سے مچھلی اور ٹڈی مراد ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔“

بَابُ الْمِلْحِ.

باب: نمک کا بیان

٣٣١٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ أُرَاهُ مُوسَى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ)). [**ضعيف**، الكامل لابن عدي: ٥/ ١٨٨٧؛ مسند الشهاب: ١٣٢٧ عیسیٰ بن ابی عیسیٰ متروک الحدیث راوی ہے۔]

(٣٣١٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نمک تمہارے سالن کا سردار ہے۔“

بَابُ الْإِئْتِدَامِ بِالْخَلِّ.

باب: سرکے کو سالن کے طور پر استعمال کرنے کا بیان

٣٣١٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)). [صحيح مسلم: ٢٠٥١ (٥٣٥٠)؛ سنن الترمذي: ١٨٤٠-]

(٣٣١٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ بہترین سالن ہے۔“

٣٣١٧- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٨٢٠؛ سنن الترمذي: ١٨٤٢؛ مسند احمد: ٣/ ٣٧١-]

(٣٣١٧) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ بہترین سالن ہے۔“

٣٣١٨- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا

(٣٣١٨) ام سعد (جمیلہ بنت سعد بن ربیع) رضی اللہ عنہا کا بیان ہے

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا، عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا عِنْدَهَا. فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟)) قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ. اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ. فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي. وَلَمْ يَفْتَقِرْ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ)). [**موضوع**، محمد بن زاذان متروک الحدیث راوی ہے۔]

کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ میں بھی ان کے ہاں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی کھانا ہے؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمارے ہاں روٹی، کھجور اور سرکہ موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ بہترین سالن ہے۔ یا اللہ! سرکے میں برکت فرما، کیونکہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن تھا۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ (یعنی اس گھر والے لوگ) غریب نہیں۔''

بَابُ الزَّيْتِ.

باب: روغن زیتون کا بیان

٣٣١٩۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((ائْتَدِمُوْا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٨٥١؛ عبد بن حميد: ١٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٢٢؛ المختاره للمقدسی: ١/ ١٧٥۔]

(٣٣١٩) عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روغن زیتون کو بطور سالن استعمال کیا کرو اور اسے (اپنے سر اور بدن پر) لگایا کرو، کیونکہ وہ ایک بابرکت درخت سے حاصل ہوتا ہے۔''

٣٣٢٠۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ)). [**ضعيف جدا**، المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩٨؛ اتحاف الخيره: ٤٨٨٦ عبداللہ بن سعید المقبری ضعیف ہے۔]

(٣٣٢٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روغن زیتون کھایا کرو اور (اپنے سر اور جسم پر) لگایا کرو، کیونکہ وہ بابرکت ہے۔''

بَابُ اللَّبَنِ.

باب: دودھ کا بیان

٣٣٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْدٍ الرَّاسِبِيِّ: حَدَّثَتْنِي مَوْلَاتِي أُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ قَالَ: ((بَرَكَةٌ أَوْ

(٣٣٢١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے: ''ایک یا دو برکتیں ہیں۔''

بَرَكَتَانِ)) . [ضعيف، مسند احمد: ٦/ ١٤٥؛ تهذيب الكمال للمزي: ٢٢/ ٤٧٢ ، ام سالم مجہولہ ہے۔]

٣٣٢٢ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ. فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزِئُ، مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، إِلَّا اللَّبَنُ)).

[سنن ابي داود: ٣٧٣٠؛ سنن الترمذي: ٣٤٥٥؛ مسند احمد: ١/ ٢٢٠؛ مسند الحميدى: ٤٨٢؛ الفوائد لابي عبدالله القرشي: ٢٥/ ١١٣/ ٢ كتاب العلل لابي حاتم: ٥/ ١٤٨٢ یہ روایت کئی علتوں کی وجہ سے ضعیف ہے، مثلاً ابن جریج وغیرہ کی تدلیس اوراس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔]

(٣٣٢٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس بندے کو کھانے کی کوئی چیز مہیا کرے تو وہ یہ پڑھے: ((اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ)) ''یا اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر رزق عطا فرما۔'' اور اللہ تعالیٰ جس آدمی کو دودھ پلائے تو وہ (دودھ پینے کے بعد) یوں دعا کرے: ((اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ)) ''یا اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور ہمیں یہ مزید عطا فرما۔'' میں نہیں جانتا کہ دودھ کے سوا دوسری کوئی بھی چیز کھانے اور پینے کی دونوں ضرورتیں پورا کرتی ہو۔''

بَابُ الْحَلْوَاءِ.

باب: میٹھے کا بیان

٣٣٢٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا: [حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ:] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ . [صحيح بخاري: ٥٤٣١؛ صحيح مسلم: ١٤٧٤ (٣٦٧٩)؛ سنن ابي داود: ٣٧١٥؛ سنن الترمذي: ١٨٣١۔]

(٣٣٢٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھی چیزیں اور شہد پسند تھا۔

بَابُ الْقِثَّاءِ وَالرُّطَبِ يُجْمَعَانِ.

باب: ککڑی اور تازہ کھجوریں ملا کر کھانے کا بیان

٣٣٢٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ،

(٣٣٢٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میری والدہ (ام رومان رضی اللہ عنہا) مجھے موٹا کرنے کی تدبیر کرتی رہتی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلسُّمْنَةِ. تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلْتُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ . فَسَمِنْتُ كَأَحْسَنِ سِمْنَةٍ. [صحيح، سنن ابي داود: ٣٩٠٣؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٧٢٥-]

تھیں، تا کہ میری رخصتی کر کے مجھے رسول اللہ ﷺ کے ہاں روانہ کریں۔ مگر کسی بھی طرح ان کا یہ مقصد پورا نہ ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے (کھیرا) ککڑی تازہ کھجوروں کے ساتھ کھائی تو میں مناسب حد تک فربہ ہوگئی۔

٣٣٢٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ [صحيح بخاري: ٥٤٤٠؛ صحيح مسلم: ٢٠٤٣ (٥٣٣٠)؛ سنن ابي داود: ٣٨٣٥؛ سنن الترمذي: ١٨٤٤-]

(۳۳۲۵) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی (کھیرا) کھاتے دیکھا۔

٣٣٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبِطِّيخِ. [صحيح، اخلاق النبى ﷺ لابي الشيخ (ص: ٢١٥)؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢/ ١٦٢؛ نیز دیکھیے سنن ابي داود: (٣٨٣٦)؛ سنن الترمذي: (١٨٤٣)]

(۳۳۲۶) سہل بن سعد (ساعدی) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کے ساتھ تازہ کھجوریں کھایا کرتے تھے۔

بَابُ التَّمْرِ.

باب: کھجور کا بیان

٣٣٢٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ**)). [صحيح مسلم: ٢٠٤٦ (٥٣٣٦)؛ سنن ابي داود: ٣٨٣٠؛ سنن الترمذي: ١٨١٥-]

(۳۳۲۷) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں، اس گھر والے لوگ بھوکے (تنگ دست وفقیر) ہیں۔“

٣٣٢٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

(۳۳۲۸) سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں، وہ اس گھر کی طرح ہے جس

عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ)). [حسن، المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٢٩٩، نیز دیکھئے صحیح مسلم: (٢٠٤٦/ ٥٣٣٧)]

میں کھانے کو کچھ نہ ہو۔‘‘

بَابُ إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ.

باب: جب (موسم کا) پہلا پھل آئے

٣٣٢٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ. أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ)) ثُمَّ يُنَاوِلُهُ أَصْغَرَ مَنْ بِحَضْرَتِهِ مِنَ الْوِلْدَانِ. [صحيح مسلم: ١٣٧٣ (٣٣٣٥)]

(٣٣٢٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب (موسم کا) پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ)) ’’یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مدّ اور ہمارے صاع میں برکت فرما۔ برکت کے ساتھ (مزید) برکت فرما۔‘‘ پھر جو بچے حاضرِ خدمت ہوتے آپ وہ پھل ان میں سب سے چھوٹے بچے کو عنایت فرماتے۔

بَابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالتَّمْرِ.

باب: تازہ اور خشک کھجور ملا کر کھانے کا بیان

٣٣٣٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ. كُلُوا الْخَلَقَ بِالْجَدِيدِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُولُ: بَقِيَ ابْنُ آدَمَ حَتّٰى أَكَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِيدِ)). [السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٧٢٤؛ شعب الايمان للبيهقي: ٥٩٩٩؛ الضعيفه للالبانى: ٢٣١، یحییٰ بن محمد بن قیس ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٣٣٣٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تازہ اور خشک کھجور اکٹھی کھایا کرو۔ پرانے پھل کو تازہ پھل کے ساتھ ملا کر کھایا کرو، کیونکہ (اس سے) شیطان کو غصہ آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آدم کا بیٹا جیتا رہا حتیٰ کہ اس نے تازہ کے ساتھ ساتھ پرانا پھل بھی کھایا۔‘‘

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ.

باب: (اجتماعی کھانے کی صورت میں) دو دو کھجوریں کھانے کی ممانعت

٣٣٣١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

(٣٣٣١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

[صحيح بخاري:٢٤٨٩؛ صحيح مسلم:٢٠٤٥ (٥٣٣٣)؛ سنن ابي داود:٣٨٣٤؛ سنن الترمذي:١٨١٤-]

نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دودو کھجوریں اکٹھی کھائے۔

٣٣٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: [حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ:] حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ حَدِيْثُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى، عَنِ الْإِقْرَانِ. يَعْنِي فِي التَّمْرِ. [**صحيح**، مسند احمد:١/ ١٩٩؛ مسند ابي يعلىٰ:١٥٧٤؛ المستدرك للحاكم:٤/ ١١٩، ١٢٠، نیز دیکھئے حدیث سابق:٣٣٣١]

(٣٣٣٢) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور نبی ﷺ کو ان کی باتیں بہت بھلی لگتی تھیں، ان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو دو کھجوریں اکٹھی کھانے سے منع فرمایا۔

بَابُ تَفْتِيْشِ التَّمْرِ.

باب: کھجوروں کو صاف کر کے کھانے کا بیان

٣٣٣٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ، فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود:٣٨٣٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي:٧/ ٢٨١-]

(٣٣٣٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کی خدمت میں پرانی (خشک) کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ان کو صاف کر کے کھانے لگے۔

بَابُ التَّمْرِ بِالزُّبْدِ.

باب: کھجور کو مکھن کے ساتھ کھانے کا بیان

٣٣٣٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنَىْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قَطِيْفَةً لَنَا. صَبَبْنَاهَا لَهُ صَبًّا. فَجَلَسَ عَلَيْهَا. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا . وَقَدَّمْنَا لَهُ زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ

(٣٣٣٤) عبداللہ بن بسر سلمی اور عطیہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کے بیٹھنے کے لیے نیچے (زمین پر) ایک چادر بچھا دی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے، اسی اثنا میں اللہ عزوجل نے ہمارے گھر میں آپ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں، آپ کو مکھن بہت پسند تھا۔ آپ پر

الزُّبْدَ، ﷺ. [صحيح، سنن ابي داود:٣٨٣٧؛ المختاره للمقدسي:٩/ ٦٦، ٦٧-]

اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو۔

بَابُ الْحُوَّارَى.

باب: میدے کا بیان

٣٣٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: هَلْ رَأَيْتَ النَّقِيَّ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّقِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مُنْخُلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ. فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ. [صحيح بخاري:٥٤١٣؛ سنن الترمذي:٢٣٦٤-]

(٣٣٣٥) ابوحازم (سلمہ بن دینار) رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے میدے کی روٹی دیکھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک میدے کی روٹی دیکھی بھی نہ تھی۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے ہاں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک چھلنی بھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے دریافت کیا تو آپ لوگ جو کا اَن چھنا آٹا کیسے کھا لیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم اس میں پھونک مارتے، اس سے جو بھوسی (چھان) اڑنے ہوتے اڑ جاتے جو باقی بچتا ہم اسے بھگو (کر گوندھ) لیتے تھے۔

٣٣٣٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ [أَنَّ] حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ، أَنَّهَا غَرْبَلَتْ دَقِيقًا. فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا. فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟)) قَالَتْ: طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا. فَقَالَ: ((رُدِّيهِ فِيهِ، ثُمَّ اعْجِنِيهِ)). [**حسن الاسناد**، حلية الاولياء: ٢/ ٦٧، ٦٨؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٥/ ٨٧؛ كتاب الزهد لابن المبارك: ٥٥-]

(٣٣٣٦) سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آٹا چھان کر نبی ﷺ کے لیے روٹی تیار کی آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم اپنے علاقے (حبشہ) میں ایسا ہی کھانا بناتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ کے لیے بھی اسی طرح کی روٹی پکا دوں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے دوبارہ آٹے میں ڈال دو، پھر اسے گوندھو۔''

٣٣٣٧- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو الْجَمَاهِرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيفًا مُحَوَّرًا، بِوَاحِدٍ مِنْ عَيْنَيْهِ،

(٣٣٣٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی کھانا تو دور کی بات، اپنی ایک آنکھ سے دیکھی بھی نہیں حتی کہ اللہ کے پاس چلے گئے۔

حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. [ضعيف الاسناد، سعید بن بشیر ضعیف اور قتادہ مدلس ہیں۔]

بَابُ الرُّقَاقِ.

باب: پھلکوں (چپاتیوں) کا بیان

٣٣٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ، عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ، النَّحَّاسُ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: زَارَ أَبُوهُرَيْرَةَ قَوْمَهُ أَبْيَنَا يَعْنِي قَرْيَةً [أَظُنُّهُ قَالَ يُنَا] فَأَتَوْهُ بِرُقَاقٍ مِنْ رُقَاقِ الْأُوَلِ. فَبَكَى وَقَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

[ضعيف الاسناد، مسند ابي يعلىٰ:٦٤٧٧، عثمان بن عطاء الخراسانی ضعیف راوی ہے۔]

(٣٣٣٨) عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں سے ملنے غالباً یناً بستی گئے۔ لوگوں نے ان کی خدمت میں پہلے سے پکی ہوئی باریک چپاتیاں یعنی پھلکے پیش کیے، وہ یہ چپاتیاں دیکھ کر رو دیئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تو اپنی آنکھوں سے ایسی روٹیاں دیکھی بھی نہیں تھیں۔

٣٣٣٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَقُ: وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ. وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: وَخِوَانُهُ مَوْضُوعٌ فَقَالَ يَوْمًا: كُلُوا. فَمَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا، بِعَيْنِهِ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. وَلَا شَاةً سَمِيطًا قَطُّ. [یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث:٣٣٠٩]

٣٣٣٩: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاتے۔ اسحاق بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ ہم وہاں جاتے تو ان کا نان بائی (باورچی) کھڑا ہوتا۔ احمد بن سعید دارمی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ ہم وہاں جاتے تو ان کا دسترخوان لگا ہوتا۔ ایک دن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے پاس جانے تک کبھی باریک چپاتی یا سالم بھنی ہوئی بکری اپنی آنکھ سے دیکھی بھی ہو۔

بَابُ الْفَالُوذَجِ.

باب: فالوذج کا بیان

٣٣٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ السُّلَمِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا سَمِعْنَا بِالْفَالُوذَجِ، أَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَام، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ تُفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ فَيُفَاضُ عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا. حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الْفَالُوذَجَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَمَا الْفَالُوذَجُ)) قَالَ: يَخْلِطُونَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيعًا.

٣٣٤٠: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے فالوذج کا نام پہلی مرتبہ اس وقت سنا جب جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس آ کر فرمایا: آپ کی امت زمین پر فتوحات کرے گی اور انہیں دنیا کثرت سے ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ فالوذج کھائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فالوذج کیا ہوتا ہے۔'' جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ گھی اور شہد کو ملا دیں گے۔ یہ سن کر نبی ﷺ رو دیئے۔

فَشَهِقَ النَّبِيُّ ﷺ لِذٰلِكَ شَهْقَةً. [كتاب الموضوعات لابن الجوزی: ۲۱/۳، سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۱۱/ ۴۰۴، ۴۰۵ و قال: "حدیث منکر" عثمان بن یحییٰ ضعیف و مجہول کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

بَابُ الْخُبْزِ الْمُلَبَّقِ بِالسَّمْنِ.

۳۳۴۱۔ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ: **((وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةٍ بِسَمْنٍ نَأْكُلُهَا))** قَالَ: فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهُ. فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا السَّمْنُ؟))** قَالَ: فِي عُكَّةِ ضَبٍّ. [قَالَ:] فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ. [**ضعيف (جدًا)**، سنن ابي داود:۳۸۱۸؛ السنن الکبریٰ للبیهقي:/ ۳۲۶، ایوب بن خوط متروک راوی ہے۔]

باب: گھی ملی روٹی (پراٹھے) کا بیان

(۳۳۴۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارے پاس بھوری گندم کی گھی ملی روٹی ہوتی اور ہم وہ کھاتے۔'' ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ کی یہ بات سنی تو اس نے ایسی روٹی پکوائی اور آپ کی خدمت میں لاکر پیش کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گھی کس چیز (برتن) میں رکھا تھا؟'' اس نے عرض کیا: سانڈھے کی کھال سے بنی ہوئی ایک کُپی میں۔ آپ نے یہ سن کر اس روٹی کو کھانے سے انکار کردیا۔

۳۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَنَعَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزَةً، وَصَنَعَتْ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ. ثُمَّ قَالَتْ: اذْهَبْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَادْعُهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أُمِّي تَدْعُوكَ. قَالَ: فَقَامَ، وَقَالَ: لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ: **((قُومُوا))** قَالَ: فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا فَأَخْبَرْتُهَا. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: **((هَاتِي مَا صَنَعْتِ))** فَقَالَتْ: إِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحْدَكَ. فَقَالَ: **((هَاتِيهِ))** فَقَالَ: **((يَا أَنَسُ! أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً عَشَرَةً))** قَالَ: فَمَا زِلْتُ أُدْخِلُ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً. فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. وَكَانُوا ثَمَانِينَ. [**صحیح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح

(۳۳۴۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے لیے ایک روٹی پکائی، جس میں انہوں نے کچھ گھی بھی ڈالا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: جا کر نبی ﷺ کو بلا لاؤ۔ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری والدہ آپ کو بلا رہی ہیں۔ آپ اٹھے اور وہاں جتنے لوگ موجود تھے، آپ نے سب سے فرمایا: ''تم بھی ساتھ چلو۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جلدی جلدی ان سے پہلے گھر جا پہنچا اور اپنی والدہ کو ساری صورت حال سے آگاہ کردیا۔ نبی ﷺ نے آ کر فرمایا: ''تم نے جو کھانا تیار کیا ہے پیش کرو۔'' میری والدہ نے عرض کیا: میں نے تو صرف آپ کے لیے یعنی صرف ایک آدمی کی ضرورت کا کھانا تیار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ لاؤ تو سہی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''انس (رضی اللہ عنہ)! دس دس آدمیوں کو میرے

بخاري:٣٥٧٨؛ صحيح مسلم:٢٠٤٠ (٥٣١٦)؛ سنن الترمذي:٣٦٣٠؛ مسند احمد:٣/ ١٤٧، وغيره۔]

پاس اندر بلاؤ۔'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دس دس آدمیوں کو بلاتا رہا، وہ لوگ کھانا کھا کر جاتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے۔ ان کی تعداد اسی تھی۔

بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ.

باب: گندم کی روٹی کا بیان

٣٣٤٣- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحِنْطَةِ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ. [صحيح مسلم: ٢٩٧٦ (٧٤٥٧)؛ سنن الترمذي:٢٣٥٨۔]

(۳۳۴۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نبی ﷺ نے کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ کو فوت کر دیا۔

٣٣٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، حَتَّى تُوُفِّيَ ﷺ. [صحيح بخاري:٥٤١٦؛ صحيح مسلم: ٢٩٧٠(٧٤٤٣)]

(۳۳۴۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آل محمد ﷺ نے مدینہ منورہ آنے کے بعد کبھی مسلسل تین رات (یا دن) گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

بَابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ.

باب: جو کی روٹی کا بیان

٣٣٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ، فِي رَفٍّ لِي. فَأَكَلْتُ مِنْهُ، حَتَّى طَالَ عَلَيَّ. فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ. [صحيح بخاري: ٣٠٩٧؛ صحيح مسلم:٢٩٧٣(٧٤٥١)؛ سنن الترمذي: ٢٤٦٧۔]

(۳۳۴۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ فوت ہوئے تو میرے گھر میں انسان کے کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی، سوائے میری الماری میں پڑے تھوڑے سے جو کے۔ میں انہی میں سے لے کر کھاتی رہی حتی کہ کافی عرصہ گزر گیا، بالآخر میں نے انہیں (صاع یا مد سے) ماپ لیا تو اس کے بعد وہ جلدی ختم ہو گئے۔

٣٣٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ

(۳۳۴۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یعنی آپ کی پوری زندگی میں آل محمد ﷺ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ حَتَّى قُبِضَ. [صحيح مسلم: ٢٩٧٠ (٧٤٤٥)؛ سنن الترمذي: ٢٣٥٧۔]

٣٣٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ الْعَشَاءَ. وَكَانَ عَامَّةَ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيْرِ. [**حسن**، سنن الترمذي: ٢٣٦٠ و شمائل: ١٤٧؛ مسند احمد: ١/ ٢٥٥۔]

(٣٣٤٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل کئی راتیں خالی پیٹ (بغیر کچھ کھائے) گزار دیتے تھے۔ اور آپ کے اہل خانہ کو بھی رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا، جبکہ لوگوں کی عام خوراک جو کی روٹی ہوتی تھی۔

٣٣٤٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ [وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ]: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ نُوْحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّوفَ، وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ. وَقَالَ: أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشِعًا وَلَبِسَ خَشِنًا. فَقِيلَ لِلْحَسَنِ: مَا الْبَشِعُ؟ قَالَ: غَلِيظُ الشَّعِيْرِ. مَا كَانَ يُسِيغُهُ إِلَّا بِجُرْعَةِ مَاءٍ. [**ضعيف**، الكامل لابن عدى: ٧/ ٢٥٠٨، ٢٥٠٩، نوح بن ذکوان ضعیف اور یوسف بن ابی کثیر مجہول راوی ہے۔]

(٣٣٤٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اونی لباس زیب تن فرماتے اور مرمت شدہ جوتے پہن لیا کرتے تھے، نیز فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر ایسا کھانا کھایا جو قدرے سخت ہوتا اور آپ نے موٹا اور کھردرا لباس زیب تن فرمایا۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ سخت کھانے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو کی موٹی روٹی جو پانی کے بغیر حلق سے نیچے نہیں اترتی تھی۔

بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَرَاهَةِ الشِّبَعِ.

باب: کھانے میں اعتدال اور سیر ہو کر کھانے کی کراہت کا بیان

٣٣٤٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يكَرِبَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ. حَسْبُ الْآدَمِيِّ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ. فَإِنْ غَلَبَتِ الْآدَمِيَّ نَفْسُهُ، فَثُلُثٌ لِلطَّعَامِ، وَثُلُثٌ لِلشَّرَابِ، وَثُلُثٌ**

(٣٣٤٩) مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''آدمی پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرتا۔ ایک آدمی کو تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں۔ اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آ جائے اور وہ زیادہ کھانا چاہے تو وہ (معدے کا) ایک تہائی حصہ خوراک کے لیے، ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے

لِلنَّفَسِ)). [صحيح، سنن الترمذي:٢٣٨٠؛ مسند احمد: ٤/ ١٣٢؛ الصحيحة للالبانى:٢٢٦٥-]

(مقرر کرلے)۔"

٣٣٥٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُوْ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((كُفَّ جُشَاءَ كَ عَنَّا. فَإِنَّ أَطْوَلَكُمْ جُوعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَكْثَرُكُمْ شِبَعًا، فِي دَارِ الدُّنْيَا)). [سنن الترمذي: ٢٤٧٨؛ شعب الايمان للبيهقي:٥٦٤٦، یہ روایت یحیٰ البکاء کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۳۵۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے ڈکار لی تو آپ نے فرمایا: "اپنی ڈکاریں روکو، کیونکہ جو لوگ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں آخرت میں انہیں سب سے زیادہ بھوک برداشت کرنی پڑے گی۔"

٣٣٥١- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ، وَأُكْرِهَ عَلَى طَعَامٍ يَأْكُلُهُ فَقَالَ: حَسْبِي. أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا، أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [حلية الاولياء: ١/ ١٩٨، ١٩٩؛ كتاب الجوع لابن ابي الدنيا: ١/ ٢؛ كتاب الضعفاء للعقيلي: ٣/ ٣٦٠، سعید بن محمد الوراق کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۳۵۱) سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں ایک کھانا کھانے پر اصرار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے جتنا کھانا تھا کھا چکا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "جو لوگ دنیا میں سیر ہو کر کھاتے ہیں قیامت کے دن انہیں سب سے زیادہ بھوک برداشت کرنی پڑے گی۔"

بَابُ مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ.

باب: ہر دل چاہی چیز کھانا، اسراف میں سے ہے

٣٣٥٢- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ)). [موضوع،

(۳۳۵۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلا شبہ فضول خرچی (کی ایک صورت) یہ بھی ہے کہ انسان ہر وہ چیز کھانے کی کوشش کرے جسے اس کا جی چاہے۔"

حلية الاولياء: ١٠/ ٢١٣؛ الكامل لابن عدى: ٧/ ٢٥٠٨، ٢٥٠٩، یوسف بن ابی کثیر مجہول اور نوح بن ذکوان ضعیف ہے۔]

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِلْقَاءِ الطَّعَامِ.

٣٣٥٣۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا وَسَّاجُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ. فَرَأَى كِسْرَةً مُلْقَاةً. فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا، وَقَالَ: ((**يَا عَائِشَةُ أَكْرِمِي كَرِيمًا. فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ، عَنْ قَوْمٍ قَطُّ. فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ**)). [**ضعيف**، كتاب الشكر لابن ابي الدنيا:٢؛ المعجم الاوسط للطبراني:٧٨٨٥، ولید بن محمد ضعیف راوی ہے۔]

باب: کھانا پھینکنے کی ممانعت کا بیان

(٣٣٥٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ گھر میں تشریف لائے تو آپ نے وہاں روٹی کا ایک ٹکڑا زمین پر گرا ہوا دیکھا۔ آپ نے اسے اٹھایا، صاف کیا، پھر کھا لیا اور فرمایا: ''عائشہ! عزت والی چیز (رزق) کی عزت کیا کرو، کیونکہ جن لوگوں کے پاس سے رزق اٹھ جائے، دوبارہ ان کے پاس واپس نہیں آتا۔''

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ.

٣٣٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ**)). [المصنف لعبدالرزاق: ١٩٢٣٦؛ شرح السنة للبغوى: ١٣٧٠، یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

باب: بھوک سے پناہ مانگنے کا بیان

(٣٣٥٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((**اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ**)) ''یا اللہ! میں بھوک (کی شدت) سے تیری پناہ چاہتا ہوں، کیونکہ یہ ناقابل برداشت ہوتی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، کیونکہ یہ بدترین خصلت ہے۔''

بَابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ.

٣٣٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بَابَاهْ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ. فَإِنَّ**

باب: رات کا کھانا نہ کھانے کا بیان

(٣٣٥٥) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کا کھانا نہ چھوڑا کرو۔ اگر زیادہ کھانے کی طلب نہ ہو تو مٹھی بھر کھجوریں ہی کھا لیا کرو، کیونکہ رات کو کھانا نہ کھانا انسان کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتا ہے۔''

تَرْكُهُ يُهْرِمُ)). [ضعيف جدا، الضعيفة للالبانی:۱۱۶، ابراہیم بن عبدالسلام ضعیف اور عبداللہ بن میمون متروک ہے۔]

بَابُ الضِّيَافَةِ.

باب: مہمان نوازی کا بیان

۳۳۵۶۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى، مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ)). [ضعيف، المعجم الاوسط للطبراني:۳۱۹۷؛ شعب الايمان للبيهقي:۹۶۲۴؛ جبارہ بن مغلس سخت ضعیف راوی ہے۔]

۳۳۵۶: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں مہمانوں کی آمد و رفت رہتی ہے، اس گھر میں خیر و بھلائی اونٹ کے کوہان پر چھری چلنے سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے۔''

۳۳۵۷۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ، مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ)). [ضعيف، جبارہ بن مغلس ضعیف اور نہشل متروک ہے۔]

(۳۳۵۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں مہمان آتے اور کھانا کھاتے ہیں، اس گھر میں خیر و بھلائی اونٹ کے کوہان پر چھری چلنے سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے۔''

۳۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ)). [موضوع، مسند الشهاب: ۱۱۵۰؛ المعجم لابن الاعرابي: ۲۴۳۷؛ كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۳۴۴، علی بن عروہ ضعیف راوی ہے۔]

(۳۳۵۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ سنت (پسندیدہ امور) میں سے ہے کہ آدمی اپنے مہمان (کو رخصت کرتے وقت) دروازے تک اس کے ساتھ جائے۔''

بَابُ إِذَا رَأَى الضَّيْفُ مُنْكَرًا رَجَعَ.

باب: اگر مہمان (کھانے کی دعوت میں) کوئی خلاف شرع کام دیکھے تو واپس ہو جائے

۳۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ

(۳۳۵۹) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے گھر میں)

الدَّسْتُوائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: صَنَعْتُ طَعَامًا. فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ. فَرَجَعَ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٥٣٥٣؛ المختاره للمقدسي: ٢/ ٩٩، ١٠٠۔]

کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ تشریف لائے، پھر گھر میں تصاویر دیکھیں تو (کھانا کھائے بغیر دروازے ہی سے) واپس چلے گئے۔

٣٣٦٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ: حَدَّثَنَا سَفِينَةُ، أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَكَلَ مَعَنَا. فَدَعَوْهُ فَجَاءَ. فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ. فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ. فَرَجَعَ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ: الْحَقْ. فَقُلْ لَهُ: مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((**إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا**)).

[**حسن**، سنن ابي داود: ٣٧٥٥؛ مسند احمد: ٥/ ٢٢٠، ٢٢٢؛ ابن حبان: ٦٣٥٤؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٦۔]

(٣٣٦٠) ابو عبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کا مہمان ہوا، انہوں نے اس کے لیے کھانا تیار کیا، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کاش! ہم نبی ﷺ کو بھی بلاتے اور آپ ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی دعوت کی، آپ تشریف لے آئے، آپ نے دروازے کے پہلوؤں پر اپنا ہاتھ رکھا تو آپ کو گھر کے اندر ایک باریک سا پردہ دکھائی دیا (جس پر تصاویر تھیں) آپ یہ منظر دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ذرا جلدی سے جا کر دریافت کریں کہ اے اللہ کے رسول! آپ واپس کیوں چلے گئے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری شان کے لائق نہیں کہ میں مزین و منقش گھر میں داخل ہوں۔''

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمْنِ وَاللَّحْمِ

باب: گوشت اور گھی ملا کر کھانے کا بیان

٣٣٦١۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي الْيَعْفُورِ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَهُوَ عَلَى مَائِدَتِهِ. فَأَوْسَعَ لَهُ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ. فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقِمَ لُقْمَةً. ثُمَّ ثَنَّى بِأُخْرَى. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَجِدُ طَعْمَ دَسَمٍ. مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ. فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ أَطْلُبُ السَّمِينَ لِأَشْتَرِيَهُ. فَوَجَدْتُهُ غَالِيًا. فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ مِنَ الْمَهْزُولِ. وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدِرْهَمٍ سَمْنًا. فَأَرَدْتُ أَنْ يَتَرَدَّدَ عِيَالِي عَظْمًا عَظْمًا.

(٣٣٦١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ وہ دستر خوان پر کھانا تناول کر رہے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، انہوں نے بیٹھنے کی جگہ فراخ کی، عمر رضی اللہ عنہ نے ''بسم اللہ'' کہہ کر اپنا ہاتھ بڑھا کر ایک لقمہ لیا، پھر دوسرا لقمہ لیا اور فرمایا: مجھے اس میں چکنائی (گھی) کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے، یہ گوشت کی چکنائی نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں کسی فربہ (موٹے تازے) جانور کا گوشت خریدنے اور اس کی تلاش میں نکلا، مجھے وہ گراں محسوس ہوا تو میں نے ایک درہم کا دبلے جانور کا گوشت خرید لیا۔ (وہ بغیر چربی کے تھا) تو میں نے ایک درہم کا گھی خرید لیا، میں چاہتا تھا کہ میرے سب گھر والوں

فَقَالَ عُمَرُ: مَا اجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ، إِلَّا أَكَلَ أَحَدَهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ.

قَالَ عَبْدُاللَّهِ: خُذْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَنْ يَجْتَمِعَا عِنْدِيْ إِلَّا فَعَلْتُ ذٰلِكَ. قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ. [شعب الايمان للبيهقي:٥٦٧٥؛ من طريق آخر، یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن ہے، کیونکہ یونس بن أبی یعفور حسن الحدیث راوی ہیں۔]

کو ایک ایک ہڈی (بوٹی) آجائے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایسی دو چیزیں جمع ہو جاتیں تو آپ ان میں سے ایک تناول فرماتے اور دوسری کو صدقہ کر دیتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المومنین! اب کھالیں آئندہ جب میرے پاس ایسی دو چیزیں جمع ہوں گی تو میں بھی اسی طرح کروں گا۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو نہیں کھاتا۔

بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ مَاءَهُ.

باب: سالن میں شوربہ زیادہ کرنے کا بیان

٣٣٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا عَمِلْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَاغْتَرِفْ لِجِيْرَانِكَ مِنْهَا**)). [صحيح مسلم: ٢٦٢٥ (٦٦٨٨)؛ سنن الترمذي:١٨٣٣۔]

(٣٣٦٢) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم شوربہ تیار کرو تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو اور اس میں سے کچھ شوربہ اپنے پڑوسیوں کو دے دیا کرو۔''

بَابُ أَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ.

باب: لہسن، پیاز اور گندنا کھانے کا بیان

٣٣٦٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيْبًا. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَأْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ. لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ: هٰذَا الثُّوْمُ وَهٰذَا الْبَصَلُ. وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، يُوْجَدُ رِيْحُهُ مِنْهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيْعِ. فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا، لَا بُدَّ، فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. [**صحیح**، دیکھیے حدیث:١٠١٤]

(٣٣٦٣) معدان بن ابی طلحہ یعمری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو، میں تو انہیں انتہائی ناگوار محسوس کرتا ہوں، ایک لہسن اور دوسرا پیاز، میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی آدمی سے ان (پودوں) کی بُو آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع (قبرستان) کی طرف بھیج دیا جاتا تھا۔ لہٰذا اگر کوئی آدمی انہیں کھانا ہی چاہے تو وہ انہیں اچھی طرح پکا کر (بھون کر ان کی بو) ختم کر دے۔

٣٣٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

(٣٣٦٤) ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا، اس میں (لہسن یا پیاز وغیرہ میں

أُمِّ أَيُّوبَ قَالَتْ: صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا، فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ. فَلَمْ يَأْكُلْ، وَقَالَ: ((إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي)). [**حسن**، سنن الترمذي:١٨١٠؛ مسند احمد:٦/ ٤٣٣؛ ابن خزيمة:١٦٧١؛ ابن حبان:٢٠٩٠۔]

سے) کوئی سبزی تھی۔ آپ نے وہ کھانا تناول نہ کیا اور فرمایا: ''میں اپنے ساتھی (جبریل علیہ السلام) کو ایذا نہیں دینا چاہتا۔''

٣٣٦٥۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا أَبُو شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ نِمْرَانَ الْحَجْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَفَرًا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ. فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرَّاثِ. فَقَالَ: **((أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكُمْ، عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسَانُ))**. [**صحيح**، تهذيب الكمال للمزي:١١/ ٤٠٦، نیز دیکھئے صحيح مسلم: ٥٦٤؛ مسند احمد:٣/ ٣٨٧۔]

(٣٣٦٥) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو ان سے گندنے کی بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس پودے کے کھانے سے منع نہیں کیا تھا؟ جن چیزوں سے انسانوں کو ایذا پہنچتی ہے، ان سے فرشتوں کو بھی ایذا پہنچتی ہے۔''

٣٣٦٦۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ دُخَيْنٍ الْحَجْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ)) ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً: ((النِّيءَ)). [تهذيب الكمال للمزي: ١٨/ ٢٣٥، یہ روایت ابن لہیعہ مدلس ومختلط اور عثمان بن نعیم ومغیرہ بن نہیک دونوں مجہولوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٣٦٦) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''پیاز نہ کھایا کرو۔'' پھر آہستہ آواز سے فرمایا: ''کچا (پیاز) نہ کھاؤ۔''

بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ.

باب: پنیر اور گھی کھانے کا بیان

٣٣٦٧۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ؟ قَالَ: **((الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ))**.

(٣٣٦٧) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی اور پنیر کھانے اور پوستین کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور اس نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جن امور کے بارے میں اس نے خاموشی اختیار کی ہے ان کو استعمال کرنے اور نہ کرنے

[سنن الترمذي:۱۷۲٦، یہ روایت سیف بن ہارون کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھیے: المستدرك للحاكم:٤/ ١١٥ ح ٧١١٣ و سنده صحيح]

(دونوں صورتوں) میں معافی ہے۔"

بَابُ أَكْلِ الثِّمَارِ.

باب: پھل کھانے کا بیان

٣٣٦٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عِنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ. فَدَعَانِي فَقَالَ: **((خُذْ هَذَا الْعُنْقُودَ فَأَبْلِغْهُ أُمَّكَ))** فَأَكَلْتُهُ قَبْلَ أَنْ أُبْلِغَهُ إِيَّاهَا. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ لَيَالٍ قَالَ لِي: **((مَا فَعَلَ الْعُنْقُودُ؟ هَلْ أَبْلَغْتَهُ أُمَّكَ؟))** قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَسَمَّانِي غُدَرَ. [**ضعيف**، المعجم الاوسط للطبراني: ٢/ ٥٣٦، عبدالرحمٰن بن عرق مجہول راوی ہے۔]

(۳۳٦۸) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں طائف کے علاقے سے انگور بطور ہدیہ پیش کیے گئے تو نبی ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا: "تم انگور کا یہ خوشہ لے جا کر اپنی والدہ کو دے دو۔" میں اپنی والدہ کے پاس لے جانے سے پہلے ہی وہ انگور کھا گیا، چند دنوں کے بعد آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: "انگوروں کے اس خوشے کا کیا بنا؟ کیا تم نے وہ اپنی والدہ کو پہنچا دیا تھا؟" میں نے عرض کیا: نہیں تو آپ نے مجھے "خائن" کا نام دیا۔

٣٣٦٩- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ: حَدَّثَنَا نُقَيْبُ بْنُ حَاجِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّبَيْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، [وَ] بِيَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ. فَقَالَ: **((دُونَكَهَا، يَا طَلْحَةُ! فَإِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ))**. [**ضعيف الاسناد**، مسند البزار:٩٤٩؛ كتاب المجروحين لابن حبان:٢/ ٦٠، ابو سعید اور عبدالملک دونوں مجہول ہیں۔]

(۳۳٦۹) طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت آپ کے ہاتھ میں سفرجل (بہی کا پھل) تھا آپ نے فرمایا: "طلحہ! یہ لے جاؤ۔ یہ مفرّح قلب ہے۔"

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْبَطِحًا.

باب: پیٹ کے بل لیٹ کر کھانے سے ممانعت کا بیان

٣٣٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ. [سنن ابي داود:٣٧٧٤، جعفر بن برقان نے یہ روایت امام زہری سے نہیں سنی، نیز زہری نے سماع کی صراحت بھی نہیں کی، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔]

(۳۳۷۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی چہرے کے بل لیٹ کر کچھ کھائے۔

بَاب: الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

٣٣٧١ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ؛ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ رَاشِدٍ، أَبِي مُحَمَّدٍ [الْحِمَّانِيِّ]، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ: **((لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ))**. [**صحيح**، الادب المفرد للبخاري:١٨؛ الموضح للخطيب:١/ ١١٧ـ١١٨ـ]

باب: شراب ہر برائی کی چابی ہے

(٣٣٧١) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی کہ ”تم شراب نہ پینا، کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی (جڑ) ہے۔“

٣٣٧٢ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: **((إِيَّاكَ وَالْخَمْرَ. فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا، كَمَا أَنَّ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشَّجَرَ))**. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني:٤/ ٨١، مطولاً۔ منیر بن زبیر ضعیف ہے۔]

(٣٣٧٢) خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب سے اجتناب کرو۔ اس کا گناہ باقی تمام گناہوں سے اسی طرح بڑھ کر ہے جس طرح اس کا پودا (انگور) دوسرے درختوں (پر چھا جانے کی وجہ) سے بلند ہے۔“

بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ.

باب: جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرے، وہ آخرت میں (پاک) شراب سے محروم رہے گا

٣٣٧٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا أَنْ يَتُوبَ**)).

[صحيح مسلم:٢٠٠٣(٥٢٢٤)]

(٣٣٧٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرے گا، وہ آخرت (جنت) میں نہیں پی سکے گا، الا یہ کہ وہ (اس سے) توبہ کر لے۔''

٣٣٧٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ**)). [**صحيح**، المستدرك للحاكم:٤/ ١٤١؛ مسند الشاميين للطبراني: ١٢٢۔]

(٣٣٧٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی دنیا میں شراب نوشی کرے گا، وہ آخرت (جنت) میں نہیں پی سکے گا۔''

بَابُ مُدْمِنِ الْخَمْرِ.

باب: عادی شراب نوش (کی مذمت) کا بیان

٣٣٧٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ**)). [**حسن**، المصنف لا بن ابي شيبة:٨/ ٥۔٦؛ التاريخ الكبير للبخاري:١/ ١٢٩؛ الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٢٣٤۔]

(٣٣٧٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عادی شراب نوش، بتوں کے پجاری کی طرح ہے۔''

٣٣٧٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٤٤١؛ ابن حبان:١٣٨١ (موارد)]

(٣٣٧٦) ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عادی شراب نوش، جنت میں نہیں جائے گا۔''

بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ.

باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

٣٣٧٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ:

(٣٣٧٧) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا رَدْغَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: ((عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٥٦٧٣؛ مسند احمد: ٢/ ١٧٦ـ]

نے فرمایا: ''جو آدمی شراب پیئے اور اسے نشہ آ جائے، چالیس دن تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، اور اگر وہ (اسی حالت میں) مر جائے تو جہنم میں جائے گا اور اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر وہ دوبارہ شراب پی لے اور اسے نشہ آ جائے تو چالیس دن تک (مزید) اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ (اسی حالت میں) مر جائے تو جہنم میں جائے گا اور اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر وہ پھر (تیسری بار) شراب پیئے اور اسے نشہ آ جائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، اگر وہ (اسی حالت میں) مر جائے تو جہنم میں جائے گا اور اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر وہ اس کے بعد بھی شراب پیئے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اسے قیامت کے دن گندگی پلائے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گندگی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اہل جہنم کی پیپ اور خون۔''

بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْخَمْرُ.

باب: شراب کن چیزوں سے تیار کی جاتی ہے؟

٣٣٧٨ـ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). [صحيح مسلم: ١٩٨٥ (٥١٤٢)؛ سنن ابي داود: ٣٦٧٨؛ سنن الترمذي: ١٧٧٥؛ سنن النسائي: ٥٥٧٥ـ]

(٣٣٧٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شراب ان دو پودوں سے تیار کی جاتی ہے: کھجور اور انگور۔''

٣٣٧٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ السَّرِيَّ بْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ

(٣٣٧٩) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ گندم سے شراب (تیار) ہوتی ہے، جَو سے شراب ہوتی ہے، منقیٰ سے شراب ہوتی ہے، کھجور سے شراب (تیار) ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب تیار ہوتی ہے۔''

الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)). [صحيح، سنن ابي داود: ٣٦٧٦، ٣٦٧٧؛ سنن الترمذي:١٨٧٢۔]

بَاب: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُهٍ.

باب: شراب میں دس طرح پر لعنت کا بیان

٣٣٨٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَافِقِيِّ وَأَبِي طُعْمَةَ مَوْلَاهُمْ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُهٍ: بِعَيْنِهَا، وَعَاصِرِهَا، وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَائِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا، وَحَامِلِهَا، وَالْمَحْمُولَةِ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا، وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيهَا)). [صحيح، سنن ابي داود:٣٦٧٤؛ مسند احمد:٢/ ٧١، ٩٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٤٤، ١٤٥۔]

(٣٣٨٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شراب کی وجہ سے دس طرح پر لعنت ہے: خود شراب پر، اس کو نچوڑنے والے پر، (رس) نچڑوانے والے پر، اس (شراب) کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اسے اٹھا کر لے جانے والے پر، اسے جس کی طرف اٹھا کر لے جایا جائے اس پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے پینے اور پلانے والے پر۔''

٣٣٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ شَبِيبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَوْ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ. وَبَائِعَهَا وَالْمَبْيُوعَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ حَتَّى عَدَّ عَشَرَةً مِنْ هَذَا الضَّرْبِ. [صحيح، سنن الترمذي:١٢٩٥؛ المختاره للمقدسى:٦/ ١٨١، ١٨٢۔]

(٣٣٨١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے: اس کے نچوڑنے والے پر، اسے نچڑوانے والے پر، جس کے لیے اسے نچوڑا جائے، اسے اٹھا کر لے جانے والے پر، اسے جس کی طرف اٹھا کر لے جایا جائے، اس کے بیچنے والے پر، جس کے لیے اسے فروخت کیا جائے، شراب پلانے والے پر، اور جسے پلائی جائے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسی طرح دس افراد گن کر بیان کیے۔

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ.

باب: شراب کی تجارت کا بیان

٣٣٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

(٣٣٨٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب سود (کی حرمت) کے بارے میں سورۂ بقرہ کی آخری

عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

[صحيح بخاري:٤٥٩؛ صحيح مسلم:١٥٨٠ (٤٠٤٦)؛ سنن ابي داود:٣٤٩٠، ٣٤٩١؛ سنن النسائي:٤٦٦٩۔]

آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لائے، پھر آپ نے (علانیہ) شراب کی تجارت (خرید و فروخت) کو حرام قرار دیا۔

٣٣٨٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا. فَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمُرَةَ. أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ. حُرِّمَتْ عَلَيْهِمِ الشُّحُومُ، فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا))**.

[صحيح بخاري:٢٢٢٣؛ صحيح مسلم:١٥٨٢۔]

(٣٣٨٣) عبداللہ بن عباس ﷠ کا بیان ہے، امیر المومنین عمر ﷜ کو خبر پہنچی کہ سمرہ ﷜ نے شراب فروخت کی ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ ﷜ کو ہلاک کرے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہودیوں پر، ان کے لیے جانوروں کی چربی حرام کی گئی (لیکن) انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا۔“

بَابُ الْخَمْرِ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا.

باب: (قیامت کے قریب) لوگ شراب کا کوئی دوسرا نام رکھ لیں گے

٣٣٨٤۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ حَتَّى تَشْرَبَ فِيهَا طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ. يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا))**. [**صحيح**، حلية الاولياء:٦/ ٩٧؛ المعجم الكبير للطبراني:٨/ ١١٢۔]

(٣٣٨٤) ابو امامہ باہلی ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات اور دن نہیں گزریں گے حتی کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے کسی دوسرے نام سے پئیں گے۔“

٣٣٨٥۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْسِيُّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ))**. [**صحيح**، مسند احمد:٥/ ٣١٨؛ ذم المسكر لا بن ابي الدنيا: ٥٣۔]

(٣٣٨٥) عبادہ بن صامت ﷜ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کے قریب) میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر شراب نوشی کریں گے۔“

بَاب: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

باب: ہر نشہ آور چیز حرام ہونے کا بیان

٣٣٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((**كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ**)). [صحيح بخاري: ٢٤٢؛ صحيح مسلم:٢٠٠١ (٥٢١٣)؛ سنن ابي داود:٣٦٨٢؛ سنن الترمذي:١٨٦٣؛ سنن النسائي:٥٥٩٤۔]

(٣٣٨٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ مشروب جو نشہ دے حرام ہے۔''

٣٣٨٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ**)).

[**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني:١٢/ ٣١٢؛ مسند احمد: ٢/ ٩١۔]

(٣٣٨٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نشہ دینے والی ہر چیز حرام ہے۔''

٣٣٨٨۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ**)).

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا حَدِيثُ الْمِصْرِيِّينَ. [**صحيح بما قبله**، الكامل لابن عدى:١/ ٣٥١؛ كتاب الاشربة لاحمد:١٢۔]

(٣٣٨٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث مصریوں سے مروی ہے۔

٣٣٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ**)). وَهَذَا حَدِيثُ الرَّقِّيِّينَ.

[مسند ابي يعلىٰ:٧٣٥٥؛ ابن حبان:٥٣٧٣ ، یہ روایت سلیمان بن عبداللہ زبرقان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٣٨٩) معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے۔''

(امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:) یہ حدیث رقہ والوں سے مروی ہے۔

۳۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سَهْلٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٨٦٤؛ سنن النسائي: ٥٥٩٠؛ مسند احمد: ٢/ ١٦، ٢٩-]

(۳۳۹۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔''

۳۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ**)) . [صحيح بخاري: ٤٣٤٤؛ صحيح مسلم: ١٧٣٣(٤٥٢٦)؛ سنن ابي داود: ٤٣٥٦؛ سنن النسائي: ٣٣٩٨-]

(۳۳۹۱) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

بَابُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

باب: جس چیز کی کثیر مقدار سے نشہ آئے، اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے

۳۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ**)).
[**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٩١؛ من طريق آخر، الكامل لابن عدى: ٣/ ١٠٦٨ من طريق ابي حازم-]

(۳۳۹۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

۳۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ**)).
[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٣٦٨١؛ سنن الترمذي: ١٨٦٥؛ مسند احمد: ٣/ ٣٤٣-]

(۳۳۹۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ

(۳۳۹۴) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)).

آئے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

[**حسن صحيح**، سنن النسائي: ٥٦١٠؛ مسند احمد: ٢/ ١٦٧، ١٧٩۔]

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ.

باب: دو چیزیں ملا کر نبیذ بنانے کی ممانعت کا بیان

٣٣٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا. وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا.

(٣٣٩٥) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور منقیٰ کو ملا کر، نیز تازہ (تر) کھجور اور خشک کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. [صحيح مسلم: ١٩٨٦ (٥١٤٨)]

لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے یہ حدیث (ابوزبیر کے علاوہ) عطاء بن ابی رباح نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

٣٣٩٦۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالْبُسْرَ جَمِيعًا. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ)).

[صحيح مسلم: ١٩٨٥ (٥١٤٤)]

(٣٣٩٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم تازہ (تر) کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ (البتہ) علیحدہ علیحدہ بنالیا کرو۔''

٣٣٩٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالزَّهْوِ، وَلَا بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ)). [صحيح بخاري: ٥٦٠٢؛ صحيح مسلم ١٩٨٨ (٥١٥٤)]

(٣٣٩٧) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پکی کھجوریں اور نیم پختہ (کچی پکی) کھجوریں (نبیذ بنانے کے لیے) نہ ملاؤ اور نہ منقیٰ اور کھجور کو ملاؤ، بلکہ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

بَابُ صِفَةِ النَّبِيذِ وَشُرْبِهِ.

باب: نبیذ بنانے اور پینے کا بیان

٣٣٩٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ: حَدَّثَتْنَا بُنَانَةُ بِنْتُ يَزِيْدَ الْعَبْشَمِيَّةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبُذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ. فَنَأْخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ، أَوْ قَبْضَةً مِنْ زَبِيْبٍ، فَنَطْرَحُهَا فِيْهِ. ثُمَّ نَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَنَنْبُذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً. وَنَنْبُذُهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

وَقَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: نَهَارًا فَيَشْرَبُهُ لَيْلًا. أَوْ لَيْلًا فَيَشْرَبُهُ نَهَارًا. [مسند احمد: ٦/٤٦؛ مسند ابي يعلىٰ: ٤٤٠١، یہ روایت بنانہ (مجہولہ) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۳۹۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کرتے تھے۔ ہم مٹھی بھر خشک کھجوریں یا مٹھی بھر منقیٰ کو مشکیزے میں ڈال کر اس میں پانی ڈال دیتے۔ ہم اسے صبح کو بھگوتے تو نبی ﷺ شام کو نوش فرما لیتے، اگر شام کو بھگوتے تو آپ اسے صبح کو نوش فرما لیتے۔

ابو معاویہ نے (اپنی روایت میں) کہا: ہم دن کو بھگوتے تو آپ ﷺ رات کو پی لیتے اور (اگر) رات کو بھگوتے تو آپ دن کو پی لیتے۔

٣٣٩٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ صَبِيْحٍ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيْلَ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، وَالْغَدَ، وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ. فَإِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيْقَ. [صحيح مسلم: ٢٠٠٤ (٥٢٢٦) سنن ابي داود:٣٧١٣؛ سنن النسائي: ٥٧٤٠.]

(۳۳۹۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تو آپ اسے اسی دن، دوسرے دن اور تیسرے دن بھی نوش فرما لیتے، پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو اسے پھینک دیتے یا اسے پھینک دینے کا حکم فرماتے۔

٣٤٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. [صحيح مسلم:١٩٩٩ (٥٢٠٥)؛ سنن النسائي:٥٦١٦.]

(۳۴۰۰) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الْأَوْعِيَةِ.

باب: جن برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت ہے، ان کا بیان

٣٤٠١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ

(۳۴۰۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے برتن میں، تارکول لگے برتن میں، کدو کے تُونبے میں

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمَةِ. وَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [**حسن صحيح**، سنن النسائي:٥٥٩٢؛ مسند احمد:٢/ ٥٠١۔]

اور سبز روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

٣٤٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ. [صحيح مسلم:١٩٩٧ (٥١٨٩)]

(٣٤٠٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول لگے برتن میں اور کدو کے تُونبے (برتن) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٣٤٠٣۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ. [صحيح مسلم: ١٩٩٦ (٥١٨٥)؛ سنن النسائي:٥٦٣٦۔]

(٣٤٠٣) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز روغنی برتن میں، کدو کے تونبے میں اور لکڑی کے برتن میں (مشروب وغیرہ) پینے سے منع کیا ہے۔

٣٤٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ. [**صحيح**، سنن النسائي:٥٦٣١؛ كتاب العلل للترمذي: ٥/ ٧٦١۔]

(٣٤٠٤) عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغنی برتن (میں نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا۔

بَابُ مَا رُخِّصَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ.

باب: ان (درج بالا) برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کا بیان

٣٤٠٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ. فَانْتَبِذُوْا فِيْهِ. وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ))**. [صحيح مسلم: ١٩٧٧ (٢٢٦٠، ٢٢٦١)؛ سنن الترمذي:١٨٦٩۔]

(٣٤٠٥) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں چند برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع کیا تھا۔ اب تم ان میں (بھی) نبیذ بنا سکتے ہو اور نشہ آور مشروب سے اجتناب کرو۔''

٣٤٠٦۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

(٣٤٠٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْأَوْعِيَةِ. أَلَا وَإِنَّ وِعَاءً لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا. كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

[**صحيح**، مسند احمد:١/ ٤٥٣؛ مسند ابي يعلىٰ:٥٢٩٩، نیز دیکھئے حدیث:٣٣٨٨ وصحیح مسلم:٩٧٧(٥٢٠٧)۔]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں چند برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ (اب) آگاہ رہو! برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ (لیکن) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ.

باب: مٹکے میں نبیذ بنانے (کی ممانعت) کا بیان

٣٤٠٧۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَتْنِي رُمَيْثَةُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَعْجِزُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ، كُلَّ عَامٍ، مِنْ جِلْدِ أُضْحِيَّتِهَا سِقَاءً؟ ثُمَّ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ، وَفِي كَذَا، وَفِي كَذَا. إِلَّا الْخَلَّ.

[**ضعيف الاسناد**، مسند احمد:٦/ ٩٩؛ المصنف لعبد الرزاق: ١٦٩٤٤، سوید بن سعید ضعیف اور رمیثہ مجہولہ ہے۔]

(٣٤٠٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی عورت ایسا کرنے سے عاجز ہے کہ ہر سال اپنے قربانی کے جانور کی کھال سے ایک مشکیزہ بنا لیا کرے؟ پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (روغنی اور تارکول لگے) مٹکے میں اور فلاں فلاں قسم کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے، البتہ ان برتنوں میں سرکہ رکھا جا سکتا ہے۔

٣٤٠٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْخَطْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجِرَارِ. [**صحيح**، سنن النسائي:٥٦٣٨؛ مسند احمد:٢/ ٥٤٠۔]

(٣٤٠٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹکوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٣٤٠٩۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَدَقَةَ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِنَبِيذِ جَرٍّ يَنِشُّ فَقَالَ: ((اضْرِبْ بِهَذَا الْحَائِطَ. فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود:٣٧١٦؛ سنن النسائي: ٥٦١٣۔]

(٣٤٠٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں مٹکے میں بنائی گئی نبیذ پیش ہوئی جس میں ابال پیدا ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے دیوار پر دے مارو، کیونکہ یہ شراب ہے۔ اسے وہ لوگ پیتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں۔“

بَابُ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ.

۳۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ. وَأَوْكُوا السِّقَاءَ. وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ. وَأَغْلِقُوا الْبَابَ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ، فَلْيَفْعَلْ. فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)). [صحيح مسلم: ۲۰۱۲ (۵۲۴۶)۔]

باب: برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا بیان

(۳۴۱۰) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برتنوں کو ڈھانپ کر رکھا کرو اور مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو، (رات کو) چراغ بجھا دیا کرو، اور (شام کے وقت) گھروں کے دروازے بند کر دیا کرو، کیونکہ شیطان بندھے ہوئے مشکیزے کو نہیں کھولتا۔ (بند) دروازے کو نہیں کھولتا اور (ڈھانپے ہوئے) برتن کو بھی نہیں کھولتا۔ اگر تم میں سے کسی کو اور کچھ نہ ملے تو وہ اللہ کا نام لے کر کوئی (ہلکی پھلکی) لکڑی ہی اپنے برتنوں پر رکھ دے۔ (رات کو چراغ بجھا دیا کرو) کیونکہ شریر چوہیا گھر اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے۔''

۳۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ، وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ، وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ. [**صحيح**، مسند احمد: ۲/ ۳۶۷؛ سنن الدارمی: ۲۱۳۸۔]

(۳۴۱۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں برتن ڈھانپنے کا، مشکیزے کا منہ باندھنے کا اور برتن الٹے کر کے رکھنے کا حکم دیا۔

۳۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ: حَدَّثَنَا حَرِيشُ بْنُ خِرِّيتٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَضَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آنِيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُخَمَّرَةً: إِنَاءً لِطَهُورِهِ، وَإِنَاءً لِسِوَاكِهِ، وَإِنَاءً لِشَرَابِهِ. [**ضعيف**، دیکھیے حدیث: ۳۶۱]

(۳۴۱۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کو پانی کے تین برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی۔ ایک برتن آپ کے استنجا کے لیے، دوسرا آپ کی مسواک (اور وضو) کے لیے اور تیسرا آپ کے پینے کے لیے۔

[بَابُ] الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ.

باب: چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت کا بیان

۳۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ [بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ] بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّ

(۳۴۱۳) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی چاندی کے برتنوں میں (مشروب وغیرہ) پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ

سَلَمَةَ أَنَّها أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). [صحيح بخاري: ٥٢٣٤؛ صحيح مسلم: ٣٠٦٥(٥٣٨٥)]

غٹ ڈال رہا ہے۔''

٣٤١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَقَالَ: ((هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)). [صحيح بخاري:٥٤٢٦؛ صحيح مسلم:٣٠٦٧(٥٣٩٤)؛ سنن ابي داود:٣٧٢٣؛ سنن الترمذي:١٨٧٨-]

(٣٤١٤) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا اور آپ نے فرمایا: ''وہ (برتن) دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔''

٣٤١٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ امْرَأَةِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ فِضَّةٍ، فَكَأَنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). [**صحيح**، السنن الكبرى للنسائي:٦٨٧٦؛ مسند احمد:٦/ ٩٨-]

(٣٤١٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی چاندی کے برتن میں (مشروب وغیرہ) پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈال رہا ہے۔''

بَابُ الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ.

باب: تین سانس میں پانی پینے کا بیان

٣٤١٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا. وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا. [صحيح بخاري:٥٦٣١؛ صحيح مسلم: ٢٠٢٨(٥٢٨٦)؛ سنن الترمذي: ١٨٨٤-]

(٣٤١٦) ثمامہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت تین سانس لیا کرتے تھے اور انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی برتن سے پانی پیتے وقت تین بار سانس لیتے تھے۔

٣٤١٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا

(٣٤١٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پانی پیتے ہوئے دو سانس لیے۔

رِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ، فَتَنَفَّسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ. [**ضعيف**، سنن الترمذي:١٨٨٦؛ مسند احمد:١/ ٢٨٤، رشدين بن كريب ضعيف راوی ہے۔]

بَابُ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ.

باب: مشکیزے کا منہ اوپر کو موڑ کر (منہ لگا کر) پانی پینے کی ممانعت

٣٤١٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [بْنِ عُتْبَةَ]، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا. [صحيح بخاري:٥٦٢٦؛ صحيح مسلم:٢٠٢٣-]

(٣٤١٨) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کا منہ اوپر کی طرف موڑ کر براہِ راست مشکیزے سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

٣٤١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ. وَإِنَّ رَجُلًا، بَعْدَ مَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ، فَاخْتَنَثَهُ. فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ. [**ضعيف**، المستدرك للحاكم: ٤/ ١٤٠، زمعه بن صالح ضعیف ہے۔]

(٣٤١٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ کو اوپر کی طرف موڑ کر مشکیزے سے براہِ راست پانی پینے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے بعد ایک آدمی نے رات کے وقت مشکیزے سے براہِ راست پانی پینے کے لیے اس کے منہ کو اوپر کی طرف موڑا تو اس میں سے سانپ نکل آیا۔

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

باب: مشک کے منہ سے پانی پینے (کی ممانعت) کا بیان

٣٤٢٠- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ. [صحيح بخاري:٤٦٣٧-]

(٣٤٢٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے (براہِ راست) پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٤٢١- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ. [صحيح بخاري:٥٦٢٩؛ سنن ابي داود:٣٧١٩؛ سنن الترمذي:١٨٢٥؛ سنن النسائي: ٤٤٥٢-]

(۳۴۲۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے (براہِ راست) پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا.

باب: کھڑے ہو کر پینے کا بیان

٣٤٢٢- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ. فَشَرِبَ قَائِمًا. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعِكْرِمَةَ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ، مَا فَعَلَ. [صحيح بخاري:١٦٣٧؛ صحيح مسلم:٢٠٢٧(٥٢٨٠)؛ سنن الترمذي:١٨٨٢؛ سنن النسائي:٢٩٦٧-]

(۳۴۲۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے کھڑے ہی نوش فرمالیا۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو انہوں نے قسم اٹھا کر فرمایا: نبی ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

٣٤٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ. فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ. فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ، تَبْتَغِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. [صحيح، سنن الترمذي: ١٨٩٢-]

(۳۴۲۳) کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے، وہاں مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، تو آپ نے کھڑے ہو کر اس مشکیزے سے پانی نوش فرمایا۔ انہوں (کبشہ رضی اللہ عنہا) نے رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک کی برکت کے (حصول کے) لیے مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

٣٤٢٤- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا. [صحيح مسلم:٢٠٢٤ (٥٢٧٥)؛ سنن الترمذي:١٨٧٩-]

(۳۴۲۴) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ إِذَا شَرِبَ أَعْطَى الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.

باب: جب (مجلس میں) کوئی پانی وغیرہ پی لے تو اپنے دائیں طرف والے کو دے

٣٤٢٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ

(۳۴۲۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ، قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ. وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ. وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْ بَكْرٍ. فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: ((**الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ**)). [صحيح بخاري: ٥٦١٩؛ صحيح مسلم: ٢٠٢٩(٥٢٨٩)؛ سنن ابي داود: ٣٧٢٦؛ سنن الترمذي: ١٨٩٣۔]

اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا، جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کی دائیں طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ آپ نے اسے نوش فرمانے کے بعد اعرابی کو دے دیا اور فرمایا: ''دائیں طرف والے کو (دینا چاہیے) پھر جو اس کے دائیں طرف والا ہو۔''

٣٤٢٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَبَنٍ. وَعَنْ يَمِيْنِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ. وَعَنْ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ((**أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْقِيَ خَالِدًا**)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُوْثِرَ، بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَلَى نَفْسِي أَحَدًا. فَأَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَشَرِبَ وَشَرِبَ خَالِدٌ. [یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، جیسا کہ حدیث (٣٣٢٢) کے تحت گزر چکا ہے۔]

(٣٤٢٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں دودھ پیش کیا گیا، آپ کی دائیں طرف عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور بائیں طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں یہ دودھ پہلے خالد رضی اللہ عنہ کو پینے کے لیے دوں؟'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میں رسول اللہ ﷺ کا جوٹھا اپنے سے پہلے کسی کو دینا پسند نہیں کرتا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ دودھ آپ سے لے کر پی لیا، پھر خالد رضی اللہ عنہ نے پیا۔

بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ.

باب: پانی وغیرہ کے برتن میں سانس لینے کی ممانعت کا بیان

٣٤٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ، فَلْيُنَحِّ الْإِنَاءَ ثُمَّ لِيَعُدْ، إِنْ كَانَ يُرِيْدُ**)). [**صحيح**، المستدرك للحاكم: ٤/ ١٣٩؛ التمهيد لابن عبدالبر: ١/ ٣٩٦۔]

(٣٤٢٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص (پانی وغیرہ) پیئے تو وہ برتن میں سانس نہ لے۔ اگر دوبارہ پینا چاہے تو برتن کو منہ سے ہٹا لے، پھر اگر چاہے تو (مزید) پی لے۔''

٣٤٢٨۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

(٣٤٢٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ. [صحیح، دیکھئے حدیث:۳۴۲۱۔]

بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ.

باب: مشروب میں پھونک مارنے کی ممانعت کا بیان

٣٤٢٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ. [یہ روایت ضعیف ہے دیکھئے حدیث:۳۲۸۸۔]

(۳۴۲۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مشروب والے) برتن میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

٣٤٣٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي الشَّرَابِ. [یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(۳۴۳۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے۔

بَابُ الشُّرْبِ بِالْأَكُفِّ وَالْكَرْعِ.

باب: چلو سے پانی پینے اور براہِ راست منہ لگا کر پانی پینے کا بیان

٣٤٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا، وَهُوَ الْكَرْعُ. وَنَهَانَا أَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ. وَقَالَ: ((لَا يَلَغْ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلَغُ الْكَلْبُ. وَلَا يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ. وَلَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ فِي إِنَاءٍ حَتَّى يُحَرِّكَهُ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنَاءً مُخَمَّرًا. وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنَاءٍ، يُرِيدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ. وَهُوَ

(۳۴۳۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیٹ کے بل لیٹ کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے، اور اسے کرع کہتے ہیں۔ اور ہمیں ایک ہاتھ سے چلو میں پانی لینے سے بھی منع کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اس طرح زبان نکال کر پانی نہ پیئے جس طرح کتا زبان نکال کر پیتا ہے، اور ان لوگوں کی طرح بھی ایک ہاتھ سے پانی نہ پیئے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ اور نہ رات کو کسی برتن میں پانی پیئے حتی کہ اسے حرکت دے یعنی اسے کھنگال لے، سوائے اس کے کہ وہ برتن ڈھکا ہوا ہو، اور جو آدمی برتن موجود ہونے کے باوجود عجز وانکساری کی بنا پر ہاتھ سے پانی پیئے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی انگلیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرماتا ہے۔

إِنَاءُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام، إِذْ طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ: أُفٍّ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا)). [ضعيف، زیاد بن عبداللہ مجہول اور بقیہ مدلس ہیں۔]

اور وہ (ہاتھوں کے چلو) عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا برتن تھا۔ جب انہوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا کہ افسوس!...... یہ بھی تو دنیا کا سامان ہے۔"

٣٤٣٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ، فَاسْقِنَا وَإِلَّا كَرَعْنَا)) قَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيشِ. فَحَلَبَ لَهُ شَاةً عَلَى مَاءٍ بَاتَ فِي شَنٍّ. فَشَرِبَ. ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي مَعَهُ. [صحيح بخاري:٥٦١٣؛ سنن ابي داود: ٣٧٢٤۔]

(٣٤٣٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری صحابی کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ اپنے باغ میں (اس کے پودوں کو) پانی دے رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تمہارے پاس مشک میں رکھا ہوا رات کا پانی ہو تو ہمیں پلا دو، ورنہ ہم (بہتے پانی سے) منہ لگا کر پی لیں گے۔" انہوں نے کہا: میرے پاس رات والا پانی مشکیزے میں پڑا ہے، پھر وہ چلے اور ہم بھی ان کے ساتھ چھپر کی طرف چل دیئے۔ انہوں نے بکری کو دوہا، پھر مشکیزے کے پانی میں بکری کا دودھ ملا دیا۔ نبی ﷺ نے اسے پیا، پھر انہوں (انصاری صحابی) نے آپ کے ساتھیوں کو بھی اسی طرح (دودھ میں پانی ڈال کر) پیش کیا۔

٣٤٣٣۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى بِرْكَةٍ. فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْرَعُوا. وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ، ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا. فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ)). [ضعيف، المحلى لابن حزم: ٧/ ٥٢١، ليث بن ابی سلیم ضعیف ومدلس ہے۔]

(٣٤٣٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم پانی کے ایک تالاب (حوض) کے پاس سے گزرے تو ہم لیٹ کر اس سے (براہِ راست) منہ لگا کر پانی پینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لیٹ کر منہ لگا کر پانی نہ پیو، البتہ اپنے ہاتھ دھو کر ان سے پانی پیو، کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔"

بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا.

باب: دوسروں کو پلانے والا (ساقی) سب سے آخر میں پیئے

٣٤٣٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)). [صحيح،

(٣٤٣٤) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دوسروں کو پلانے والا (ساقی) سب سے آخر میں پیئے۔"

سنن الترمذي:١٨٩٤؛ السنن الكبرىٰ للنسائي:٦٨٦٧ -]

بَابُ الشُّرْبِ فِي الزُّجَاجِ.

٣٤٣٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَدَحُ قَوَارِيْرَ يَشْرَبُ فِيْهِ. [**ضعيف**، الطبقات لابن سعد: ١/ ٤٨٥؛ الفوائد لابي بكر الشافعي:١٠٢٧، محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور مندل بن علی ضعیف راوی ہے۔]

باب: شیشے کے برتن میں پینے کا بیان

(۳۴۳۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شیشے کا ایک پیالہ تھا، آپ اس میں (دودھ اور پانی وغیرہ) پیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الطِّبِّ

طِبّ (علاج معالجے) سے متعلق احکام و مسائل

بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

٣٤٣٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ: أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ فَقَالَ [لَهُمْ]: ((**عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيْهِ شَيْئًا. فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ**)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَتَدَاوَى؟ قَالَ: ((**تَدَاوَوْا، عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ، سُبْحَانَهُ، لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً. إِلَّا الْهَرَمَ**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: ((**خُلُقٌ حَسَنٌ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود:٣٨٥٥؛ سنن الترمذي:٢٠٣٨؛ مسند احمد:٤/ ٢٧٨؛ المستدرك للحاكم:٤/ ٣٩٩؛ ابن حبان:٦٠٦١، ٦٠٦٤.]

باب: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھیجی، اس کے علاج کے لیے دوا بھی نازل فرمائی

(٣٤٣٦) اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی اس محفل میں شریک تھا جب اعرابی نبی ﷺ سے سوال کر رہے تھے کہ کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تنگی اور گناہ کو ختم کر دیا ہے، الا یہ کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو لوٹے، یہی آدمی گنہگار ہے۔'' ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم بیمار ہونے پر دوا دارو نہ کریں تو کیا ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! بیمار ہونے پر دوا استعمال کر لیا کرو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس نے اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے، سوائے شدید بڑھاپے کے۔'' ان لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی طرف سے کون سی بہترین چیز بندوں کو عطا کی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حسن اخلاق۔''

٣٤٣٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ خِزَامَةَ، عَنْ أَبِيْ خِزَامَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ أَدْوِيَةً نَتَدَاوَى بِهَا، وَرُقًى نَسْتَرْقِيْ بِهَا، وَتُقًى نَتَّقِيْهَا،

(٣٤٣٧) ابوخزامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ہم جو دوائیں استعمال کرتے ہیں، یا دم کرتے کراتے ہیں یا پرہیز وغیرہ کرتے ہیں، تو کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر (اور اس کے فیصلوں) کو روک سکتی ہیں؟ آپ نے

هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ: ((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ)). [ضعيف، سنن الترمذي:٢٠٦٥، ٢١٤٨؛ مكارم الاخلاق للخرائطى، ص:٩٥، ابن ابی خزامہ مجہول ہے۔]

فرمایا: ''وہ سب چیزیں بھی تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی میں شامل ہیں۔''

٣٤٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً)). [صحيح، مسند احمد:١/ ٤١٣؛ مسند الحميدى: ٩٠؛ المستدرك للحاكم:١٩٦، ١٩٧؛ ابن حبان:٦٠٦٢۔]

(٣٤٣٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری بھیجی ہے، اس نے اس کی دوا بھی اتاری ہے۔''

٣٤٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ: قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً)). [صحيح بخاري:٥٦٧٨۔]

(٣٤٣٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری بھیجی ہے، اس نے اس کی دوا (علاج) بھی اتارا ہے۔''

بَابُ الْمَرِيْضِ يَشْتَهِي الشَّيْءَ.

باب: اگر مریض کسی چیز کے کھانے کی خواہش کرے

٣٤٤٠۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مَكِيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا. فَقَالَ لَهُ: ((مَا تَشْتَهِي؟)) قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ، فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيْهِ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اشْتَهَى مَرِيْضُ أَحَدِكُمْ شَيْئًا، فَلْيُطْعِمْهُ)). [ضعيف، دیکھئے حديث: ١٤٣٩۔]

(٣٤٤٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: ''تمہارا کس چیز کو جی چاہتا ہے؟'' اس نے کہا: گندم کی روٹی کو جی چاہتا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس گندم کی روٹی ہو تو وہ اپنے بھائی کے پاس بھجوا دے۔'' پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارا مریض کسی چیز کی خواہش کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کھلا دے۔''

٣٤٤١۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيْضٍ

(٣٤٤١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''تمہارا کس چیز کو جی چاہتا ہے؟ کیا کیک کھانے کو جی

يَعُودُهُ. قَالَ: ((أَتَشْتَهِي شَيْئًا؟ قَالَ أَشْتَهِي كَعْكًا)). قَالَ: نَعَم فَطَلَبُوْا لَهُ. [ضعیف، دیکھئے حدیث:۱۴۴۰۔]

چاہتا ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ صحابہ کرام نے اس کے لیے کیک مہیا کر دیا۔

بَابُ الْحِمْيَةِ.

باب: پرہیز کا بیان

٣٤٤٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَأَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ. وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا. فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((مَهْ. يَا عَلِيُّ! إِنَّكَ نَاقِهٌ)) قَالَتْ: فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْقًا وَشَعِيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((يَا عَلِيُّ! مِنْ هٰذَا، فَأَصِبْ. فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ)).

[حسن، سنن ابي داود:٣٨٥٦؛ سنن الترمذي:٢٠٣٧؛ مسند احمد:٦/ ٣٦٣، ٣٦٤۔]

(۳۴۴۲) ام منذر سلمیٰ بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے، علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے کچھ نحیف سے ہو گئے تھے۔ ہمارے ہاں (گھر میں) کھجور کے خوشے (رسی یا کھونٹی سے) لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان خوشوں سے کھجوریں توڑ توڑ کر کھانے لگے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بھی کھانے کے لیے کھجوریں توڑ لیں، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے علی! رک جاؤ، تم بیماری کی وجہ سے کمزور ہو چکے ہو۔'' ام منذر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے چقندر اور جو ملا کر کھانا تیار کیا تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے علی! یہ کھاؤ، تمہارے لیے یہ زیادہ مفید ہے۔''

٣٤٤٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَعِيْلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ خُبْزٌ وَتَمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ادْنُ فَكُلْ)) فَأَخَذْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أَمْضَغُ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى. فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ. [حسن، السنن الكبرىٰ للبيهقي:٩/ ٣٤٤؛ المستدرك للحاكم:٣/ ٣٩٩؛ المختاره للمقدسی:٨/ ٦٨، ٦٩۔]

(۳۴۴۳) صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''آؤ، کھانا کھاؤ۔ میں کھجوریں کھانے لگا تو نبی ﷺ نے (مزاح کرتے ہوئے) فرمایا: ''کھجوریں کھاتے ہو؟ تمہاری تو آنکھ دکھتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں دوسری طرف سے کھا رہا ہوں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔

بَابُ لَا تُكْرِهُوا الْمَرِيضَ عَلَى الطَّعَامِ.

٣٤٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ**)). [سنن الترمذي: ٢٠٤٠، بکر بن یونس ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

باب: مریض کو کھانا کھانے کے لیے مجبور نہ کیا جائے

(۳۴۴۴) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو، اللہ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔''

بَابُ التَّلْبِينَةِ.

٣٤٤٥ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ، أَمَرَ بِالْحَسَاءِ. قَالَتْ: وَكَانَ يَقُولُ: ((**إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو، عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ، كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ، عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ**)). [سنن الترمذي: ٢٠٣٩؛ السنن الكبرى للنسائي: ٧٥٧٣؛ مسند احمد: ٦/ ٣٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١١٧، ام محمد بن السائب حسن الحدیث راویہ ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

باب: تلبینہ (دلیہ کھانے) کا بیان

(۳۴۴۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ گھر میں کسی کو بخار کا عارضہ لاحق ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دلیہ (ہریرہ) تیار کرنے کا حکم دیتے اور فرماتے: ''اس سے غم زدہ آدمی کے دل کو سہارا ملتا ہے اور یہ بیمار آدمی کے دل سے رنج کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح کوئی عورت پانی کے ذریعے سے اپنے چہرے سے میل کچیل دور کرتی ہے۔''

٣٤٤٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا كُلْثُمٌ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ، التَّلْبِينَةِ**)) يَعْنِي الْحَسَاءَ. قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ. حَتَّى يَنْتَهِيَ أَحَدُ طَرَفَيْهِ. يَعْنِي يَبْرَأُ أَوْ يَمُوتُ. [مسند احمد: ٦/ ١٣٨؛

(۳۴۴۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم (بیماری کی حالت میں) تلبینے کو اپناؤ، جسے کھانے کو دل نہیں کرتا، لیکن وہ مفید ہے۔''
انہوں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: آپ کے گھر والوں میں جب کوئی بیمار ہو جاتا تو ہنڈیا چولھے پر چڑھی رہتی حتیٰ کہ (مریض کا معاملہ) کسی ایک طرف جا پہنچتا، یعنی وہ تندرست ہو جاتا یا فوت ہو جاتا۔

مسند اسحاق بن راهويه: ١٦٥٨؛ المستدرك للحاكم: ٤٠٧/٤، یہ روایت حسن ہے، کیونکہ کلثم ام کلثوم حسن الحدیث ہیں اور ''امرأۃ'' سے مراد فاطمہ بنت ابی اللیث المنذر ہیں اور وہ بھی حسن الحدیث ہیں۔]

بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ.

باب: کالے دانے (کلونجی) کا بیان

٣٤٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيَّانِ. قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ**)).

وَالسَّامُ الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

[صحيح بخاري:٥٦٨٨؛ صحيح مسلم:٢٢١٥(٥٧٦٦)؛ سنن الترمذي:٢٠٤١ـ]

(۳۴۴۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ کالے دانے میں سام کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔''

سام سے مراد موت اور کالے دانے سے کلونجی مراد ہے۔

٣٤٤٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ**)). [**صحيح**، كتاب العلل للترمذي:١/ ٢٨٩ـ]

(۳۴۴۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کالے دانے (کلونجی) استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔''

٣٤٤٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ. فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا. فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ، فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ

(۳۴۴۹) خالد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم ایک سفر پر گئے تو غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ وہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ ہم مدینہ منورہ پہنچے تو وہ (تا حال) بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر) ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ہم سے فرمایا: تم کلونجی کے پانچ سات دانے پیس کر روغن زیتون میں ملا کر چند قطرے ان کے دونوں نتھنوں میں ٹپکاؤ۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کالے دانے

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ السَّامُ)) قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: ((الْمَوْتُ)). [صحيح بخاري:٥٦٨٧-]

(کلونجی) میں سام کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔'' میں نے عرض کیا: ''سام'' کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''موت۔''

بَابُ الْعَسَلِ.

باب: شہد کا بیان

٣٤٥٠- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ)). [ضعيف، مسند ابي يعلىٰ:٦٤١٥؛ كتاب الضعفاء للعقيلي: ٣/ ٤٠، زبیر بن سعید ضعیف اور عبدالحمید بن سالم مجہول ہے۔]

(٣٤٥٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ہر مہینے میں تین دن صبح سویرے شہد چاٹ لے، اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوگی۔''

٣٤٥١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَسَلٌ. فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعْقَةً لُعْقَةً. فَأَخَذْتُ لُعْقَتِي. ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَزْدَادُ أُخْرَى؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). [ضعيف الاسناد، شعب الايمان: ٥٩٣٥ (مطولاً، باختلاف يسير)، ابوحمزہ اسحاق بن ربیع ضعیف ہے۔]

(٣٤٥١) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں شہد پیش کیا گیا تو آپ نے ایک ایک چمچ ہمارے درمیان تقسیم فرمایا۔ میں نے (اپنے حصے کا) ایک چمچ لینے کے بعد پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک چمچ اور لے لوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (لے لو)۔''

٣٤٥٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ)). [ضعيف، تاريخ بغداد:١١/ ٣٨٥؛ حلية الاولياء:٧/ ١٣٣؛ المستدرك للحاكم:٤/ ٢٠٠، ٤٠٣، ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٣٤٥٢) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو شفا والی چیزیں اپنے اوپر لازم کرلو: شہد اور قرآن مجید۔''

بَابُ الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ.

باب: کھمبی اور عجوہ کھجور کا بیان

٣٤٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

(٣٤٥٣) ابوسعید خدری اور جابر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول

أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ. وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجِنَّةِ))**.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی من (وسلویٰ) کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ جنت (کے پھلوں میں) سے ہے اور یہ جنون (پاگل پن) سے شفا دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقِّيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[السنن الكبرىٰ للنسائي:٦٦٧٤، ٦٦٧٧؛ مسند احمد: ٣/ ٤٨، یہ روایت اعمش کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھیے: مسند احمد:٢/ ٣١ ح٨٠٠٢۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث جعفر بن ایاس کے شاگرد ابونضرہ کی سند سے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

٣٤٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ: **((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيْلَ. وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ))**. [صحيح بخاري:٤٤٧٨؛ صحيح مسلم: ٢٠٤٩ (٥٣٤٢)؛ سنن الترمذي:٢٠٦٧۔]

(٣٤٥٤) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے مَنّ کی صورت میں جو قدرتی غذا نازل کی تھی، کھمبی اسی میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ (کی تکالیف) کے لیے مفید ہے۔“

٣٤٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَذَكَرْنَا الْكَمْأَةَ. فَقَالُوْا: هُوَ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ. فَنُمِيَ الْحَدِيْثُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: **((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي:٢٠٦٨؛ مسند

(٣٤٥٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ایک محفل میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے، دوران گفتگو میں کھمبی کا ذکر ہوا تو کچھ لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ تو زمین کی چیچک ہے، اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”کھمبی مَنّ میں سے ہے اور عجوہ جنت (کے پھلوں میں) سے ہے اور وہ زہر سے شفا ہے۔“

احمد: ٢/ ٣٠١، ٤٨٨۔]

٣٤٥٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُشْمَعِلُّ بْنُ إِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ)).

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ، مِنْ فِيْهِ.

[مسند احمد: ٥/ ٣١، ٣/ ٤٢٦؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٠٦، یہ حدیث سند کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے، البتہ بعض نے مشمعل راوی کے صخرہ یا شجرہ میں شک کرنے کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے، چونکہ مشمعل ثقہ راوی ہیں، لہٰذا یہ مضر نہیں ہے۔]

(٣٤٥٦) رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''عجوہ اور صخرہ جنت سے آئے ہیں۔''

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے صخرہ کا لفظ اپنے شیخ (مشمعل بن ایاس رحمۃ اللہ علیہ) کے منہ سے خود سنا ہے۔

بَابُ السَّنَا وَالسَّنُّوتِ.

باب: سنا مکی اور سنوت کا بیان

٣٤٥٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ سَرْحٍ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُبَيِّ بْنَ أُمِّ حَرَامٍ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَتَيْنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ [يَقُوْلُ]: ((عَلَيْكُمْ بِالسَّنَى وَالسَّنُّوتِ. فَإِنَّ [فِيهِمَا] شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: ((الْمَوْتُ)).

قَالَ عَمْرٌو: قَالَ ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ: السَّنُّوتُ الشِّبِتُّ. و قَالَ آخَرُونَ: بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ زِقَاقِ السَّمْنِ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُّوتِ لَا أَلْسَ بَيْنَهُمْ
وَهُمْ يَمْنَعُوْنَ الْجَارَ أَنْ يُقَرَّدَا

[صحيح، المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٠١؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ٢٩/ ٥٢، ٥٣، نیز دیکھیے السنن الكبرىٰ

(٣٤٥٧) ابو اُبی بن ام حرام رضی اللہ عنہما، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے، ان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تم سنا مکی اور سنوت استعمال کیا کرو، کیونکہ ان میں سام کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے، دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! سام سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''موت''۔

ابن ابی عبلہ نے کہا: سنوت سے مراد شبت (سوئے یا خوشبودار پتے) ہے، اور دوسرے لوگوں نے کہا: بلکہ اس سے مراد وہ شہد ہے جو گھی کی مشکوں میں رکھا گیا ہو۔

ایک شاعر کہتا ہے:

وہ لوگ گھی ملے شہد کی مانند ہیں جن کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں، اور وہ اپنے ہمسائے کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ کوئی آدمی اسے دھوکا نہ دے سکے۔

للنسائي: ٧٥٧٧۔]

بَاب: الصَّلَاةُ شِفَاءٌ.

باب: نماز میں شفا ہے

٣٤٥٨۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ذَوَّادُ بْنُ عُلْبَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هَجَّرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَّرْتُ. فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَشِكَمَتْ دَرْدُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((قُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً)).

(٣٤٥٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ دوپہر کے وقت (مسجد میں) تشریف لے گئے، میں بھی (اسی وقت) چلا گیا۔ میں نے نماز پڑھی، پھر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: ''کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اٹھ کر نماز پڑھو، کیونکہ نماز میں شفا ہے۔''

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ذَوَّادُ بْنُ عُلْبَةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: اشِكَمَتْ دَرْد. يَعْنِي تَشْتَكِي بَطْنَكَ، بِالْفَارِسِيَّةِ.

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث دوسری سند سے بھی روایت کی ہے، جس میں فارسی جملے ''اشکمت درد؟'' کا مفہوم بھی بیان ہوا ہے، یعنی کیا تیرے پیٹ میں درد ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَ بِهِ رَجُلٌ لِأَهْلِهِ. فَاسْتَعْدَوْا عَلَيْهِ. [ضعيف، مسند احمد:٢/ ٤٠٣، ذوّاد اور ليث بن ابی سليم ضعيف ہيں۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک آدمی نے یہ حدیث اپنے اہل خانہ (یا خاندان والوں) کو سنائی تو انہوں نے قاضی سے اس کی شکایت کردی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ.

باب: ناپاک (یا زہریلی) دوا سے ممانعت کا بیان

٣٤٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. يَعْنِي السُّمَّ. [صحيح، سنن ابي داود:٣٨٧٠؛ سنن الترمذي:٢٠٤٥؛ مسند احمد:٢/ ٣٠٥؛ المستدرك للحاكم:٤/ ٤٠١۔]

(٣٤٥٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا یعنی زہر کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٣٤٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(٣٤٦٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے زہر پی کر خودکشی کر لی، وہ جہنم میں بھی

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ سُمًّا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)). [صحيح مسلم: ١٠٩ (٣٠٠)؛ سنن الترمذي: ٢٠٤٤-]

ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔"

بَابُ دَوَاءِ الْمَشْيِ.

باب: قبض کشا دوا (استعمال کرنے) کا بیان

٣٤٦١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِيْنَ؟)) قُلْتُ: بِالشُّبْرُمِ. قَالَ: ((حَارٌّ جَارٌّ)) ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنٰى فَقَالَ: ((لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِيْ مِنَ الْمَوْتِ، كَانَ السَّنَا. وَالسَّنَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ)).

(٣٤٦١) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "تم کس چیز سے مُسہل لیتی ہو؟" میں نے عرض کیا: شبرم سے۔ آپ نے فرمایا: "یہ تو بہت گرم ہے۔" پھر میں نے (مُسہل کے لیے) سنا مکی استعمال کی تو آپ نے فرمایا: "اگر کوئی چیز موت سے بچانے والی ہوتی تو وہ سنا مکی ہوتی، اور سنا مکی موت سے شفا ہے۔"

[**ضعيف**، مسند احمد:٦/ ٣٦٩، معمر کے غلام عتبہ بن عبداللہ التیمی کا سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے سماع محلِ نظر ہے، نیز اس کی دوسری سند (المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٠٠) میں ابن جریج مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

بَابُ دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْغَمْزِ.

باب: گلے پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت کا بیان

٣٤٦٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ. فَقَالَ: ((عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ.

(٣٤٦٢) ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اسے گلے پڑ گئے تھے اور میں نے انہیں انگلی سے دبایا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اپنی اولاد کو گلے پڑنے کی صورت میں اس کا علاج انگلی سے دبا کر کیوں کرتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات شفائیں ہیں، گلے پڑنے کی صورت میں

فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ. يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)).

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ [الْمِصْرِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

قَالَ يُونُسُ: أَعْلَقْتُ يَعْنِي غَمَزْتُ. [صحيح بخاري: ٥٦٩٢؛ صحيح مسلم: ٢٢١٤(٥٧٦٤)؛ سنن ابي داود: ٣٨٧٧.]

اسے مریض کی ناک میں ٹپکایا جائے اور ذات الجنب کی صورت میں یہ پلایا جائے۔"

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند سے بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(راویٔ حدیث) یونس نے کہا: اَعْلَقْتُ سے مراد غَمَزْتُ ہے، یعنی میں نے (گلوں کو) انگلی سے دبایا تھا۔

بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النَّسَا.

باب: عرق النسا کے علاج کا بیان

٣٤٦٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا، أَلْيَةُ شَاةٍ أَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ. ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيقِ، فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٢١٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٠٦؛ المختاره للمقدسى: ٤/ ٣٨٦.]

(٣٤٦٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "عرق النسا کا علاج یہ ہے کہ جنگلی دنبے کی چکتی کو پگھلا کر اس کے تین حصے کر لیے جائیں، پھر اس میں سے ایک حصہ روزانہ نہار منہ پی لیا جائے۔"

بَابُ دَوَاءِ الْجِرَاحَةِ.

باب: زخم کا علاج

٣٤٦٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جُرِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ. وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ. فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ، وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ. فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا. حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا،

(٣٤٦٤) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ زخمی ہو گئے اور آپ کا سامنے والا ایک دانت مبارک ٹوٹ گیا اور آپ کے سر میں خود ٹوٹ کر گھس گیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے جسم مبارک سے خون دھو کر صاف کرنے لگیں اور علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لا کر ڈالتے رہے۔ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی کی وجہ سے خون زیادہ بہہ رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا، جب وہ راکھ بن گئی تو اسے زخم پر لگا دیا، پھر خون رک گیا۔

أَلْزَمْتُهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ . [صحيح بخاري: ٢٩١١؛ صحيح مسلم: ١٧٩٠ (٤٦٤٢، ٤٦٤٤)]

٣٤٦٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ، يَوْمَ أُحُدٍ، مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَنْ كَانَ يُرْقِئُ الْكَلْمَ مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُدَاوِيهِ. وَمَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمِجَنِّ. وَبِمَا دُووِيَ بِهِ الْكَلْمُ حَتَّى رَقَأَ. [قَالَ:] أَمَّا مَنْ كَانَ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمِجَنِّ، فَعَلِيٌّ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ يُدَاوِي الْكَلْمَ، فَفَاطِمَةُ، أَحْرَقَتْ لَهُ، حِينَ لَمْ يَرْقَأْ، قِطْعَةَ حَصِيرٍ خَلَقٍ. فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ فَرَقَأَ الْكَلْمُ. [المعجم الكبير للطبراني: ٦/ ١٢٣، یہ روایت عبدالمہیمن بن عباس کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۴۶۵) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں جانتا ہوں کہ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو کس نے زخمی کیا۔ آپ کے چہرۂ انور سے خون کو بند کرنے کی کوشش کون کر رہا تھا اور کون آپ کے زخم کا علاج کر رہا تھا۔ کون پانی لا کر ڈھال میں ڈال رہا تھا۔ اور آپ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا کہ خون بہنا رک گیا۔ پھر فرمایا: ڈھال میں پانی بھر کر لانے والے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے، اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے زخم کا علاج معالجہ کر رہی تھیں۔ ان کی کوشش اور علاج کے باوجود زخم سے خون بہنا نہ رکا تو انہوں نے ایک پرانی چٹائی کا ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر رکھی تو خون رک گیا۔

بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ.

باب: جو شخص علاج کرے اور علم طب نہیں جانتا، اس (کی ممانعت) کا بیان

٣٤٦٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ تَطَبَّبَ، وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَلِكَ، فَهُوَ ضَامِنٌ))**. [سنن ابي داود: ٤٥٨٦؛ سنن النسائي: ٤٨٤٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢١٢، یہ روایت ابن جریج کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۴۶۶) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علاج کرے اور وہ اس سے پہلے بطور (حاذق) طبیب مشہور نہیں تو وہ (نقصان کی صورت میں) ذمہ دار ہے۔“

بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ.

باب: ذات الجنب (پھیپھڑوں کے ورم) کے علاج کا بیان

٣٤٦٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ:

(۳۴۶۷) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: نَعتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْسًا وَقُسْطًا وَزَيْتًا، يُلَدُّ بِهِ. [**ضعيف**، سنن الترمذي:٢٠٧٨، ميمون ابوعبداللہ ضعیف ہے۔]

نے ذات الجنب کے علاج کے سلسلے میں فرمایا کہ ورس، عود ہندی اور زیتون کا تیل پلایا جائے۔

٣٤٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**عَلَيْكُمْ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ. مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ**)).

(٣٤٦٨) ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عود ہندی استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، ان میں سے ایک بیماری ذات الجنب ہے۔''

قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيثِ: فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ أَدْوَاءٍ. مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ. [صحيح بخاري: ٥٦٩٢، ٥٧١٣؛ صحيح مسلم:٢٢١٤(٥٧٦٤)]

ابن سمعان نے اپنی روایت میں یوں فرمایا: کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

بَابُ الْحُمَّى.

باب: بخار کا بیان

٣٤٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَسَبَّهَا رَجُلٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَا تَسُبَّهَا. فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ**)). [**صحيح**، المعجم الاوسط للطبراني:٦٢٤٤؛ المصنف لا بن ابي شيبة: ٣/ ٢٣١۔]

(٣٤٦٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بخار کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے اسے برا بھلا کہہ دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''بخار کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ یہ گناہوں کو انسان سے اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کچیل (زنگ) کو دور کر دیتی ہے۔''

٣٤٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا. وَمَعَهُ أَبُو

(٣٤٧٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، اسے بخار تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بخار میری

هُرَيْرَةَ، مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْشِرْ. فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، فِي الدُّنْيَا. لِتَكُوْنَ حَظَّهُ، مِنَ النَّارِ، فِي الْآخِرَةِ)). [**صحيح**، سنن الترمذي:٢٠٨٨؛ مسند احمد: ٢/ ٤٤٠؛ المستدرك للحاكم:١/ ٣٤٥۔]

آگ (عذاب) ہے۔ جسے میں دنیا میں اپنے مومن بندے پر مسلّط کر دیتا ہوں تاکہ (یہ بخار) آخرت میں جہنم کے ملنے والے عذاب کا عوض قرار پائے۔"

بَابُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ.

باب: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو

٣٤٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ))**. [صحيح مسلم:٢٢١٠(٥٧٥٥)]

(٣٤٧١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔"

٣٤٧٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: **((إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ))**. [صحيح مسلم: ٢٢٠٩ (٥٧٥٢)]

(٣٤٧٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بخار کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔"

٣٤٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: **((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ))** فَدَخَلَ عَلٰى ابْنٍ لِعَمَّارٍ فَقَالَ: **((اكْشِفِ الْبَاسَ. رَبَّ النَّاسِ. إِلٰهَ النَّاسِ))**.

[صحيح بخاري:٥٧٢٦؛ صحيح مسلم:٢٢١٢(٥٧٥٩)؛ سنن الترمذي:٢٠٧٣۔]

(٣٤٧٣) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: "بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔" پھر آپ عمار رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کے ہاں تشریف لے گئے (جو کہ بیمار تھا) اور فرمایا: ((اكْشِفِ الْبَاسَ. رَبَّ النَّاسِ إِلٰهَ النَّاسِ)) "اے لوگوں کے رب، لوگوں کے الٰہ! (اس کی) تکلیف کو دور کر دے۔"

٣٤٧٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى

(٣٤٧٤) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اسے (مریض) کے گریبان میں ڈال دیتیں اور فرماتی تھیں کہ

بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ، فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا، وَتَقُوْلُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)) وَقَالَ: ((إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). [صحيح بخاري: ٥٧٢٤؛ صحيح مسلم: ٢٢١١(٥٧٥٧)-]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ (بخار) جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

٣٤٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْحُمَّى كِيرٌ مِنْ كِيرِ جَهَنَّمَ. فَنَحُّوهَا، عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ)).

[**صحيح**، المعجم الاوسط للطبراني: ٤٠٠٢، من طريق آخر، نیز دیکھئے التاريخ الكبير للبخاري: ٧/ ٦٣-]

(٣٤٧٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھٹیوں میں سے ایک بھٹی ہے، لہٰذا اسے اپنے آپ سے پانی کے ذریعے سے دور کرو۔''

بَابُ الْحِجَامَةِ.

باب: سینگی لگوانے کا بیان

٣٤٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٨٥٧؛ مسند احمد: ٢/ ٣٤٢، ٣٤٣-]

(٣٤٧٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم جن چیزوں سے علاج معالجہ کرتے ہو، اگر ان میں سے کسی میں کچھ فائدہ ہے تو وہ سینگی (لگوانے) میں ہے۔''

٣٤٧٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ! بِالْحِجَامَةِ)). [سنن الترمذي: ٢٠٥٣؛ مسند احمد: ١/ ٣٥٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٠٩، یہ روایت عباد بن منصور مدلس و مختلط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٤٧٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں معراج کی رات فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا، انہوں نے مجھے یہی کہا: اے محمد! ﷺ سینگی لگوایا کریں۔''

٣٤٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَ

(٣٤٧٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سینگی لگانے والا آدمی اچھا ہے۔ وہ (مریض کے جسم سے فاسد) خون نکال لے جاتا ہے، اور اس

الْعَبْدُ الْحَجَّامُ. يَذْهَبُ بِالدَّمِ، وَيُخِفُّ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ)). [ضعيف، سنن الترمذي:٢٠٥٣؛ المستدرك للحاكم:٤/ ٢١٢، عباد بن منصور مدلس ومختلط ہے۔]

کی پشت کو ہلکا کر دیتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔"

٣٤٧٩۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَإٍ، إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ)). [المعجم الاوسط للطبراني:٣٢١٠؛ الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٠٨٤، جبارہ بن مغلس سخت ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٣٤٧٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں معراج کی رات فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا، انہوں نے مجھے یہی کہا: اے محمد (ﷺ)! اپنی امت کو سینگی (لگوانے) کا حکم دیں۔"

٣٤٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا.

(٣٤٨٠) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سینگی لگوانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں سینگی لگاؤ۔

وَقَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ. [صحيح مسلم:٢٢٠٦(٥٧٤٤)؛ سنن ابي داود:٣٨٦٤۔]

(راوی نے) کہا: میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا ان دنوں ابھی نابالغ لڑکے تھے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ.

باب: جسم کے کس حصے پر سینگی لگوائی جائے؟

٣٤٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْيِ جَمَلٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَسْطَ رَأْسِهِ. [صحيح بخاري:١٨٣٦؛ صحيح مسلم: ١٢٠٣ (٢٨٨٦)؛ سنن النسائي:٢٨٥٣۔]

(٣٤٨١) عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے لحی جمل کے مقام پر سر کے درمیان سینگی لگوائی، جبکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

٣٤٨٢۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ،

(٣٤٨٢) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو اپنی گردن کی رگوں پر اور دونوں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ، عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحِجَامَةِ الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ. [**ضعيف جدا**، الكامل لابن عدى:٣/ ١١٨٧، سعد بن طریف اور اصبغ بن نباتہ دونوں متروک ومتہم ہیں۔]

کندھوں کے درمیان سینگی لگوانے کی ہدایت کی۔

٣٤٨٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيْبِ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ، وَعَلَى الْكَاهِلِ. [سنن ابي داود:٣٨٦٠؛ سنن الترمذي: ٢٠٥١، یہ روایت قتادہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۴۸۳) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گردن کی رگوں پر اور کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی۔

٣٤٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَيَقُوْلُ: ((مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدِّمَاءَ، فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود:٣٨٥٩، ولید بن مسلم نے سماع مسلسل کی تصریح نہیں کی۔]

(۳۴۸۴) ابو کبشہ (سعید بن عمرو) انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے سر مبارک پر اور کندھوں کے درمیان سینگی لگوایا کرتے، اور فرماتے تھے: ''جو آدمی سینگی لگوا کر اپنے جسم سے فاسد خون نکلواتا ہے، پھر وہ کسی بیماری کا کوئی اور علاج نہ کرے تو کوئی نقصان نہیں۔''

٣٤٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ عَلَى جِذْعٍ. فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ.

قَالَ وَكِيْعٌ: نَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثْءٍ. [سنن ابي دواد:٦٠٢؛ مسند احمد: ٣/ ٣٠٠؛ ابن خزيمة:١٦١٥؛ ابن حبان:٣٦٥، یہ روایت سلیمان الاعمش کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۴۸۵) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے گھوڑے سے کھجور کے درخت کے کٹے ہوئے تنے پر گر پڑے اور آپ کے پاؤں کو موچ آ گئی۔

امام وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے موچ کی وجہ سے پاؤں پر سینگی لگوائی۔

بَاب: فِي أَيِّ الْأَيَّامِ يُحْتَجَمُ.

باب: کن دنوں میں سینگی لگوانی چاہیے؟

٣٤٨٦۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ

(۳۴۸۶) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی سینگی لگوانا چاہے، اسے چاہیے کہ وہ (قمری مہینے کی) سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو سینگی لگوائے

أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ. وَلَا يَتَبَيَّغْ بِأَحَدِكُمُ الدَّمُ، فَيَقْتُلَهُ)).

[یہ روایت سوید بن سعید، عثمان بن مطر دونوں ضعیف راویوں اور زکریا بن میسرہ مجہول کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھیے سنن ابی داود: ۳۸۶۱ وسندہ حسن۔]

مبادا کہ اس کے خون میں خلل واقع ہو اور اس کی موت واقع ہو جائے۔"

۳۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَا نَافِعُ! قَدْ تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ. فَالْتَمِسْ لِي حَجَّامًا. وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا، إِنِ اسْتَطَعْتَ. وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ. وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ. فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحَرِّيًا. وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ. وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ. فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ)). [الكامل لابن عدى: ۲/ ۷۲۱؛ تاريخ بغداد: ۱۰/ ۳۹ یہ روایت بھی سوید بن سعید اور عثمان بن مطر ضعیف راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۴۸۷) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں خلل واقع ہو گیا ہے۔ تم میرے لیے کوئی سینگی لگانے والا آدمی تلاش کر کے لاؤ۔ کوشش کرنا کہ وہ نرم مزاج ہو، بہت بوڑھا یا بالکل نوعمر بھی نہ ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''نہار منہ سینگی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ اس میں شفا اور برکت ہوتی ہے۔ سینگی عقل اور قوت حافظہ میں اضافے کا سبب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی برکت حاصل کرنے کے لیے جمعرات کے دن سینگی لگوایا کرو۔ جان بوجھ کر بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دن سینگی لگوانے سے احتراز کرو۔ سوموار اور منگل کے دن سینگی لگوایا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا دی تھی، اور ان کی آزمائش (بیماری) کا آغاز بدھ کے دن سے ہوا تھا۔ جذام (کوڑھ) اور برص کی بیماری بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو پیش آتی ہے۔"

۳۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِصْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا نَافِعُ! تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ. فَأْتِنِي بِحَجَّامٍ. وَاجْعَلْهُ شَابًّا. وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

(۳۴۸۸) نافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: ''میرے خون میں خلل واقع ہو گیا ہے۔ کوئی سینگی لگانے والا آدمی تلاش کر کے لاؤ۔ وہ جوان ہو اور بہت بوڑھا یا بالکل نوعمر نہ ہو۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''نہار منہ سینگی لگوانا زیادہ مفید ہے، سینگی لگوانے سے عقل اور قوتِ حافظہ

يَقُوْلُ: ((الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ أَمْثَلُ. وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا. فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا، فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، عَلَى اسْمِ اللّٰهِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ. وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ. فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ فِيْهِ أَيُّوْبُ بِالْبَلَاءِ. وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ)). [یہ روایت عبداللہ بن عصمہ اور سعید بن میمون کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

میں اضافہ ہوتا ہے، اور اچھی یادداشت والے کے حافظے میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو آدمی سینگی لگوانا چاہتا ہو، اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر جمعرات کے دن سینگی لگوائے۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دن سینگی لگوانے سے احتراز کرو۔ سوموار اور منگل کے دن سینگی لگوا لیا کرو اور بدھ کے دن بھی سینگی لگوانے سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ایوب علیہ السلام پر آزمائش (بیماری) اسی دن آئی تھی۔ جذام (کوڑھ) اور برص کی بیماری بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو پیش آتی ہے۔''

بَابُ الْكَيِّ.

باب: داغنے کا بیان

٣٤٨٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ)). [سنن الترمذي: ٢٠٥٥؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٦٠٥، مجاہد یہ روایت حسان بن ابی وجزہ سے بیان کرتے ہیں۔ دیکھئے مسند احمد: ٤/ ٢٥٣ ح ١٨٢١٧، اور حسان مجہول الحال ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے تحفة الاشراف: ٨/ ٤٨٦]

(٣٤٨٩) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے داغ لگوایا، یا دم کرایا، وہ (اللہ تعالیٰ پر) توکل سے محروم ہو گیا۔''

٣٤٩٠۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَيِّ. فَاكْتَوَيْتُ. فَمَا أَفْلَحْتُ، وَلَا أَنْجَحْتُ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٠٤٩؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٤٦٠٢؛ مسند احمد: ٤/ ٤٢٧۔]

(٣٤٩٠) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے خود کو داغا تو مجھے نہ فائدہ ہوا، اور نہ میں کامیاب ہوا۔

٣٤٩١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبَةِ

(٣٤٩١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں میں شفا ہے: شہد پینے میں، سینگی لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں۔ اور میں اپنی امت کو

عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةٍ بِنَارٍ. وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ)) رَفَعَهُ. [صحيح بخاري: ٥٦٨٠، ٥٦٨١ـ]

داغنے سے منع کرتا ہوں۔"

بَابُ مَنِ اكْتَوَى.

باب: داغنے کے جواز کا بیان

٣٤٩٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيُّ سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَى. وَمَا أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهِ شَبِيهًا يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ، وَهُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، أَنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ، يُقَالُ لَهُ الذُّبْحَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَأُبْلِغَنَّ أَوْ لَأُبْلِيَنَّ فِي أَبِي أُمَامَةَ عُذْرًا)) فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِيتَةَ سَوْءٍ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ: أَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَمَا أَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا)). [حسن، المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٢٨٧، ٢٨٨؛ المصنف لابن ابي شيبة، ٧/ ٤٢٣؛ المستدرك للحاكم، ٤/ ٢١٤ـ]

(۳۴۹۲) محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ انصاری اپنے چچا یحییٰ سے بیان کرتے ہیں اور میں نے اپنے لوگوں میں ان جیسا (پرہیز گار) کوئی نہیں پایا، وہ لوگوں کو حدیث بیان کرتے تھے کہ اسعد بن زرارہ جو محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نانا تھے، انہیں حلق میں درد ہوا جسے ذُبحہ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں ابوامامہ کے علاج معالجے کی پوری کوشش کروں گا، الا یہ کہ (علاج) میرے بس میں نہ رہے۔" تو نبی ﷺ نے ان کو اپنے دستِ مبارک سے داغا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے اور فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "ان یہودیوں کو بری موت آئے وہ کہتے ہیں: یہ (نبی ﷺ) اپنے ساتھی کی جان کیوں نہ بچا سکا؟ اور میں اس کے لیے اور اپنے لیے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔"

٣٤٩٣ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرِضَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مَرَضًا. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيبًا. فَكَوَاهُ عَلَى أَكْحَلِهِ.

[صحيح مسلم: ٢٢٠٧ (٥٧٤٥)؛ سنن ابي داود: ٣٨٦٤ـ]

(۳۴۹۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان کے ہاں ایک طبیب کو بھیجا۔ اس نے ان کی اکحل (رگ) پر داغ دیا۔

٣٤٩٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ، مَرَّتَيْنِ. [صحيح مسلم: ٢٢٠٨ (٥٧٤٩)؛ سنن ابي داود: ٣٨٦٦؛ سنن الترمذي: ١٥٨٢ـ]

(۳۴۹۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ اکحل کو دو بار داغا تھا۔

بَابُ الْكُحْلِ بِالْإِثْمِدِ.

باب: آنکھوں میں اثمد سرمہ لگانے کا بیان

٣٤٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ ، يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُوْ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ))**. [**صحيح**، شمائلِ ترمذي: ٥٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٠٧۔]

(٣٤٩٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اثمد سرمہ استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔“

٣٤٩٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُوْ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ))**. [شمائلِ ترمذي: ٥١؛ عبد بن حميد: ١٠٨٥؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٧/ ٣٧٩، ٨/ ٤١١، یہ روایت اسماعیل بن مسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٤٩٦) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”سوتے وقت اثمد سرمہ استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔“

٣٤٩٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ. يَجْلُوْ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٦١؛ سنن النسائي: ٥١١٦۔]

(٣٤٩٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے۔ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔“

بَابُ مَنِ اكْتَحَلَ وِتْرًا.

باب: طاق عدد میں سرمہ لگانے کا بیان

٣٤٩٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعْدِ الْخَيْرِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((مَنِ اكْتَحَلَ، فَلْيُوْتِرْ. مَنْ فَعَلَ، فَقَدْ أَحْسَنَ. وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ))**. [**ضعيف**، دیکھیے حدیث: ٣٣٧]

(٣٤٩٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی سرمہ لگائے، وہ طاق عدد میں لگائے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

٣٤٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا، فِي كُلِّ عَيْنٍ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٧٥٧؛ مسند احمد: ١/ ٣٥٤ عباد بن منصور مدلس و مختلط ہے۔]

(۳۴۹۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی ایک سرمے دانی تھی۔ آپ اس سے ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُتَدَاوَى بِالْخَمْرِ.

باب: شراب سے علاج کرنے کی ممانعت کا بیان

٣٥٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنْبَأَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ بِأَرْضِنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا . فَنَشْرَبُ مِنْهَا؟ قَالَ: ((لَا)) فَرَاجَعْتُهُ، قُلْتُ: إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِ لِلْمَرِيْضِ. قَالَ: ((إِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ. وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٣١١؛ الطبقات لابن سعد: ٦/ ٦٤، نیز دیکھئے صحیح مسلم: (١٩٨٤)]

(۳۵۰۰) طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں انگور ہوتے ہیں۔ ہم ان کا رس نچوڑ (کر اس سے شراب تیار کر) لیتے ہیں۔ کیا ہم اسے پی لیں۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے دوبارہ عرض کیا: ہم مریض کے لیے اسے بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ وہ شفا (دوا) نہیں بلکہ خود ایک بیماری ہے۔“

بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ.

باب: قرآن کے ذریعے سے علاج کرنے کا بیان

٣٥٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ)). [**ضعيف**، اخبار اصبهان لابي نعيم: ١/ ٢٦٥؛ مسند الشهاب: ٢٨ حارث الاعور ضعیف ہے۔]

(۳۵۰۱) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید بہترین دوا ہے۔“

بَابُ الْحِنَّاءِ.

باب: مہندی کا بیان

٣٥٠٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

(۳۵۰۲) رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ خادمہ سیدہ سلمیٰ، ام

الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا فَائِدٌ، مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ: حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَلْمَى أُمُّ رَافِعٍ، مَوْلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ. [سنن ابي داود: ٣٨٥٨؛ سنن الترمذي: ٢٠٥٤ یہ روایت عبیداللہ بن علی "لین الحدیث" کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کو جب کوئی زخم آجاتا یا کانٹا چبھ جاتا تو آپ اس پر مہندی لگایا کرتے تھے۔

بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ.

باب: اونٹوں کے پیشاب کا بیان

٣٥٠٣ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ. فَقَالَ ﷺ: **((لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدٍ لَنَا، فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا))** فَفَعَلُوا. [**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۲۵۷۸]

(٣٥٠٣) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، انہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا راس نہ آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم ہمارے اونٹوں کے ریوڑ میں (شہر سے باہر) چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو تو صحت یاب ہو جاؤ گے۔" چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔

بَابُ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الْإِنَاءِ.

باب: اگر برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟

٣٥٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((فِي أَحَدِ جَنَاحَيِ الذُّبَابِ سُمٌّ، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ. فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ، فَامْقُلُوهُ فِيهِ. فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السُّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ))**. [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٢٦٧؛ مسند احمد: ٣/ ٢٤، ٦٧.]

(٣٥٠٤) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مکھی کے ایک پر میں زہر یعنی بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ جب یہ کھانے (پینے) کی چیز میں گر جائے تو اسے ڈبو دیا کرو (پھر نکال کر باہر پھینک دو) کیونکہ وہ (گرتے وقت) زہر یعنی بیماری والے پر کو آگے اور شفا والے پر کو پیچھے رکھتی ہے۔"

٣٥٠٥ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِكُمْ، فَلْيَغْمِسْهُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ. فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً))**. [صحيح بخاري: ٣٣٢٠.]

(٣٥٠٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب مکھی تمہارے پینے کی کسی چیز میں گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ڈبو دے، پھر اسے نکال کر باہر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔"

بَابُ الْعَيْنِ.

باب: نظر بد کا بیان

٣٥٠٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعَيْنُ حَقٌّ)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٥١١؛ مسند احمد: ٣/ ٤٤٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢١٥، ٢١٦ـ]

(٣٥٠٦) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نظر کا لگنا برحق ہے۔''

٣٥٠٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَيْنُ حَقٌّ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٨٧؛ تهذيب الكمال للمزي: ٢٨/ ٤٩ـ]

(٣٥٠٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر کا لگنا برحق ہے۔''

٣٥٠٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ. فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ)). [المستدرك للحاكم: ٤/ ٢١٥؛ مكارم الاخلاق للخرائطى: ١٠٦، ١٠٧ یہ روایت ابو واقد صالح بن محمد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٥٠٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، کیونکہ نظر لگنا برحق ہے۔''

٣٥٠٩ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ. فَقَالَ: لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ. فَمَا لَبِثَ أَنْ لُبِطَ بِهِ. فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ: أَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيعًا. قَالَ: ((مَنْ تَتَّهِمُونَ بِهِ؟)) قَالُوا: عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ . قَالَ: ((عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ)) ثُمَّ

(٣٥٠٩) ابوامامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ غسل کر رہے تھے کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہا: ایسا (خوبصورت وخوش رنگ) جسم میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ کسی پردہ نشین (کنواری نوعمر لڑکی) کی جلد بھی ایسی نہیں ہوتی۔ اور اس کے ساتھ ہی سہل رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر زمین پر جا گرے۔ انہیں جلدی سے نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھیں۔ وہ بے ہوش ہو کر گر

دَعَا بِمَاءٍ. فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ. فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ.

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٠٣٦؛ مسند احمد: ٣/ ٤٨٦، ٤٨٧؛ ابن حبان: ٦١٠٦؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢١٥، ٢١٦۔]

گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس بارے میں تمہیں کس پر شک ہے؟ (کہ اس کی نظر لگی ہوگی)'' لوگوں نے عرض کیا: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے کے درپے کیوں ہوتا ہے؟ اگر اسے اپنے بھائی کی کوئی بات (یا چیز) بھلی معلوم ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے حق میں برکت کی دعا کرے۔'' پھر آپ نے پانی منگوا کر عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ وضو کرے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا چہرہ، کہنیوں تک دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور تہہ بند کا اندرونی حصہ دھویا، پھر آپ نے حکم دیا کہ یہ پانی ان (سہل رضی اللہ عنہ) پر ڈال دیا جائے۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: معمر رحمۃ اللہ علیہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ (پانی کا) وہ برتن ان (سہل) کے پیچھے سے انڈیلا جائے۔

بَابُ مَنِ اسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ.

باب: نظر کے دم کا بیان

٣٥١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ. فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ. فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ، سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٠٥٩؛ مسند احمد: ٦/ ٤٣٨؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٧/ ٤١٤۔]

(٣٥١٠) عبید بن رفاعہ زُرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اولادِ جعفر کو نظر (بہت جلد) لگتی ہے۔ کیا میں انہیں دم کرا لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی تو نظر تقدیر پر غالب آ جاتی۔''

٣٥١١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ. ثُمَّ أَعْيُنِ الْإِنْسِ. فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ. أَخَذَهُمَا. وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ. [سنن الترمذي: ٢٠٥٨؛ سنن النسائي: ٥٤٩٦، یہ روایت سعید بن ایاس الجریری کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٥١١) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے محفوظ رہنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ جب معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ باقی چیزیں چھوڑ دیں۔

٣٥١٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. [صحيح بخاري: ٥٧٣٨؛ صحيح مسلم: ٢١٩٥ (٥٧٢٢)]

(٣٥١٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں نظر کا دم کرانے کا حکم دیا۔

بَابُ مَا رَخَّصَ فِيهِ مِنَ الرُّقَى.

باب: وہ دم جو کرنے جائز ہیں

٣٥١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ)).

[صحيح مسلم: ٢٢٠ (٥٢٧)؛ سنن الترمذي: ٢٠٥٧-]

(٣٥١٣) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دم تو صرف نظر یا (بچھو وغیرہ کے) ڈنک کے سبب کیا جاتا ہے۔''

٣٥١٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسٍ، أُمَّ بَنِي حَزْمٍ السَّاعِدِيَّةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقَى. فَأَمَرَهَا بِهَا. [المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٢٥٠؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٣٦ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن ہے۔]

(٣٥١٤) ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ام بنی حزم ساعدیہ، خالدہ بنت انس رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ دم نبی ﷺ کو سنائے تو آپ نے انہیں وہ دم کرنے کا حکم دیا۔

٣٥١٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمْ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَرْقُونَ مِنَ الْحُمَةِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّقَى. فَأَتَوْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ [قَدْ] نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى. وَإِنَّا نَرْقِي مِنَ الْحُمَةِ. فَقَالَ لَهُمْ: ((اعْرِضُوا عَلَيَّ)) فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ. فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِهَذِهِ. هَذِهِ مَوَاثِيقُ)).

[صحيح مسلم: ٢١٩٩ (٥٧٢٩)]

(٣٥١٥) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انصار کا ایک گھرانا تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا وہ (بچھو وغیرہ کے) ڈسنے کا دم کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر دم کرنے سے منع فرما دیا تھا، انہوں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم تو زہریلے جانوروں کے ڈسنے کا دم کرتے ہیں اور آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم جو دم کرتے ہو وہ مجھے بتاؤ۔'' انہوں نے وہ دم آپ کو سنائے تو آپ نے فرمایا: ''ان میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تو اقرار ہیں۔''

٣٥١٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

(٣٥١٦) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زہریلے

هِشَامٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ. [صحيح مسلم: ٢١٩٦ (٥٧٢٣)؛ سنن الترمذي: ٢٠٥٦، ٢٠٥٧۔]

جانوروں کے ڈسنے، نظر بد اور نملہ (پسلیوں پر نکلنے والی پھنسیوں) کا دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ.

باب: سانپ اور بچھو کے (ڈسنے پر) دم کا بیان

٣٥١٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ.

[صحيح مسلم: ٢١٩٢ (٥٧١٨)]

(٣٥١٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سانپ اور بچھو کے دم کی رخصت دی ہے۔

٣٥١٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ بَهْرَامَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَدَغَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهُ. فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ فُلَانًا لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهُ. فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ، حِينَ أَمْسَى: **أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، مَا ضَرَّهُ لَدْغُ عَقْرَبٍ حَتَّى يُصْبِحَ**)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٤٢٨؛ مسند احمد: ٢/ ٣٧٥، نیز دیکھئے صحیح مسلم: (٢٧٠٩)]

(٣٥١٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بچھو نے ایک آدمی کو ڈنک مار دیا تو وہ (درد کی وجہ سے) رات بھر نہ سو سکا۔ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں آدمی کو بچھو نے ڈنک مارا تو وہ رات بھر نہ سو سکا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ آدمی شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا تو صبح تک اسے بچھو کے ڈنک کی تکلیف سے دو چار ہونا نہ پڑتا وہ الفاظ یہ ہیں: ((**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ**)) ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے سے ہر اس چیز کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے۔''

٣٥١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: عَرَضْتُ أَوْ أُعْرِضَتِ النَّهْشَةُ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهَا. [**ضعيف الاسناد**، جامع المسانيد والسنن: ٩/ ٢٦٤٩ ابوبکر نے اپنے دادے کو نہیں پایا۔]

(٣٥١٩) عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سانپ کے کاٹنے کا دم سنایا، یا آپ کو سنایا گیا تو آپ نے اس (دم کو کرنے) کا حکم دیا۔

بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا عُوِّذَ بِهِ.

باب: اس دم کا بیان جو نبی ﷺ نے کیا، اور آپ پر کیا گیا

٣٥٢٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَتَى الْمَرِيْضَ فَدَعَا لَهُ، قَالَ: ((**أَذْهِبِ الْبَاسَ. رَبَّ النَّاسِ. وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ. شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**)). [**صحیح**، دیکھیے حدیث:١٦١٩]

(٣٥٢٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے ہاں تشریف لے جاتے تو آپ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرماتے: ((**اَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا**)) ''اے لوگوں کے رب! اس مریض کی بیماری کو دور کردے، اور اسے شفا عطا فرما۔ شفا دینے والا تو ہی ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے کہ بیماری کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔''

٣٥٢١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، مِمَّا يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ: ((**بِسْمِ اللَّهِ. تُرْبَةُ أَرْضِنَا. بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا. لِيُشْفَى سَقِيْمُنَا. بِإِذْنِ رَبِّنَا**)). [صحيح بخاري: ٥٧٤٥؛ صحيح مسلم: ٢١٩٤ (٥٧١٩)؛سنن ابي داود: ٣٨٩٥۔]

(٣٥٢١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مریض کی شفا کے لیے انگلی پر اپنا لعاب مبارک لگا کر فرماتے: ((**بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا**)) ''اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے، ہماری سرزمین کی خاک، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن سے مل کر، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کی صحت وشفایابی کا ذریعہ بنے گی۔''

٣٥٢٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِيْ. فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((**اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ. أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ. سَبْعَ مَرَّاتٍ**)) فَقُلْتُ ذٰلِكَ. فَشَفَانِيَ اللَّهُ. [صحيح مسلم ٢٢٠٢ (٥٧٣٧)؛ سنن ابي داود: ٣٨٩١؛ سنن الترمذي: ٢٠٨٠۔]

(٣٥٢٢) عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں اس حال میں پہنچا کہ مجھے اس قدر شدید درد تھا کہ (اس وجہ سے) میں مرا جا رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنا دایاں ہاتھ درد والی جگہ پر رکھو اور سات دفعہ یہ پڑھو: ((**بِسْمِ اللّٰهِ، اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ**)) ''اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے، میں اللہ کی عظمت وقدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔'' میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔

٣٥٢٣ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ. بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ.

[صحيح مسلم: ٢١٨٦ (٥٧٠٠)؛ سنن الترمذي: ٩٧٢ـ]

(٣٥٢٣) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! آپ بیمار ہو گئے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ اَوْ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ ''میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں، آپ کو اذیت دینے والی ہر چیز سے، ہر جان یا آنکھ یا حاسد کے شر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔''

٣٥٢٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقَالَ لِي: ((**أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ جَاءَ نِي بِهَا جِبْرَائِيلُ؟**)) قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي. بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ. وَاللَّهُ يَشْفِيكَ. مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ. مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ**)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [**ضعيف**، مسند احمد: ٢/ ٤٤٦؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٨٤١ عاصم بن عبید اللہ ضعیف راوی ہے۔]

(٣٥٢٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (میں بیمار تھا اور) نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو جبریل علیہ السلام میرے پاس لائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ مجھے وہ دم ضرور کریں۔ آپ نے فرمایا: ((**بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ**)) ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام سے دم کرتا ہوں، تمہارے اندر جو بھی بیماری ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے شفا دے اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والی جادوگرنیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے حسد سے، جب کہ وہ حسد کرے (تمہیں محفوظ رکھے۔)''

٣٥٢٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ هِشَامٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. يَقُولُ: ((**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ**

(٣٥٢٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تو فرماتے: ((**اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ**)) ''میں ہر شیطان اور (زہریلے) کیڑے سے اور نظر بد والی ہر آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''ہمارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام اس دعا کے ساتھ

كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) . قَالَ: ((وَكَانَ أَبُونَا إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَعِيلَ وَإِسْحَقَ)). أَوْ قَالَ: ((إِسْمَعِيلَ وَيَعْقُوبَ)). وَهَذَا حَدِيثُ وَكِيعٍ.

[صحيح بخاري: ٣٣٧١؛ سنن ابي داود: ٤٧٣٧؛ سنن الترمذي: ٢٠٦٠.]

اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم کرتے تھے۔ یا آپ نے فرمایا: اسماعیل اور یعقوب علیہما السلام کو ان کلمات کے ساتھ دم کیا کرتے تھے۔

اور یہ حدیث وکیع رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَّى.

باب: جسے بخار ہوا سے دم کرنے کا بیان

٣٥٢٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْأَشْهَلِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَّى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، أَنْ يَقُولُوا: ((بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عَامِرٍ: أَنَا أُخَالِفُ النَّاسَ فِي هَذَا. أَقُولُ: يَعَّارٍ.

(٣٥٢٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں بخار اور ہر قسم کے درد سے (شفا) کے لیے یہ دعا سکھاتے تھے کہ یہ دعا پڑھا کریں: ((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)) ''کبریائی اور بڑائی کے مالک اللہ تعالیٰ کے نام سے، میں پھڑکنے والی رگ کے شر (تکلیف) سے اور آگ کی گرمی کے شر (تکلیف) سے اپنے عظمت والے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔''

ابو عامر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دوسرے راویان حدیث ''عِرْقٍ نَعَّارٍ'' کہتے ہیں، مجھے اس لفظ کے تلفظ میں دوسروں سے اختلاف ہے۔ میں ''عِرْقٍ يَعَّارٍ'' کہتا ہوں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ، وَقَالَ: مِنْ شَرِّ عِرْقٍ يَعَّارٍ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٠٨٥؛ مسند احمد: ١/ ٣٠٠ ابراہیم بن اسماعیل ضعیف راوی ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم الدمشقی کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔ اس میں بھی ''عِرْقٍ يَعَّارٍ'' ہے۔

٣٥٢٧ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: أَتَى جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام، النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ يُوعَكُ. فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ

(٣٥٢٧) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کو بخار تھا۔ جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں تشریف لائے تو ان کلمات کے ساتھ آپ کو دم کیا: ((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيكَ)) ''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے، حسد کرنے والے کے

كُلِّ عَيْنٍ، اللّٰهُ يَشْفِيكَ. [حسن، مسند احمد: ٥/ ٣٢٣، ابن حبان: ١٤٢٠؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤١٢۔]

حسد سے اور ہر بری نظر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا کرے۔"

بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ.

باب: دم کرتے وقت پھونک مارنے کا بیان

٣٥٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ فِي الرُّقْيَةِ. [صحيح، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٥٤٨؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٧/ ٤٠٢؛ التمهيد لابن عبدالبر: ٨/ ١٣٢۔]

(٣٥٢٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دم کرتے تو (مریض پر) پھونک مارا کرتے تھے۔

٣٥٢٩۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ، إِذَا اشْتَكَى، يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَنْفُثُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. [صحيح بخاري: ٥٠١٦؛ صحيح مسلم: ٢١٩٢ (٥٧١٥)؛ سنن ابي داود: ٣٩٠٢۔]

(٣٥٢٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ بیمار ہوتے تو معوذات (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر اپنے آپ پر پھونک مارتے یعنی دم کرتے تھے۔ جب آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں آپ پر (دم کرنے کے لیے یہ سورتیں) پڑھتی اور آپ کا ہاتھ مبارک آپ (کے جسم مبارک) پر برکت کی امید پر پھیرتی تھی۔

بَابُ تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ.

باب: تعویذ لٹکانے یا باندھنے کا بیان

٣٥٣٠۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنِ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ: كَانَتْ عَجُوزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْقِي مِنَ الْحُمْرَةِ. وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلُ الْقَوَائِمِ. وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ، إِذَا دَخَلَ، تَنَحْنَحَ وَصَوَّتَ. فَدَخَلَ يَوْمًا. فَلَمَّا

(٣٥٣٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب بنت معاویہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں ایک بوڑھی خاتون آیا کرتی تھی جو سرخ باد کا دم کیا کرتی تھی۔ ہمارے ہاں لمبے پایوں والی ایک چارپائی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب گھر تشریف لاتے تو (اپنی آمد کی اطلاع دینے کے لیے) کھانستے اور آواز دیتے۔ وہ ایک دن تشریف لائے۔ (وہ عورت اس وقت ہمارے گھر میں موجود تھی) اس نے آپ کی آواز سنی تو آپ سے

سَمِعَتْ صَوْتَهُ احْتَجَبَتْ مِنْهُ. فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِي. فَمَسَّنِي فَوَجَدَ مَسَّ خَيْطٍ. فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: رُقًى لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ. فَجَذَبَهُ وَقَطَعَهُ، فَرَمَى بِهِ وَقَالَ: لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللّٰهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ)). قُلْتُ: فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرَنِي فُلَانٌ. فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِي تَلِيهِ. فَإِذَا رَقَيْتُهَا سَكَنَتْ دَمْعَتُهَا وَإِذَا تَرَكْتُهَا دَمَعَتْ. قَالَ: ذَاكِ الشَّيْطَانُ. إِذَا أَطَعْتِهِ تَرَكَكِ، وَإِذَا عَصَيْتِهِ طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي عَيْنِكِ. وَلٰكِنْ لَوْ فَعَلْتِ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ خَيْرًا لَكِ وَأَجْدَرَ أَنْ تُشْفَيْنَ. تَنْضَحِينَ فِي عَيْنِكِ الْمَاءَ وَتَقُولِينَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ. رَبَّ النَّاسِ. اشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. [سنن ابي داود: ٣٨٨٣؛ مسند احمد: ١/ ٣٨١ یہ روایت اعمش کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

پردہ کرلیا۔ آپ آ کر میرے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو انہیں دھاگا محسوس ہوا (جو میں نے اپنے گلے میں یا بازو پر باندھا ہوا تھا) انہوں نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ دھاگا سرخ باد سے افاقے کے لیے دم کر کے مجھے دیا گیا ہے۔ انہوں نے اسے کھینچا اور توڑ کر پھینک دیا۔ اور فرمایا: عبداللہ کے گھر والے شرک کرنے سے مستغنی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''(غیر مسنون) دم جھاڑ، تعویذ اور حب کا گنڈا سب شرک ہیں۔'' میں نے عرض کیا: میں ایک دن باہر گئی تو فلاں آدمی کی نظر مجھ پر پڑ گئی۔ میری جو آنکھ اس کی طرف تھی اس سے پانی بہنے لگا۔ میں اس آنکھ پر دم کرتی تو پانی رک جاتا اور جب اسے چھوڑتی تو پانی پھر بہنے لگتا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطانی اثر تھا۔ تم جب اس کی مرضی کا کام کرتیں تو وہ تمہیں چھوڑ کر الگ ہو جاتا اور جب تم اس کی بات نہ مانتیں تو وہ تمہاری آنکھ میں انگلی چبھو دیتا۔ البتہ اگر تم وہی عمل کرتیں جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تھا تو تمہارے لیے بہتر ہوتا اور تو شفایاب ہو جاتی، تو آنکھ پر پانی کے چھینٹے مار کر یہ دعا پڑھ لیتی: ((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) ''اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے، شفا دینے والا تو ہی ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری کا اثر اور نام و نشان تک باقی نہ رہے۔''

٣٥٣١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ. فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ؟)) قَالَ: هٰذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ. قَالَ: ((انْزِعْهَا، فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا)).

[**ضعيف**، مسند احمد: ٤/ ٤٤٥ مبارک بن فضالہ مدلس ہیں اور

(٣٥٣١) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: میں نے ''واھنہ'' (ایک بیماری) کی وجہ سے پہنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے اتار دو، کیونکہ (یہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا بلکہ) یہ تمہاری بیماری میں اضافہ ہی کرے گا۔''

سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

بَابُ النُّشْرَةِ.

٣٥٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ [قَالَتْ]: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ. وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، بِهِ بَلَاءٌ، لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هٰذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي. وَإِنَّ بِهِ بَلَاءً. لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ)) فَأُتِيَ بِمَاءٍ. فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ أَعْطَاهَا. فَقَالَ: ((اسْقِيهِ مِنْهُ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ)) قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا الْمُبْتَلَى. قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ فَقَالَتْ: بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ. [**ضعيف**، نیز دیکھیے حدیث: ٣٠٣١]

باب: آسیب (وجناتی اثر کے علاج) کا بیان

(٣٥٣٢) ام جندب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے (حجۃ الوداع میں) یوم النحر کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وادی کے اندر کھڑے ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی کی، پھر واپس ہوئے تو قبیلۂ خثعم کی ایک خاتون آپ کے پیچھے آئی۔ اس نے ایک بچے کو اٹھایا ہوا تھا، وہ بیمار تھا اور بول نہیں سکتا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے، اور میرے اہلِ خانہ میں سے یہی باقی بچا ہے۔ یہ بیمار ہے اور بولنے کی سکت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تھوڑا سا پانی لاؤ۔'' پانی پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے، اور کلی کی، پھر آپ نے یہ اسے دیتے ہوئے فرمایا: ''تھوڑا سا پانی اسے پلا دینا اور (باقی پانی) اس پر ڈال دینا، اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے شفایابی کی دعا بھی کرنا۔''

ام جندب رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس عورت سے ملی اور عرض کیا: اگر اس (متبرک پانی) میں سے تھوڑا سا مجھے بھی دے دیں، تو اس نے کہا: یہ اس بیمار کے لیے ہے۔ ام جندب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک سال بعد میری اس خاتون سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا: تو اس نے کہا: وہ بالکل ٹھیک ہے اور اب عام لوگوں سے بڑھ کر سمجھ دار ہے۔

بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ.

٣٥٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الدَّوَاءِ

باب: قرآن مجید سے شفا کے حصول کا بیان

(٣٥٣٣) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید بہترین دوا ہے۔''

الْقُرْآنُ)). [ضعیف، دیکھئے حدیث:۳۵۰۱]

بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ.

۳۵۳٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ. فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ. يَعْنِي حَيَّةً خَبِيثَةً. [صحيح مسلم: ۲۲۳۲ (۲۲۳۲)]

باب: دودھاری سانپ کو مارنے کا بیان

(۳۵۳۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے دودھاری سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ یہ بینائی کو ضائع کر دیتا ہے اور حمل کو نقصان پہنچاتا ہے۔
دودھاری سانپ سے انتہائی نقصان دہ اور زہریلا سانپ مراد ہے۔

۳۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ . أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ. فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ))**. [صحيح بخاري: ۳۲۹۹؛ صحيح مسلم: ۲۲۳۳ (۲۸۲۵)]

(۳۵۳۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سانپوں کو قتل کر دیا کرو۔ اور دودھاری سانپ اور دم کٹے سانپ کو تو ضرور مارو، کیونکہ یہ بینائی کو ضائع کر دیتے اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔''

بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَأْلُ وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ.

۳۵۳٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَأْلُ الْحَسَنُ، وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ۲/ ۳۳۲؛ المصنف لابن ابي شيبة: ۹/ ٤۰؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۲۔]

باب: اچھی فال کو پسند کرنے اور بدشگونی کو ناپسند کرنے کا بیان

(۳۵۳۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کو اچھی فال پسند تھی اور بدشگونی ناپسند تھی۔

۳۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ))**. [صحيح بخاري: ۵۷۷٦؛ صحيح مسلم: ۲۲۲٤ (۵۸۰۱)]

(۳۵۳۷) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں۔ نہ بدفالی وبدشگونی کی کچھ حقیقت ہے، اور میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔''

٣٥٣٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الطِّيَرَةُ شِرْكٌ. وَمَا مِنَّا إِلَّا. وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٩١٠؛ سنن الترمذي: ١٦١٤ـ]

(٣٥٣٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدفالی شرک ہے، اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے ایسا وہم نہ ہوتا ہو، لیکن اللہ رب العزت توکل کے ذریعے سے اسے رفع فرما دیتا ہے۔''

٣٥٣٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٢٦٩؛ معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٣٠٧ـ]

(٣٥٣٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، بدفالی و بدشگونی کی بھی کچھ حقیقت نہیں۔ نہ ہامہ (کھوپڑی کا اُلو) ہے اور نہ ماہ صفر منحوس ہے۔''

٣٥٤٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ**)) فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْبَعِيرُ يَكُونُ بِهِ الْجَرَبُ فَتَجْرَبُ بِهِ الْإِبِلُ. قَالَ: ((**ذَلِكَ الْقَدَرُ. فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ؟**)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث ٨٦]

(٣٥٤٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، بدفالی و بدشگونی کی بھی کوئی حقیقت نہیں، اور نہ ہامہ ہے۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (پھر اونٹوں کا معاملہ کیا ہے؟) ایک اونٹ خارش زدہ ہوتا ہے اور اس سے باقی اونٹ بھی اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر (فیصلہ) ہے۔ (جب اونٹوں کا سارا ریوڑ خارش سے محفوظ تھا تو) پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی؟''

٣٥٤١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ**)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٣٤ـ]

(٣٥٤١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیماری والے اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لایا جائے۔''

بَابُ الْجُذَامِ

باب: کوڑھ (کی بیماری) کا بیان

٣٥٤٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يُونُسُ

(٣٥٤٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جزام (کوڑھی) کے مریض کا ہاتھ پکڑ کر اپنے

بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْذُومٍ، فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ. ثُمَّ قَالَ: ((كُلْ. ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكُّلًا عَلَى اللَّهِ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٩٢٥؛ سنن الترمذي: ١٨١٧، مفضل بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔]

ساتھ پیالے میں ڈال دیا (یعنی اسے کھانے میں اپنے ساتھ شریک کر لیا) اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور توکل کرتے ہوئے ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔''

٣٥٤٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ**)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ١/ ٢٣٣، ٢٩٩؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ١٣٢۔]

(٣٥٤٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جزام کے مریضوں کی طرف مسلسل نہ دیکھا کرو۔''

٣٥٤٤ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرٌو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((**ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ**)). [صحيح مسلم: ٢٢٣١ (٥٨٢٢)]

(٣٥٤٤) عمرو بن شرید اپنے والد شرید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلۂ ثقیف کے وفد میں ایک شخص جزام (کوڑھ) کا مریض تھا۔ نبی ﷺ نے اسے پیغام بھیجا: ''تم واپس لوٹ جاؤ، ہم نے تیری بیعت لے لی۔''

بَابُ السِّحْرِ.

باب: جادو کا بیان

٣٥٤٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَحَرَ النَّبِيَّ ﷺ، يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ.

(٣٥٤٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ قبیلۂ بنو زریق کے ایک یہودی نے نبی ﷺ پر جادو کر دیا، جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ جادو کے اثر سے آپ کی یہ کیفیت ہو گئی کہ آپ کو خیال آتا کہ آپ فلاں کام کر لیں گے مگر نہ کر سکتے۔ ایک دن یا ایک رات کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ

قَالَتْ: حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، أَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ جَاءَنِي رَجُلَانِ. فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي. وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي. فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ. قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ)).

تعالیٰ سے دعا کی، پھر دعا کی، پھر دعا کی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جس کے بارے میں راہنمائی طلب کی، اس نے اس کے بارے میں میری راہنمائی کر دی ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے کہا: کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے کہا، لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے کہا: کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا: کنگھی اور سر کے بالوں میں، اور نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔ پہلے نے کہا: جن چیزوں میں جادو کیا گیا ہے، وہ کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا: ذو اروان کے کنوئیں میں۔''

قَالَتْ: فَأَتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ، فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ! لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ. وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ)). قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ: ((لَا. أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا)).
فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. [صحيح مسلم: ٢١٨٩ (٥٧٠٣)]

ام المومنین رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، نبی ﷺ چند صحابہ کرام کی معیت میں اس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں سے واپس آ کر فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ کی قسم! اس کنوئیں کا پانی ایسا ہو چکا تھا جیسے اس میں مہندی کے پتے ڈال دیئے گئے ہوں، اور اس باغ میں کھجوروں کے درخت اس طرح تھے جس طرح شیطانوں کے سر۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کنوئیں کو جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی ہے، اور مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں لوگوں میں اس کی وجہ سے شر پھیلاؤں۔'' پھر آپ کے حکم سے ان اشیاء کو زمین میں دبا دیا گیا۔

٣٥٤٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَنْسِيُّ: عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، [وَ]مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، الْمِصْرِيَّيْنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(٣٥٤٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے زہریلی بکری کا گوشت کھایا تھا، جس کی وجہ سے آپ کو ہر سال تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی وجہ سے جو تکلیف

قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ، كُلَّ عَامٍ، وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِي أَكَلْتَ . قَالَ: ((مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا، إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ، وَآدَمُ فِي طِيْنَتِهِ)) . [ضعيف، كتاب القدر للفريابي: ٤١٨ ابوبکر العنسی مجہول یا ضعیف ہے۔]

پہنچتی ہے، وہ میری تقدیر میں اس وقت لکھی جا چکی تھی، جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں تھے۔''

بَابُ الْفَزَعِ وَالْأَرَقِ وَمَا يُتَعَوَّذُ مِنْهُ.

باب: پریشانی، بے خوابی اور ان چیزوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے

٣٥٤٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ، إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ)).

[صحيح، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٣٩٥۔]

(٣٥٤٧) خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی کسی مقام پر ٹھہرے اور یہ دعا پڑھ لے تو وہاں سے روانگی تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں: ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل ترین کلمات کے ذریعے سے اللہ کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے اس کی پناہ میں آتا ہوں۔''

٣٥٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الطَّائِفِ، جَعَلَ يَعْرِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتّٰى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي . فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ، رَحَلْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: ((ابْنُ أَبِي الْعَاصِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَوَاتِي، حَتّٰى مَا أَدْرِي مَا أُصَلِّي. قَالَ: ((ذَاكَ الشَّيْطَانُ. ادْنُهْ)) فَدَنَوْتُ مِنْهُ.

(٣٥٤٨) عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کے علاقے کا عامل (نگران) مقرر فرمایا تو مجھے نماز میں پریشان کن خیالات آنے لگے حتی کہ مجھے یہ بھی پتہ نہ چلتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ جب میں نے یہ حالت محسوس کی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: ''ابن ابی العاص ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''کس لیے آئے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے نماز میں کچھ (وسواسات) آتے ہیں حتی کہ میں نہیں جانتا کہ میں نے کیا پڑھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ شیطانی حرکت ہے، میرے

فَجلَسْتُ عَلَى صُدُوْرِ قَدَمَيَّ. قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِيْ بِيَدِهِ، وَتَفَلَ فِيْ فَمِيْ، وَقَالَ: ((اخْرُجْ، عَدُوَّ اللّٰهِ)) فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . ثُمَّ قَالَ: ((الْحَقْ بِعَمَلِكَ)).

قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: فَلَعَمْرِيْ مَا أَحْسِبُهُ خَالَطَنِيْ بَعْدُ.

[**صحيح**، الآحاد والمثانى لابن ابي عاصم: ١٥٣١، ١٥٢٢ نیز دیکھئے صحیح مسلم: (٢٢٠٣/ ٥٧٣٨)]

قریب آ ؤ۔'' لہٰذا میں آپ کے قریب ہوا، پھر قدموں کے بل بیٹھ گیا۔انہوں نے کہا: آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے میرے سینے پر (ہلکا سا) مارا، اور میرے منہ میں تھتکارا پھر فرمایا: ''نکل، اللہ کے دشمن۔'' آپ نے تین بار اسی طرح کیا۔ پھر فرمایا: ''(اب) اپنی ذمہ داری ادا کرو۔'' عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قسم کھاتا ہوں کہ اس کے بعد کبھی شیطان نے مجھے (وسواسات کے ذریعے سے) تنگ نہیں کیا۔

٣٥٤٩۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَنَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ أَبِيْهِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: [إِنَّ] لِيْ أَخًا وَجِعًا. قَالَ: ((مَا وَجَعُ أَخِيْكَ؟)) قَالَ: بِهِ لَمَمٌ. قَالَ: ((اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهِ)) قَالَ: [فَذَهَبَ] فَجَاءَ بِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ، وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا: ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ (٢/ البقرة:١٦٣) وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ، وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ﴾ (٧/ الاعراف:٥٤) وَآيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ: ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ (٢٣/ المؤمنون:١١٧) وَآيَةٍ مِنَ الْجِنِّ: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا﴾ (٧٢/ الجن:٣) وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ، وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ: وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (١١٢/ الاخلاص:١) وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ، لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. [**منكر**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ٦٣٢؛ كتاب الدعاء للطبراني: ١٠٨٠ ابو جناب بن ابی حیہ ضعیف ومدلس ہے۔]

(٣٥٤٩) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے آ کر شکایت کی اور کہا: میرا بھائی بیمار رہتا ہے۔آپ نے فرمایا: ''تیرے بھائی کو کیا بیماری ہے؟'' اس نے کہا: اسے آسیب ہے۔آپ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لے آ ؤ۔'' وہ اعرابی گیا اور اپنے بھائی کو لے آیا اور اسے آپ کے سامنے بٹھا دیا۔ میں نے سنا کہ نبی ﷺ نے درج ذیل آیات پڑھ کر اسے دم کیا:

سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ کی ابتدائی چار آیتیں۔سورۂ بقرہ کی درمیانی (١٦٣، ١٦٤) دو آیتیں، آیت الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات، سورۂ آل عمران کی ایک آیت (نمبر ١٨)۔ سورۃ الاعراف کی ایک آیت (نمبر ٥٤) سورۂ مومنون کی ایک آیت (نمبر ١١٧)، سورۂ جن کی ایک آیت (نمبر ٣) سورۃ الصافات کی ابتدائی دس آیات۔سورۂ حشر کی آخری تین آیات، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

اس دم کے بعد وہ اعرابی بالکل تندرست ہو کر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ اسے کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔

بَابُ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۳۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ. فَقَالَ: ((شَغَلَنِيْ أَعْلَامُ هٰذِهِ. اذْهَبُوْا بِهَا إِلَى أَبِيْ جَهْمٍ. وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةٍ)). [صحيح بخاري: ۷۵۲؛ صحيح مسلم: ۵۵۶ (۱۲۳۸)؛ سنن ابي داود: ۹۱۴، ۴۰۵۲؛ سنن النسائي: ۷۷۰۔]

باب: رسول اللہ ﷺ کے لباس کا بیان

(۳۵۵۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر اوڑھ کر نماز ادا کی، پھر آپ نے فرمایا: ''چادر کے نقش ونگار نے مجھے مشغول کر دیا۔ اسے ابوجہم رضی اللہ عنہ کو واپس کر کے ان سے کوئی سادہ چادر لے آو۔''

۳۵۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ. فَأَخْرَجَتْ لِيْ إِزَارًا غَلِيْظًا مِنَ الَّتِيْ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْمُلَبَّدَةَ. وَأَقْسَمَتْ لِيْ: لَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمَا. [صحيح بخاري: ۳۱۰۸؛ صحيح مسلم: ۲۰۸۰ (۵۴۴۲)؛ سنن ابي داود: ۴۰۳۶؛ سنن الترمذي: ۱۷۳۳۔]

(۳۵۵۱) ابوبردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھے یمن میں تیار کیا جانے والا موٹے کپڑے کا ایک تہبند دکھایا اور انہوں نے ایک چادر دکھائی جسے ملبّدہ کہتے ہیں۔ انہوں نے حلفاً فرمایا: رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ یہ دو چادریں زیب تن کیے ہوئے تھے۔

۳۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِيْ شَمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا.

(۳۵۵۲) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑی چادر اوڑھ کر نماز ادا کی، اس پر آپ نے گرہ لگا رکھی تھی۔

[**ضعيف الاسناد**، المصنف لعبدالرزاق: ۱/ ۳۵۹ ح ۱۳۹۳؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۵۱/ ۳۷۰ احوص بن حکیم ضعیف اور خالد بن معدان کا سماع سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔]

۳۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ، غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ.

(۳۵۵۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں (ایک دفعہ) نبی ﷺ کے ہم راہ تھا، اور آپ موٹے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

[صحيح بخاري: ۳۱۴۹؛ صحيح مسلم: ۱۰۵۷ (۲۴۲۹)]

۳۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسُبُّ أَحَدًا، وَلَا يُطْوَى لَهُ ثَوْبٌ.

(۳۵۵۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی کو گالی دیتے نہیں سنا اور نہ آپ کا کوئی کپڑا (لباس) لپیٹ کر یعنی سنبھال کر رکھا جاتا تھا۔

[**ضعيف**، ابن لہیعہ مختلط تھے اور یہ روایت اختلاط کے بعد کی ہے۔]

۳۵۵۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِبُرْدَةٍ. قَالَ: وَمَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: الشَّمْلَةُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي لِأَكْسُوَكَهَا. فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا. فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا، وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ. فَجَاءَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ اكْسُنِيهَا. قَالَ: ((نَعَمْ)). فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: وَاللّٰهِ! مَا أَحْسَنْتَ. [كُسِيَهَا] النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا؟ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا. فَقَالَ: إِنِّي، وَاللّٰهِ! مَا سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِأَلْبَسَهَا.

(۳۵۵۵) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بردہ (چادر) لے کر حاضر ہوئی۔ (ابوحازم نے) کہا: بردہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: شملہ۔ (جس چادر کو اوڑھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں) وہ کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ چادر آپ کو پہنانے کے لیے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے۔ آپ نے اس سے وہ چادر لے لی، کیونکہ آپ کو اس کی واقعی ضرورت تھی۔ آپ (اپنے گھر سے) وہ چادر بطور تہبند باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ اتنے میں فلاں بن فلاں آدمی آیا۔ (سہل رضی اللہ عنہ نے) اس دن اس کا نام بھی بیان کیا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ چادر کتنی اچھی ہے۔ یہ آپ مجھے پہننے کے لیے دے دیں۔ آپ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ آپ جب گھر تشریف لے گئے تو وہ

وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِتَكُوْنَ كَفَنِي.
فَقَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ. [صحيح بخاري: ١٢٧٧، ٥٨١٠؛ سنن النسائي: ٥٣٢٣]

چادر تہ کر کے اس آدمی کو بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم نے یہ کوئی اچھا نہیں کیا۔ یہ تو نبی ﷺ کو (تحفے میں) دی گئی تھی اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی، پھر تم نے وہ آپ ﷺ سے مانگ لی۔ اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی، بلکہ میں نے تو یہ اس لیے مانگی ہے کہ یہ چادر میرا کفن ہو۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ فوت ہوئے تو وہی چادر ان کا کفن تھی۔

٣٥٥٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ نُوْحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّوفَ. وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ. وَلَبِسَ ثَوْبًا خَشِنًا خَشِنًا. [**ضعيف الاسناد**، دیکھیے حدیث: ٣٣٤٨۔]

(٣٥٥٦) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اون کا لباس پہنا، مرمت شدہ جوتے پہنے اور موٹے کپڑے کا لباس زیب تن فرمایا ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا.

باب: جب آدمی نیا لباس پہنے تو کیا کہے؟

٣٥٥٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا. فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا، **فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ أَخْلَقَ، أَوْ أَلْقَى، فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ، حَيًّا وَمَيِّتًا**)) قَالَهَا ثَلَاثًا.

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٣٥٦٠؛ مسند احمد: ١/ ٤٤ ابو

(٣٥٥٧) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن کیا تو فرمایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا أُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی حَيَاتِی" اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے پہننے کے لیے یہ کپڑا عطا کیا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: ''جو آدمی نیا لباس پہنے اور یہ دعا پڑھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا أُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی حَيَاتِی۔" پھر پرانے کپڑے جو اس نے اتارے صدقہ کر دیا تو وہ آدمی اپنی زندگی میں اور بعد از وفات اللہ تعالیٰ کے سایۂ عاطفت میں، اس کی حفاظت اور اس کی نگرانی میں رہے گا۔''

العلاء الشامی مجہول راوی ہے۔]

٣٥٥٨۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيصًا أَبْيَضَ فَقَالَ: ((ثَوْبُكَ هٰذَا غَسِيلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟)) قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيلٌ. قَالَ: ((الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا)). [السنن الكبرىٰ: ١٠١٤٣؛ مسند احمد: ٢/ ٨٨ یہ روایت امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

نبی ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔

(٣٥٥٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص پہنے دیکھا تو فرمایا: ''تمہارا یہ لباس دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟'' انہوں نے کہا: یہ نیا نہیں بلکہ دھویا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ((الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا)) ''آپ کو نیا لباس، اچھی زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو۔''

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ.

باب: اس امر کا بیان کہ کس طرح کا لباس پہننا ممنوع ہے

٣٥٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ فَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [صحيح، دیکھئے حدیث: ٢١٧٠۔]

(٣٥٥٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے: کپڑے کو اس انداز سے پورے جسم پر لپیٹ لیا جائے کہ ہاتھ پاؤں ہلانا مشکل ہو جائے۔ (دوسرا انداز یہ ہے کہ) ایک کپڑے میں (گوٹ مار کر) اس طرح بیٹھنا کہ شرم گاہ ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو۔

٣٥٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى، عَنْ لِبْسَتَيْنِ: عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

[صحيح، دیکھئے حدیث: ١٢٤٨۔]

(٣٥٦٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے: اشتمال الصماء، یعنی اپنے اوپر خوب کس کر چادر لپیٹ لینا کہ بازوؤں کو حرکت نہ دی جا سکے۔ (دوسرے) ایک کپڑے میں اس طرح احتباء کرنے سے کہ اس کا ستر آسمان کی طرف کھلا ہو۔

٣٥٦١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ

(٣٥٦١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے: اشتمال الصماء، یعنی خوب کس کر اپنے اوپر چادر لپیٹنا کہ بازوؤں کو آسانی سے حرکت نہ دی جا سکے۔ ایک کپڑے میں

وَاحِدٍ، وَأَنْتَ مُفْضٍ فَرْجَكَ إِلَى السَّمَاءِ. [صحيح]

اس طرح احتباء کرنے سے کہ تمہارا ستر آسمان کی طرف کھلا ہو۔

بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ.

باب: اونی لباس پہننے کا بیان

٣٥٦٢۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ، لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ. [سنن ابي داود: ٤٠٣٣؛ سنن الترمذي: ٢٤٧٩؛ مسند احمد: ٤/ ٤٠٧ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٥٦٢) ابوبردہ اپنے والد (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا: بیٹے! کاش تم نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا، جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم پر بارش برستی (پھر جو بُو اٹھتی) تو تم ہماری بُو کو بھیڑوں کی بُو سمجھتے۔

٣٥٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ، ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ. فَصَلَّى بِنَا فِيهَا. لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا. [ضعيف، علت کے لیے دیکھئے حدیث: ٣٥٥٢۔]

(٣٥٦٣) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اون سے تیار شدہ تنگ آستینوں والا رومی جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ نے اسی میں ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ کے جسد اطہر پر اس کے علاوہ دوسرا کوئی کپڑا نہ تھا۔

٣٥٦٤۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ السِّمْطِ: حَدَّثَنِي الْوَضِينُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ. فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ. [یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث: ٤٦٨۔]

(٣٥٦٤) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر آپ نے پہنے ہوئے اونی جبے کو الٹا کر اس سے اپنا چہرہ مبارک پونچھ لیا۔

٣٥٦٥۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْفَضْلِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسِمُ غَنَمًا فِي آذَانِهَا. وَرَأَيْتُهُ مُتَّزِرًا بِكِسَاءٍ. [صحيح بخاري: ٥٥٤٢؛ صحيح مسلم: ٢١١٩ (٥٥٥)؛ سنن ابي داود: ٢٥٦٣۔]

(٣٥٦٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ نے ایک چادر تہبند کے طور پر باندھی ہوئی تھی۔

بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ.

باب: سفید کپڑوں کا بیان

٣٥٦٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ. فَالْبَسُوهَا، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ))**. [**صحيح**، دیکھئے حدیث:۱۴۷۲۔]

(۳۵۶۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں، لہٰذا انہیں پہنا کرو اور اپنے فوت شدگان کو انہی میں کفن دیا کرو۔''

٣٥٦٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((الْبَسُوا ثِيَابَ الْبَيَاضِ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٨١٠؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩٦٤٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٨٥.]

(۳۵۶۷) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید لباس پہنا کرو، کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔''

٣٥٦٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ [عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ] أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللَّهَ بِهِ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ، الْبَيَاضُ))**. [**موضوع**، مروان بن سالم متروک ومتہم بالکذب ہے۔]

(۳۵۶۸) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین لباس جسے زیب تن کر کے تم اپنی قبروں اور مسجدوں میں اللہ تعالیٰ سے ملتے ہو، سفید لباس ہے۔''

بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ.

باب: جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکائے (اس پر وعید) کا بیان

٣٥٦٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ] الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**.

(۳۵۶۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

[صحيح مسلم: ٢٠٨٥ (٥٤٥٤)؛ سنن الترمذي: ١٧٣١؛ سنن النسائي: ٥٣٢٩۔]

٣٥٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[قَالَ:] فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ. فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيْثَ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ، وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي. [**صحيح بما قبله وما بعده**، مسند احمد: ٣/ ٣٩؛ مسند ابي يعلى: ١٣١٠۔]

(٣٥٧٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی تکبر کرتے ہوئے اپنی چادر (ٹخنے سے) نیچے لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔“

عطیہ نے کہا: اس کے بعد بلاط کے مقام پر میری ملاقات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ میں نے ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔

٣٥٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ بِأَبِيْ هُرَيْرَةَ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّ سَبَلَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ! إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٥٠٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٢٠٠۔]

(٣٥٧١) ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزرا جو اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹ رہا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جو شخص تکبر کی بنا پر اپنی چادر کو لٹکاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔“

بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ هُوَ؟

باب: اس امر کا بیان کہ تہبند کی جگہ کون سی ہے؟

٣٥٧٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِيْ أَوْ سَاقِهِ. فَقَالَ: ((هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ. فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ، فَإِنْ أَبَيْتَ، فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ)).

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِيْ

(٣٥٧٢) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کے نچلے حصے (ٹخنے سے اوپر والی جگہ) کو پکڑ کر فرمایا: ”تہبند کی اصل جگہ یہ ہے۔ اگر تم یہ نہ کرو تو اس سے ذرا نیچے رکھ سکتے ہو، اگر تم یہ نہ کرو تو (ذرا اور) نیچے رکھ لو اور اگر تم یہاں بھی نہ رکھنا چاہو تو پھر (آگاہ رہو) تہبند کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں۔“

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنے استاد علی بن محمد کے طریق سے

أَبُو إِسْحٰقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٧٨٣؛ سنن النسائي: ٥٣٣١؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩٦٨٨-]

بھی بیان کی ہے۔

٣٥٧٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْإِزَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ. وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ))** يَقُولُ ثَلَاثًا: **((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٩٣؛ مسند احمد: ٣/ ٥، ٦-]

(٣٥٧٣) عبدالرحمٰن بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے تہبند کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''مومن کا تہبند (چادر، شلوار) نصف پنڈلی تک ہوتا ہے۔ اس جگہ اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں جائے گا۔'' آپ نے یہ بات تین بار فرمائی: ''جو آدمی تکبر کی وجہ سے اپنی چادر لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

٣٥٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((يَا سُفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسْبِلْ. فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ))**. [السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩٧٠٤؛ مسند احمد: ٤/ ٢٤٦؛ ابن حبان: ٥٤٤٢- یہ روایت شریک القاضی اور عبدالملک بن عمیر کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٥٧٤) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے سفیان بن سہل! اپنے کپڑے کو مت لٹکا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کپڑے لٹکانے والے پسند نہیں ہیں۔''

بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ.

باب: قمیص پہننے کا بیان

٣٥٧٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ [إِلَى] رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٢٥؛ سنن الترمذي: ١٧٦٢؛ مسند احمد: ٦/ ٣١٧-]

(٣٥٧٥) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی کپڑا قمیص سے زیادہ پسند نہ تھا۔

بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟

٣٥٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ. مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَغْرَبَهُ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٩٤؛ سنن النسائي: ٥٣٣٦؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩٧٢٠۔]

باب: قمیص کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟

(۳۵۷۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تہبند، قمیص اور عمامہ (کو مناسب حد سے زیادہ لمبا رکھنا بھی) کپڑا لٹکانے میں شمار ہوتا ہے۔ جو آدمی تکبر کی وجہ سے کسی بھی چیز کو لٹکائے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔''

ابوبکر بن ابی شیبہ نے فرمایا: یہ کیسی نادر حدیث ہے۔

بَابُ كُمِّ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ؟

٣٥٧٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّولِ. [**ضعيف**، الطبقات لابن سعد: ١/ ٤٥٩؛ مسند عبد بن حميد: ٦٣٩ مسلم الأعور ضعیف راوی ہے۔]

باب: قمیص کی آستین کتنی ہونی چاہیے؟

(۳۵۷۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو قمیص زیب تن فرمایا کرتے تھے، اس کی آستینیں چھوٹی ہوتیں اور لمبائی بھی کم ہوتی تھی۔

بَابُ حَلِّ الْأَزْرَارِ.

٣٥٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُشَيْرٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ. وَإِنَّ زِرَّ قَمِيصِهِ لَمُطْلَقٌ.

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ، فِي شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ، إِلَّا مُطْلَقَةً أَزْرَارُهُمَا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٨٢؛ مسند احمد: ٣/ ٤٣٤۔]

باب: بٹن کھلے رکھنے کا بیان

(۳۵۷۸) قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی بیعت کی، جبکہ آپ کی قمیص کا بٹن کھلا تھا۔

حدیث کے راوی عروہ بن عبداللہ نے کہا: میں نے معاویہ اور ان کے بیٹے کو دیکھا، وہ سردی اور گرمی کے موسم میں (بھی) اپنے بٹن کھلے رکھتے تھے۔

بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ.

باب: شلوار (پاجامہ) پہننے کا بیان

٣٥٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

[**صحیح**، دیکھیے حدیث: ٢٢٢٠، ٢٢٢١۔]

(٣٥٧٩) سوید بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم سے شلوار کا سودا کیا، یعنی شلوار خرید فرمائی۔

بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ يَكُونُ؟

باب: اس امر کا بیان کہ عورت کا دامن کس قدر طویل ہو؟

٣٥٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا؟ قَالَ: ((**شِبْرًا**)) قُلْتُ: إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ: ((**ذِرَاعٌ. لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ**)).

[**صحیح**، سنن ابي داود: ٤١١٨؛ سنن النسائي: ٥٣٤١؛ مسند احمد: ٦/ ٢٩٣۔]

(٣٥٨٠) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: عورت اپنا دامن کس قدر طویل رکھے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک بالشت۔'' میں نے عرض کیا: اس طرح تو کپڑا (پاؤں سے) سرک جائے گا۔ آپ نے فرمایا: ''ایک ہاتھ (کے برابر لیکن) اس سے زیادہ نہ کرے۔''

٣٥٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعٌ. فَكُنَّ يَأْتِينَنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤١١٩؛ مسند احمد: ٢/ ١٨، ٩٠ زید العمی ضعیف راوی ہے۔]

(٣٥٨١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات کو ایک ہاتھ لمبا دامن رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ ہمارے ہاں تشریف لاتیں تو ہم سرکنڈے سے ایک ہاتھ ماپ دیتے۔

٣٥٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ، أَوْ لِأُمِّ سَلَمَةَ: ((**ذَيْلُكِ ذِرَاعٌ**)). [مسند احمد: ٦/ ٢٦٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٢٢٠، ٢٢١ یہ روایت ابوالمہزم (متروک) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٥٨٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یا ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تمہارا دامن ایک ہاتھ ہونا چاہیے۔''

٣٥٨٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي ذُيُوْلِ النِّسَاءِ، ((شِبْرًا)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِذًا تَخْرُجَ سُوقُهُنَّ. قَالَ: ((فَذِرَاعٌ)). [مسند احمد: ٦/ ٧٥، ١٢٣ یہ روایت بھی ابوالمہزم (متروک) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۵۸۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں کے دامن کے متعلق فرمایا: ''ایک بالشت دراز ہو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اس صورت میں تو ان کی پنڈلیاں ظاہر ہو سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ایک ہاتھ (دراز کر لیں)۔''

بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ.

باب: سیاہ عمامے کا بیان

٣٥٨٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. [صحیح، دیکھیے حدیث: ۱۱۰۴۔]

(۳۵۸۴) عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے دیکھا، اور آپ اس وقت سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

٣٥٨٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[صحیح، دیکھیے حدیث: ۲۸۲۲۔]

(۳۵۸۵) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل ہوئے، جبکہ آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

٣٥٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنْبَأَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. [صحيح بما قبله، المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٤٢٤۔]

(۳۵۸۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

بَابُ إِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ.

باب: عمامے کا شملہ کندھوں کے درمیان پشت پر لٹکانے کا بیان

٣٥٨٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ

(۳۵۸۷) عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے ہیں اور اس کا شملہ کندھوں کے درمیان

اللّٰهِ ﷺ. وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ. [صحيح، دیکھئے حدیث:۱۱۰۴۔]

(پشت پر) لٹکایا ہوا ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ.

باب: (مردوں کے لیے) ریشمی کپڑا پہننا ممنوع ہے

۳۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))**.

[صحيح مسلم: ۲۰۷۳ (۵٤۲٥)]

(۳۵۸۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دنیا میں ریشمی کپڑے پہنے، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔“

۳۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ. [صحيح، دیکھئے حدیث:۲۱۱۵۔]

(۳۵۸۹) براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ریشم کی جملہ اقسام) دیباج، حریر اور استبراق (کے استعمال) سے (مردوں کو) منع فرمایا ہے۔

۳۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ. وَقَالَ: **((هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ))**. [صحيح، دیکھئے حدیث:۳۴۱۴۔]

(۳۵۹۰) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے (مردوں کو) ریشم اور سونے کے استعمال سے منع کیا اور فرمایا: ”وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہے اور ہمارے لیے آخرت میں ہے۔“

۳۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيْرٍ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِ ابْتَعْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ، وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))**. [صحيح بخاري: ۸۸٦؛ صحيح مسلم: ۲۰٦۸ (٥٤٠١)؛ سنن ابي داود: ۱۰۷٦؛

(۳۵۹۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ریشمی کپڑے کا دھاری دار جوڑا دیکھا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش، اس جوڑے کو آپ وفد کے استقبال کے لیے اور جمعہ کے دن کے لیے خرید لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے (ریشم کو) صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

سنن النسائي: ١٣٨٣۔]

بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ.

باب: جنہیں ریشم پہننے کی اجازت ہے، ان کا بیان

٣٥٩٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ نَبَّأَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيْصَيْنِ مِنْ حَرِيْرٍ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا، حِكَّةٍ.

[صحيح بخاري: ٢٩١٩؛ صحيح مسلم: ٢٠٧٦ (٥٤٢٩)]

(٣٥٩٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو خارش کی شکایت تھی تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ.

باب: کپڑے میں ریشم کے نشان کی اجازت کا بیان

٣٥٩٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ. إِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا. ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ الثَّالِثَةِ، ثُمَّ الرَّابِعَةِ. فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

[صحيح، دیکھئے حدیث: ٢٨٢٠۔]

(٣٥٩٣) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حریر اور دیباج (خالص ریشمی کپڑا پہننے) سے منع کرتے تھے، لیکن جو اتنا سا ہو۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ایک انگلی سے اشارہ کیا، پھر دوسری سے، پھر تیسری سے، پھر چوتھی سے، بعد ازاں فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس (ریشم) سے منع کرتے تھے۔

٣٥٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ. فَدَعَا بِالْقَلَمَيْنِ فَقَصَّهُ. فَدَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاءَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا. فَقَالَتْ: بُؤْسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ يَا جَارِيَةُ! هَاتِي جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْجَيْبِ وَالْفَرْجَيْنِ، بِالدِّيْبَاجِ.

[صحيح، دیکھئے حدیث: ٢٨١٩۔]

(٣٥٩٤) سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے ایک عمامہ خریدا۔ جس (کے کناروں) پر (ریشم کے) نشان تھے، انہوں نے قینچی منگوا کر اسے کاٹ ڈالا۔ میں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا تو ان سے یہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (کے اس فعل) پر تعجب ہے۔ اے لڑکی! رسول اللہ ﷺ کا جبہ مبارک تو لے کر آؤ۔ وہ ایک ایسا جبہ لائی جس کی آستینوں، گریبان اور دونوں طرف کے چاک

کے کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا۔

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ.

باب: خواتین کے لیے ریشمی کپڑے اور سونے کے زیورات پہننے کا بیان

٣٥٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَرِيْرًا بِشِمَالِهِ، وَذَهَبًا بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: **((إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِي، حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٥٧؛ سنن النسائي: ٥١٤٩؛ مسند احمد: ١/ ٩٦۔]

(٣٥٩٥) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ میں ریشم اور دائیں ہاتھ میں سونا لیا، پھر دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں۔''

٣٥٩٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ: حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ مَلْفُوْفَةٌ بِحَرِيْرٍ، إِمَّا سَدَاهَا وَإِمَّا لُحْمَتُهَا. فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ. فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَصْنَعُ بِهَا؟ أَلْبَسُهَا؟ قَالَ: **((لَا. وَلٰكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ))**. [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔ دیکھیے مسند احمد: ١/ ١٣٧ح ١١٦٢ وسنده حسن۔]

(٣٥٩٦) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک جبہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا جس کا تانا یا بانا ریشمی تھا۔ آپ نے وہ جبہ میرے ہاں بھجوا دیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا کیا کروں؟ کیا میں خود اسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس کی اوڑھنیاں بنا کر فاطماؤں میں تقسیم کر دو۔''

٣٥٩٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْإِفْرِيْقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَفِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيْرٍ. وَفِي الْأُخْرَى ذَهَبٌ. فَقَالَ: **((إِنَّ هٰذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِي، حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ))**. [صحيح بالحديث:

(٣٥٩٧) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے ایک ہاتھ میں ریشم کا کپڑا تھا اور دوسرے میں سونا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں۔''

٣٥٩٥؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٣٤٧؛ مسند الطيالسي: ٢٢٥٣۔]

٣٥٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ. [سنن النسائي: ٥٢٩٨ والكبرىٰ: ٩٥٧٦، یہ روایت امام زہری کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٥٩٨) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا، انہوں نے دھاری دار ریشمی قمیص پہنی ہوئی تھی۔

بَابُ لُبْسِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ.

باب: مردوں کے لیے سرخ لباس پہننے کی اجازت ہے

٣٥٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِيْ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مُتَرَجِّلًا، فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. [صحيح بخاري: ٥٨٤٨؛ صحيح مسلم: ٢٣٣٧ (٦٠٦٥)؛ سنن ابي داود: ٤١٨٣؛ سنن الترمذي: ١٧٢٤، ٢٨٠٠؛ سنن النسائي: ٥٠٦٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ١٧٧۔]

(٣٥٩٩) براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو صاحبِ جمال نہیں دیکھا۔ آپ نے کنگھی کی ہوئی تھی اور سرخ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔

٣٦٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَّادِ ابْنِ يُوْسُفَ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ. قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَاضِيْ مَرْوَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ. فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ. عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ. يَعْثُرَانِ وَيَقُوْمَانِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِيْ حِجْرِهِ. فَقَالَ: ((**صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ.** ﴿**إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ**﴾ (٦٤/ التغابن: ١٥) **رَأَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ**)) ثُمَّ أَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهِ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١١٠٩؛ سنن الترمذي: ٣٧٧٤؛

(٣٦٠٠) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اسی اثنا میں سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما (مسجد میں) آ گئے۔ انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ کبھی گرتے اور کبھی کھڑے ہوتے تھے۔ آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور انہیں پکڑ کر اپنی گود میں اٹھا لیا، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: ﴿إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ ''تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں ایک آزمائش ہیں۔'' میں نے انہیں دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔'' پھر آپ نے (دوبارہ) خطبہ شروع کر دیا۔

سنن النسائي: ١٤١٤ـ]

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ.

باب: مُعَصْفَر (کسم کا رنگا ہوا) کپڑا مردوں کے لیے مکروہ ہے

٣٦٠١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُفَدَّمِ.

قَالَ يَزِيْدُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا الْمُفَدَّمُ؟ قَالَ: الْمُشْبَعُ بِالْعُصْفُرِ. [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٩٩؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٣٧٠، ١٨٢؛ شرح مشكل الآثار: ٣٢٤٨ـ]

(٣٦٠١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''مفدّم'' سے منع فرمایا ہے۔
یزید بن ابی زیاد نے کہا: میں نے حسن بن سہیل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: مفدّم سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: عُصفُر یعنی کسم سے رنگا ہوا گہرے زرد رنگ کا کپڑا۔

٣٦٠٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا أَقُوْلُ: نَهَاكُمْ، عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ. [صحيح مسلم: ٤٨٠ (١٧٦)؛ سنن ابي داود: ٤٠٤٤، ٤٠٤٥؛ سنن الترمذي: ٢٦٤؛ سنن النسائي: ٥١٧٨ـ]

(٣٦٠٢) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ نے عصفر یعنی کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ممانعت تمہارے لیے بھی ہے۔

٣٦٠٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ. وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ. فَقَالَ: **((مَا هٰذِهِ؟))** فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ. فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُوْنَ تَنُّوْرَهُمْ. فَقَذَفْتُهَا فِيْهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: **((يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ؟))** فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ **((أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ))**. [**حسن**، سنن ابي داود: ٤٠٦٦؛ مسند احمد: ٢/ ١٩٦ـ]

(٣٦٠٣) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ہم ''ثنیۂ اذاخر'' (مقام) سے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں واپس آئے۔ آپ نے مجھ پر توجہ فرمائی اور میں نے عصفر یعنی کسم سے رنگی ہوئی (گہرے زرد رنگ کی) ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں سمجھ گیا کہ آپ کو کیا ناگوار گزرا ہے۔ میں گھر والوں کے پاس آیا تو انہوں نے تنور جلا رکھا تھا۔ میں نے وہ چادر اس (جلتے تنور) میں پھینک دی، پھر میں دوسرے دن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! اس چادر کا کیا بنا؟'' میں نے صورت حال بیان کر دی۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے وہ چادر اپنے اہل خانہ میں سے کسی (خاتون) کو پہننے کے لیے کیوں نہ دے دی؟

خواتین کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں۔"

بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ.

باب: مردوں کے لیے زرد رنگ کا کپڑا استعمال کرنا جائز ہے

٣٦٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ. فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ. فَاغْتَسَلَ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ. فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرْسِ عَلَى عُكَنِهِ. [**ضعيف**، دیکھیے حدیث:٤٦٦۔]

(٣٦٠٤) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ آپ نے غسل فرمایا، پھر میں نے آپ کی خدمت میں زرد رنگ کی ایک چادر پیش کی۔ (آپ نے اسے اوڑھا حتی کہ) میں نے آپ کے شکم مبارک کے بل پر ورس (کپڑے رنگنے والی بوٹی) کا نشان دیکھا۔

بَابُ الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ.

باب: ہر وہ لباس پہنا جا سکتا ہے جس میں فضول خرچی اور تکبر نہ ہو

٣٦٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا، مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ))**. [سنن النسائي: ٢٥٦٠؛ مسند احمد: ٢/ ١٨١ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٦٠٥) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور پہنو جب تک اس میں فضول خرچی یا تکبر کا عنصر نہ ہو۔"

بَابُ مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ.

باب: شہرت کے لیے لباس پہننے (پر وعید) کا بیان

٣٦٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثَوْبَ**

(٣٦٠٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی شہرت کا لباس پہنے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔"

مَذَلَّةٍ)). **احسن**، سنن ابي داود: ٤٠٢٩؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩٥٦٠؛ مسند احمد: ٢/ ٩٢۔]

٣٦٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا))**.

[**حسن**، دیکھئے حدیث سابق: ٣٦٠٦۔]

(٣٦٠٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی دنیا میں شہرت والا لباس پہنے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا، پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا۔''

٣٦٠٨۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ مُحْرِزٍ النَّاجِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ، أَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ))**. [**ضعيف**، عثمان بن جہم مجہول الحال ہے۔]

(٣٦٠٨) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی (دنیا میں) شہرت والا لباس پہنے گا، اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا حتی کہ اسے ذلیل و رسوا کر دے گا، جب بھی رسوا کرے۔''

بَابُ لُبْسِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

باب: مردہ جانور کی کھال رنگنے کے بعد استعمال کرنے کا بیان

٣٦٠٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ، فَقَدْ طَهُرَ))**. [صحيح مسلم: ٣٦٦ (٨١٣)؛ سنن ابي داود: ٤١٢٣؛ سنن الترمذي: ١٧٢٨؛ سنن النسائي: ٤٢٤٦۔]

(٣٦٠٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو چمڑا رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔''

٣٦١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ شَاةً لِمَوْلَاةِ مَيْمُوْنَةَ مَرَّ بِهَا، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً. فَقَالَ: **((هَلَّا أَخَذُوْا إِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهِ؟))** فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ:

(٣٦١٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقے میں ایک بکری ملی تھی، وہ بکری مر گئی، نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''انہوں نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتار لیا، اسے رنگ کر استعمال میں لے آتے اور فائدہ اٹھاتے۔'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مری ہوئی ہے۔

((إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا)). [صحيح مسلم: ٣٦٣ (٨٠٦)؛ سنن ابي داود: ٤١٢٠، ٤١٢١؛ سنن النسائي: ٤٢٣٩۔]

آپ نے فرمایا: ''اس کا صرف کھانا حرام ہے۔''

٣٦١١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَاةٌ، فَمَاتَتْ. فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا، فَقَالَ: ((مَا ضَرَّ أَهْلَ هٰذِهِ، لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا؟)). [المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٣٧٨ ومسنده: ٤٥٩، یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٦١١) سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ امہات المومنین میں سے کسی کی ایک بکری مرگئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اگر اس کے مالک اس کی کھال سے فائدہ اٹھالیتے تو کیا نقصان تھا؟''

٣٦١٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ، إِذَا دُبِغَتْ. [سنن ابي داود: ٤١٢٤؛ سنن النسائي: ٤٢٥٧، یہ حدیث حسن ہے۔]

(٣٦١٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردہ (حلال) جانور کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا، بشرطیکہ اسے رنگ لیا جائے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

باب: جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے اور پٹھے سے فائدہ نہ اٹھایا جائے (ان کی دلیل) کا بیان

٣٦١٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ. كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٤١٢٧؛ سنن الترمذي: ١٧٢٩؛ سنن النسائي: ٤٢٥٤؛ ابن حبان:

(٣٦١٣) عبداللہ بن علیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کی ایک تحریر آئی (جس میں تھا کہ) ''تم مردہ جانور کے چمڑے اور پٹھے سے فائدہ نہ اٹھایا کرو۔''

١٢٧٧-]

بَابُ صِفَةِ النِّعَالِ.

باب: (نبی ﷺ کے) نعلین کی ساخت کا بیان

٣٦١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ، مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا. [شمائل ترمذي: ٧٦؛ شرح السنة للبغوي: ٣١٥٤؛ المختارة للمقدسي: ١١/ ٩٣، یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٦١٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے نعلین کی دو پٹیاں تھیں جن کے تسمے دہرے تھے۔

٣٦١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ. [صحيح بخاري: ٥٨٥٧؛ سنن ابي داود: ٤١٤٣؛ سنن الترمذي: ١٧٧٢؛ سنن النسائي: ٥٣٦٩-]

(٣٦١٥) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے نعلین کی دو پٹیاں تھیں۔

بَابُ لُبْسِ النِّعَالِ وَخَلْعِهَا.

باب: جوتے پہننے اور اتارنے کا بیان

٣٦١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى))**. [صحيح مسلم: ٢٠٩٧ (٥٤٩٥)]

(٣٦١٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی جوتا پہنے تو دائیں جوتے سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے۔''

بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ.

باب: ایک جوتا پہن کر چلنے کا بیان

٣٦١٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ. لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيَمْشِ فِيهِمَا جَمِيعًا))**. [**حسن صحيح،**

(٣٦١٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی ایک جوتا یا ایک موزہ پہن کر نہ چلے، بلکہ اسے چاہیے کہ دونوں اتار دے یا دونوں پہن کر چلے۔''

المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٢٢٧، ٢٢٨-]

بَابُ الْإِنْتِعَالِ قَائِمًا.

باب: کھڑے ہو کر جوتے پہننے کا بیان

٣٦١٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

[یہ روایت ابو معاویہ اور اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اسی طرح سنن الترمذی (١٧٧٥) والی روایت حارث بن نبہان متروک کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٦١٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

٣٦١٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. [یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس کا شاہد جو سنن الترمذی (١٧٧٦) میں ہے، وہ قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٦١٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الْخِفَافِ السُّودِ.

باب: سیاہ موزے پہننے کا بیان

٣٦٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا دَلْهَمُ ابْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ. فَلَبِسَهُمَا. [یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث: ٥٤٩-]

(٣٦٢٠) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نجاشی نے سیاہ رنگ کے سادہ موزوں کا جوڑا تحفے میں بھیجا تھا، پھر آپ نے انہیں پہنا۔

بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ.

باب: بالوں کو مہندی سے رنگنے کا بیان

٣٦٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ. فَخَالِفُوهُمْ**)).

[صحيح بخاري: ٥٨٩٩؛ صحيح مسلم: ٢١٠٣ (٥٥١٠)؛ سنن ابي داود: ٤٢٠٣؛ سنن النسائي: ٥٠٧٥-]

(٣٦٢١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہودی اور عیسائی بالوں کو نہیں رنگتے، لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو۔''

٣٦٢٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ، الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٢٠٥؛ سنن الترمذي: ١٧٥٣؛ سنن النسائي: ٥٠٨١؛ ابن حبان: ١٤٧٥]

(٣٦٢٢) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑھاپے (میں سفید بالوں) کا رنگ بدلنے کے لیے سب سے اچھی چیز مہندی اور وسمہ (کا آمیزہ) ہے۔''

٣٦٢٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ: فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعَرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [صحيح بخاري: ٥٨٩٧ـ]

(٣٦٢٣) عثمان بن موہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا تو انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال نکال کر دکھائے جو مہندی اور وسمے (کے آمیزے) سے رنگے ہوئے تھے۔''

بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ.

باب: سیاہ خضاب کرنا

٣٦٢٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَكَأَنَّ رَأْسَهُ ثَغَامَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَلْتُغَيِّرْهُ. وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ**)). [صحيح مسلم: ٢١٠٢ (٥٥٠٩)؛ سنن ابي داود: ٤٢٠٤؛ سنن النسائي: ٥٠٧٩؛ مسند احمد: ٣/ ٣١٦؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٢٤٤ـ]

(٣٦٢٤) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اس وقت ان کا سر سفید گھاس کی طرح تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں ان کی کسی خاتون کے پاس لے جاؤ۔ وہ ان کے بالوں کو رنگ دے۔ اور انہیں سیاہ رنگ سے بچانا۔''

٣٦٢٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ زَكَرِيَّا الرَّاسِبِيُّ: حَدَّثَنَا دَفَّاعُ بْنُ دَغْفَلٍ السَّدُوسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبِ الْخَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ، لَهٰذَا السَّوَادُ. أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ**)). [**ضعيف**، دفاع بن دغفل ضعیف راوی

(٣٦٢٥) صہیب الخیر (رومی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین رنگ جس سے تم اپنے بالوں کو رنگو سیاہ رنگ ہے، اس سے تمہاری عورتیں تمہاری طرف رغبت کرتی ہیں اور تمہارے دشمن کے سینوں میں تمہارا رعب و دبدبہ زیادہ ہوتا ہے۔''

ہے۔]

بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ.

٣٦٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ [عُبَيْدَ] بْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا تَصْفِيرِي لِحْيَتِي، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ. [صحيح بخاري: ١٦٦؛ صحيح مسلم: ١١٨٧ (٢٨١٨)؛ سنن ابي داود: ١٧٧٢؛سنن النسائي؛ ٥٢٤٥۔]

باب: زرد خضاب کا بیان

(٣٦٢٦) عبید بن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ ورس سے اپنی ڈاڑھی کو زرد کر لیتے ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنی ڈاڑھی کو زرد کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اپنی ڈاڑھی مبارک زرد کرتے تھے۔

٣٦٢٧۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: ((**مَا أَحْسَنَ هَذَا؟**)) ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. فَقَالَ: ((**هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا**)) ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: ((**هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ**)). قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَفِّرُ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٢١١؛ مسند الطيالسي: ١٨٦٠ حمید بن وہب ضعیف راوی ہے۔]

(٣٦٢٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے بالوں کو مہندی سے رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کتنا اچھا ہے۔'' اس کے بعد آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے بالوں کو مہندی اور وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو اس سے بھی اچھا ہے۔'' پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے زرد رنگ کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ان سب سے اچھا ہے۔''

(راوی حدیث نے) کہا: طاوس رحمۃ اللہ علیہ بالوں کو زرد خضاب لگاتے تھے۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ.

٣٦٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ. يَعْنِي عَنْفَقَتَهُ. [صحيح بخاري: ٣٥٤٥؛ صحيح مسلم: ٢٣٤٢ (٦٠٨٠)]

باب: خضاب ترک کرنے کا بیان

(٣٦٢٨) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے یہ بال سفید دیکھے، یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان والے بال۔

٣٦٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

(٣٦٢٩) حمید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَخَضَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ عِشْرِيْنَ شَعَرَةً، فِي مُقَدَّمِ لِحْيَتِهِ . [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ١٧٨ ، ١٨٨؛ مسند عبد بن حميد: ١٤١٤۔]

سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ کے بال (زیادہ) سفید نہیں ہوئے تھے، صرف آپ کی ڈاڑھی کے سامنے والے حصے میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

٣٦٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ عِشْرِيْنَ شَعَرَةً . [**صحيح**، شمائل ترمذي: ٤٠؛ مسند احمد: ٢/ ٩٠۔]

(٣٦٣٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سفید بال بیس کے قریب تھے۔

بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ.

باب: لمبے بال رکھنے اور مینڈھیاں بنانے کا بیان

٣٦٣١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. تَعْنِي ضَفَائِرَ. [سنن ابي داود: ٤١٩١؛ سنن الترمذي: ١٧٨١ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ مجاہد کا ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(٣٦٣١) ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ (کے بالوں) کی چار لٹیں تھیں۔

٣٦٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ. وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. قَالَ: فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ. ثُمَّ فَرَقَ، بَعْدُ. [صحيح بخاري: ٣٥٥٨؛ صحيح مسلم: ٢٣٣٦ (٦٠٦٢)؛ سنن ابي داود: ٤١٨٨؛ سنن النسائي: ٥٢٤٠۔]

(٣٦٣٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں (کو پیشانی پر) لٹکاتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ (بالعموم) اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (پہلے) اپنی پیشانی پر بال لٹکاتے تھے، پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

٣٦٣٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرِقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. ثُمَّ أَسْدِلُ نَاصِيَتَهُ. [حسن، مسند ابي يعلىٰ: ٤٤١٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٢٦٢-]

(٣٦٣٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے تالو کے پیچھے مانگ نکالتی اور سر کے سامنے والے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتی تھی۔

٣٦٣٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعَرًا رَجِلًا، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ. [صحيح بخاري: ٥٩٠٥؛ صحيح مسلم: ٢٣٣٨ (٦٠٦٧)؛ سنن النسائي: ٥٠٥٦-]

(٣٦٣٤) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال سیدھے تھے (زیادہ گھنگریالے نہ تھے) جو آپ کے کندھوں اور کانوں کے درمیان تک ہوتے تھے۔

٣٦٣٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، شَعَرٌ دُوْنَ الْجُمَّةِ، وَفَوْقَ الْوَفْرَةِ. [حسن صحيح، سنن ابي داود: ٤١٨٧؛ سنن الترمذي: ١٧٥٥؛ مسند احمد: ٦/ ١٠٨، ١١٨-]

(٣٦٣٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کانوں سے قدرے نیچے اور کندھوں سے کچھ اوپر تھے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعَرِ.

باب: زیادہ (لمبے) بال رکھنے کی کراہت کا بیان

٣٦٣٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَلِيْ شَعَرٌ طَوِيْلٌ. فَقَالَ: ((ذُبَابٌ. ذُبَابٌ)) فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ. فَرَآنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ. وَهَذَا أَحْسَنُ)). [صحيح الاسناد، سنن ابي داود: ٤١٩٠؛ سنن النسائي: ٥٠٥٥ والكبرىٰ: ٩٣٠٧-]

(٣٦٣٦) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے بال بہت لمبے تھے۔ نبی ﷺ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: ''نحوست، نحوست''۔ چنانچہ میں نے جا کر بال چھوٹے کر لیے نبی ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''میں نے تجھے کچھ نہیں کہا تھا، تاہم یہ زیادہ بہتر ہیں۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقُزَعِ.

٣٦٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ: وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ، وَيُتْرَكَ مَكَانٌ. [صحيح بخاري: ٥٩٢٠؛ صحيح مسلم: ٢١٢٠ (٥٥٥٩)؛ سنن ابي داود: ٤١٩٣؛ سنن النسائي: ٥٠٥٣.]

باب: قزع کی ممانعت کا بیان

(٣٦٣٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: قزع سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: بچے کا سر ایک جگہ سے مونڈ دیا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

٣٦٣٨- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ [ق]الَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنِ الْقَزَعِ. [صحيح بخاري: ٥٩٢١؛ مسند احمد: ٢/ ٦٧، ٨٢؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٣١٣.]

(٣٦٣٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ.

٣٦٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ. ثُمَّ نَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ: **((لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا))**. [صحيح مسلم: ٢٠٩١ (٥٤٧٧)؛ سنن ابي داود: ٤٢١٩؛ سنن النسائي: ٥٢١٩.]

باب: انگوٹھی کا نقش

(٣٦٣٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ کرائے، پھر فرمایا: ''کوئی آدمی میری انگوٹھی جیسا نقش کندہ نہ کرائے۔''

٣٦٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اصْطَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا. فَقَالَ: **((إِنَّا قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا، فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ))**. [صحيح مسلم: ٢٠٩٢

(٣٦٤٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (چاندی کی) انگوٹھی بنوائی، پھر فرمایا: ''ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ایک نقش کندہ کرایا ہے، لہٰذا کوئی شخص ایسا نقش نہ بنوائے۔''

(٥٤٧٩)؛ سنن النسائي: ٥١١ ٢ـ]

٣٦٤١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، لَهُ فَصٌّ حَبَشِيٌّ. وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.[صحيح بخاري:٥٨٦٨؛صحيح مسلم: ٢٠٩٤ (٥٤٨٦)؛ سنن ابي داود: ٤٢١٦؛ سنن الترمذي: ٨٢؛ سنن النسائي: ٥١٩٩ـ]

(٣٦٤١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی، اس کا حبشی نگینہ تھا، اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

باب: (مردوں کے لیے) سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

٣٦٤٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى عَلِيٍّ. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث:٣٦٠٢ـ]

(٣٦٤٢) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

٣٦٤٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

[**صحيح**، دیکھئے حدیث:٣٦٠١ـ]

(٣٦٤٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

٣٦٤٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَلْقَةً فِيهَا خَاتَمُ ذَهَبٍ. فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ. فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُودٍ. وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ. أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ. ثُمَّ دَعَا بِابْنَةِ ابْنَتِهِ، أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ. فَقَالَ: ((**تَحَلَّيْ بِهَذَا، يَا بُنَيَّةُ**)). [**حسن**، سنن ابي داود: ٤٢٣٥؛ مسند احمد: ٢/ ١١٩؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٢٧٧، ٢٧٨ـ]

(٣٦٤٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حبشہ کے حکمران نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چھلا بھیجا جس میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس کا حبشی نگینہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض فرماتے ہوئے اسے لکڑی سے یا اپنی کسی انگلی سے پکڑا، پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا: ''اے بیٹی! یہ زیور تم پہن لو۔''

بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

باب: انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھنے کا بیان

٣٦٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ. [صحيح مسلم: ٢٠٩١ (٥٤٧٧)]

(٣٦٤٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

٣٦٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ. فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ. كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ.

[صحيح مسلم: ٢٠٩٢ (٥٤٧٩) نیز دیکھیے حدیث سابق: ٣٦٤٥۔]

(٣٦٤٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی، اس میں حبشی نگینہ تھا۔ آپ اس کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

بَابُ التَّخَتُّمِ بِالْيَمِينِ.

باب: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان

٣٦٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

[**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٢٨٥، ٢٨٦۔]

(٣٦٤٧) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

بَابُ التَّخَتُّمِ فِي الْإِبْهَامِ.

باب: انگوٹھے میں انگوٹھی پہننے کا بیان

٣٦٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي هٰذِهِ. وَفِي هٰذِهِ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ. [صحيح مسلم: ٢٠٧٨ (٥٤٩٠)؛ سنن ابي داود: ٤٢٢٥؛ الترمذي: ١٧٨٦؛ سنن النسائي: ٥٢١٤۔ تنبیہ: چھنگلی انگلی کا ذکر راوی کا وہم ہے۔]

(٣٦٤٨) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھنگلیا اور انگوٹھے میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الصُّوَرِ فِي الْبُيُتِ.

باب: گھروں میں تصاویر رکھنے (کی ممانعت) کا بیان

٣٦٤٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ**)). [صحيح بخاري: ٣٣٢٢؛ صحيح مسلم: ٢١٠٦ (٥٥١٤)؛ سنن الترمذي: ٢٨٠٤؛ سنن النسائي: ٥٣٤٩۔]

(٣٦٤٩) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس (گھر میں) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

٣٦٥٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ**)). [**صحيح بما قبله وما بعده**، سنن ابي داود: ٢٢٧؛ سنن النسائي: ٤٢٨٦؛ ابن حبان: ١٢٠٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧١ تنبیہ: اس حدیث کی سند ''حسن لذاتہ'' ہے۔]

(٣٦٥٠) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

٣٦٥١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرَئِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَام، فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا. فَرَاثَ عَلَيْهِ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فَإِذَا هُوَ بِجِبْرَئِيلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ. فَقَالَ: ((**مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ؟**)) قَالَ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا. وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٦/ ١٤٢، دوسری سند سے صحیح مسلم: ٢١٠٤ (٥٥١١) میں بھی ہے۔]

(٣٦٥١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جبریل علیہ السلام نے ایک متعین وقت پر حاضر ہونے کا رسول اللہ ﷺ سے وعدہ کیا، لیکن اس میں تاخیر ہو گئی۔ نبی ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو دیکھا دروازے پر جبریل علیہ السلام کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''آپ کو اندر آنے میں کیا مانع تھا؟'' انہوں نے کہا: گھر میں ایک کتا موجود ہے۔ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

٣٦٥٢۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا

(٣٦٥٢) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے

الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا، فِي بَعْضِ الْمَغَازِي. فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تُصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَخْلَةً. فَمَنَعَهُ. أَوْ نَهَاهَا.

[**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٩٩/٨ عفير بن معدان ضعیف راوی ہے۔]

نبی ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: اس کا شوہر کسی جنگ میں شریک ہے۔ اس نے آپ سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے گھر میں کھجور کے درخت کی تصویر بنوا لے۔ نبی ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔

بَابُ الصُّوَرِ فِيمَا يُوطَأُ.

باب: پاؤں کے نیچے روندی جانے والی تصاویر کا حکم

٣٦٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي. تَعْنِي الدَّاخِلَ. بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ. فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ هَتَكَهُ. فَجَعَلْتُ مِنْهُ مَنْبُوذَتَيْنِ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى إِحْدَاهُمَا. [صحيح بخاري: ٥٩٥٤؛ صحيح مسلم: ٢١٠٧ (٥٥٢، ٥٥٣٢)؛ سنن النسائي: ٥٣٥٧، ٥٣٥٨.]

(٣٦٥٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے گھر کے اندر ایک طاقچے پر تصویر دار پردہ لٹکا دیا۔ نبی ﷺ (گھر میں) تشریف لائے تو آپ نے اسے پھاڑ دیا۔ میں نے اس کے دو گدے بنا لیے۔ بعد ازاں میں نے نبی ﷺ کو ان میں سے ایک پر ٹیک لگائے بیٹھے دیکھا۔

بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ.

باب: سرخ زین پوش (کی ممانعت) کا بیان

٣٦٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ، يَعْنِي الْحَمْرَاءَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٥١؛ سنن الترمذي: ٢٨٠٨؛ سنن النسائي: ٥١٦٨؛ مسند احمد: ٩٣/١، ٩٤.]

(٣٦٥٤) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اور سرخ (ریشمی) زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ رُكُوبِ النُّمُورِ.

باب: چیتے کی کھال پر سواری کرنے (کی ممانعت) کا بیان

٣٦٥٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

(٣٦٥٥) صحابی رسول ابوریحانہ شمعون بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان

الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجْرِيِّ الْهَيْثَمِ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ، صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى، عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ. [سنن ابي داود: ٤٠٤٩؛ سنن النسائي: ٥٠٩٤ عامر الحجری مجہول الحال ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

ہے کہ نبی ﷺ چیتے کی (کھال پر) سواری کرنے سے منع کرتے تھے۔

٣٦٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤١٢٩؛ مسند احمد: ٤/ ٩٣۔]

(٣٦٥٦) معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چیتے (کی کھال) پر سوار ہونے سے منع فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الْأَدَبِ

تہذیب واخلاق سے متعلق احکام

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ.

٣٦٥٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ السُّلَامِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ. أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ. أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ [ثَلَاثًا]. أُوصِي امْرَأً بِأَبِيْهِ. أُوصِي امْرَأً بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيْهِ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَذًى يُؤْذِيْهِ)). [**ضعيف**، مسند احمد: ٤/ ٣١١؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٥٤٠ عبیداللہ بن علی مجہول راوی ہے۔]

باب: والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

(٣٦٥٧) ابوسلامہ سلامی (خداش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ہر آدمی کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ میں ہر آدمی کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، میں ہر آدمی کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (تین بار یہ فرمایا:) میں ہر آدمی کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ (تین بار یہ فرمایا:) میں ہر آمی کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے تعلق دار جو اس کا قریبی ہے، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، خواہ اس کی طرف سے اذیت کا سامنا ہی کیوں نہ ہو۔“

٣٦٥٨- حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَبَاكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((الْأَدْنَى فَالْأَدْنَى)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ٢٧٠٦-]

(٣٦٥٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ حسنِ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی والدہ کے ساتھ۔“ کہا: پھر کس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی والدہ کے ساتھ۔“ اس نے پھر پوچھا: اس کے بعد کس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی والدہ کے ساتھ۔“ اس نے پھر دریافت کیا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے والد کے ساتھ۔“ اس نے پھر عرض کیا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ”سب سے قریبی تعلق دار کے ساتھ، پھر اس کے بعد جو زیادہ قریبی تعلق دار ہو اس کے ساتھ۔“

٣٦٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)). [صحيح مسلم: ١٥١٠ (٣٧٩٩)؛ سنن الترمذي: ١٩٠٦۔]

(٣٦٥٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا الّا یہ کہ وہ غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

٣٦٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [قَالَ:] ((الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوقِيَّةٍ. كُلُّ أُوقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)).

[مسند احمد: ٢/ ٣٦٣؛ سنن الدارمي: ٣٤٦٧؛ مسند البزار: ٢/ ٢٠٩؛ ابن حبان: ٢٥٧٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٧٨ اس حدیث کی سند حسن ہے، نیز عاصم بن بہدلہ صدوق ہیں۔]

(٣٦٦٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قنطار بارہ ہزار اوقیہ کے برابر ہے۔ ہر اوقیہ زمین وآسمان کے مابین کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔'' نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا جنت میں درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ کہتا: یہ کیسے ہوا؟ اسے کہا جاتا ہے کہ تیرے لیے تیری اولاد کی دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔''

٣٦٦١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثَلَاثًا. إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ. إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٣٢، ١٣١؛ الادب المفرد للبخاري: ٦٠؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٥١۔]

(٣٦٦١) مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی ماؤں کے ساتھ اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے۔'' آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے باپوں سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں زیادہ قریبی تعلق داروں کے ساتھ، پھر ان کے بعد والے قریبی تعلق داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔''

٣٦٦٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ:

(٣٦٦٢) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اولاد کے ذمے والدین کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تمھاری جنت اور تمھاری جہنم ہیں۔''

((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ)). [ضعيف، علی بن یزید ضعیف راوی ہے۔]

٣٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ)).

[صحیح، دیکھیے حدیث:۲۰۸۹۔]

(۳۶۶۳) ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے۔اب چاہے اسے ضائع کرلو، چاہے اس کی حفاظت کرو۔''

بَابُ: صِلْ مَنْ كَانَ أَبُوْكَ يَصِلُ.

باب: جس سے تمہارا والد صلہ رحمی کرتا ہو، تم بھی اس سے صلہ رحمی کرو

٣٦٦٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَسِيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ، مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَبَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ. الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِيْفَاءٌ بِعُهُوْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا)).

[سنن ابي داود: ٥١٤٢؛ الادب المفرد للبخاري: ٣٥؛ مسند احمد: ٣/٤٩٧؛ ابن حبان: ٤١٨؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٥٤، ١٥٥، یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ علی بن عبید حسن الحدیث راوی ہیں۔]

(۳۶۶۴) ابواُسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، اتنے میں قبیلہ بنو سلمہ کے ایک آدمی نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے لیے والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی صورت ہے کہ میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرسکوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ان کے حق میں دعائیں کرنا، ان کے لیے بخشش طلب کرنا، ان کے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا، جو وہ اپنی زندگی میں پورے نہ کرسکے، ان کے دوستوں کی تکریم کرنا اور ایسے لوگوں سے صلہ رحمی (حسن سلوک) کرنا، جن سے تعلق صرف انہی کے واسطے سے ہو۔''

بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ.

باب: والد کا (اپنی اولاد سے بالخصوص) بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

٣٦٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(۳۶۶۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، کچھ دیہاتی لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں

قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوْا: أَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. فَقَالُوْا: لٰكِنَّا، وَاللّٰهِ! مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَمْلِكُ أَنْ كَانَ اللّٰهُ قَدْ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ)). [صحيح مسلم: ٢٣١٧ (٦٠٢٧)]

نے کہا: کیا آپ لوگ اپنے بچوں کو چومتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: لیکن، اللہ کی قسم! ہم تو اپنے بچوں کو نہیں چومتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے جذبۂ رحمت سلب کر لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟''

٣٦٦٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٧٢؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٢/ ٩٧؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ١٦٤ـ]

(٣٦٦٦) یعلیٰ بن مرہ العامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی ﷺ کی طرف آئے، آپ نے ان دونوں کو اپنے سینے سے لگا لیا اور فرمایا: ''اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہے۔''

٣٦٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيٍّ، سَمِعْتُ أَبِيْ يَذْكُرُ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)). [**ضعيف**، مسند احمد: ٤/ ١٧٥؛ الادب المفرد للبخاري: ٨١؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٦ یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، علی نے سراقہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔]

(٣٦٦٧) سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ افضل صدقہ کون سا ہے؟ تمہاری بیٹی جو (بیوہ یا مطلقہ ہو کر) تمہارے پاس واپس آ جائے اور تمہارے سوا اس کا کوئی کمانے والا بھی نہ ہو۔''

٣٦٦٨ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ. أَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ، عَمِّ الْأَحْنَفِ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ امْرَأَةٌ. مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا. فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ. فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً. ثُمَّ صَدَعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ. فَقَالَ: ((مَا أَعْجَبَكِ؟ لَقَدْ دَخَلَتْ بِهِ الْجَنَّةَ)). [**صحيح**، مسند عبد بن حميد: ١٥٣٠، یہ حدیث شواہد کے

(٣٦٦٨) احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے چچا صعصعہ بن معاویہ تیمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے دونوں بچیوں کو ایک ایک کھجور (کھانے کے لیے دے دی، پھر اس نے تیسری کھجور بھی دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب نبی ﷺ (گھر) تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ بیان کر

ساتھ "صحیح" ہے۔ دیکھئے صحیح بخاري: ٥٩٩٥، ١٤١٨؛ صحیح مسلم: ٢٦٣٠ (٦٦٩٣، ٦٦٩٤)؛ سنن الترمذي: ١٩١٥؛ ابن حبان: ٢٩٣٩۔]

دیا۔ آپ نے فرمایا: "تم کیا تعجب کرتی ہو، وہ عورت اس عمل کی بدولت جنت میں داخل ہوگئی ہے۔"

٣٦٦٩۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٥٤؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٧٦٤؛ الادب المفرد للبخاري: ٧٦، شواہد کے لیے دیکھئے: صحیح بخاري: ٦٦٥٦؛ صحیح مسلم: ٢٦٣٢ (٦٦٩٦)؛ سنن الترمذي: ١٠٦٠۔]

(٣٦٦٩) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جس آدمی کی تین بیٹیاں ہوں، پھر وہ ان پر صبر کرے، حسبِ توفیق انہیں کھلائے، پلائے اور انہیں لباس مہیا کرے، قیامت کے دن وہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔"

٣٦٧٠۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٢٣٥، ٢٣٦؛ ابن حبان: ٢٩٤٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٨۔]

(٣٦٧٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی کی دو بیٹیاں جوان ہو جائیں، وہ جب تک اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے ساتھ رہے، ان سے حسن سلوک کرتا رہے، وہ اسے جنت میں لے جائیں گی۔"

٣٦٧١۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَارَةَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ، وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ**)). [**ضعيف جدًا**، كتاب الضعفاء للعقيلي: ١/ ٢١٤؛ تاريخ بغداد: ٨/ ٢٨٨؛ تهذيب الكمال للمزي: ١١/ ١٥ سعید بن عمارہ اور حارث بن نعمان دونوں ضعیف ہیں۔]

(٣٦٧١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی اولاد کی عزت نفس کا خیال رکھا کرو، اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ۔"

بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ.

باب: ہمسایوں کے حقوق کا بیان

٣٦٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، [فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،] فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ)). [صحيح بخاري: ٦٠١٩، ٦١٣٥؛ صحيح مسلم: ٤٨ (١٧٦)؛ سنن الترمذي: ١٩٦٧، ١٩٦٨-]

(٣٦٧٢) ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے، اسے اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ اور جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

٣٦٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا زَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). [صحيح بخاري: ٦٠١٤؛ صحيح مسلم: ٢٦٢٤ (٦٦٨٥)؛ سنن ابي داود: ٥١٥١؛ سنن الترمذي: ١٩٤٢-]

(٣٦٧٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کرتے رہے حتی کہ مجھے گمان گزرا کہ وہ اسے وراثت میں بھی حصے دار بنا دیں گے۔''

٣٦٧٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/٣٠٥، ٤٤٥؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٧٩٣-]

(٣٦٧٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کرتے رہے حتی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی حصے دار ٹھہرا دیں گے۔''

بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ.

باب: مہمان کے حقوق کا بیان

٣٦٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(٣٦٧٥) ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُحْرِجَهُ. الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَهُوَ صَدَقَةٌ)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث:٣٦٧٢۔]

نے فرمایا: ”جس آدمی کا اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کا خوب اکرام کرنا چاہیے، اور (فرض) مہمان نوازی ایک دن رات ہے۔ اس (مہمان) کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے میزبان دوست کے پاس (اتنے دن) ٹھہرا رہے کہ وہ تکلیف محسوس کرے۔ (حقیقی) مہمانی تین دن ہے اور جو تین دن کے بعد اس پر خرچ کرتا ہے، وہ صدقہ ہے۔“

٣٦٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَا. فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ؟ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ، فَاقْبَلُوْا. وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا، فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ)).

[صحيح بخاري: ٢٤٦١؛ صحيح مسلم: ١٧٢٧ (٤٥١٦)؛ سنن ابي داود: ٣٧٥٢؛ سنن الترمذي: ١٥٨٩۔]

(٣٦٧٦) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ ہمیں (کسی کام کی غرض سے) بھیجتے ہیں تو ہم بعض لوگوں کے پاس ٹھہرتے ہیں، وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر ٹھہرو اور وہ تمہارے لیے وہ کچھ مہیا کر دیں جو مہمان کے لیے ہونا چاہیے تو تم ان کی میزبانی کو قبول کرو، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے مہمان کا وہ حق وصول کر لو جو انہیں (از خود پیش کرنا) چاہیے تھا۔“

٣٦٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيْمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ. فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ، فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ. فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَى، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٧٥٠؛ مسنداحمد: ٤/ ١٣٠، ١٣٢۔]

(٣٦٧٧) ابو کریمہ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک رات کی مہمان نوازی کرنا واجب ہے، اگر مہمان صبح تک اپنے میزبان کے گھر میں رہے (اور وہ مہمان نوازی نہ کرے) تو یہ اس (میزبان) پر قرض ہے۔ لہٰذا اگر مہمان چاہے تو اس سے اس کا مطالبہ کر لے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے۔“

بَابُ حَقِّ الْيَتِيْمِ.

باب: یتیم کے حقوق کا بیان

٣٦٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيْمِ

(٣٦٧٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں دو کمزوروں یتیم اور عورت، کی حق تلفی کو لوگوں پر حرام قرار دیتا ہوں۔“

وَالْمَرْأَةِ)). [حسن، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩١٤٩؛ مسند احمد: ٢/ ٤٣٩؛ ابن حبان: ٥٥٦٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٦٣، ٤/ ١٢٨۔]

٣٦٧٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ [أَبِي] سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ. وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ)).

[ضعيف، مسند عبد بن حميد: ١٤٦٧؛ الادب المفرد للبخاري: ١٣٧ یحییٰ بن ابی سلیمان ضعیف راوی ہے۔]

(٣٦٧٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو، اور اس سے اچھا برتاؤ کیا جائے، اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو، اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جائے۔“

٣٦٨٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَيْتَامِ، كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ. وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ. كَهَاتَيْنِ، أُخْتَانِ)). وَأَلْصَقَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى. [ضعيف، حماد بن عبدالرحمن الکلبی ضعیف اور اسماعیل بن ابراہیم مجہول ہے۔]

(٣٦٨٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے تین یتیموں کی کفالت کی، وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے رات بھر قیام کیا اور دن بھر روزہ رکھا اور صبح شام تلوار سونتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرتا) رہا۔ میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح بھائی بھائی ہوں گے جس طرح یہ دو بہنیں ہیں۔“ (یہ فرماتے ہوئے) آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا دیا۔

بَاب إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ.

باب: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان

٣٦٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَفِعُ بِهِ. قَالَ: ((اعْزِلِ الْأَذَى، عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ)).

(٣٦٨١) ابوبرزہ فضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے مجھے فائدہ ہو۔ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کرو۔“

[صحيح مسلم: ٢٦١٨ (٦٦٧٣)]

٣٦٨٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ عَلَى الطَّرِيْقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ. فَأَمَاطَهَا رَجُلٌ. فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٩٥، شواہد کے لیے دیکھیے: بخاري: ٦٥٢؛ مسلم: ١٩١٤ (٤٩٤٠)؛ سنن ابي داود: ٥٢٤٥؛ سنن الترمذي: ١٩٥٨]

(٣٦٨٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''راستے میں ایک درخت کی شاخ تھی جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک آدمی نے اسے ہٹا دیا تو اسے (اس عمل کی وجہ سے) جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

٣٦٨٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِيْ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنِهَا وَسَيِّئِهَا فَرَأَيْتُ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُنَحَّى عَنِ الطَّرِيْقِ وَرَأَيْتُ فِيْ سَيِّءِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ١٧٨؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٩/ ٢٩، ٣٠-]

(٣٦٨٣) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے میری امت کو اس کے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کیا گیا۔ میں نے اس کے اچھے اعمال میں سے تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے ہٹانا بھی دیکھا اور میں نے اس کے برے اعمال میں وہ تھوک بھی پایا جو مسجد میں تھا اور اس پر مٹی نہیں ڈالی گئی تھی۔''

بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ.

باب: پانی کا صدقہ کرنے کی فضیلت

٣٦٨٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَقْيُ الْمَاءِ)). [سنن ابي داود: ١٦٧٩؛ سنن النسائي: ٣٦٩٤ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٦٨٤) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی پلانا۔''

٣٦٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(٣٦٨٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ صفیں بنائے ہوئے ہوں گے۔'' اور ابن نمیر نے کہا: اہل جنت (صفوں میں ہوں گے) تو

اللّٰهِ ﷺ: ((يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ. فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَشْفَعُ لَهُ. وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ)).

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((وَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا، فَذَهَبْتُ لَكَ؟ فَيَشْفَعُ لَهُ)).

[**ضعيف**، شرح السنة للبغوی: ٤٣٥٢، ٥٣٥٣ وفی تفسیرہ: ٤/ ٤١٩ یزیدالرقاشی ضعیف راوی ہے۔]

ایک جہنمی ایک (جنتی) شخص کے پاس سے گزرتے ہوئے کہے گا: جناب! آپ کو یاد نہیں ہے کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی طلب کیا تھا تو میں نے آپ کو پانی پلایا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں سفارش کرے گا۔ اور ایک آدمی کسی کے پاس سے گزرتے ہوئے کہے گا: آپ کو یاد نہیں ہے کہ میں نے ایک دن آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا۔ پھر وہ اس کے حق میں سفارش کرے گا۔"

ابن نمیر نے (اپنی روایت میں) کہا: "وہ کہے گا: جناب! آپ کو یاد نہیں ہے کہ آپ نے ایک دن مجھے فلاں فلاں کام کے لیے بھیجا تھا تو میں آپ کے لیے چلا گیا تھا۔ (آپ میرے حق میں سفارش کر دیں) تو وہ اس کے حق میں سفارش کر دے گا۔"

٣٦٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، تَغْشَى حِيَاضِي، قَدْ لُطْتُهَا لِإِبِلِي، فَهَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ إِنْ سَقَيْتُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ. فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٧٥؛ السيرة لابن هشام: ٢/ ١٣٣، ١٣٥۔]

(٣٦٨٦) سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کسی کا گمشدہ اونٹ میرے حوض پر آ جاتا ہے جسے میں نے اپنے اونٹوں کے لیے تیار کیا ہے۔ اگر میں اس اونٹ کو وہاں سے پانی پلا دوں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں ہر جگر رکھنے والے (جاندار کو) جسے پیاس لگتی ہے، اسے پانی پلانے میں ثواب ہے۔"

بَابُ الرِّفْقِ.

باب: نرمی کا بیان

٣٦٨٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). [صحيح مسلم: ٢٥٩٢ (٦٥٩٨)؛ سنن ابي داود: ٤٨٠٩۔]

(٣٦٨٧) جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نرمی سے محروم ہے، وہ خیر (بھلائی ہی) سے محروم ہے۔"

٣٦٨٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُبُلِّيُّ: حَدَّثَنَا

(٣٦٨٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ**)).

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي بحواله تحفه الاشراف للمزي: ٩/ ٣٧٤؛ حلية الاولياء: ٨/ ٣٠٦؛ ابن حبان: ٥٤٩-]

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے، اور اس (نرمی کی بنا) پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی و درشتی پر نہیں کرتا۔''

٣٦٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ [ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ] عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ**)). [صحيح بخاري: ٦٠٢٤؛ مسلم: ٢١٦٥ (٥٦٥٦)؛ سنن الترمذي: ٢٧٠١-]

(٣٦٨٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور وہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمَالِيكِ.

باب: غلاموں (اور لونڈیوں) سے حسن سلوک کا بیان

٣٦٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ. فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ. وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ. وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ. فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ، فَأَعِينُوهُمْ**)). [صحيح بخاري: ٦٠٥٠؛ صحيح مسلم: ١٦٦١ (٤٣١٣)؛ سنن ابي داود: ٥١٥٧، ٥١٥٨؛ سنن الترمذي: ١٩٤٥-]

(٣٦٩٠) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے بھائی ہیں، جن (غلاموں) کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، لہٰذا جیسا تم خود کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ، جیسا تم خود پہنو انہیں بھی پہناؤ، اور انہیں کسی ایسے کام کا مکلف نہ کرو جو ان پر غالب آ جائے۔ اگر انہیں ایسے کام کا حکم دو تو (اس میں خود بھی) ان کی مدد کرو۔''

٣٦٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

(٣٦٩١) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں (قبل ازیں) یہ نہیں بتایا تھا کہ اس

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى؟ قَالَ: ((نَعَمْ. فَأَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ. وَأَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ)). قَالُوْا: فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: ((فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. مَمْلُوْكُكَ يَكْفِيْكَ. فَإِذَا صَلّٰى، فَهُوَ أَخُوْكَ)). [ضعيف، سنن الترمذي: ١٩٤٦ فرقد بن يعقوب سبخی ضعیف راوی ہے۔]

امت میں غلاموں اور یتیموں کی تعداد باقی امتوں سے زیادہ ہو گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لہٰذا تم ان کی عزت اسی طرح کرو جس طرح اپنی اولاد کی کرتے ہو، اور جو کچھ تم خود کھاؤ انہیں بھی کھلایا کرو۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: دنیا میں کون سی چیز ہمیں فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ گھوڑا جسے تم باندھے رکھو، تاکہ اس پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ تمہارا غلام تمہارے لیے کافی ہے۔ اگر وہ نمازی ہو تو تمہارا (دینی) بھائی ہے۔''

بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ.

باب: سلام کو عام کرنے کا بیان

٣٦٩٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا. وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا. أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)). [صحيح، دیکھیے حدیث:٦٨۔]

(٣٦٩٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتی کہ ایمان لے آؤ، اور تم (کامل) ایمان والے نہیں ہو سکتے حتی کہ ایک دوسرے سے خوب محبت رکھو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم باہم محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔''

٣٦٩٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ، أَنْ نُفْشِيَ السَّلَامَ.

[صحيح، المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٤٣٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ١٣١۔]

(٣٦٩٣) ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں سلام کو عام کرنے کا حکم دیا ہے۔

٣٦٩٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٨٥٥؛ مسند احمد: ٢/ ١٧٠۔]

(٣٦٩٤) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمان کی عبادت کرو اور سلام کو عام کرو۔''

بَابُ رَدِّ السَّلَامِ.

باب: سلام کا جواب دینے کا بیان

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ. فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ. فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)). [صحيح، دیکھئے حدیث:۱۰۶۰۔]

(۳۶۹۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، اور رسول اللہ ﷺ بھی مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔ اس آدمی نے نماز ادا کی، پھر وہ (آپ کے پاس) آیا اور سلام کہا، آپ نے (اس کے جواب میں) فرمایا: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)) ''اور تجھ پر بھی سلامتی ہو۔''

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لَهَا: ((إِنَّ جِبْرَائِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. [صحيح بخاري: ۶۲۵۳؛ صحيح مسلم: ۲۴۴۷ (۶۳۰۱)؛ سنن ابي داود: ۵۲۳۲؛ سنن الترمذي: ۶۲۹۳، ۳۸۸۲۔]

(۳۶۹۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ] ''ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو۔''

بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ.

باب: ذمی (کافروں) کو سلام کا جواب دینے کا بیان

۳۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)).

[صحيح، المصنف لابن ابي شيبة: ۸/ ۴۴۲؛ ابن حبان: ۵۰۳؛ مسند احمد: ۳/ ۱۴۰؛ مسند ابي يعلى: ۲۹۱۶، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ۶۹۲۶۔]

(۳۶۹۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب میں سے کوئی آدمی تمہیں سلام کہے تو تم (اس کے جواب میں) کہو: [وَعَلَيْكُمْ] ''اور تم پر بھی۔''

۳۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ. فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)).

[صحيح مسلم، ۶۱۶۵ (۵۶۵۸)]

(۳۶۹۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے ''السَّامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ'' کہا: تو آپ نے (ان کے جواب میں) فرمایا: ''وعلیکم''۔

٣٦٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي رَاكِبٌ غَدًا إِلَى الْيَهُوْدِ. فَلَا تَبْدَءُ وْهُمْ بِالسَّلَامِ. فَإِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ، فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٢٣٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٤٤٢؛ مسند ابي يعلى: ٩٣٦۔]

(٣٦٩٩) ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کل یہودیوں کے پاس جاؤں گا، تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمہیں سلام کہیں تو تم ان کے جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہہ دینا۔''

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ.

باب: بچوں اور خواتین کو سلام کہنے کا بیان

٣٧٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَنَحْنُ صِبْيَانٌ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. [**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٤٤٥؛ الادب المفرد للبخاري: ١١٣٩۔]

(٣٧٠٠) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ہمیں سلام کہا، حالانکہ ہم (چھوٹے) بچے تھے۔

٣٧٠١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ: أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فِي نِسْوَةٍ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٢٠٤؛ سنن الترمذي: ٢٦٩٧؛ مسند احمد: ٦/ ٤٥٢؛ مسند حميدى: ٣٦٦۔]

(٣٧٠١) اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کہا۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ.

باب: مصافحہ کرنے کا بیان

٣٧٠٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّدُوْسِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيَنْحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ: ((لَا)). قُلْنَا: أَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا؟ قَالَ: ((لَا. وَلٰكِنْ تَصَافَحُوا)). [سنن الترمذي: ٢٧٢٨ یہ روایت حنظلہ السدوسی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٧٠٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے (احتراماً) جھک جایا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' ہم نے عرض کیا: کیا ہم ایک دوسرے سے معانقہ کرلیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن مصافحہ کرلیا کرو۔''

٣٧٠٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ

(٣٧٠٣) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

خَالِدِ الْأَحْمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ، فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)). [سنن ابي داود: ٥٢١٢؛ سنن الترمذي: ٢٧٢٧؛ مسند احمد: ٤/ ٢٨٩ یہ روایت ابو اسحاق کی (تدلیس) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

نے فرمایا: ''دو مسلمان جب ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ يَدَ الرَّجُلِ.

باب: آدمی دوسرے آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دے سکتا ہے

٣٧٠٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ.

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٦٤٧؛ سنن الترمذي: ١٧١٦ یزید بن ابی زیاد ضعیف راوی ہے۔]

(٣٧٠٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا۔

٣٧٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَرِجْلَيْهِ.

[سنن الترمذي: ٢٧٣٣؛ سنن النسائي: ٤٠٨٣؛ مسند احمد: ٤/ ٢٣٩، ٢٤٠ یہ روایت حسن ہے۔]

(٣٧٠٥) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک اور آپ کے دونوں قدموں کو بوسہ دیا۔

بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ.

باب: اجازت طلب کرنے کا بیان

٣٧٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا. فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ. فَانْصَرَفَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ الِاسْتِئْذَانَ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا، فَإِنْ أُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا، وَإِنْ لَمْ

(٣٧٠٦) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہونے کے لیے تین بار اجازت طلب کی۔ انہیں (اندر جانے کی) اجازت نہ ملی تو وہ واپس لوٹ آئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا کہ آپ واپس کیوں چلے گئے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ سے اس طرح تین بار اجازت طلب کی تھی جس طرح رسول

يُؤْذَنْ لَنَا، رَجَعْنَا. قَالَ: فَقَالَ: لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هَذَا، بِبَيِّنَةٍ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ. فَأَتَى مَجْلِسَ قَوْمِهِ. فَنَاشَدَهُمْ. فَشَهِدُوا لَهُ. فَخَلَّى سَبِيلَهُ. [صحيح مسلم: ٢١٥٣ (٥٦٢٩)؛ مسند احمد: ٣/ ١٩-]

اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اگر ہمیں اجازت مل جائے تو ہم داخل ہوں اور اگر ہمیں اجازت نہ دی جائے تو ہم واپس لوٹ جائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے پاس اس بات کی دلیل لاؤ، ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ہاں گئے اور انہیں قسم دی کہ تم میں سے کوئی آدمی (اس بات کے صحیح ہونے کی) گواہی دے، انہوں نے ان کے حق میں گواہی دی تب عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑا۔

٣٧٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا السَّلَامُ. فَمَا الِاسْتِئْذَانُ؟ قَالَ: ((يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ تَسْبِيحَةً وَتَكْبِيرَةً وَتَحْمِيدَةً، وَيَتَنَحْنَحُ، وَيُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ١٧٨ واصل بن السائب اور ابوسورہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔]

(٣٧٠٧) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ سلام (تو ہم نے جان لیا) ہے اجازت طلب کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: "آدمی قدرے بلند آواز سے سبحان اللہ، اللہ اکبر یا الحمدللہ کہہ دے، کھانس دے اور گھر والوں کو باخبر کر دے کہ میں آرہا ہوں۔"

٣٧٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُدْخَلَانِ: مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ. فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي، يَتَنَحْنَحُ لِي. [**ضعيف الاسناد**، سنن النسائي: ١٢١٣ والكبرىٰ: ١١٣٤؛ مسند احمد: ١/ ٧٧]

(٣٧٠٨) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری کے لیے میرے دو اوقات مقرر تھے۔ ایک رات میں اور دوسرا دن میں۔ جب میں آتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو (مجھے اندر آنے کی اجازت دینے کے لیے) آپ کھانس دیتے۔

٣٧٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنَا، أَنَا)). [صحيح بخاري: ٦٢٥٠؛ صحيح مسلم: ٢١٥٥ (٥٦٣٥، ٥٦٣٦)؛

(٣٧٠٩) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ (کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے آپ) سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا: "کون ہے؟" میں نے عرض کیا: میں ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "میں، میں (کون؟)۔"

سنن ابي داود: ٥١٨٧؛ سنن الترمذي: ٢٧١١.]

بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ، كَيْفَ أَصْبَحْتَ.

باب: اس امر کا بیان کہ جس آدمی سے پوچھا جائے: تونے کس حال میں صبح کی؟

٣٧١٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**بِخَيْرٍ. مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا، وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا**)). [**حسن**، المصنف لابن ابي شيبة: ٣/ ٢٣٥؛ مسند عبد بن حميد: ١١٣٧؛ مسند ابي يعلى: ١٩٣٧، ٢٦٧٦.]

(٣٧١٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے صبح کیسے کی؟ (یا آپ کیسے ہیں؟) آپ نے فرمایا: ''اس آدمی سے بہتر ہوں جس نے نہ روزہ رکھا اور نہ کسی بیمار کی تیمارداری کی۔''

٣٧١١ـ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ. إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: حَدَّثَنِي جَدِّي، أَبُو أُمِّي، مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَدَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((**السَّلَامُ عَلَيْكُمْ**)) قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. قَالَ: ((**كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟**)) قَالُوا: بِخَيْرٍ. نَحْمَدُ اللَّهَ. فَكَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ بِأَبِينَا وَأُمِّنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**أَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ. أَحْمَدُ اللَّهَ**)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٢٦٣ عبداللہ بن عثمان بن اسحاق مستور ہے۔]

(٣٧١١) ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: ''السلام علیکم'' انہوں نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے کس حال میں صبح کی؟ (یا آپ لوگ کیسے ہیں؟)'' انہوں نے کہا: اللہ کا شکر ہے، ہماری صبح خیریت سے ہوئی۔ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کی صبح کیسے ہوئی؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے کہ میری صبح بھی خیریت سے ہوئی۔''

بَابُ إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

باب: جب کسی قوم کا معزز فرد تمہارے پاس آئے، اس کی تکریم کرنے کا بیان

٣٧١٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(٣٧١٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی قوم کا معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اس

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ، فَأَكْرِمُوْهُ)). [حسن، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ١٦٨؛ مسند الشهاب: ٧٦١؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٩٢-]

کی تکریم کرو۔"

بَابُ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ.

باب: جسے چھینک آئے اسے دعا دینے کا بیان

٣٧١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا أَوْ سَمَّتَ، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ. فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الْآخَرَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ. وَإِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ)). [صحيح بخاري: ٦٢٢١؛ صحيح مسلم: ٢٩٩١ (٧٤٨٦)؛ سنن ابي داود: ٥٠٣٩؛ سنن الترمذي: ٢٧٤٢-]

(٣٧١٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایک کے حق میں دعا کی اور دوسرے کے حق میں دعا نہیں کی؟ آپ نے فرمایا: "اس نے چھینک آنے پر ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) کہا، یعنی اللہ کی تعریف کی دوسرے نے اللہ کی تعریف بیان نہیں کی۔"

٣٧١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا. فَمَا زَادَ، فَهُوَ مَزْكُوْمٌ)). [یہ روایت عکرمہ بن عمار کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور صحیح مسلم: ٢٩٩٣ (٧٤٨٩) کی حدیث اسے کفایت نہیں کرتی۔]

(٣٧١٤) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چھینکنے والے کو تین مرتبہ دعا دی جائے۔ اگر اسے زیادہ (چھینکیں) آئیں تو وہ زکام (کی بیماری) میں مبتلا ہے۔"

٣٧١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، [عَنْ] عِيْسَى، عَنْ [عَبْدِ الرَّحْمٰنِ] بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). [سنن الترمذي: ٢٧٤١، یہ روایت محمد ابن ابی لیلی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٧١٥) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) کہے، اور جو لوگ اس کے پاس ہوں وہ ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہیں، پھر چھینکنے والا انہیں یہ دعا دے: ((يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)) "اللہ تمہیں راہ راست پر رکھے اور تمہارے حالات درست فرمائے۔"

بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ.

۳۷۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ، لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ. وَإِذَا صَافَحَهُ، لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا. وَلَمْ يُرَ مُتَقَدِّمًا، بِرُكْبَتَيْهِ، جَلِيسًا لَهُ، قَطُّ.

[سنن الترمذي: ۲٤۹۰ زید العمی ضعیف اور ابو یحییٰ الطویل لین الحدیث راوی ہے۔]

باب: ہم نشین کی تکریم کرنے کا بیان

(۳۷۱۶) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب کسی سے ملاقات کرتے تو وہ آپ سے ہم کلام ہوتا، آپ اس کی طرف سے اپنا چہرہ مبارک نہیں پھیرتے تھے تا آنکہ وہ خود (گفتگو کے بعد) کسی دوسری طرف متوجہ ہو جاتا، اور جب آپ کسی سے مصافحہ کرتے تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے تا آنکہ وہ خود اپنے ہاتھ کو الگ کرتا، اور آپ کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا گیا کہ آپ اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے گھٹنے آگے بڑھا کر بیٹھے ہوں۔

بَابُ مَنْ قَامَ، عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۳۷۱۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ، مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)). [صحيح مسلم: ۲۱۷۹ (۵٦۸۹)؛ سنن ابي داود: ٤٨٥٣؛ ابن خزيمة: ۱۸۲۱۔]

باب: جو کسی نشست سے اٹھ کر جائے، پھر واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ حق رکھتا ہے

(۳۷۱۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے، پھر واپس آئے تو وہ (اس جگہ بیٹھنے کا) زیادہ حق دار ہے۔''

بَابُ الْمَعَاذِيرِ.

۳۷۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ، عَنْ جُودَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ

باب: معذرت کا بیان

(۳۷۱۸) جودان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی سے (کسی بات پر) معذرت کرے، پھر وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے تو اس پر ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے کے برابر گناہ ہے۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

ابْنُ مِينَاءَ، عَنْ جُودَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[ضعيف، المراسيل لابي داود: ٥٤؛ شعب الايمان للبيهقي: ٨٣٣٤ ارسال اورابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ الْمُزَاحِ.

باب: مزاح کا بیان

٣٧١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تِجَارَةٍ إِلَى بُصْرَى. قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ. وَمَعَهُ نُعَيْمَانُ وَسُوَيْبِطُ بْنُ حَرْمَلَةَ، وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا. وَكَانَ نُعَيْمَانُ عَلَى الزَّادِ. وَكَانَ سُوَيْبِطٌ رَجُلًا مَزَّاحًا. فَقَالَ لِنُعَيْمَانَ: أَطْعِمْنِي. قَالَ: حَتَّى يَجِيْءَ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: فَلَأُغِيظَنَّكَ. قَالَ: فَمَرُّوا بِقَوْمٍ. فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبِطٌ: تَشْتَرُونَ مِنِّي عَبْدًا لِي؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ. وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ: إِنِّي حُرٌّ. فَإِنْ كُنْتُمْ، إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةَ، تَرَكْتُمُوهُ، فَلَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ عَبْدِي. قَالُوا: لَا. بَلْ نَشْتَرِيهِ مِنْكَ. فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصَ. ثُمَّ أَتَوْهُ فَوَضَعُوا فِي عُنُقِهِ عِمَامَةً، أَوْ حَبْلًا. فَقَالَ نُعَيْمَانُ: إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ. وَإِنِّي حُرٌّ، لَسْتُ بِعَبْدٍ. فَقَالُوا: قَدْ أَخْبَرَنَا خَبَرَكَ. فَانْطَلَقُوا بِهِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ. فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ: فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ. وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَائِصَ. وَأَخَذَ نُعَيْمَانَ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ مِنْهُ، حَوْلًا.

[ضعيف، المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٣٠٩؛ تهذيب

(۳۷۱۹) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے سلسلے میں بُصریٰ کی طرف گئے۔ نعیمان اور سویبط بن حرملہ رضی اللہ عنہما جو کہ بدری صحابی ہیں، ان کے شریک سفر تھے۔ نعیمان رضی اللہ عنہ زادِ راہ کا انتظام وحفاظت کرنے کے ذمہ دار تھے۔ اور سویبط رضی اللہ عنہ مزاحیہ طبیعت کے مالک تھے۔ (دورانِ سفر میں ایک موقع پر) انہوں نے نعیمان رضی اللہ عنہ سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ آ جائیں۔ سویبط رضی اللہ عنہ نے کہا: (آپ نے مجھے کھانا نہیں دیا، لہٰذا) میں آپ کو پریشان کروں گا۔ پھر یہ لوگ ایک قافلے کے پاس سے گزرے تو سویبط رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرا ایک غلام خریدتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ سویبط رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ غلام باتیں بہت کرتا ہے۔ وہ تم سے کہے گا کہ میں تو آزاد ہوں، اگر اس کی بات سن کر تم نے اسے چھوڑ دینا ہے (تو ابھی بتا دو اور) میرے غلام کو خراب نہ کرو، انہوں نے کہا: نہیں، ہم آپ سے وہ غلام خرید لیتے ہیں، چنانچہ انہوں نے دس اونٹنیوں کے عوض میں سویبط رضی اللہ عنہ سے نعیمان رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ پھر انہوں نے آکر نعیمان رضی اللہ عنہ کی گردن میں پگڑی یا رسی ڈال دی۔ نعیمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص آپ کے ساتھ مذاق کر رہا ہے اور میں آزاد ہوں غلام نہیں۔ انہوں نے کہا: اس نے ہمیں سب کچھ بتا رکھا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ نعیمان رضی اللہ عنہ کو لے کر چلے گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے انہیں ساری بات بتائی۔ تو انہوں نے ان لوگوں کے پیچھے جا کر ان کی اونٹنیاں واپس کیں اور نعیمان رضی اللہ عنہ

الكمال للمزي: ١٦/ ٢٧٦ زمعہ بن صالح ضعیف ہے۔]

کو واپس لائے۔ یہ لوگ جب آئے تو نبی ﷺ کو سارا واقعہ سنایا تو نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سال بھر اس واقعے پر ہنستے رہے۔

٣٧٢٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُوْلَ لِأَخٍ لِي صَغِيْرٍ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ. [صحيح بخاري: ٦١٢٩؛ صحيح مسلم: ٦٥٩ (١٥٠٠)؛ سنن الترمذي: ٣٣٣، ١٩٨٩۔]

(٣٧٢٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لاتے تو ہمارے ساتھ گھل مل جاتے حتی کہ میرے برادر اصغر سے فرماتے: ”ابو عمیر! تمہارے نُغَیر کا کیا بنا؟“ وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نُغَیر یعنی ایک پرندہ جس سے وہ بچہ کھیلتا تھا۔

بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ.

باب: سفید بال اکھاڑنے (کی ممانعت) کا بیان

٣٧٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ، وَقَالَ: ((هُوَ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ)). [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٢٨٢١؛ سنن النسائي: ٥٠٧١۔]

(٣٧٢١) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفید بال اکھاڑنے سے منع کیا اور فرمایا: ”وہ مومن کے لیے نور ہیں۔“

بَابُ الْجُلُوْسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ.

باب: جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو، اس کیفیت میں بیٹھنے کا بیان

٣٧٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيْبِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. [**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٤٩٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٧٢۔]

(٣٧٢٢) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ دھوپ میں اور کچھ چھاؤں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى

باب: منہ کے بل لیٹنے سے ممانعت کا بیان

الْوَجْهِ.

٣٧٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ [طِخْفَةَ] الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصَابَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، عَلَى بَطْنِي. فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((**مَا لَكَ وَلِهَذَا النَّوْمِ هَذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ، أَوْ يُبْغِضُهَا اللَّهُ**)).

[**صحیح**، دیکھئے حدیث:۷۵۲۔]

(۳۷۲۳) طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا تو آپ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ہلایا اور فرمایا: ''تم اس طرح کیوں سوتے ہو؟ سونے کے اس انداز کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا یا (فرمایا:) اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔''

٣٧٢٤- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ [طِخْفَةَ] الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي. فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((**يَا جُنَيْدِبُ! إِنَّمَا هَذِهِ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ**)). [**صحيح**، حلية الاولياء: ١/ ٣٥٣؛ الكنى للدولابي: ١/ ٢٨-]

(۳۷۲۴) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ہلا کر فرمایا: ''اے جندب! یہ تو جہنمیوں کے لیٹنے کا انداز ہے۔''

٣٧٢٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جَمِيلٍ الدِّمَشْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ، مُنْبَطِحٍ عَلَى وَجْهِهِ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((**قُمْ أَوِ اقْعُدْ. فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ**)). [الادب المفرد للبخاري: ١١٨٨؛ المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٢٧٩ یہ حدیث شاہد کے ساتھ حسن ہے، دیکھئے حدیث: ۳۷۲۳،۳۷۲۴]

(۳۷۲۵) ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسجد میں ایک آدمی چہرے کے بل لیٹا ہوا سو رہا تھا۔ نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو اسے اپنے پاؤں مبارک سے ہلا کر فرمایا: ''اٹھ کر بیٹھ! سونے کا یہ انداز جہنمیوں کا ہے۔''

بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ.

باب: علم نجوم سیکھنے (کی ممانعت) کا بیان

٣٧٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(۳۷۲۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ستاروں کے علم میں سے کچھ سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ اب جتنا زیادہ سیکھے گا اتنا زیادہ (جادو

اللّٰہِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ. زَادَ مَا زَادَ)). [حسن، سنن ابي داود: ۳۹۰۵؛ مسند احمد: ۱/ ۲۲۷؛ مسند عبد بن حميد: ۷۱٤؛ الصحيحه للالباني: ۷۹۳۔]

سیکھنے والا) ہوگا۔"

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ.

باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

۳۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ. فَإِنَّهَا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ. وَلٰكِنْ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا)). [صحيح، سنن ابي داود: ۵۰۹۷؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ۱۰۷۶۷؛ ابن حبان: ۱۰۰۷؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ۲۸۵۔]

(۳۷۲۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا کو برا بھلا نہ کہا کرو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے جو رحمت کا باعث ہوتی ہے اور (کبھی حکم الٰہی سے) عذاب کا باعث بھی۔ البتہ تم اللہ تعالیٰ سے اس ہوا کی بھلائی طلب کرو اور اس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ.

باب: پسندیدہ ناموں کا بیان

۳۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ. [صحيح مسلم: ۲۱۳۲ (۵۵۸۷)؛ سنن ابي داود: ٤۹٤۹؛ سنن الترمذي: ۲۸۳٤۔]

(۳۷۲۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کے نزدیک ناموں میں سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ.

باب: ناپسندیدہ ناموں کا بیان

۳۷۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَئِنْ عِشْتُ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَبَاحٌ وَنَجِيحٌ وَأَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَيَسَارٌ)). [سنن الترمذي: ۲۷۳۵، یہ روایت سفیان ثوری اور ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۷۲۹) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں زندہ رہا تو رباح (نفع، فائدہ) نجیح (کامران وکامیاب) افلح (نجات یافتہ) نافع (نفع مند) یسار (آسانی) یہ نام رکھنے سے روک دوں گا، ان شاء اللہ۔''

٣٧٣٠۔حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَرَبَاحٌ وَيَسَارٌ. [صحيح مسلم: ٢١٣٦ (٥٦٠٠)]

(۳۷۳۰) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع کیا ہے: افلح (فلاح پانے والا) نافع (فائدہ پہنچانے والا) رباح (فائدہ، نفع) اور یسار (آسانی)۔

٣٧٣١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَقِيْلٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مَسْرُوْقُ بْنُ الْأَجْدَعِ . فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٩٥٧، مجالد بن سعید ضعیف راوی ہے۔]

(۳۷۳۱) مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں مسروق بن اجدع ہوں۔تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اجدع شیطان (کا نام) ہے۔''

بَابُ تَغْيِيْرِ الْأَسْمَاءِ.

باب: نام تبدیل کرنے کا بیان

٣٧٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ. فَقِيْلَ لَهَا: تُزَكِّيْ نَفْسَهَا. فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، زَيْنَبَ. [صحيح بخاري: ٦١٩٢؛ صحيح مسلم: ٢١٤١ (٥٦٠٧)]

(۳۷۳۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام ''برّہ'' (نیک) تھا۔ان کے بارے میں کہا گیا کہ اپنی تعریف خود کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام (تبدیل کرکے) زینب رکھ دیا۔

٣٧٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ. فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، جَمِيْلَةَ. [صحيح مسلم: ٢١٣٩ (٥٦٠٥)]

(۳۷۳۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام (تبدیل کرکے) جمیلہ رکھ دیا۔

٣٧٣٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِيْ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَيْسَ اسْمِيْ

(۳۷۳۴) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھ دیا۔

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَسَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ. [منكر، سنن الترمذي: ٣٢٥٦؛ مسند احمد: ٥/ ٤٥١، یہ روایت ابن اخی عبداللہ بن سلام مستور کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ.

باب: نبی ﷺ کا نام اور کنیت اکٹھی رکھنا

٣٧٣٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ: أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)). [صحيح بخاري: ٣٥٣٩؛ صحيح مسلم: ٢١٣٤ (٥٥٩٧)؛ سنن ابي داود: ٤٩٦٥-]

(٣٧٣٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے نام پر نام (محمد) رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو۔“

٣٧٣٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)). [صحيح، الادب المفرد للبخاري: ٩٦١؛ مسند احمد: ٣/ ٣١٣، ٣١٤]

(٣٧٣٦) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔“

٣٧٣٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَقِيعِ. فَنَادَى رَجُلٌ رَجُلًا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)). [صحيح بخاري: ٢١٢٠، ٢١٢١؛ صحيح مسلم: ٢١٣١ (٥٥٨٦)]

(٣٧٣٧) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ بقیع میں تھے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو پکارا: اے ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ اس طرف متوجہ ہو گئے۔ اس نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے نام پر نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

بَابُ الرَّجُلِ يُكْنَى قَبْلَ أَنْ يُوْلَدَ لَهُ.

باب: اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنے کا بیان

٣٧٣٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

(٣٧٣٨) حمزہ بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی کوئی اولاد نہیں؟ پھر

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَيْبٍ: مَا لَكَ تَكْتَنِي بِأَبِي يَحْيَى؟ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ. قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِأَبِي يَحْيَى.

[مسند احمد: ٦/ ١٦؛ المختاره للمقدسي: ٨/ ٧٦؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٧٨ یہ روایت ابن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

آپ نے ابو یحییٰ کنیت کیوں رکھی ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی۔

٣٧٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ أَزْوَاجِكَ كَنَّيْتَهُ. غَيْرِي. قَالَ: ((فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٦/ ١٨٦، ٢١٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٩/ ١٣؛ الصحيحه: ١٣٢۔]

(۳۷۳۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے میرے سوا اپنی تمام بیویوں کی کنیت رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا تم ام عبداللہ ہو۔''

٣٧٤٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ، لِأَخٍ لِي، وَكَانَ صَغِيرًا، ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ۳۷۲۰۔]

(۳۷۴۰) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور میرے چھوٹے بھائی کو (پیار سے) پکارتے: ''اے ابو عمیر!''

بَابُ الْأَلْقَابِ.

باب: برے القابات (کی ممانعت) کا بیان

٣٧٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَبِيرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ، مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ (٤٩/ الحجرات: ١١) قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ، وَالرَّجُلُ مِنَّا لَهُ الِاسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ. فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ. فَيُقَالُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا. فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾. (٤٩/ الحجرات: ١١)

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٩٦٢؛ سنن الترمذي: ٣٢٦٨؛ ابن حبان: ٥٧٠٩؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦٣۔]

(۳۷۴۱) ابو جبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ''تم ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو۔'' ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ نبی ﷺ ہمارے پاس (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ہمارے ایک آدمی کے دو دو تین تین نام (لقب) ہوتے تھے۔ نبی ﷺ بعض اوقات ان میں سے کسی کو کسی نام سے پکارتے تو آپ کو بتایا جاتا، اے اللہ کے رسول! وہ اس نام سے ناراض ہوتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ''اور تم ایک دوسرے کو برے القاب نہ دیا کرو۔''

بَابُ الْمَدْحِ.

باب: خوشامد (یا تعریف) کا بیان

٣٧٤٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ، أَنْ نَحْثُوَ، فِيْ وُجُوهِ الْمَدَّاحِيْنَ، التُّرَابَ. [صحيح مسلم: ٣٠٠٢ (٧٥٠٥)؛ سنن الترمذي: ٢٣٩٣ـ]

(٣٧٤٢) مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف (یا خوشامد) کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالیں۔

٣٧٤٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ، فَإِنَّهُ الذَّبْحُ**)). [**حسن**، مسند احمد: ٤/ ٩٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٩/ ٥ـ٦؛ الصحيحة: ١١٩٦، ١٢٨٤ـ]

(٣٧٤٣) معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”ایک دوسرے کی خوشامد (بے جا تعریف) سے احتراز کرو، کیونکہ یہ اسے ذبح کر دینے کے مترادف ہے۔“

٣٧٤٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ**)) مِرَارًا. ثُمَّ قَالَ: ((**إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُهُ، وَلَا أُزَكِّيْ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا**)). [صحيح بخاري: ٦٠٦١؛ صحيح مسلم: ٣٠٠٠ (٧٥٠١)؛ سنن ابي داود: ٤٨٠٥ـ]

(٣٧٤٤) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے کی تعریف کی تو آپ نے کئی بار فرمایا: ”تجھ پر افسوس! تم نے اپنے مسلمان ساتھی کی گردن کاٹ دی۔“ پھر فرمایا: ”اگر تم میں سے کسی نے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی ہو تو یوں کہے: ”میں اسے ایسا سمجھتا ہوں اور میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو پاکباز نہیں کہہ سکتا۔“

بَاب: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ.

باب: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

٣٧٤٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥١٢٨؛ سنن الترمذي: ٢٨٢٢؛ المستدرك

(٣٧٤٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی سے مشورہ لیا جائے وہ اس (مشورے) کا امین ہے۔“

للحاكم: ٤/ ١٣١؛ الصحيحه: ١٦٤١۔]

٣٧٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيْكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ [أَبِي] مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٢٧٤ یہ شواہد کے ساتھ ''حسن'' ہے۔]

(٣٧٤٦) ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی سے مشورہ لیا جائے وہ اس (مشورے) کا امین ہے۔''

٣٧٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ**)). [**ضعيف**، السلسلة الضعيفة: ٢٣١٦ محمد ابن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔]

(٣٧٤٧) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ (ضرور) مشورہ دے۔''

بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں جانے کا بیان

٣٧٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**تُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ. وَسَتَجِدُوْنَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ. فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِزَارٍ. وَامْنَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا. إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٠١١ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی ضعیف راوی ہے۔]

(٣٧٤٨) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے سرزمین عجم فتح ہوگی اور وہاں تم ایسے مکان پاؤ گے جنہیں حمام کہا جائے گا۔ مرد ان میں تہہ بند (چادر) کے بغیر داخل نہ ہوں اور تم اپنی عورتوں کو ان میں غسل کرنے سے روکو البتہ کوئی بیمار یا نفاس والی عورت جا سکتی ہے۔''

٣٧٤٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ قَالَ: وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ مِنَ

(٣٧٤٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حمام (میں غسل کرنے) سے منع کیا، پھر مردوں کو اجازت دے دی کہ وہ چادر باندھ کر اس میں داخل ہو سکتے ہیں اور عورتوں کو اجازت نہیں دی۔

الْحَمَّامَاتِ. ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ. وَلَمْ يُرَخِّصْ لِلنِّسَاءِ. [سنن ابي داود: ٤٠٠٩؛ سنن الترمذي: ٢٨٠٢ یہ حدیث "حسن لذاته" ہے، کیونکہ ابو عذرہ حسن الحدیث راوی ہیں۔]

٣٧٥٠ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ اسْتَأْذَنَّ عَلَى عَائِشَةَ. فَقَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا، فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠١٠؛ سنن الترمذي: ٢٨٠٣ـ]

(٣٧٥٠) ابوملیح ہذلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سرزمین حمص کی کچھ خواتین نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، پھر (دوران گفتگو میں) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: شاید تم بھی ان خواتین میں سے ہو جو حماموں میں ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اپنا لباس اتارے، اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان (حیا کے) پردے کو چاک کر دیا۔''

بَابُ الْإِطِّلَاءِ بِالنُّورَةِ.

باب: بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کا بیان

٣٧٥١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اطَّلَى، بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ. وَسَائِرَ جَسَدِهِ، أَهْلُهُ. [**ضعيف**، السلسلة الضعيفة: ٤١٧٤ حبیب بن ابی ثابت کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(٣٧٥١) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بال صفا پاؤڈر لگاتے تو اپنے اعضائے مستورہ سے شروع کرتے، پھر جسم کے باقی حصے پر آپ کی اہلیہ لگا دیتیں۔

٣٧٥٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَى وَوَلِيَ عَانَتَهُ بِيَدِهِ. [**ضعيف**، حلية الاولياء: ٥/ ٦٧؛ مسند الطيالسي: ١٦١٠، نیز دیکھئے حدیث سابق: ٣٧٥١ـ]

(٣٧٥٢) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بال صفا پاؤڈر استعمال کیا تو زیر ناف پر خود اپنے ہاتھ سے لگایا۔

بَابُ الْقَصَصِ.

باب: وعظ ونصیحت میں واقعات بیان کرنے کا بیان

٣٧٥٣ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ١٧٨، ١٨٣؛ سنن الدارمي: ٢٧٨٢؛ المعجم الصغير للطبراني: ١/ ٢١٦۔]

(٣٧٥٣) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو وعظ ونصیحت صرف امیر کرتا ہے، یا مامور یا (پھر) ریاکار۔''

٣٧٥٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يَكُنِ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا زَمَنِ عُمَرَ. [المصنف لابن ابي شيبة: ٨/ ٧٤٥؛ ابن حبان: ٦٢٦١ عبداللہ بن عمر العمری کی عن نافع روایت قوی ہوتی ہے، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

(٣٧٥٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اور (آپ کے بعد) سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے زمانوں میں (بھی مروجہ) قصہ گوئی نہ تھی۔

بَابُ الشِّعْرِ.

باب: شعروشاعری کا بیان

٣٧٥٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً**)). [صحيح بخاري: ٦١٤٥؛ سنن ابي داود: ٥٠١٠۔]

(٣٧٥٥) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض شعر حکمت ودانائی (والے) ہوتے ہیں۔''

٣٧٥٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((**إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا**)).

(٣٧٥٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''بعض اشعار میں حکمت ودانائی کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔''

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٥٠١١؛ سنن الترمذي: ٢٨٤٥.]

٣٧٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللّٰهَ، بَاطِلُ**)) وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ. [صحيح بخاري: ٣٨٤١، ٦٤٨٩؛ صحيح مسلم: ٢٢٥٦ (٥٨٨٨)؛ سنن الترمذي: ٢٨٤٩.]

(٣٧٥٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شعراء کے کلام میں سے سب سے سچی بات وہ ہے جو لبید نے کہی: ((أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ، بَاطِلُ)) ''آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل (فنا ہونے والی) ہے۔'' اور امیہ بن ابی الصلت قریب تھا کہ اسلام قبول کر لیتا۔

٣٧٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَنْشَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ. يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ: ((**هِيهِ**)) وَقَالَ: ((**كَادَ أَنْ يُسْلِمَ**)). [صحيح مسلم: ٢٢٥٥ (٥٨٨٥)]

(٣٧٥٨) شرید ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو امیہ بن ابی الصلت کے سو شعر سنائے۔ آپ ہر شعر سننے کے بعد فرماتے: ''اور سناؤ۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''قریب تھا کہ وہ اسلام قبول کر لیتا۔''

بَابُ مَا كُرِهَ مِنَ الشِّعْرِ.

باب: ناپسندیدہ اشعار (کی مذمت) کا بیان

٣٧٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا**)). إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: يَرِيَهُ. [صحيح بخاري: ٦١٥٥؛ صحيح مسلم: ٢٢٥٧ (٥٨٩٣)]

(٣٧٥٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا پیٹ (فحش) شعروں سے بھر جانے کی نسبت بہتر ہے کہ وہ پیپ سے بھر جائے جس سے وہ بیمار ہو جائے۔'' راویٔ حدیث حفص نے لفظ: ((يَرِيَهُ)) بیان نہیں کیا۔

٣٧٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ

(٣٧٦٠) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جس سے وہ بیمار ہو جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ (فحش) شعروں سے بھرا ہوا ہو۔''

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)). [صحيح، دیکھئے حدیث سابق: ۳۷۵۹۔]

۳۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً، لَرَجُلٌ هَاجَى رَجُلًا، فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا. وَرَجُلٌ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ، وَزَنَّى أُمَّهُ)). [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۱۰/ ۲۴۱؛ الادب المفرد للبخاري: ۸۷۴؛ ابن حبان: ۵۷۸۵؛ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۷۶۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا جھوٹا وہ شخص ہے کہ کسی نے ایک آدمی کی ہجو کی تو اس نے بدلے میں پورے قبیلے کی ہجو کی اور (دوسرا) وہ آدمی جو اپنے حقیقی باپ کا انکار کرتا ہے (اور اپنی نسبت کسی دوسرے کی طرف کر کے) اپنی ماں کو زانیہ قرار دیتا ہے۔''

بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ.

باب: چوسر کھیلنے (کی مذمت) کا بیان

۳۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). [سنن ابي داود: ۴۹۳۸ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، سعید بن ابی ہند کی روایت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرسل ہوتی ہے۔]

(۳۷۶۲) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نرد (چوسر) کھیلا، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

۳۷۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ، وَدَمِهِ)). [صحيح مسلم: ۲۲۶۰ (۵۸۹۶)؛ سنن ابي داود: ۴۹۳۹۔]

(۳۷۶۳) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نرد (چوسر) کھیلا، اس نے گویا اپنے ہاتھ کو خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔''

بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ.

باب: کبوتر بازی (کی مذمت) کا بیان

۳۷۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا

(۳۷۶۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتْبَعُ طَائِرًا فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانًا)).

[صحيح بما بعده، دیکھئے حدیث: ۳۷۶۵۔]

کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک پرندے کا پیچھا کر رہا تھا تو (یہ منظر دیکھ کر) آپ نے فرمایا: ''شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔''

۳۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً)).

[حسن صحيح، سنن ابي داود: ٤٩٤٠؛ مسند احمد: ٢/ ٣٤٥؛ ابن حبان: ٥٨٧٤۔]

(۳۷۶۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ''شیطان ہے جو شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔''

۳۷۶٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً)). [صحيح بما قبله، المصنف لعبدالرزاق: ١٩٧٣٣ (موقوفاً)]

(۳۷۶٦) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ''شیطان ہے جو شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔''

۳۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَاعِدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامًا. فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانًا)).

[حسن بما قبله، تحريم النرد للآجرى: ٥٧۔]

(۳۷۶۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ''شیطان ہے جو شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔''

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَحْدَةِ.

باب: تنہائی اختیار کرنے کی کراہت کا بیان

۳۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ، مَا سَارَ أَحَدٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ)). [صحيح بخاري: ٢٩٩٨؛ سنن الترمذي: ١٦٧٣۔]

(۳۷۶۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی جان لے کہ تنہائی میں کیا (نقصان) ہے تو وہ کبھی رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔''

بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَبِيْتِ.

٣٧٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ)).

[صحيح بخاري: ٦٢٩٣؛ صحيح مسلم: ٢٠١٥ (٥٢٥٧)؛ سنن ابي داود: ٥٢٤٦؛ سنن الترمذي: ١٨١٣۔]

باب: آگ بجھا کر سونے کا بیان

(٣٧٦٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ (جلتی) نہ چھوڑو۔''

٣٧٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلَى أَهْلِهِ. فَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَأْنِهِمْ. فَقَالَ: ((إِنَّمَا هٰذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ. فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ)). [صحيح بخاري: ٦٢٩٤؛ صحيح مسلم: ٢٠١٦ (٥٢٥٨)]

(٣٧٧٠) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر جل گیا جبکہ اہل خانہ بھی گھر میں موجود تھے۔ نبی ﷺ کو اس واقع کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے، لہٰذا جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

٣٧٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَهَانَا. فَأَمَرَنَا أَنْ نُطْفِيَّ سُرُجَنَا. [صحيح مسلم: ٢٠١٢ (٥٢٤٦) نیز دیکھئے حدیث: ٣٦٠، ٣٤١٠۔]

(٣٧٧١) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (کئی کاموں کا) حکم دیا اور (کئی کاموں سے) ہمیں روکا۔ آپ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا کہ (سونے لگو تو) چراغ بجھا دیا کرو۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّزُوْلِ عَلَى الطَّرِيْقِ.

باب: راستے میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت کا بیان

٣٧٧٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْزِلُوْا عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ، وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٢٥٧٠؛ مسند احمد: ٣/ ٣٨٢ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ حسن کا سماع سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔]

(٣٧٧٢) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(دورانِ سفر) راستے میں پڑاؤ نہ کرو اور نہ وہاں قضائے حاجت کیا کرو۔''

بَابُ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ.

باب: تین افراد کا ایک جانور پر سوار

ہونے کا بیان

٣٧٧٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا. قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِيْ وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ. قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْآخَرَ خَلْفَهُ، حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ. [صحيح مسلم: ٢٤٢٨ (٦٢٦٨)؛ سنن ابي داود: ٢٥٦٦-]

(٣٧٧٣) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہم آپ کا استقبال کرتے۔ ایک دفعہ میں اور میرے ساتھ حسن یا حسین رضی اللہ عنہما نے بھی استقبال کیا تو آپ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، تا آنکہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

بَابُ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ.

باب: لکھ کر (روشنائی خشک کرنے کے لیے) مٹی ڈالنے کا بیان

٣٧٧٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ: أَنْبَأَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**تَرِّبُوْا صُحُفَكُمْ، أَنْجَحُ لَهَا. إِنَّ التُّرَابَ مُبَارَكٌ**)).

[**ضعيف**، الكامل لابن عدي: ٥/ ١٦٨١، ١٦٨٢؛ الضعيفة: ١٧٣٩، ابواحمد الدمشقی مجہول اور ابوالزبیر مدلس ہیں۔]

(٣٧٧٤) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی تحریر (کی روشنائی خشک کرنے کے لیے اس) پر مٹی ڈال دیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لیے کامیابی کا باعث ہوگا، کیونکہ مٹی بابرکت ہے۔''

بَاب: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ.

باب: دو آدمی اپنے تیسرے سے الگ ہو کر سرگوشی نہ کریں

٣٧٧٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثًا، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا. فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْزُنُهُ**)).

[صحيح مسلم: ٢١٨٤ (٥٦٩٧)؛ سنن ابي داود: ٤٨٥١؛ سنن الترمذي: ٢٨٢٥-]

(٣٧٧٥) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (کسی جگہ) تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے تیسرے سے الگ ہو کر سرگوشی نہ کریں، کیونکہ اس (طرز عمل سے) اسے رنج ہوگا۔''

٣٧٧٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى

(٣٧٧٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سے الگ ہو کر دو آدمیوں کو سرگوشی کرنے سے منع

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ.

فرمایا ہے۔

[صحيح، مسند احمد: ٢/ ٩؛ مسند حميدي: ٦٤٥؛ الصحيحة: ١٤٠٢ـ]

بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا.

باب: جس کے پاس تیر ہوں، اسے ان کے پھل سے پکڑ کر رکھنا چاہیے

٣٧٧٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ.

[صحيح بخاري: ٤٥١؛ صحيح مسلم: ٢٦١٤ (٦٦٦١)؛ سنن النسائي: ٧١٩ـ]

(٣٧٧٧) سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: کیا آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی تیر لے کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی نوک (پھل) سے پکڑو۔'' انہوں نے کہا: ہاں۔

٣٧٧٨ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ، أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ. أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نُصُوْلِهَا**)). [صحيح بخاري: ٧٠٧٥؛ صحيح مسلم: ٢٦١٥ (٦٦٦٥)؛ سنن ابي داود: ٢٥٨٧ـ]

(٣٧٧٨) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہیے کہ ان کی نوک اپنے ہاتھ سے تھام لے، ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مسلمان کو لگ جائیں اور اسے ایذا پہنچے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ.

باب: قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

٣٧٧٩ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ. وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ**)). [صحيح بخاري: ٤٩٣٧؛

(٣٧٧٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کا ماہر معزز اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو آدمی اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور اسے تلاوت کرنے میں مشکل پیش آتی ہے اس کے لیے دہرا اجر ہے۔''

صحيح مسلم: ٧٩٨ (١٨٦٢)؛ سنن ابي داود: ١٤٥٤؛ سنن الترمذي: ٢٩٠٤۔]

٣٧٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ، إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ. فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ، بِكُلِّ آيَةٍ، دَرَجَةً. حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٤٠؛ الصحيحة: ٢٢٤٠۔]

(٣٧٨٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھنے والا آدمی جب جنت میں داخل ہوگا تو اس سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کی سیڑھیوں پر) چڑھتا جا۔ وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے عوض میں ایک درجہ چڑھتا جائے گا یہاں تک کہ آخری آیت جو اسے یاد ہے وہ بھی پڑھ جائے گا۔''

٣٧٨١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ. فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَأَظْمَأْتُ نَهَارَكَ**)). [**حسن**، مسند احمد: ٥/ ٣٥٢؛ الصحيحة: ٢٨٣٧۔]

(٣٧٨١) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن قرآن مجید تھکے ماندے شخص کی صورت میں آئے گا اور کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے راتوں کو بیدار اور دن کے وقت پیاسا رکھا۔''

٣٧٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ، إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟**)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((**فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُهُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ**)). [صحيح مسلم: ٨٠٢ (١٨٧٢)]

(٣٧٨٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ جب گھر جائے تو اسے تین عدد بڑی بڑی، موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں مل جائیں؟'' ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تین آیتیں، تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں انہیں تلاوت کرلے تو یہ اس کے لیے تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

٣٧٨٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ. إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِعُقُلِهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ. وَإِنْ أَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ**)). [صحيح مسلم: ٧٨٩ (١٨٤٠)]

(٣٧٨٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہو۔ اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو وہ اس کے پاس رکا رہتا ہے، اگر اس کی رسی کھول دے تو وہ بھاگ جائے گا۔''

٣٧٨٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ

(٣٧٨٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ

الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ. فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)). قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَءُ وا: يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَيَقُوْلُ: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَيَقُوْلُ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. يَقُوْلُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي. فَهَذَا لِي. وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ. يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ يَعْنِي فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. وَآخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِي. يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)). [صحیح مسلم: ۳۹۵ (۸۷۸)]

کو فرماتے سنا ہے: ''اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کیا ہے۔ آدھی نماز میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے اور میرے بندے کو وہ سب ملے گا جو وہ طلب کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو، بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' تو اللہ عزوجل کہتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ اس کے بعد بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ ''وہ نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔'' تو اللہ کہتا ہے میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ اس کے بعد بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ''وہ بدلے (جزا) کے دن کا مالک ہے۔'' تو اللہ کہتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ یہ میرے لیے ہے۔ اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے، بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ''ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔'' یہ (آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے اور میرا بندہ جو بھی مانگے اسے وہ ملے گا۔ اس کے بعد سورت کے آخر تک کا حصہ میرے بندے کے لیے ہے، بندہ کہتا ہے: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ ''ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔'' (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) یہ حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو طلب کیا وہ اسے مل جائے گا۔''

۳۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

(۳۷۸۵) ابو سعید بن معلّی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)). قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ. فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ: ((﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (١/ الفاتحة:١) وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُوْتِيْتُهُ)). [صحيح بخاري: ٤٧٠٣]

نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی ایک عظیم ترین سورت نہ سکھادوں؟'' (پھر جب آپ مسجد سے باہر جانے لگے تو میں نے آپ کو یاددہانی کرائی۔ آپ نے فرمایا: ''﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ یہی بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

٣٧٨٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْآنِ، ثَلَاثُوْنَ آيَةً، شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا، حَتَّى غُفِرَ لَهُ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾)) (٦٧/ الملك:١)

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٠٠؛ سنن الترمذي: ٢٨٩١؛ مسند احمد: ٢/ ٢٩٩؛ ابن حبان: ٧٨٧؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٩٧، ٤٩٨-]

(٣٧٨٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں تیس آیات پر مشتمل ایک سورت ہے۔ اس نے اپنے پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کی حتی کہ اس کی مغفرت کردی گئی۔ وہ سورت ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ ہے۔''

٣٧٨٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (١١٢/ الاخلاص: ١) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٨٩٩؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢٢١-]

(٣٧٨٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

٣٧٨٨- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (١١٢/ الاخلاص: ١)، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). [**صحيح**، نیز دیکھئے حدیث سابق: ٣٧٨٧]

(٣٧٨٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

٣٧٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**اللَّهُ أَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٢٢؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٥٢٥؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢١٤۔]

(٣٧٨٩) ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَللّٰہُ اَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ. (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ.

باب: ذکرِ الٰہی کی فضیلت

٣٧٩٠۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟**)) قَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**ذِكْرُ اللَّهِ**)). و قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا عَمِلَ امْرُؤٌ بِعَمَلٍ، أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٣٧٧؛ مسند احمد: ٥/ ١٩٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٦۔ **تنبیه**: سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا قول انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٧٩٠) ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے تمام اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پسند ہے، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے، اور تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور (اس سے بھی بہتر ہے کہ) تمہاری اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر۔'' معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا اللہ کے ذکر سے بڑھ کر ہو۔

٣٧٩١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ، أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ،**

(٣٧٩١) ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما گواہی دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ کسی محفل میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان (فرشتوں) کے سامنے کرتا ہے جو

وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)). [صحيح مسلم: ٢٧٠٠ (٦٨٥٥)؛ سنن الترمذي: ٣٣٧٨۔]

اس کے پاس ہیں۔"

٣٧٩٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ)). [صحيح، مسند احمد: ٢/ ٥٤٠؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٦۔]

(٣٧٩٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے ذکر کے ساتھ اس کے ہونٹ حرکت میں رہتے ہیں۔"

٣٧٩٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ. فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ. قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). [صحيح، سنن الترمذي: ٣٣٧٥؛ مسند احمد: ٤/ ١٨٨۔]

(٣٧٩٣) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اسلام کے احکام میرے لیے بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ مجھے ان میں سے کوئی ایک بات بتا دیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: "تیری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔"

بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

باب: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت کا بیان

٣٧٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ، أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ يَقُوْلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا. وَلَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. قَالَ: صَدَقَ

(٣٧٩٤) ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما گواہی دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور وہ بہت ہی بڑا ہے۔" کہتا ہے: تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ اور بندہ جب ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ)) "اکیلے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، مجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بندہ جب ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، نہ کوئی اس کا شریک

عَبْدِيْ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، لِي الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِيْ.] لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ)).

قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: ثُمَّ قَالَ الْأَغَرُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ. قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: مَنْ رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ. [سنن الترمذي: ٣٤٣٠؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩٨٥٨، مسند ابی یعلی (١١/ ٢٦ح ٦١٦٣) میں ابواسحاق نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے، نیز ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ثقہ ہیں۔]

ہے۔'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ اور بندہ جب ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ)) ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، ساری کائنات اور ساری تعریفیں اسی کی ہیں۔'' کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ساری کائنات اور بادشاہی میری ہی ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کوئی گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور نہ کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہے۔'' کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری توفیق کے بغیر کوئی گناہ سے بچ نہیں سکتا اور نہ کوئی نیکی کا کام کر سکتا۔

ابواسحاق نے کہا: پھر الاغر رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ الفاظ کہے جو میں پوری طرح نہ سمجھ سکا۔ میں نے ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: انہوں نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جس آدمی کو بوقتِ وفات یہ کلمات ادا کرنے کی توفیق مل گئی اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

٣٧٩٥۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ ابْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ سُعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ: مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: مَا لَكَ كَئِيْبًا؟ أَسَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَا يَقُوْلُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ، إِلَّا كَانَتْ نُوْرًا الصَّحِيْفَةِ. وَإِنَّ جَسَدَهُ وَرُوْحَهُ لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ)) فَلَمْ أَسْأَلْهُ حَتَّى تُوُفِّيَ. قَالَ: أَنَا أَعْلَمُهَا. هِيَ الَّتِيْ أَرَادَ عَمَّهُ

(٣٧٩٥) یحییٰ بن طلحہ اپنی والدہ سُعدیٰ مُریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گزرے تو انہیں پریشان دیکھ کر پوچھا: تمہیں کیا پریشانی لاحق ہے؟ کہیں اپنے چچا زاد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے خلیفہ بننے پر ناگواری تو نہیں ہو رہی؟ انہوں نے کہا: نہیں ایسی کوئی بات نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی آدمی اپنی وفات کے وقت زبان سے ادا کر لے تو یہ کلمہ اس کے نامۂ اعمال کا نور بن جاتا ہے اور موت کے وقت اس کے جسم اور روح کو راحت نصیب ہوتی ہے۔'' میں اس کلمہ کے

عَلَيْهَا. وَلَوْ عَلِمَ [أَنَّ] شَيْئًا أَنْجَى لَهُ مِنْهُ، لَأَمَرَهُ.
[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٩٤٠، مسند احمد ١/ ١٦، مسند ابى يعلى ٦٥٥]

متعلق آپ ﷺ سے نہیں پوچھ سکا حتی کہ آپ فوت ہو گئے۔ (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ کلمہ معلوم ہے۔ یہ وہی کلمہ ہے جسے آپ نے اپنے چچا (ابو طالب) کے سامنے (اس کی وفات کے وقت) پیش کیا تھا۔ اگر آپ کو علم ہوتا کہ اس کے علاوہ دوسرا کوئی کلمہ اس کی نجات کے لیے زیادہ سبب بن سکتا ہے تو آپ اسے وہی کلمہ پڑھنے کا حکم دیتے۔

٣٧٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَّانَ بْنِ الْكَاهِلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ [ﷺ]، يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبِ مُوقِنٍ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا))**. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٩٧٥؛ الصحيحة: ٢٢٧٨۔]

(٣٧٩٦) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، یہ گواہی قلبی یقین سے ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا۔''

٣٧٩٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ، وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا))**. [**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي: ٢٦/ ١٣٣، زکریا بن منظور ضعیف اور محمد بن عقبہ مستور ہے۔]

(٣٧٩٧) ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا الہ الا اللہ سے (فضیلت میں) کوئی عمل نہیں بڑھ سکتا اور یہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔''

٣٧٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. أَخْبَرَنِي سُمَيٌّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ قَالَ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكُنَّ**

(٣٧٩٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ایک دن میں سو مرتبہ کہے: **((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))** ''اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری کائنات اور تعریفیں اسی کی ہیں، اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔'' تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے

لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ)). [صحيح بخاري: ٣٢٩٣، ٦٤٠٣؛ صحيح مسلم: ٢٦٩١ (٦٨٤٢)؛ سنن الترمذي: ٣٤٦٨۔]

ایک سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یہ الفاظ اس کے لیے صبح سے شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور اس سے زیادہ افضل عمل کوئی سرانجام نہیں دیتا، سوائے اس کے جو اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔

٣٧٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ، فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ كَعَتَاقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ)).

[**ضعيف**، اتحاف الخيره للبوصيري: ٢٠١٧، ابن ابی لیلیٰ اور عطیہ العوفی دونوں ضعیف ہیں۔]

(٣٧٩٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر کے بعد یہ پڑھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ''اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری کائنات اور تعریفیں اسی کی ہیں، ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔'' اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔''

بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ.

باب: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

٣٨٠٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ الْفَاكِهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، ابْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٣٣٨٣؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٦٦٧۔]

(٣٨٠٠) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''افضل ذکر ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) ہے اور افضل دعا ((الْحَمْدُ لِلَّهِ)) ہے۔''

٣٨٠١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيرٍ، مَوْلَى الْعُمَرِيِّينَ، قَالَ: سَمِعْتُ قُدَامَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ غُلَامٌ.

(٣٨٠١) قدامہ بن ابراہیم حجمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، وہ ابھی لڑکے ہی تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ (ایک مرتبہ) انہوں نے عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان

وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ. قَالَ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: ((أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ قَالَ: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ. فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ. فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا. فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَا: يَا رَبَّنَا! إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ [قَالَا]: يَا رَبِّ! إِنَّهُ قَدْ قَالَ: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ. فَقَالَ اللّٰهُ، عَزَّ وَجَلَّ، لَهُمَا: اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي. حَتّٰى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٢/ ٣٤٣، قدامہ بن ابراہیم مجہول ہے۔]

کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ایک بندے نے کہا: ((**يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ**)) ''اے رب! میں تیری ویسی ہی تعریف کرتا ہوں جیسی تیری عظیم ذات کی شان اور عظیم سلطنت کے لائق ہے۔'' دونوں فرشتوں کے لیے (اس کا ثواب لکھنا) مشکل ہوگیا انہیں سمجھ نہ آیا کہ کس طرح لکھیں، چنانچہ وہ آسمان کی طرف گئے اور عرض کیا: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے ایک کلمہ کہا ہے، ہمیں سمجھ نہیں آتی اسے کیسے لکھیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا، باوجودیکہ وہ زیادہ جانتا ہے جو اس کے بندے نے کہا، میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے رب! اس نے کہا ہے: ((**يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ**)) اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اس نے جو کچھ کہا ہے تم ویسے ہی لکھ دو حتی کہ جب وہ مجھ سے ملے گا تو میں خود اسے جزا دوں گا۔''

٣٨٠٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هٰذَا؟**)) قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا. وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ: ((**لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ**)). [**ضعيف**، سنن النسائي: ٩٣٣؛ مسند احمد: ٤/ ٣١٥، عبدالجبار کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(٣٨٠٢) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی معیت میں نماز ادا کی، تو (دوران نماز میں) ایک آدمی نے کہا: [الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ] ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، بہت زیادہ تعریف جو پاکیزہ اور برکتوں والی ہے۔'' نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے، آپ نے فرمایا: ''یہ کلمات کس نے کہے ہیں۔'' تو ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے کہے ہیں اور میرا ارادہ نیکی کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ''آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے تھے اور عرش الٰہی تک ان کے جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔''

٣٨٠٣۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، أَبُوْمَرْوَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ

(٣٨٠٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: ((**الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ**)) ''تمام

شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)). وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ)). [عمل اليوم والليلة لابن السنى: ٣٧٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٩ یہ روایت ولید بن مسلم کے سماع مسلسل کی صراحت نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کے فضل سے اچھائیاں اور بھلائیاں پوری ہوتی ہیں۔'' اور آپ جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ)) ''ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔''

٣٨٠٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ)). [**ضعيف**، الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٣٣٥ محمد بن ثابت مجہول ہے۔]

(٣٨٠٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ)) ''ہر حال میں اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ہے۔ اے رب! میں اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٣٨٠٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ)). [عمل اليوم والليلة لابن السنى: ٣٥٦- یہ روایت شبیب بن بشر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٨٠٥) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کسی نعمت سے نوازے اور بندہ "الْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جو نعمت لی، اس کی نسبت جو شکر ادا کیا وہ افضل ہے۔''

بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ.

باب: تسبیحات کی فضیلت کا بیان

٣٨٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)). [صحيح بخاري: ٦٤٠٦، ٦٦٨٢؛ صحيح مسلم: ٢٦٩٤ (٦٨٤٦)؛ سنن الترمذي: ٣٤٦٧-]

(٣٨٠٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر (ادا کرنے میں) ہلکے، میزان میں (اجر کے اعتبار سے) بھاری ہیں اور یہ رحمٰن کو بہت زیادہ محبوب ہیں: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)) ''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور عظمتوں کا مالک اللہ (ہر نقص سے) پاک ہے۔''

٣٨٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟)) قُلْتُ: غِرَاسًا لِي. قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟)) قَالَ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، يُغْرَسْ لَكَ، بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). [المستدرك لحاكم: ١/ ٥١٢ ابوسنان کے ضعف کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٣٨٠٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کوئی پودا لگا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو پوچھا: ''ابوہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ایک پودا لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے پودے نہ بتاؤں جو اس سے بھی بہتر ہیں۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تم کہو: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) ''اللہ (ہر عیب اور نقص سے) پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔'' ان میں سے ہر کلمے کے عوض تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔''

٣٨٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ، أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ، وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهَ. فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، أَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَهِيَ كَذَلِكَ. فَقَالَ: ((لَقَدْ قُلْتُ، مُنْذُ قُمْتُ، عَنْكِ: أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَهِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ أَوْ أَوْزَنُ مِمَّا قُلْتِ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

[صحيح مسلم: ٢٧٢٦ (٦٩١٣)؛ سنن الترمذي: ٣٥٥٥۔]

(٣٨٠٨) ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے گزرے۔ اور وہ اللہ کے ذکر میں مصروف تھیں، جب دن چڑھے یا دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے اور انہیں اسی طرح (ذکر میں مصروف) پایا تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے پاس سے اٹھ کر جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں ان کا ثواب تمہارے کیے ہوئے ذکر سے زیادہ ہے (یا فرمایا:) وہ وزن میں زیادہ ہیں۔ ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) ''اللہ تعالیٰ کی جتنی مخلوق ہے، میں اس کے برابر اللہ تعالیٰ کی عظمت و پاکیزگی بیان کرتا ہوں، وہ جس قدر پسند کرے اور چاہے اس کے مطابق اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و پاکیزگی اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر بیان کرتا ہوں۔''

٣٨٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى

(٣٨٠٩) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم تسبیح (سبحان اللہ) تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تحمید

الطَّحَّانِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ. يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ. لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا. أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ، مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟)). [صحيح، المستدرك للحاكم: ١/ ٥٠٠، ٥٠٣-]

(الحمد للہ) کے کلمات سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا جو اعتراف کرتے ہو، تمہارے ادا کیے ہوئے یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد چکر کاٹتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناتے ہیں۔ یہ (کلمات) اپنے کہنے والے کا اللہ تعالیٰ کے حضور تذکرہ کرتے ہیں۔ کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند نہیں کہ (اللہ کے حضور) ہمیشہ اس کا ذکر ہوتا رہے۔''

٣٨١٠ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ. فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدُنْتُ. فَقَالَ: ((كَبِّرِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَاحْمَدِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَسَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ)).

[المستدرك للحاكم: ١/ ٥١٣، ٥١٤؛ الصحيحة: ١٣١٦ یہ روایت زکریا بن منظور کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٨١٠) ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں عمر رسیدہ، کمزور اور بھاری بھر کم ہوگئی ہوں، آپ مجھے کوئی آسان سا عمل بتلا دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم سو بار ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) سو دفعہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) اور سو دفعہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہہ لیا کرو۔ یہ (مختصر سا عمل) لگام اور زین سمیت سو گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے سے بہتر ہے اور سو اونٹ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے) سے اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔''

٣٨١١ـ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ أَفْضَلُ الْكَلَامِ. لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)). [صحيح، مسند احمد: ٥/ ٢٠، ١١؛ الصحيحة: ٦٤٦-]

(٣٨١١) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''چار کلمات افضل ترین ہیں، ان میں سے جس سے بھی ابتدا کرلو کوئی حرج نہیں ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))''

٣٨١٢ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْوَشَّاءُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

(٣٨١٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) سو بار پڑھے، اس کے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ. وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٤٦٦، ٣٤٦٨؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٨٢٦؛ ابن حبان: ٨٢٩۔]

کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

٣٨١٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكَ [بِـ] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ- فَإِنَّهَا. يَعْنِي، يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)).

[**ضعيف**، عمر بن راشد ضعیف راوی ہے۔]

(۳۸۱۳) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ان کلمات کو اپنا معمول بنا لو، ان کی وجہ سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔''

بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ.

باب: استغفار (بخشش طلب کرنے) کا بیان

٣٨١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ))، مِائَةَ مَرَّةٍ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٥١٦؛ سنن الترمذي: ٣٤٣٤؛ ابن حبان: ٩٢٧؛ الصحيحة: ٥٥٦۔]

(۳۸۱۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو بار (استغفار) فرماتے: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) ''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے۔ بلاشبہ تو بہت قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

٣٨١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، مِائَةَ مَرَّةٍ)).

[**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٥٠؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٢٠٦٨؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٠/ ٢٩٧۔]

(۳۸۱۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں سو مرتبہ بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔''

٣٨١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

(۳۸۱۶) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

مُغِيْرَةَ بْنِ أَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، سَبْعِيْنَ مَرَّةً**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٤١٠؛ مسند عبد بن حميد: ٥٥٨؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٤٤٠، ٤٤١۔]

نے فرمایا: ''میں ایک دن میں اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔''

٣٨١٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ فِي لِسَانِي ذَرَبٌ عَلَى أَهْلِي. وَكَانَ لَا يَعْدُوْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((**أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، فِي الْيَوْمِ، سَبْعِيْنَ مَرَّةً**)) . [مسند احمد: ٥/ ٣٩٤، ٣٩٦؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٠/ ٢٩٧؛ ابن حبان: ٩٢٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥١١، ٢/ ٤٥٧ ابومغیرہ حسن الحدیث راوی ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

(٣٨١٧) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ سخت کلامی کیا کرتا تھا، اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ایسا رویہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ تم ایک دن میں ستر بار استغفار کیا کرو۔''

٣٨١٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا**)). [**صحيح**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٤٥٥۔]

(٣٨١٨) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''مبارک ہو اس آدمی کو جس نے اپنے نامہ اعمال میں استغفار زیادہ پایا۔''

٣٨١٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ**)).

(٣٨١٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے استغفار پڑھنے کو اپنا معمول بنالیا تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دے گا، اور ہر تنگی و پریشانی سے بچائے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔''

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٥١٨؛ تهذيب الكمال للمزي: ٧/ ١٣٦ حکم بن مصعب مجہول ہے۔]

٣٨٢٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا. وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوا)). [مسند احمد: ٦/ ١٢٩، ١٣٥، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(٣٨٢٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا. وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوا)) ''یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور جب ان سے کوئی کوتاہی (غلطی یا گناہ) سرزد ہو جائے تو تجھ سے معافی چاہتے ہیں۔''

بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ.

باب: عمل (صالح) کی فضیلت کا بیان

٣٨٢١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا، وَأَزِيْدُ. وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا، أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا. وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقِرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً، ثُمَّ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)). [صحيح مسلم: ٢٦٨٧ (٦٨٣٣)]

(٣٨٢١) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: جو آدمی ایک نیکی کرے اسے دس گنا اجر ملے گا اور میں اس سے زیادہ بھی عطا کروں گا۔ جو آدمی گناہ کرے تو گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہے یا میں (چاہوں تو) معاف کر دوں گا۔ اور جو آدمی بالشت بھر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو آدمی ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو میری طرف چلتا ہوا (عام رفتار سے) آئے میں اس کی طرف بھاگ کر آتا ہوں اور جو کوئی اتنے گناہ کر کے میرے پاس آئے جن سے روئے زمین بھر جائے البتہ اس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملتا ہوں۔''

٣٨٢٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي. وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ

(٣٨٢٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھے میں بھی اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرے تو میں اسے

خَيْرٍ مِنْهُمْ. وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا. وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)). [صحيح مسلم: ٢٦٧٥ (٦٨٣٢)؛ سنن الترمذي: ٣٦٠٣۔]

ان سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ بالشت بھر میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ (عام رفتار سے) چل کر میری طرف آئے تو میں بھاگ کر اس کی طرف آتا ہوں۔''

٣٨٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي. وَأَنَا أَجْزِي بِهِ)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث: ١٦٣٨۔]

(٣٨٢٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کا ہر عمل (جزا میں کئی گنا) بڑھا دیا جاتا ہے۔ نیکی (کا اجر) دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے کیونکہ وہ خالصتاً میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

باب: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ'' کی فضیلت کا بیان

٣٨٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟)). قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)). [صحيح بخاري: ٢٩٩٢؛ صحيح مسلم: ٢٧٠٤ (٦٨٦٢)؛ سنن ابي داود: ١٥٢٦؛ سنن الترمذي: ٣٤٦١۔]

(٣٨٢٤) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ'' کہتے سنا تو فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک (خزانہ) کلمہ کا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) پڑھا کرو۔''

٣٨٢٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٥/١٥٧؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٤٣؛ ابن حبان: ٨٢٠۔]

(٣٨٢٥) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلاؤں؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ نے فرمایا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

٣٨٢٦۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي زَيْنَبَ، مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: **((يَا حَازِمُ! أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ))**. [**صحيح بما قبله**، المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ٣٢؛ تهذيب الكمال للمزي: ٥/ ٣١٩، ٣٢٠۔]

(٣٨٢٦) حازم بن حرملہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے حازم! **((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))** کثرت سے پڑھا کرو، یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ.

باب: دعا کی فضیلت کا بیان

٣٨٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدَنِيُّ [قَالَ:] سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ، سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ))**. [سنن الترمذي: ٣٣٧٣؛ مسند احمد: ٢/ ٤٤٢ یہ روایت ابوصالح الخوزی (لین الحدیث) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٨٢٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا، وہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔''

٣٨٢٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ))** ثُمَّ قَرَأَ: **﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾**(٤٠/ المومن: ٦٠). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٧٩؛ سنن الترمذي: ٢٩٦٩؛ ابن حبان: ٢٣٩٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٠، ٤٩١۔]

(٣٨٢٨) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ''اور تمہارے رب کا ارشاد ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار (دعا) قبول کروں گا۔''

٣٨٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ، سُبْحَانَهُ، مِنَ الدُّعَاءِ))**.[سنن الترمذي: ٣٣٧٠؛ ابن حبان: ٨٧٠؛ المستدرك للحاكم:

(٣٨٢٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز مکرم نہیں۔''

١/ ٤٩٠ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

٣٨٣٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، [سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ]: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، فِيْ سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فِيْ مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجَمَلِيُّ فِيْ زَمَنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكَتِّبِ، [عَنْ طَلِيْقِ بْنِ قَيْسٍ] الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ، فِيْ دُعَائِهِ: ((رَبِّ! أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ. وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ. وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ. وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ. رَبِّ! اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا. لَكَ ذَكَّارًا. لَكَ رَهَّابًا. لَكَ مُطِيْعًا. إِلَيْكَ مُخْبِتًا. إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا. رَبِّ! تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ. وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ. وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ. وَاهْدِ قَلْبِيْ. وَسَدِّدْ لِسَانِيْ. وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ. وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ: قُلْتُ لِوَكِيْعٍ: أَقُوْلُهُ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٥١٠، ١٥١١؛ سنن الترمذي: ٣٥٥١؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٦٠٧؛ ابن حبان: ٩٤٧، ٩٤٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥١٩، ٥٢٠.]

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا کا بیان

(٣٨٣٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں یہ فرماتے تھے: ((رَبِّ! أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ. وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ. وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ. وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ. رَبِّ! اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا. لَكَ ذَكَّارًا. لَكَ رَهَّابًا. لَكَ مُطِيْعًا. إِلَيْكَ مُخْبِتًا. إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا. رَبِّ! تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ. وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ. وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ. وَاهْدِ قَلْبِيْ. وَسَدِّدْ لِسَانِيْ. وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ. وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ)) ''اے میرے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف (میرے دشمن کی) مدد نہ فرما، میری نصرت فرما اور میرے خلاف (میرے کسی دشمن کی) نصرت نہ فرما، تو میرے حق میں تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کرنا، مجھے ہدایت سے سرفراز فرما اور ہدایت اختیار کرنے کو میرے لیے آسان فرما، مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما، اے میرے رب! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر گزار، کثرت سے اپنا ذکر کرنے والا، تجھ سے بہت ڈرنے والا، اپنی اطاعت کرنے والا، تیرے سامنے عجز وانکسار کرنے والا، تیری طرف شوق اور رغبت سے رجوع کرنے والا اور توبہ کرنے والا بنا دے، اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہوں کو دھو دے، میری دعائیں قبول فرما، میرے دل کو ہدایت دے (اور ہدایت پر ثابت رکھ) میری زبان کو درست باتیں بولنے کی توفیق دے، میری دلیل کو مضبوط فرما، اور میرے دل سے بغض و کینہ نکال دے۔''

ابو الحسن الطنافسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے اپنے شیخ وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: کیا میں وتر میں یہ دعا مانگ سکتا ہوں؟ انہوں

نے فرمایا: ہاں۔

٣٨٣١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا. فَقَالَ لَهَا: ((مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكِ)) فَرَجَعَتْ. فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: ((الَّذِي سَأَلْتِ أَحَبُّ إِلَيْكِ، أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟)) فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: قُولِي: لَا. بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. فَقَالَتْ. فَقَالَ: ((قُولِي. اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)). [صحيح مسلم: ٢٧١٣ (٦٨٩١)؛ سنن الترمذي: ٣٤٨١۔]

(٣٨٣١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادمہ عنایت کیے جانے کی درخواست کی، آپ نے ان سے فرمایا: ”میرے پاس (غلام یا لونڈی) نہیں ہے جو میں آپ کو دوں۔“ وہ واپس چلی گئیں۔ بعدازاں آپ ان کے ہاں گئے اور فرمایا: ”تم نے جو چیز طلب کی تھی تمہیں وہی پسند ہے یا اس سے (بھی) بہتر؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم کہو، نہیں بلکہ وہ جو اس سے زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (اسی طرح) کہا، تو آپ نے فرمایا: ”تم یوں کہا کرو: ((اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) ”اے ساتوں آسمانوں کے رب! اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کچھ نہیں، تو باطن ہے کہ تجھ سے بڑھ کر کچھ پوشیدہ نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما اور فقر وفاقے سے نجات دے کر ہمیں غنی کر دے۔“

٣٨٣٢۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى [وَالتُّقَى] وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى)). [صحيح مسلم: ٢٧٢١ (٦٩٠٤)؛ سنن

(٣٨٣٢) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى)) ”یا اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور استغناء طلب کرتا ہوں۔“

الترمذي: ٣٤٨٩۔]

٣٨٣٣۔حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي. وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي. وَزِدْنِي عِلْمًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)). [یہ روایت ضعیف ہے، دیکھیے حدیث:٢٥١۔]

(٣٨٣٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي. وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي. وَزِدْنِي عِلْمًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) ”یا اللہ! تو نے مجھے جو علم دیا ہے مجھے اس سے فائدہ پہنچا اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو میرے لیے فائدہ مند ہو۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ہے اور میں آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ کا طلب گار ہوں۔“

٣٨٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: ((اللّٰهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَخَافُ عَلَيْنَا؟ وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ. فَقَالَ: ((إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، عَزَّ وَجَلَّ، يُقَلِّبُهَا)). وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعَيْهِ. [سنن الترمذي: ٢١٤٠، ٣٥٢٢؛ الادب المفرد للبخاري: ٦٨٣۔ یہ روایت اعمش کی تدلیس (عن) اور یزید الرقاشی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھیے حدیث:١٩٩]

(٣٨٣٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کثرت سے کیا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ)) یا اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔“ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں (منحرف ہونے کا) اندیشہ ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان لا چکے اور آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں ان سب کی تصدیق کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”دل رحمان (اللہ تعالیٰ) کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ وہ انہیں الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔“ اور (سلیمان بن مہران) الاعمش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔

٣٨٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: ((قُلْ: اللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي. إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)). [صحيح بخاري: ٨٣٤؛ صحيح مسلم: ٢٧٠٥

(٣٨٣٥) ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دعا کیا کریں: ((اللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي. إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) ”یا اللہ! میں اپنی جان پر بہت ظلم کر چکا ہوں، اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ تو اپنے پاس سے میری مغفرت فرما۔ بلا شبہ تو بہت بخشنے والا اور

(٦٨٦٩)؛ سنن الترمذي: ٣٥٣١.]

نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

٣٨٣٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصًا. فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا. فَقَالَ: **((لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا))** قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ لَنَا قَالَ: **((اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ))**.

قَالَ: فَكَأَنَّمَا أَحْبَبْنَا أَنْ يَزِيدَنَا، فَقَالَ: **((أَوَلَيْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمُ الْأَمْرَ؟))**. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٥٢٣٠؛ مسند احمد: ٥/ ٢٥٦؛ الضعيفه: ٣٤٦ ابومرزوق لین الحدیث ہے۔]

(٣٨٣٦) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن لاٹھی کا سہارا لیتے ہوئے ہمارے ہاں تشریف لائے، جب ہم نے آپ کو دیکھا تو (احتراماً) کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: "تم اس طرح نہ کیا کرو جس طرح اہلِ فارس (غیر مسلم) اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔" ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں۔ آپ نے فرمایا: **((اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ))** "یا اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم کر، ہم سے راضی ہو جا، ہم سے (دعائیں اور عبادتیں) قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، ہمیں جہنم سے نجات دے اور ہمارے تمام کاموں کو سنوار دے۔" ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں اشتیاق ہوا کہ آپ مزید دعا کریں تو آپ نے فرمایا: "کیا میں نے تمہارے لیے سب کچھ (اس دعا میں) جمع نہیں کر دیا؟"

٣٨٣٧۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٥٤٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٠٤، ٥٣٤.]

(٣٨٣٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: **((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ))** "یا اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اس علم سے جو نفع مند نہ ہو، اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔"

بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

باب: ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے

٣٨٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

(٣٨٣٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ. وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ. وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)). [صحيح بخاري: ٦٣٧٥؛ صحيح مسلم: ٥٨٩ (٦٨٧١)]

کہ نبی ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ. وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ. وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) ''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کی آزمائش اور عذاب سے، قبر کی آزمائش اور عذاب سے، مال ودولت کے فتنے کے شر سے اور فقر وفاقے کے فتنے کے شر سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔ یا اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے صاف وشفاف پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے خوب صاف کر دیتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کردے جتنی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کر رکھی ہے۔ یا اللہ! میں سستی، حد درجہ بڑھاپے، گناہوں اور تاوان سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

٣٨٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)). [صحيح مسلم: ٢٧١٦ (٦٨٩٥)؛ سنن ابي داود: ١٥٥٠۔]

(٣٨٣٩) فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کے بارے میں پوچھا، جو آپ کیا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا: آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)) ''یا اللہ! میں ہر اس عمل کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں کر چکا ہوں یا جو میں نے (ابھی) نہیں کیا۔''

٣٨٤٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا

(٣٨٤٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

بكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((**اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ**)). [**حسن صحيح**، الادب المفرد للبخاري: ٦٩٤؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٢١٥٩؛ تهذيب الكمال للمزي: ٧/ ٣٧١-]

ہمیں جس اہتمام سے قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے، اسی اہتمام سے یہ دعا بھی سکھاتے تھے: ((**اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ**)) ''یا اللہ! میں عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے اور مسیح دجال کے فتنے اور زندگی وموت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٣٨٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، مِنْ فِرَاشِهِ. فَالْتَمَسْتُهُ. فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((**اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ**)).

[صحيح مسلم: ٨٤٦ (١٠٩٠)؛ سنن ابي داود: ٨٧٩-]

(٣٨٤١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کا بیان ہے، ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو میں نے آپ کو تلاش کیا۔ میرا ہاتھ (اچانک اندھیرے میں) آپ کے قدموں کے تلووں پر جالگا۔ آپ نماز کی جگہ (حالت سجدہ میں) تھے اور آپ کے پاؤں کھڑے تھے۔ آپ یہ دعا فرما رہے تھے: ((**اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ**)) ''یا اللہ! میں تیری ناراضی سے بچنے کے لیے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں، اور تیرے عذاب سے بچنے کے لیے تیری معافی کا خواستگار ہوں، اور میں تیرے غضب سے بچنے کے لیے تیری رحمت کا طلبگار ہوں، میں تیری تعریف کا پورا حق ادا کرنے سے قاصر ہوں، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔''

٣٨٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ. وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ**)). [سنن النسائي: ٥٤٦٣، ٥٤٦٥؛

(٣٨٤٢) ابوہریرہ ؓ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقر وفاقے سے، قلت وذلت سے، کسی پر ظلم کرنے سے اور کسی کی طرف سے ظلم کیے جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔''

مسند احمد: ٣/ ٥٤٠؛ ابن حبان: ١٠٠٣؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٣١؛ الصحيحه للالبانی: ١٤٤٥ یہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ اس کے شواہد بھی ہیں اور جعفر بن عیاض حسن الحدیث راوی ہیں۔]

٣٨٤٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا، وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ**)). [**حسن**، المصنف لابن ابي شيبة: ١٠/ ١٨٥؛ مسند عبد بن حميد: ١٠٩٣؛ مسند ابي يعلى: ١٩٢٧؛ ابن حبان: ٨٢۔]

(٣٨٤٣) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے نفع بخش علم کی دعا کرو اور ایسے علم سے اس کی پناہ طلب کرو جو فائدہ مند نہ ہو۔''

٣٨٤٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ. قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي الرَّجُلَ يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ، لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهَا. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٥٣٩ ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٣٨٤٤) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بزدلی، بخل، حد درجہ بڑھاپے، عذاب قبر اور سینے کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

حدیث کے راوی وکیع رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی فتنے (گناہ) میں پڑ کر توبہ کیے بغیر ہی فوت ہو جائے۔

بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ.

باب: جامع دعاؤں کا بیان

٣٨٤٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مَالِكٍ، سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقُولُ، حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: ((**قُلْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي**)) وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ إِلَّا الْإِبْهَامَ: ((**فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعْنَ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ**)). [صحيح مسلم: ٢٦٩٧ (٦٨٤٩)]

(٣٨٤٥) طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، جبکہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب کے حضور دعا کروں تو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اس طرح کہو: ((اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)) ''یا اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت سے نواز، اور مجھے رزق عطا فرما۔'' آپ نے انگوٹھے کے سوا چار انگلیوں کو اکٹھا کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ کلمات تیرے لیے دین اور دنیا کی (تمام خیر و برکات) جمع کر دیں گے۔''

٣٨٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي جَبْرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ: ((اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ، قَضَيْتَهُ لِي، خَيْرًا)). [صحيح، مسند احمد: ٦/ ١٣٣، ١٤٦، ١٤٧؛ مسند ابي يعلى: ٤٤٧٣؛ الادب المفرد للبخاري: ٦٣٩۔]

(٣٨٤٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی: ((اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ، قَضَيْتَهُ لِي، خَيْرًا)) ''یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی ہیں، جن کا مجھے علم ہے اور جن کا نہیں ہے۔ اور میں ہر شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے اور تاخیر سے آنے والے سے، جسے میں جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا (اس سے بھی) یا اللہ! تیرے بندے اور تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے جس قدر بھلائیاں طلب کیں، میں تجھ سے ان سب کا سوال کرتا ہوں اور تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے جن چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگی، میں بھی ان سب کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کی اور جو اعمال جنت کے قریب کر دیں ان کی توفیق کی دعا کرتا ہوں اور جہنم سے اور جو اعمال جہنم کے قریب کرنے والے ہیں ان سے بچنے کی دعا کرتا ہوں۔ اور میری تجھ سے دعا ہے کہ تو میرے لیے جو بھی فیصلہ کرے، وہ میرے حق میں بہتر ثابت ہو۔''

٣٨٤٧۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِرَجُلٍ: ((مَا

(٣٨٤٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت کیا: ''تم نماز میں کیا کچھ پڑھتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: میں پہلے تشہد پڑھتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ سے

تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ: أَتَشَهَّدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ. أَمَا وَاللَّهِ مَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ، وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ. قَالَ: ((**حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ**)).

[**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۹۱۰۔]

جنت کی دعا کرتا اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ کی طرح اور معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح گنگناہٹ نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا: ''ہم بھی ان دونوں کے بارے میں گنگناتے (دعا کرتے) ہیں۔''

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ.

باب: عفو وعافیت کی دعا کرنے کا بیان

٣٨٤٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ**)) ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ**)). ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ**)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٣٥١٢؛ مسند احمد: ٣/ ١٢٧؛ الضعيفه: ٢٨٥١ سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔]

(۳۸۴۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے رب سے معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔'' وہ دوسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے رب سے معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کیا کرو۔'' وہ تیسرے دن پھر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے رب سے معافی اور دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کیا کرو، جب تمہیں معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت مل گئی تو تم یقیناً کامیاب ہو گئے۔''

٣٨٤٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ [بْنِ إِسْمَعِيلَ] الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ، حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي مَقَامِي هَذَا، عَامَ الْأَوَّلِ. ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: ((**عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ. فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ. وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ. فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ. وَهُمَا فِي النَّارِ. وَسَلُوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ. فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ، بَعْدَ الْيَقِينِ،**

(۳۸۴۹) اوسط بن اسماعیل البجلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ پچھلے سال اسی جگہ پر کھڑے تھے جہاں میں کھڑا ہوں، پھر آپ رو پڑے۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچائی کو اختیار کرو، سچائی نیکی کے ساتھ ہے، اور ان دونوں کو اختیار کرنے والے لوگ جنت میں ہوں گے۔ اور جھوٹ سے اجتناب کرو، جھوٹ گناہ کے ساتھ ہے، اور ان دونوں کو اختیار کرنے والوں کا انجام جہنم ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو، کیونکہ کسی کو یقین (وایمان)

خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ. وَلَا تَحَاسَدُوا. وَلَا تَبَاغَضُوا. وَلَا تَقَاطَعُوا. وَلَا تَدَابَرُوا. وَكُونُوا، عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

[**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٣، ٥، ٨؛ مسند حميدى: ٢، ٨؛ مسند الطيالسي: ٣، ٥؛ الادب المفرد للبخاري: ٧٢٤۔]

کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، قطع رحمی نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔"

٣٨٥٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، مَا أَدْعُو؟ قَالَ: ((تَقُولِينَ: اللَّهُمَّ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي)). [سنن الترمذي: ٣٥١٣؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٨٧٢، ٨٧٣؛ مسند احمد: ٦/ ١٧١۔ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عبداللہ کا سماع سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں ہے۔]

(٣٨٥٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو میں کونسی دعا کروں؟ آپ نے فرمایا: "تم یہ دعا کرنا: ((اللَّهُمَّ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي)) یا اللہ! تو بہت زیادہ درگزر کرنے والا اور عفو ودرگزر کو پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف کر دے۔"

٣٨٥١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ، أَفْضَلَ مِنَ- اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔)).

[یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٣٨٥١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ جو بھی دعا مانگتا ہے، اس دعا سے بڑھ کر افضل نہیں ہے: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) "یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو ودرگزری کا سوال کرتا ہوں۔"

بَابُ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ.

باب: جب کوئی دعا کرے تو پہلے اپنے لیے کرے

٣٨٥٢۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرْحَمُنَا اللَّهُ، وَأَخَا عَادٍ)).

[**ضعيف**، الضعيفه: ٤٨٢٩ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٣٨٥٢) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) پر رحم فرمائے۔"

بَاب: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ.

٣٨٥٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ)) قِيلَ: وَكَيْفَ يَعْجَلُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ اللَّهَ، فَلَمْ يَسْتَجِبِ اللَّهُ لِي)). [صحيح بخاري: ٦٣٤٠؛ صحيح مسلم: ٢٧٣٥ (٦٩٣٤)؛ سنن ابي داود: ١٤٨٤؛ سنن الترمذي: ٣٣٨٧۔]

باب: دعا مقبول ہوتی ہے، بشرطیکہ آدمی جلد بازی نہ کرے

(٣٨٥٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ عجلت کا مظاہرہ نہ کرے۔'' عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! عجلت کا مظاہرہ کس طرح؟ فرمایا: وہ کہنے لگے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی (لیکن) اللہ نے میری (دعا) قبول نہیں کی۔''

بَاب: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ.

٣٨٥٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي، إِنْ شِئْتَ. وَلْيَعْزِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ. فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرِهَ لَهُ)). [صحيح، الموطأ لمالك: ١/ ٢١٣؛ مسند حميدى: ٩٦٣۔]

باب: آدمی کو یہ نہیں کہنا چاہیے: یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے

(٣٨٥٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (دعا میں) یہ نہ کہے کہ یا اللہ! اگر تو مجھے بخشنا چاہے تو بخش دے۔ اسے چاہیے کہ وہ پورے عزم کے ساتھ دعا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔''

بَابُ اسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ.

٣٨٥٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ، فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ (٢/ البقرة: ١٦٣) وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ)). [حسن، سنن ابي داود:

باب: اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا بیان

(٣٨٥٥) اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ ''اور تمہارا ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں، وہ از حد مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' اور سورۂ آل عمران کی ابتدائی آیت۔''

١٤٩٦؛ سنن الترمذي: ٣٤٧٨؛ سنن الدارمی: ٣٣٩٢؛ مسند حمیدی: ١٥٧٨۔]

٣٨٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، فِي سُوَرٍ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطه. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدِّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِيسَى بْنِ مُوسَى. فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ غَيْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [**حسن**، المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٢١٤، ٢١٥؛ شرح مشكل الآثار: ١٧٦، ١٧٧۔]

(٣٨٥٦) قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے تو وہ ضرور دعا قبول فرماتا ہے، وہ تین سورتوں میں ہے: البقرہ، آل عمران اور طٰہٰ۔
امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنے استاذ عبدالرحمٰن بن ابراہیم الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق ہی سے مرفوعاً بھی بیان کیا ہے۔

٣٨٥٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٩٣؛ سنن الترمذي: ٣٤٧٥؛ ابن حبان: ٣٣٨٣؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٠٤۔]

(٣٨٥٧) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا: وہ دعا کرتے ہوئے کہہ رہا تھا: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. ”یا اللہ! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو اللہ ہے، تیری شان یہ ہے کہ تو اکیلا ہے، (تیرا کوئی شریک نہیں) تو بے نیاز ہے (کسی کا محتاج نہیں) جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ اس نے کسی سے جنم لیا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ذریعے سے دعا کی ہے کہ اس کے ذریعے سے مانگا جائے تو وہ عنایت فرماتا ہے۔ اور جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“

٣٨٥٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو خُزَيْمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. وَحْدَكَ لَا

(٣٨٥٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا: وہ دعا کرتے ہوئے کہہ رہا تھا: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. الْمَنَّانُ. بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ.

شَرِيكَ لَكَ. الْمَنَّانُ. بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ. ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. فَقَالَ: ((لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ)). [حسن صحيح، مسند احمد: ٣/ ٢٠-]

ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. "یا اللہ! میں صرف تجھ سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ تمام تعریفوں کے لائق تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں۔ تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی مثال کے پیدا کرنے والا ہے اور عزت و جلال والا ہے۔" نبی ﷺ نے فرمایا: "اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے سے دعا کی ہے، جب اس کے ذریعے سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اسے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔"

٣٨٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ، الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ. وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ. وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ. وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ)).

قَالَتْ: وَقَالَ، ذَاتَ يَوْمٍ: ((يَا عَائِشَةُ! هَلْ عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّنِي عَلَى الْإِسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟)) قَالَتْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَعَلِّمْنِيهِ. قَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ، يَا عَائِشَةُ!)) قَالَتْ: فَتَنَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً. ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيهِ. قَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ، يَا عَائِشَةُ! أَنْ أُعَلِّمَكِ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ أَنْ تَسْأَلِينَ بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا)). قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ. ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللّٰهَ. وَأَدْعُوكَ الرَّحْمٰنَ. وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ.

(٣٨٥٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ((اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ، الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ. وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ. وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ. وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ)) "یا اللہ! میں تیرے اس پاکیزہ، طیب، بابرکت تیرے نزدیک پسندیدہ نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تجھ سے دعا کی جائے تو تُو ضرور قبول کرتا ہے، اور جس کے ذریعے تجھ سے مانگا جائے تو تُو عنایت فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے ذریعے سے رحمت مانگی جائے تو تُو رحم فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے ذریعے سے پریشانیاں دور کرنے کی درخواست کی جائے تو تُو پریشانیاں دور کر دیتا ہے۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے عائشہ! کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم (اعظم) بتا دیا ہے جس کے ذریعے سے اس سے جو بھی دعا کی جائے، وہ قبول فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ وہ نام مجھے بھی سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: "عائشہ!

وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي. قَالَتْ: فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتِ بِهَا)). [**ضعيف**، ابو شیبہ مجہول راوی ہے۔]

وہ تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔'' پس میں کچھ دیر تک ایک طرف ہو کر بیٹھی رہی، پھر میں نے اٹھ کر آپ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! تمہارے لیے مناسب نہیں ہے کہ میں تمہیں وہ سکھاؤں، تمہارے لیے مناسب نہیں کہ اس کے ذریعے سے دنیا کی کوئی چیز مانگو۔'' میں نے اٹھ کر وضو کیا، پھر دو رکعت نماز ادا کی، پھر میں نے یوں دعا کی: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهَ. وَأَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ. وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ. وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي.
''یا اللہ! میں تجھے اللہ (معبود) کہتی ہوں، اور میں تجھے رحمٰن (نہایت رحم کرنے والا) سمجھتی ہوں۔ اور میں تجھے البرّ (بہت زیادہ انعام کرنے والا) کہتی ہوں، میں تجھے الرحیم (از حد رحم کرنے والا) کہہ کر پکارتی ہوں، اور تیرے تمام پیارے واچھے نام جو مجھے معلوم ہیں یا جو معلوم نہیں، (میں ان تمام کے ذریعے سے درخواست کرتی ہوں کہ) تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر خصوصی رحمت فرما۔''
یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا: ''وہ (اسم) انہی ناموں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے سے تو نے دعا کی ہے۔''

بَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

باب: اللہ عزوجلّ کے اسماء (حسنیٰ) کا بیان

٣٨٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا. مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٥٠٣-]

(٣٨٦٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے مبارکہ ہیں یعنی ایک کم سو، جو انہیں شمار (یاد) کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

٣٨٦١ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ

(٣٨٦١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا. مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا. إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَهِيَ: اللَّهُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْمَلِكُ، الْحَقُّ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْعَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْبَارُّ، الْمُتَعَالِ، الْجَلِيلُ، الْجَمِيلُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْقَادِرُ، الْقَاهِرُ، الْعَلِيُّ، الْحَكِيمُ، الْقَرِيبُ، الْمُجِيبُ، الْغَنِيُّ، الْوَهَّابُ، الْوَدُودُ، الشَّكُورُ، الْمَاجِدُ، الْوَاجِدُ، الْوَالِي، الرَّاشِدُ، الْعَفُوُّ، الْغَفُورُ، الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ، التَّوَّابُ، الرَّبُّ، الْمَجِيدُ، الْوَلِيُّ، الشَّهِيدُ، الْمُبِينُ، الْبُرْهَانُ، الرَّؤُوفُ، الرَّحِيمُ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيدُ، الْبَاعِثُ، الْوَارِثُ، الْقَوِيُّ، الشَّدِيدُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، الْبَاقِي، الْوَاقِي، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، الْمُقْسِطُ، الرَّزَّاقُ، ذُو الْقُوَّةِ، الْمَتِينُ، الْقَائِمُ، الدَّائِمُ، الْحَافِظُ، الْوَكِيلُ، الْفَاطِرُ، السَّامِعُ، الْمُعْطِي، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْمَانِعُ، الْجَامِعُ، الْهَادِي، الْكَافِي، الْأَبَدُ، الْعَالِمُ، الصَّادِقُ، النُّورُ، الْمُنِيرُ، التَّامُّ، الْقَدِيمُ، الْوِتْرُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ)).

قَالَ زُهَيْرٌ: فَبَلَغَنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اسے طاق عدد پسند ہے۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے مبارکہ کو یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ (نام) یہ ہیں: اللَّهُ (اللہ)، الْوَاحِدُ (اکیلا، یکتا، یگانہ)، الصَّمَدُ (بے نیاز)، الْأَوَّلُ (سب سے پہلا)، الْآخِرُ (سب کے بعد باقی رہنے والا)، الظَّاهِرُ (اپنی قدرتوں کے لحاظ سے خوب ظاہر)، الْبَاطِنُ (اپنی حقیقت کے لحاظ سے انتہائی پوشیدہ)، الْخَالِقُ (پیدا کرنے والا)، الْبَارِئُ (وجود بخشنے والا، بنانے والا)، الْمُصَوِّرُ (صورتیں، شکلیں بنانے والا)، الْمَلِكُ (بادشاہ)، الْحَقُّ (سچا)، السَّلَامُ (سلامتی دینے والا، سلامت رکھنے والا)، الْمُؤْمِنُ (امن دینے والا خوف دور کرنے والا)، الْمُهَيْمِنُ (نگران، نگہبان)، الْعَزِيزُ (سب سے غالب)، الْجَبَّارُ (زبردست، کمی پوری کرنے والا، بگڑی بنانے والا)، الْمُتَكَبِّرُ (صاحب عظمت، یعنی بڑائی والا)، الرَّحْمَنُ (بہت زیادہ مہربان)، الرَّحِيمُ (از حد رحم کرنے والا)، اللَّطِيفُ (لطف و کرم کرنے والا مہربان، باریک بین)، الْخَبِيرُ (ہر ایک سے ہر وقت باخبر)، السَّمِيعُ (خوب سننے والا)، الْبَصِيرُ (خوب دیکھنے والا)، الْعَلِيمُ (خوب جاننے والا، باخبر)، الْعَظِيمُ (صاحب عظمت)، الْبَارُّ (انعام اور فضل کرنے والا)، الْمُتَعَالِ (ہر لحاظ سے انتہائی بلند مرتبے والا)، الْجَلِيلُ (صاحب جاہ و جلال)، الْجَمِيلُ (صاحب جمال) الْحَيُّ (ہمیشہ زندہ رہنے والا)، الْقَيُّومُ (قائم رہنے والا قائم رکھنے والا)، الْقَادِرُ (قدرت والا)، الْقَاهِرُ (غلبے والا)، الْعَلِيُّ (خوب بلند)، الْحَكِيمُ (حکمتوں والا)، الْقَرِيبُ (علم و قدرت کے لحاظ سے ہر ایک کے انتہائی قریب)، الْمُجِيبُ (التجاؤں کو قبول کرنے والا)، الْغَنِيُّ (بے پروا)، الْوَهَّابُ (سب کچھ عطا کرنے والا)، الْوَدُودُ (اپنی مخلوق سے بہت

شَیْءٍ قَدِیْرٌ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَی.

[**ضعیف**، عبدالملک بن محمد الصنعانی لین الحدیث راوی ہے۔ سنن الترمذي: (٣٥٠٧)؛ ابن حبان: (٢٣٨٤) والی روایات ولید بن مسلم کے سماع مسلسل نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔]

زیادہ محبت کرنے والا)، الشَّكُوْرُ (بندوں کے اعمال کی قدر کرنے والا)، الْمَاجِدُ (بزرگی اور شان والا)، الْوَاجِدُ (ایسا غنی جو کبھی مفلس یا محتاج نہ ہو، جس کے پاس سب کچھ ہے)، الْوَالِي (مالک وصاحبِ اختیار)، الرَّاشِدُ (ہدایت دینے والا)، الْعَفُوُّ (بہت زیادہ درگزر کرنے والا)، الْغَفُوْرُ (خطائیں اور گناہ معاف کرنے والا)، الْحَلِيْمُ (بردبار، برداشت کرنے والا، ہمیشہ درگزر کرنے والا)، الْكَرِيْمُ (ازحد مہربان، فضل وکرم کرنے والا)، التَّوَّابُ (بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا)، الرَّبُّ (پروردگار، خالق، مالک، پالنے والا)، الْمَجِيْدُ (دائم بزرگی والا)، الْوَلِيُّ (مددگار)، الشَّهِيْدُ (ہر ایک پر نظر رکھنے والا، گواہی دینے والا)، الْمُبِيْنُ (خوب واضح کرنے والا)، الْبُرْهَانُ (دلیل)، الرَّؤُوْفُ (ازحد شفیق ومہربان)، الرَّحِيْمُ (بہت زیادہ رحم کرنے والا)، الْمُبْدِئُ (پہلی بار پیدا کرنے والا)، الْمُعِيْدُ (دوبارہ پیدا کرنے والا)، الْبَاعِثُ (قبروں سے اٹھانے والا) الْوَارِثُ (وارث) الْقَوِيُّ (بہت زیادہ قوت والا)، الشَّدِيْدُ (مضبوط)، الضَّارُّ (نقصان پہنچا سکنے والا)، النَّافِعُ (فائدے پہنچانے والا)، الْبَاقِي (ہمیشہ باقی رہنے والا)، الْوَاقِي (بچانے والا)، الْخَافِضُ (پست کرنے والا)، الرَّافِعُ (بلند کرنے والا)، الْقَابِضُ (تنگی کرنے والا)، الْبَاسِطُ (فراخی اور کشادگی کرنے والا)، الْمُعِزُّ (عزت دینے والا)، الْمُذِلُّ (ذلت دینے والا)، الْمُقْسِطُ (صاحبِ عدل وانصاف)، الرَّزَّاقُ (رزق عطا کرنے والا)، ذُو الْقُوَّةِ (قوت والا)، الْمَتِيْنُ (نہایت مضبوط زبردست)، الْقَائِمُ (ہمیشہ قائم، باقی رہنے والا)، الدَّائِمُ (ہمیشگی والا، دوام والا)، الْحَافِظُ (نگران، حفاظت کرنے والا)، الْوَكِيْلُ (کارساز)، الْفَاطِرُ (پیدا کرنے والا)، السَّامِعُ (خوب سننے والا)، الْمُعْطِي (عطا کرنے

والا)، الْمُحْيِي (زندگی بخشنے والا)، الْمُمِيتُ (موت سے دوچار کرنے والا)، الْمَانِعُ (روکنے والا)، الْجَامِعُ (سب کو ایک مقام پر جمع کرنے والا)، الْهَادِي (ہدایت سے سرفراز کرنے والا)، الْكَافِي (سب کو کفایت کرنے والا)، الْأَبَدُ (دوام والا)، الْعَالِمُ (ہر ایک سے باخبر)، الصَّادِقُ (سچا)، النُّورُ (روشن)، الْمُنِيرُ (منور کرنے والا)، التَّامُّ (ہر لحاظ سے مکمل)، الْقَدِيمُ (سب سے قدیم)، الْوِتْرُ (ایک، اکیلا، یکتا)، الْأَحَدُ (تنہا، اکیلا، یگانہ)، الصَّمَدُ (بے نیاز)، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (جس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا)، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (اور جس کا کوئی ہم سر نہیں)۔"

بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ.

باب: باپ اور مظلوم کی دعا کا بیان

٣٨٦٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ))**. [**حسن**، سنن ابي داود: ١٥٣٦؛ سنن الترمذي: ٣٤٤٨؛ ابن حبان: ٢٤٠٦۔]

(٣٨٦٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمیوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔"

٣٨٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَتْنَا حُبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ عَنْ أُمِّهَا، أُمِّ حَفْصٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَرِيرٍ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَّاعٍ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِي إِلَى الْحِجَابِ))**. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٥/ ١٦٢ حبابہ اور اس کی ماں دونوں مجہولہ ہیں۔]

(٣٨٦٣) ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "باپ کی (اولاد کے حق میں) دعا (اللہ تعالیٰ کے) حجاب تک پہنچتی ہے۔"

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ.

باب: اس امر کا بیان کہ دعا میں حد سے

تجاوز کرنا ممنوع ہے

٣٨٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنْبَأَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِيْ نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ، عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلْتُهَا. فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٩٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٤٠؛ ابن حبان: ١٧١، ١٧٢ (موارد)]

(٣٨٦٤) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یوں دعا کرتے سنا: **((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا))** ''یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب میں جنت میں جاؤں تو مجھے جنت میں دائیں جانب سفید محل عطا فرمانا۔'' ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا کیا کرو اور جہنم سے پناہ مانگا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو دعا میں حد سے تجاوز کیا کریں گے۔''

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ.

باب: دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان

٣٨٦٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا أَوْ قَالَ خَائِبَتَيْنِ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٤٨٨؛ سنن الترمذي: ٣٥٥٦، ولهٗ شاهد حسن عند المحاملي(٤٣٣)]

(٣٨٦٥) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا رب باحیا اور مہربان و فیاض ہے۔ بندہ جب اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ انہیں خالی یا ناکام لوٹائے۔''

٣٨٦٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ، فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ، فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ))**. [**ضعيف**، العلل المتناهية لابن الجوزي: ٢/ ٨٤٠؛ الضعفاء لابن حبان: ١/ ٣٦٧، مختصر کتاب الوتر للمروزی: ٦٥ صالح بن حسان متروک راوی ہے۔]

(٣٨٦٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ہتھیلیوں کے ساتھ (یعنی سیدھے ہاتھ) دعا کیا کرو اور ہاتھ کی پشت سے دعا نہ کرو، اور جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔''

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى.

٣٨٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ، حِينَ يُصْبِحُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ لَهُ عَدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ. وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِذَا أَمْسَى، فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ)).
قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يَرْوِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: ((صَدَقَ أَبُوْ عَيَّاشٍ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٥٠٧٧؛ مسند احمد: ٤/ ٦٠.]

باب: اس امر کا بیان کہ آدمی صبح شام کون سی دعائیں پڑھے؟

(٣٨٦٧) ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات ادا کرے: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری کائنات اسی کی ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔''
اسے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے دس گناہ معاف اور دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اگر شام کے وقت یہ کلمات ادا کرے تو صبح ہونے تک اسے یہ فضیلت حاصل رہتی ہے۔ ایک آدمی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابو عیاش رضی اللہ عنہ آپ سے اس طرح اور اس طرح بیان کرتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔''

٣٨٦٨ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَىٰ، وَبِكَ نَمُوتُ. وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَىٰ، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ)).

[صحيح، عمل اليوم والليلة لا بن السني: ٣٥، نیز دیکھیے سنن الترمذي: ٣٣٩١.]

(٣٨٦٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب صبح ہو تو تم یہ دعا پڑھو: ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوتُ)) ''یا اللہ! ہم نے تیرے فضل وکرم سے صبح کی اور تیری رحمت سے ہم نے شام کی، تیرے فضل ورحمت سے ہم زندہ ہیں اور تیرے حکم سے ہی ہم مریں گے۔'' اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھو: ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ)) ''یا اللہ! ہم نے تیرے فضل سے شام کی اور تیری رحمت سے ہم نے صبح کی، تیرے حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے حکم سے ہی ہمیں موت آئے گی اور ہم نے تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

٣٨٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ، فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ)). قَالَ: وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ. وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ، لِيُمْضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ. [صحيح، سنن الترمذي: ٣٣٨٨؛ مسند احمد: ١/ ٦٢، ٦٦؛ الادب المفرد للبخاري: ٦٦٠-]

(٣٨٦٩) ابان بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی روزانہ صبح شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) ''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔'' اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔''

ابوالزناد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابان رحمۃ اللہ علیہ پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ ایک آدمی (حیرت سے) ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: ''میری طرف کیا دیکھتے ہو؟ یہ حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے تمہیں سنائی ہے، البتہ جس دن مجھ پر فالج کا حملہ ہوا، اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنا فیصلہ جاری کر دیا۔

٣٨٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ سَابِقٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ، أَوْ إِنْسَانٍ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ، حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٣٦٧؛ سنن ابي داود: ٥٠٧٢، اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

(٣٨٧٠) نبی ﷺ کے خادم ابوسلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان، یا انسان یا بندہ شام اور صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ((رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) ''میں اس بات پر راضی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رب، اسلام میرا دین اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں۔'' تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے ضرور راضی کرے گا۔''

٣٨٧١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ. حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي

(٣٨٧١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کے اوقات میں یہ دعائیں پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی دِينِی وَدُنْيَایَ، وَاَهْلِی وَمَالِی، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِی وَآمِنْ

أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ! [إِنِّي] أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)).

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي الْخَسْفَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٠٧٤؛ مسند احمد: ٢/ ٢٥؛ ابن حبان: ٢٣٥٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥١٧، ٥١٨۔]

رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) ''یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو ودرگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! میں تجھ سے معافی کا اور دین ودنیا میں، اور اہل وعیال اور مال واسباب میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور مجھے خوف اور پریشانی سے محفوظ رکھ اور میرے سامنے سے، میرے دائیں اور بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے نیچے زمین میں دھنسا دیا جائے۔'' امام وکیع نے فرمایا: یعنی زمین میں دھنس جانا۔

٣٨٧٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)).

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ فَمَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، أَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٠٧٠؛ مسند احمد: ٥/ ٣٥٦؛ ابن حبان: ٢٣٥٣؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥١٤، ٥١٥۔]

(٣٨٧٢) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ)) ''یا اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مجھے تو نے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تجھ سے کیے ہوئے وعدے اور عہد پر حسب استطاعت قائم ہوں اور میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا ہے اور میں اپنے گناہوں کا بھی معترف ہوں۔ یا اللہ! مجھے بخش دے، کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔'' نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دن یا رات کے وقت یہ دعا پڑھی، پھر اسی دن یا رات کو فوت ہو گیا تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔''

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ.

باب: جب (سونے کے لیے) بستر پر آئے تو کون سی دعا پڑھے؟

٣٨٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: ((اللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى. مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا. أَنْتَ الْأَوَّلُ، فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ، فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ، فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)). [صحيح مسلم: ٢٧١٣ (٦٨٨٩)]

(٣٨٧٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ، اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)) ''یا اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو اگانے (پھاڑنے) والے! تورات، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل کرنے والے! میں ہر اس جانور کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے، تو ہی ''اول'' ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور تو ہی ''آخر'' ہے۔ تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کچھ نہیں، تو ہی باطن ہے تجھ سے پوشیدہ تر کوئی چیز نہیں، تو میرا قرض ادا کردے اور مجھے فقر وفاقے سے نجات دے کر غنی کردے۔''

٣٨٧٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي. وَبِكَ أَرْفَعُهُ. فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي، فَارْحَمْهَا. وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)). [صحيح بخاري: ٦٣٢٠؛ سنن الترمذي: ٣٤٠١۔]

(٣٨٧٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنی چادر (تہبند) کے پلّو سے اپنے بستر کو جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی غیر موجودگی میں بستر پر کوئی (موذی) چیز آ گئی ہو۔ (بستر کو جھاڑ لینے کے بعد) وہ اپنی دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے: ((رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ، فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)) ''اے میرے رب! میں نے تیری ہی توفیق سے اپنا پہلو بستر پر رکھا ہے، اور تیری ہی توفیق سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر اس نیند کے دوران میں تو نے میری روح قبض کر لی تو اس پر رحم فرمانا

اور اگر تو نے اسے قبض نہ کیا تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔"

٣٨٧٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، نَفَثَ فِيْ يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. [صحيح بخاري: ٥٠١٧، ٥٧٤٨؛ سنن ابي داود: ٥٠٥٦؛ سنن الترمذي: ٣٤٠٢۔]

(٣٨٧٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھیر لیتے۔

٣٨٧٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِرَجُلٍ: ((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ، أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ. وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَإِنْ أَصْبَحْتَ، أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا كَثِيْرًا)).

(٣٨٧٦) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: "جب تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے یا فرمایا: جب تو اپنے بستر پر آئے تو یہ دعا پڑھ: ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ)) "یا اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا دی اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا، اور میں نے اپنے تمام معاملات تیرے سپرد کر دیئے، تیرے سوا کوئی ٹھکانا اور پناہ کی کوئی جگہ نہیں، تو نے جو کتاب (قرآن مجید) نازل کی اور جو نبی (محمد ﷺ) بھیجا، میرا ان پر ایمان ہے۔" اگر اسی رات تیری وفات ہو گئی تو فطرت پر تجھے موت آئے گی اور اگر تم زندہ رہے اور تمہیں صبح نصیب ہو گئی تو تم بہت سی بھلائی (ثواب) حاصل کر چکے ہو گے۔"

٣٨٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ،

(٣٨٧٧) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ قِنِی

وَضَعَ يَدَهُ يَعْنِي الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ -أَوْ تَجْمَعُ- عِبَادَكَ)).

[صحيح، مسند احمد: ١/ ٤١٤؛ شمائل ترمذي: ٢٥٥-]

عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ (تَجْمَعُ) عِبَادَكَ)) ''یا اللہ! تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا یا (میدانِ حشر میں) اکٹھا کرے گا۔''

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ.

باب: اس امر کا بیان کہ آدمی رات کو بیدار ہو تو کیا پڑھے؟

٣٨٧٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ)).

قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: ((دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ. فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى، قُبِلَتْ صَلَاتُهُ)). [صحيح بخاري: ١١٥٤؛ سنن ابي داود: ٥٠٦٠؛ سنن الترمذي: ٣٤١٤-]

(٣٨٧٨) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی رات کو بیدار ہو اور وہ اس وقت یہ دعا پڑھے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ)) ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ بہت بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا ممکن نہیں، وہ اللہ بلندی اور عظمتوں کا مالک ہے۔ پھر یہ پڑھے: ((رَبِّ اغْفِرْلِي)) ''اے میرے رب! میری مغفرت فرما دے۔'' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی بخشش کر دی جائے گی۔'' ولید بن مسلم (راویٔ حدیث) کا بیان ہے، یا آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ اگر وہ اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کی وہ نماز (اللہ کے ہاں) قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔''

٣٨٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَبِيتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، مِنَ اللَّيْلِ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُولُ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)).

(٣٨٧٩) ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے قریب رات بسر کیا کرتے تھے۔ وہ رات کو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنتے تھے: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) ''اللہ پاک ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' پھر آپ فرماتے: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) ''اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٣٢٠؛ سنن الترمذي: ٣٤١٦؛ مسند احمد: ٤/ ٥٧۔]

ساتھ۔"

٣٨٨٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: ((**الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ**)). [صحيح بخاري: ٦٣١٢، ٦٣٢٤؛ سنن ابي داود: ٥٠٤٩؛ سنن الترمذي: ٣٤١٧۔]

(٣٨٨٠) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جاگتے تو یہ دعا پڑھتے: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ**)) "تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد دوبارہ زندہ (بیدار) کیا اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

٣٨٨١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى طُهُورٍ، ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَأَلَ اللّٰهَ [شَيْئًا] مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥٠٤٢؛ مسند احمد: ٥/ ٢٣٤۔]

(٣٨٨١) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بندہ رات کو وضو کر کے سوئے، پھر رات کے کسی حصے میں اس کی آنکھ کھل جائے اور وہ اس وقت اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کے کسی معاملے میں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔"

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ.

باب: پریشانی کے وقت کی دعا

٣٨٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي هِلَالٌ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((**اللّٰهُ، اللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا**)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٥٢٥؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٦٤٧، ٦٤٩؛ مسند احمد: ٦/ ٣٦٩۔]

(٣٨٨٢) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پریشانی کے موقع پر پڑھنے کے لیے یہ کلمات سکھائے: ((**اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّی لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا**)) "اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی۔"

٣٨٨٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي

(٣٨٨٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: ((**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ**

الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)).

قَالَ وَكِيعٌ، مَرَّةً: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فِيهَا كُلِّهَا.

[صحيح بخاري: ٦٣٤٥، ٦٣٤٦؛ صحيح مسلم: ٢٧٣٠ (٦٩٢١)؛ سنن الترمذي: ٣٤٣٥۔]

الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)) ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت بردبار اور بہت زیادہ کرم کرنے والا ہے۔ اللہ (ہر نقص اور عیب سے) پاک ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اللہ پاک ہے، وہ ساتوں آسمانوں کا، اور عزت والے عرش کا رب ہے۔''

حدیث کے راوی وکیع رحمہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث روایت کرتے ہوئے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کی بجائے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا۔

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ.

باب: گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

٣٨٨٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ. أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ)).

[سنن ابي داود: ٥٠٩٤؛ سنن الترمذي: ٣٤٢٧ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ شعبی کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(٣٨٨٤) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اَزِلَّ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ)) ''یا اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں راہ راست سے بھٹک جاؤں یا لغزش کھاؤں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے، یا میں کسی کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ بدتمیزی کرے۔''

٣٨٨٥۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [بْنِ] حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. التُّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ)). [ضعيف، الادب المفرد للبخاري: ١١٩٧، عبداللہ بن حسین بن عطاء ضعیف راوی ہے۔]

(٣٨٨٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ)) ''میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر (گھر سے باہر جاتا ہوں) گناہ سے بچنے اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے اور بھروسا اللہ تعالیٰ ہی پر ہے۔''

٣٨٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ:

(٣٨٨٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهِ. فَإِذَا قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، قَالَا: هُدِيتَ. وَإِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَا: وُقِيتَ. وَإِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، قَالَا: كُفِيتَ. قَالَ: فَيَلْقَاهُ قَرِينَاهُ فَيَقُولَانِ: مَاذَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ)). [ضعيف، كتاب الدعاء للطبراني: ١٤٦/١، رقم: ٤٠٩ ہارون بن ہارون ضعیف راوی ہے۔]

فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ وہ دو فرشتے بھی ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ وہ جب کہتا ہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ'' تو وہ کہتے ہیں: ''تجھے ہدایت مل گئی۔ اور جب وہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' کہتا ہے تو وہ کہتے ہیں تجھے بچا لیا گیا۔ اور جب وہ کہتا ہے: ''تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ'' تو وہ کہتے ہیں: تجھے (لوگوں سے) بے نیاز کر دیا گیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اسے اس کے (ساتھ مقرر کردہ) دو شیطان ملتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: اب تم اس سے کیا چاہتے ہو جسے ہدایت مل گئی، بے نیاز کر دیا گیا اور (ہم سے) بچا لیا گیا ہے۔''

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ.

باب: اس امر کا بیان کہ آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت کون سی دعا پڑھے؟

٣٨٨٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ)). [صحيح مسلم: ٢٠١٨ (٥٢٦٢)؛ سنن ابي داود: ٣٧٦٥۔]

(٣٨٨٧) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے تو شیطان (اپنے باقی ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہارے لیے یہاں نہ تو رات گزارنے کی گنجائش رہی اور نہ تمہارے لیے یہاں رات کا کھانا ہے۔ پھر جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے باقی ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہیں یہاں رات بسر کرنے کی جگہ مل گئی، اور جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کی جگہ اور کھانا بھی مل گیا۔

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ.

باب: اس امر کا بیان کہ آدمی سفر کرتے وقت کون سی دعا پڑھے؟

٣٨٨٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(٣٨٨٨) عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے یا ان الفاظ کے

سَرْجِس قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيم: يَتَعَوَّذُ، إِذَا سَافَرَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ)).

زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: فَإِذَا رَجَعَ، قَالَ مِثْلَهَا.

[صحيح مسلم: ١٣٤٣ (٣٢٧٥، ٣٢٧٧)؛ سنن الترمذي: ٣٤٣٩-]

ساتھ پناہ طلب کرتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ)) ''یا اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت سے، واپسی پر کسی پریشانی کا سامنا ہونے سے اور ترقی کے بعد تنزلی سے اور مظلوم کی بددعا سے اور گھر میں پریشان کن صورت حال سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

حدیث کے راوی ابومعاویہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپسی پر بھی یہی دعا پڑھتے تھے۔

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ.

باب: اس امر کا بیان کہ آدمی بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟

٣٨٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ، تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ. وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ. فَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ)) فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. وَإِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ، عَزَّ وَجَلَّ، وَلَمْ يُمْطِرْ، حَمِدَ اللّٰهَ عَلَى ذٰلِكَ. [**صحيح،** سنن ابي داود: ٥٠٩٩؛ سنن النسائي: ١٥٢٤-]

(٣٨٨٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب آسمان کے کناروں سے بادل اٹھتا دیکھتے تو آپ جس کام میں بھی مصروف ہوتے اسے چھوڑ دیتے، اگرچہ آپ نماز میں ہی ہوتے تو اسے چھوڑ کر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اور یوں دعا کرتے رہتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ)) ''یا اللہ! اسے جس نقصان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ہم اس سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔'' اور جب بارش برسنا شروع ہو جاتی تو آپ دو یا تین بار فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)) ''یا اللہ! ہمیں فائدہ پہنچانے والی بارش عطا فرما۔'' اور اگر اللہ عزوجل بادل کو ہٹا دیتا اور بارش نہ ہوتی تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد فرماتے۔

٣٨٩٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا)). [صحيح بخاري: ١٠٣٢-]

(٣٨٩٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا کرتے: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا)) ''یا اللہ! اسے ہمارے لیے مفید اور خوشگوار بنا دے۔''

٣٨٩١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً تَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ. قَالَ: فَذَكَرَتْ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ. فَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكِ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُودٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ﴾)) الآيَةَ.

(٤٦/ الاحقاف:٢٤) [صحيح مسلم: ٨٩٩ (٢٠٨٥)؛ سنن الترمذي: ٣٤٤٩ـ]

(۳۸۹۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ جب موسم ابر آلود دیکھتے تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا، آپ پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں کبھی اندر جاتے، کبھی باہر آتے، کبھی آگے پیچھے چہل قدمی کرتے۔ جب بارش ہونے لگتی تو آپ کی یہ کیفیت دور ہو جاتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی جو کیفیت ملاحظہ کی تھی اس میں سے کچھ کا تذکرہ انہوں نے آپ سے کیا (اور اس کی وجہ دریافت کی) تو آپ نے فرمایا: ''تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ یہ وہی صورت ہو جیسا کہ سیدنا ہود علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا ہے): ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ﴾ ''جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔ (ہود علیہ السلام نے فرمایا: نہیں) بلکہ یہ وہی (عذاب) ہے جس کی تمہیں جلدی تھی۔''

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ.

باب: آدمی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو کیا پڑھے

٣٨٩٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَلَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَجِئَهُ صَاحِبُ بَلَاءٍ. فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ، كَائِنًا مَا كَانَ)).

[**حسن**، مسند عبد بن حميد: ٣٨؛ سنن الترمذي: ٣٤٣١، اس کے شاہد کے لیے دیکھیے: مسند البزار (البحر الزخار: ٥٨٣٨) و سنده حسن ـ]

(۳۸۹۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِی عَلٰی كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا)) ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس تکلیف سے محفوظ رکھا، جس میں تجھے مبتلا کیا ہوا ہے اور اس نے اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر مجھے فضیلت عطا کی ہے۔'' وہ جو بھی مصیبت ہو (اللہ تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے والے کو) اس سے محفوظ رکھے گا۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق احکام و مسائل

بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ.

باب: مسلمان آدمی خود یا کسی دوسرے کا اس کے بارے میں خواب دیکھنا

٣٨٩٣۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). [صحيح بخاري: ٦٩٨٣-]

(٣٨٩٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صالح آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

٣٨٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

[صحيح مسلم: ٢٢٦٣ (٥٩٠٦)؛ سنن الترمذي: ٢٢٩١-]

(٣٨٩٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

٣٨٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). [**صحیح**، یہ شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے صحيح بخاري: ٦٩٨٩ وغیرہ-]

(٣٨٩٥) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان صالح آدمی کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

٣٨٩٦۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ، عَنْ

(٣٨٩٦) ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے،

أَبِيهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٣٨١؛ مسند حميدى: ٣٤٩؛ ابن حبان: ٦٠٤٧۔]

البتہ خوشخبری دینے والی چیزیں (خواب) باقی ہیں۔''

٣٨٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

[صحيح مسلم: ٢٢٦٥ (٥٩١٦)]

(٣٨٩٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

٣٨٩٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (١٢/ يونس: ٦٤) قَالَ: ((هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ)).

[سنن الترمذي: ٢٢٧٥؛ مسند احمد: ٥/ ٣١٥ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابوسلمہ نے سیدنا عبادۃ بن الصامت سے نہیں سنا۔]

(٣٨٩٨) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ارشاد: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ''ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوش خبریاں ہیں اور آخرت میں بھی۔'' کے بارے میں پوچھا: تو آپ نے فرمایا: ''اس سے وہ اچھا خواب مراد ہے جو مسلمان آدمی خود دیکھے یا کوئی دوسرا آدمی اس کے بارے میں دیکھے۔''

٣٨٩٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ فِي مَرَضِهِ. وَالصُّفُوفُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ)). [صحيح مسلم: ٤٧٩ (١٠٧٤)؛ سنن ابي داود: ٨٧٦۔]

(٣٨٩٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخری بیماری کے ایام میں (ایک دن اپنے گھر اور مسجد کے درمیان ڈالے ہوئے) پردے کو ہٹایا، اس وقت لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں صفیں باندھے (نماز ادا کر رہے) تھے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''لوگو! نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جنہیں مسلمان خود دیکھتا ہے یا دوسرا اس کے بارے میں دیکھتا ہے۔''

بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ.

باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

کا بیان

٣٩٠٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٢٧٦؛ مسند احمد: ١/ ٣٧٥۔]

(٣٩٠٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے (گویا) حالت بیداری میں مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٣٩٠١۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)). [**صحيح**، مسند ابي يعلىٰ: ٦٤٨٨، شواہد کے لیے دیکھیے صحیح بخاري: ٦٩٩٣؛ صحیح مسلم: ٢٢٦٦ (٥٩١٩)]

(٣٩٠١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

٣٩٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي)).

[صحیح مسلم: ٢٢٦٨ (٥٩٢٣)]

(٣٩٠٢) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں میری زیارت کی، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان کے لیے میری صورت اختیار کرنا ممکن ہی نہیں۔''

٣٩٠٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھیے حدیث سابق: ٣٩٠٢ وغیرہ۔]

(٢٩٠٣) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں میری زیارت کی، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٣٩٠٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

(٣٩٠٤) ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں میری زیارت

صَالِحِ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ. إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي)). [**حسن صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ١١١؛ مسند ابي يعلى: ٨٨١؛ تهذيب الكمال للمزي: ١٣/ ١٤١۔]

کی، گویا اس نے بیداری کی حالت میں مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔‘‘

٣٩٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَمَّارٍ، هُوَ الدُّهْنِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَآنِي. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٢٧٩۔]

(٣٩٠٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے خواب میں میری زیارت کی، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔‘‘

بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ.

باب: اس امر کا بیان کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں

٣٩٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ فَلْيَقُصَّ، إِنْ شَاءَ، وَإِنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ يُصَلِّي)). [صحيح بخاري: ٧٠١٧؛ صحيح مسلم: ٢٢٦٣ (٥٩٠٥)؛ سنن ابي داود: ٥٠١٩؛ سنن الترمذي: ٢٢٧٠۔]

(٣٩٠٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ’’خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو (بندے کے لیے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ (دوسرے وہ جو) انسان کے دل کے خیالات ہوتے ہیں اور تیسری قسم ایسے خوابوں کی ہے جو شیطان کی طرف سے (ڈراونے) ہوتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے، چاہے تو دوسروں کو بتا دے اور اگر وہ خواب میں کوئی ناگوار چیز دیکھتا ہے تو اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ اسے چاہیے کہ اٹھ کر نماز ادا کرے۔‘‘

٣٩٠٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبِيدَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمُ بْنُ مِشْكَمٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: مِنْهَا أَهَاوِيلُ

(٣٩٠٧) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’خواب تین طرح کے ہوتے ہیں بعض ڈراونے خواب شیطان کی طرف سے انسان کو غم زدہ کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ انسان حالت بیداری

مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ بِهَا ابْنَ آدَمَ. وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقْظَتِهِ، فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[صحيح، المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٦٣، ٦٤؛ التمهيد لابن عبدالبر: ١/ ٢٨٦؛ ابن حبان: ٦٠٤٢؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢١٧٨۔]

میں جو کچھ سوچتا ہے، وہی اسے خواب میں نظر آ جاتا ہے۔ اور بعض خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتے ہیں۔''

مسلم بن مشکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے (خود) سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''ہاں، یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے (خود) سنی ہے۔

بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا.

باب: جو ناپسندیدہ خواب دیکھے وہ کیا کرے؟

٣٩٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ، عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ، عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)). [صحيح مسلم: ٢٢٦٢ (٥٩٠٤)؛ سنن ابي داود: ٥٠٢٥۔]

(٣٩٠٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے (بچنے کے لیے) تین بار اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا تھا اسے بدل لے۔''

٣٩٠٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ، عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)). [صحيح بخاري: ٥٧٤٧، ٦٩٨٤؛ صحيح مسلم: ٢٢٦١ (٥٩٠٠)؛ سنن الترمذي: ٢٢٧٧۔]

(٣٩٠٩) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے (بچنے کے لیے) تین بار اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا تھا اسے بدل لے۔''

٣٩١٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(٣٩١٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے حدیث سابق وغیرہ۔]

اپنا پہلو بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اللہ سے اس (خواب) کی بہتری کا سوال کرے اور اس (خواب) کی برائی سے پناہ طلب کرے۔“

بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ.

باب: شیطان جس کے ساتھ خواب میں شرارت کرے، اسے وہ (خواب) لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے

٣٩١١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضُرِبَ. فَرَأَيْتُهُ يَتَدَهْدَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ. ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٣٦٤؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٩١٣۔]

(٣٩١١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر اڑا دیا گیا اور میں نے دیکھا وہ لڑھکتا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان تم میں سے کسی کے سامنے (خواب میں) آتا ہے اور اسے ڈراتا ہے، پھر وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے (اس طرح نہیں کرنا چاہیے)۔“

٣٩١٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ، فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ، وَسَقَطَ رَأْسِي، فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ، فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ)). [صحيح مسلم: ٢٢٦٨ (٥٩٢٦)]

(٣٩١٢) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات دیکھا جیسا کہ سویا ہوا آدمی (خواب) دیکھتا ہے، گویا میری گردن کاٹ دی گئی ہے۔ اور میرا سر (جسم سے الگ ہو کر) گر گیا ہے۔ (میرا سر نیچے گر کر لڑھکنے لگا تو) میں نے اس کا پیچھا کر کے اسے پکڑ لیا اور اپنے جسم پر رکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب شیطان تم میں سے کسی آدمی کے ساتھ خواب میں شرارت کرے تو اسے چاہیے کہ ایسا خواب لوگوں کو ہرگز نہ بتائے۔“

٣٩١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(٣٩١٣) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آدمی برا خواب دیکھے تو اسے

قَالَ: ((إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ)). [صحيح مسلم: ٢٢٦٨ (٥٩٢٣)]

چاہیے کہ خواب میں اس کے ساتھ ہونے والی شیطانی شرارتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔''

بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقُصُّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ.

باب: جب خواب کی تعبیر بیان کر دی جائے تو وہی صورت حال پیش آتی ہے، لہٰذا خواب صرف خیر خواہ کے سامنے بیان کرنا چاہیے

٣٩١٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ. فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ)) قَالَ: ((وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((لَا يَقُصُّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ)).

[صحيح، سنن ابي داود: ٥٠٢٠؛ سنن الترمذي: ٢٢٧٨، ٢٢٧٩؛ ابن حبان: ٦٠٤٩-]

(٣٩١٤) ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جب تک خواب کی تعبیر بیان نہ کی جائے وہ (گویا اڑتے) پرندے کی ٹانگ سے معلق ہوتا ہے، جب اس کی تعبیر بیان کر دی جائے تو اسی طرح ہو جاتا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔'' (راویٔ حدیث نے) کہا: میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ''خواب دیکھنے والا اپنا خواب صرف خیر خواہ یا جسے اس کا علم ہو، اس کے سامنے بیان کرے۔''

بَابٌ عَلَى مَا تُعَبَّرُ [بِهِ] الرُّؤْيَا؟

باب: خواب کی تعبیر کس اصول کی روشنی میں کی جائے؟

٣٩١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْتَبِرُوهَا بِأَسْمَائِهَا. وَكَنُّوهَا بِكُنَاهَا، وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ)).

[ضعيف، المصنف لابن ابي شيبة: ١٠٥٤٤؛ مسند ابي يعلى: ٤١٣١، یزید بن ابان الرقاشی ضعیف راوی ہے۔]

(٣٩١٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواب میں (نظر آنے والی چیزوں) کے ناموں اور کنیتوں کو مدّنظر رکھ کر ان کی تعبیر بیان کرو اور خواب (عملی زندگی میں) پہلے تعبیر کرنے والے (کی تعبیر) کے مطابق ہے۔''

بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا.

باب: جھوٹ موٹ خواب بیان کرنے کی مذمت

٣٩١٦- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا، كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ. وَيُعَذَّبُ عَلَى ذَلِكَ)). [صحيح بخاري: ٧٠٤٢؛ سنن الترمذي: ١٧٥١-]

(٣٩١٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کو جھوٹا خواب سنایا، اسے (روزِ قیامت) جَو کے دو دانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ گرہ لگانے کا مکلّف کیا جائے گا، جبکہ وہ ایسا نہ کر سکے گا اور اس کی وجہ سے اسے عذاب دیا جائے گا۔''

بَاب: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا.

باب: گفتار میں سچے کا خواب (بھی) زیادہ سچا ہوتا ہے

٣٩١٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ. وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا. وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). [صحيح، دیکھئے حدیث: ٣٩٠٦-]

(٣٩١٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربِ قیامت میں مومن کے خواب شاذ و نادر ہی جھوٹے ہوں گے اور جو شخص گفتار میں جس قدر زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی اسی قدر زیادہ سچا ہوگا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصّہ ہے۔''

بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا.

باب: خواب کی تعبیر کا بیان

٣٩١٨- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ سَمْنًا وَعَسَلًا. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا. فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ. وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ. رَأَيْتُكَ أَخَذْتَ بِهِ، فَعَلَوْتَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا بِهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ بِهِ. ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي أَعْبُرُهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

(٣٩١٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ غزوۂ احد سے واپسی پر ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں ایک سائبان (یا ایک بادل) سے گھی اور شہد ٹپکتے دیکھا ہے۔ لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لے رہے تھے کسی کو زیادہ مل گیا اور کسی کو کم۔ میں نے ایک (لٹکتی ہوئی) رسّی دیکھی جو (بلندی میں) آسمان تک پہنچی ہوئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس رسی کو پکڑ کر اوپر تشریف لے گئے۔ آپ کے بعد ایک اور آدمی نے اس رسّی کو پکڑا، وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی نے اس رسّی کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی نے اس رسّی کو تھاما تو وہ ٹوٹ گئی، پھر اسے جوڑ دیا گیا تو وہ بھی

((اعْبُرْهَا)) قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ. وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ. حَلَاوَتُهُ وَلِيْنُهُ. وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ، فَالْآخِذُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيْرًا وَقَلِيْلًا. وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ، فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَا بِكَ. ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهِ. ثُمَّ آخَرُ، فَيَعْلُوْ بِهِ. ثُمَّ آخَرُ، فَيَنْقَطِعُ بِهِ. ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُوْ بِهِ. قَالَ: ((أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ بِالَّذِيْ أَصَبْتُ مِنَ الَّذِيْ أَخْطَأْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُقْسِمْ. يَا أَبَا بَكْرٍ)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، نَحْوَهُ. [صحيح بخاري: ٧٠٤٦؛ صحيح مسلم: ٢٢٦٩ (٥٩٢٩)؛ سنن ابي داود: ٣٢٦٧، ٣٢٦٩۔]

اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اجازت ہو تو میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں؟ آپ نے فرمایا: ''بیان کرو۔'' انہوں نے کہا: سائبان (یا بادل) سے تو اسلام مراد ہے۔ اور اس سے ٹپکنے والے شہد اور گھی سے قرآن مجید کی شیرینی اور ملائمت ہے۔ جو شہد اور گھی لوگ ہاتھوں ہاتھ لے رہے ہیں، اس سے مراد ہے کہ بعض لوگ قرآن مجید سے زیادہ مستفید ہوتے ہیں اور بعض ان سے کم۔ اور آسمان تک جانے والی رسّی سے وہ حق مراد ہے، جس پر آپ کاربند ہیں۔ آپ نے اسے تھاما اور بلند مقام پر سرفراز ہو گئے۔ آپ کے بعد ایک اور آدمی اس حق کو تھامے گا اور وہ بھی بلندیوں اور رفعتوں کو پائے گا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی اس حق کو لے کر بلند درجات تک جا پہنچے گا۔ پھر ایک اور (اسے تھامے گا تو رسی) ٹوٹ جائے گی، البتہ پھر جوڑ دی جائے گی اور وہ بھی بلند مقام پر پہنچ جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے کچھ تو صحیح تعبیر بیان کی اور کچھ میں آپ سے خطا ہو گئی۔'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے بتا دیں میں نے کونسی بات صحیح کہی اور کہاں مجھ سے خطا ہوئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! قسم نہ دو۔''

دوسری سند میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سائبان (یا بادل) دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا۔ اس سے آگے پوری حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہی ہے۔

٣٩١٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ

(٣٩١٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا، میں رات مسجد میں بسر کیا کرتا تھا۔ ہم (صحابہ کرام) میں سے جو بھی آدمی

غُلَامًا، شَابًّا عَزَبًا، فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَكُنْتُ أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ. فَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا رُؤْيَا، يَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي رُؤْيَا يُعَبِّرُهَا لِي النَّبِيُّ ﷺ. فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي. فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ. فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ. فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ. وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ. فَأَخَذُوْا بِي ذَاتَ الْيَمِيْنِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ. فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: **((إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ، لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ))**.

قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٦٨؛ سنن الترمذي: ٢٢٩٣-]

خواب دیکھتا، وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ (اور آپ اس کی تعبیر فرماتے) میں نے (دل میں سوچا اور) کہا: یا اللہ! اگر تیرے ہاں میرے حق میں کوئی خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا دے جس کی تعبیر نبی ﷺ میرے حق میں بیان فرمائیں میں سویا تو دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ ان دونوں کو ایک اور فرشتہ ملا۔ اس نے مجھ سے کہا: تم پریشان نہ ہونا۔ چنانچہ وہ مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ یوں تھی جیسے کنواں چُنا (تعمیر کیا) ہوا ہوتا ہے۔ مجھے اس میں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جنہیں میں نے پہچان لیا، پھر وہ مجھے اپنی دائیں جانب لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس خواب کا ذکر اپنی ہمشیرہ (ام المومنین سیدہ) حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس خواب کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ صالح آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز (نوافل، تہجد) زیادہ ادا کیا کرے۔''

(سالم بن عبداللہ نے) کہا: لہٰذا عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کو بہت زیادہ نماز (نوافل) پڑھتے تھے۔

٣٩٢٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْأَشْيَبُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ. فَجَلَسْتُ إِلَى شِيَخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا لَهُ. فَقَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا. فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ. الْجَنَّةُ لِلّٰهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ. وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا. رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ.

(٣٩٢٠) خرشہ بن حر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا تو مسجد نبوی میں کچھ بزرگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک بزرگ لاٹھی ٹیکتے تشریف لائے۔ تو لوگوں نے کہا: جو کوئی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ انہیں دیکھ لے۔ انہوں نے ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی۔ میں اٹھ کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر میں نے ان سے عرض کیا: بعض لوگ اس طرح اور اس طرح کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، جنت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ جسے چاہے گا اس میں داخل فرمائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا، میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے

فَذَهَبْتُ مَعَهُ. فَسَلَكَ بِيْ فِيْ نَهْجٍ عَظِيْمٍ. فَعُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيْقٌ عَلَى يَسَارِيْ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْلُكَهَا. فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيْقٌ عَنْ يَمِيْنِيْ. فَسَلَكْتُهَا. حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلَقٍ فَأَخَذَ بِيَدِيْ. فَزَجَّلَ بِيْ. فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ. فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَاسَكْ. وَإِذَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ، فِيْ ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَزَجَّلَ بِيْ. حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقَالَ: اسْتَمْسَكْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَضَرَبَ الْعَمُوْدَ بِرِجْلِهِ. فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقَالَ: قَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتَ خَيْرًا. **أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيْمُ فَالْمَحْشَرُ. وَأَمَّا الطَّرِيْقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ، فَطَرِيْقُ أَهْلِ النَّارِ. وَلَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. وَأَمَّا الطَّرِيْقُ الَّتِيْ عُرِضَتْ عَنْ يَمِيْنِكَ، فَطَرِيْقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلَقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ. وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتَ بِهَا، فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ. فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى [تَمُوْتَ]))**

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ. [صحيح مسلم: ٢٤٨٤ (٦٣٨٣)]

ایک بڑی شاہراہ پر لے آیا۔ (چلتے چلتے) مجھے اپنی بائیں جانب ایک راستہ دکھائی دیا۔ میں نے ادھر چلنے کا ارادہ کیا تو میرے رفیقِ سفر نے کہا: آپ اس راستے پر چلنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ (چلتے چلتے) پھر مجھے اپنی دائیں جانب ایک راستہ نظر آیا۔ میں اس پر چل پڑا حتی کہ ایک پھسلویں پہاڑ تک جا پہنچا۔ (جس پر چڑھنا آسان نہ تھا) اس نے میرا ہاتھ تھام کر مجھے (اوپر کو) اچھال دیا اور میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ میں وہاں جم کر کھڑا نہ ہوسکا اور نہ کسی چیز کا سہارا لے سکا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ لوہے کا ایک ستون ہے اور اس کی چوٹی پر سونے کا ایک (حلقہ) کڑا ہے، اس آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر کی طرف دھکیل دیا حتی کہ میں نے اس کڑے (حلقے) کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے ستون کو پاؤں سے ایک ٹھوکر ماری (اور اسے گرا دیا) لیکن میں اس کڑے (حلقے) کو مضبوطی سے تھامے رہا۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنا یہ خواب نبی ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ نے (اس کی تعبیر کرتے ہوئے) فرمایا: ''وہ بڑی شاہراہ تو میدانِ حشر تھا، اور جو راستہ تمہیں بائیں طرف نظر آیا وہ اہلِ جہنم کا راستہ تھا۔ جبکہ تو اہلِ جہنم میں سے نہیں ہے، اور جو راستہ تمہیں دائیں طرف نظر آیا وہ اہلِ جنت کا راستہ تھا۔ اور جو پھسلواں پہاڑ تھا، وہ شہداء کا مقام ہے، اور جو کڑا تم نے پکڑا وہ اسلام کا کڑا (حلقہ) ہے۔ اسے مرتے دم تک مضبوطی سے تھامے رکھنا۔'' (اس خواب اور نبی ﷺ کی بیان کردہ تعبیر کی رو سے) مجھے امید ہے کہ میں اہلِ جنت میں سے ہوں۔ وہ بزرگ صحابی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

٣٩٢١- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ

(٣٩٢١) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسے علاقے کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں نخلستان (کھجوروں

أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ. فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا يَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ. فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ، يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ، أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ. فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ. فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ. وَرَأَيْتُ فِيهَا، أَيْضًا، بَقَرًا. وَاللَّهُ خَيْرٌ. فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ، بَعْدُ، وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا [اللَّهُ بِهِ] يَوْمَ بَدْرٍ)). [صحيح بخاري: ٣٦٢٢، ٣٩٨٧؛ صحيح مسلم: ٢٢٧٢ (٥٩٣٤)]

کے درخت) ہیں۔ مجھے خیال گزرا کہ وہ یمامہ یا ھجر کی سرزمین ہوگی، لیکن وہ تو مدینہ منورہ (یثرب) تھا۔ میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو اس کا سینہ (اگلا حصہ) ٹوٹ گیا۔ اس کی تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔ میں نے اسے دوبارہ لہرایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں بدل گئی۔ اس کی تعبیر (غزوہ احد میں نقصان کے بعد ہونے والی) فتح اور مسلمانوں کا (منتشر ہو جانے کے بعد) دوبارہ اکٹھا ہو جانا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمایا۔ میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں اور یہ الفاظ بھی سنے: "وَاللّٰهُ خَيْرٌ" (کہ اللہ بہتری کرے گا) اس سے غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہونے والے شہداء کی طرف اشارہ تھا۔ اور خیر سے مراد وہ بھلائی تھی جو اس کے بعد نصیب ہوئی۔ اور وہ عظیم ثواب مراد تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں (قبل ازیں) غزوۂ بدر میں عطا فرمادیا تھا۔"

٣٩٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ فِي يَدِي سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ. فَنَفَخْتُهُمَا. فَأَوَّلْتُهُمَا هَذَيْنِ الْكَذَّابَيْنِ: مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيَّ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٣٣٨؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٠٥٢٥؛ ابن حبان: ٦٦٥٣۔]

(٣٩٢٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری (تو وہ غائب ہو گئے) میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی ہے کہ ان سے مراد دو کذاب مسیلمہ اور عنسی ہیں۔

٣٩٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا [مُعَاوِيَةُ] بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَابُوسَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ. قَالَ: ((خَيْرًا رَأَيْتِ. تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتُرْضِعِيهِ)) فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا أَوْ حَسَنًا. فَأَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمٍ. قَالَتْ: فَجِئْتُ بِهِ [إِلَى]

(٣٩٢٣) قابوس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ام فضل (لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا آپ کے اعضاء مبارک میں سے ایک عضو میرے گھر میں آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا ایک بچے کو جنم دیں گی اور تم اسے دودھ پلاؤ گی۔"

النَّبِيِّ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ. فَضَرَبْتُ كَتِفَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْجَعْتِ ابْنِي، رَحِمَكِ اللّٰهُ)). [صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث: (۵۲۲)]

چنانچہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تو انہیں ام فضل رضی اللہ عنہا نے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ دودھ میں شریک کرلیا۔ ام فضل رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں اس بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آئی اور میں نے اسے آپ کی گود میں بٹھا دیا تو اس نے پیشاب کر دیا تو میں نے (پیار سے) اس کے کندھے پر (ہلکی سی) چپت لگائی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تم پر رحم کرے، تم نے میرے بیٹے (نواسے) کو تکلیف پہنچائی۔''

۳۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ [عَاصِمٍ]: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ((رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِالْمَهْيَعَةِ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءً بِالْمَدِينَةِ. فَنُقِلَ إِلَى الْجُحْفَةِ)). [صحيح بخاري: ۷۰۳۸؛ سنن الترمذي: ۲۲۹۰۔]

(۳۹۲۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کا ایک خواب ذکر کرتے ہوئے بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''میں نے ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے بال پراگندہ تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مَهْيَعه یعنی جحفہ مقام پر جا کھڑی ہوئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ مدینہ منورہ کی وبا (بخار) کو جحفہ کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے۔''

۳۹۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَلِيٍّ قَدِمَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا. فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ. ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً. ثُمَّ تُوُفِّيَ.
قَالَ طَلْحَةُ: فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِهِمَا. فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ الْآخِرَ مِنْهُمَا. ثُمَّ خَرَجَ، فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: ارْجِعْ. فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.

(۳۹۲۵) طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بَلِیّ کے دو آدمی ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، انہوں نے اکٹھے ہی اسلام قبول کیا تھا۔ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت نیکی میں زیادہ رغبت رکھتا تھا۔ اس نے ایک غزوے میں شرکت کی اور شہادت سے سرفراز ہوا۔ دوسرا اس کے بعد ایک سال زندہ رہا اور اس کے بعد اس نے وفات پائی۔ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اچانک وہ دونوں مجھے دکھائی دیئے، پھر جنت میں سے کسی نے باہر نکل کر بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں داخل ہونے کی) اجازت دی۔ پھر دوبارہ آ کر اس نے شہید کو اجازت دی۔ پھر وہ میری طرف آیا اور کہا تم لوٹ جاؤ، ابھی

فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ. فَعَجِبُوا لِذَلِكَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ. فَقَالَ: ((مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا. ثُمَّ اسْتُشْهِدَ. وَدَخَلَ هَذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً؟)) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ((وَأَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ. وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ؟)) قَالُوا: بَلَى. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)). [مسند احمد: ١/ ١٦١؛ مسند ابي يعلىٰ: ٦٤٨؛ ابن حبان: ٢٩٨٢ ـ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد محترم اور طلحہ بن عبیداللہ سے نہیں سنا۔]

تمہارا وقت نہیں آیا۔
صبح ہوئی تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اپنا یہ خواب سنایا۔ وہ اس پر تعجب کرنے لگے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک بھی جا پہنچی، اور لوگوں نے آپ کے سامنے اسے بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''تمہیں کس بات سے تعجب ہو رہا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ شخص (نیکی میں) زیادہ محنت کرنے والا تھا، پھر شہید بھی ہو گیا (لیکن) جنت میں دوسرا شخص اس سے پہلے داخل ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ اس سے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟'' صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے ماہ رمضان کو پایا اور اس کے روزے رکھے اور سال بھر میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کے (درجوں) میں آسمانوں و زمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔''

٣٩٢٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْرَهُ الْغُلَّ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)). [**ضعيف مرفوعا**، صحيح موقوفا، سنن الدارمي: ٢/ ١٣٠ ابوبکر ہذلی متروک ہے اور سنن دارمی میں قتادہ مدلس ہیں۔ موقوف روایت کے لیے دیکھیے صحيح مسلم (٢٢٦٣/ ٥٩٠٥)]

(٣٩٢٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (خواب میں) گلے میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور (پاؤں) میں بیڑی (دیکھنا) مجھے پسند ہے۔ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔''

بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

باب: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والوں پر دست درازی نہ کرنے کا بیان

٣٩٢٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ. إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ)).

[صحيح مسلم: ٢١ (١٢٧)]

(٣٩٢٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک لوگ ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار نہ کرلیں، ان سے جنگ کرتا رہوں۔ جب وہ اسے پڑھ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیے الّا یہ کہ اس کا کوئی حق ہو (یعنی قصاص وغیرہ) اور ان کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔''

٣٩٢٨ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)). [صحيح مسلم: ٢١ (١٢٨)؛ سنن الترمذي: ٣٣٤١ـ]

(٣٩٢٨) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک لوگ ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار نہ کرلیں، ان سے جنگ کرتا رہوں۔ جب وہ اسے پڑھ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیے الّا یہ کہ اس کا کوئی حق ہو (یعنی قصاص وغیرہ) اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔''

٣٩٢٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ

(٣٩٢٩) اوس بن ابی اوس حذیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے اور آپ ہمیں وعظ ونصیحت فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی نے آکر انتہائی رازداری سے آپ سے کوئی بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اذْهَبُوْا بِهِ فَاقْتُلُوْهُ)) فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: ((هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((اذْهَبُوْا فَخَلُّوا سَبِيْلَهُ. فَإِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، حَرُمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٣٩٨٨-]

٣٩٣٠- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ السَّمِيْرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: أَتٰى نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابُهُ. فَقَالُوْا: هَلَكْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ: مَا هَلَكْتُ. قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: مَا الَّذِيْ أَهْلَكَنِيْ؟ قَالُوْا: قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ﴾ (٨/ الانفال:٣٩) قَالَ: قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتّٰى نَفَيْنَاهُمْ. فَكَانَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالُوْا: وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ. فَلَمَّا لَقُوْهُمْ قَاتَلُوْهُمْ قِتَالًا شَدِيْدًا. فَمَنَحُوْهُمْ أَكْتَافَهُمْ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ لُحْمَتِيْ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالرُّمْحِ. فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. إِنِّيْ مُسْلِمٌ. فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ. قَالَ: ((وَمَا الَّذِيْ صَنَعْتَ؟)) مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ صَنَعَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَهَلَّا شَقَقْتَ، عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِيْ قَلْبِهِ؟)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ

''اسے لے جا کر قتل کر دو۔'' جب وہ اٹھ کر جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس بلا کر اس سے پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اسے چھوڑ دو، کیونکہ مجھے صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ پڑھ لیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں، پھر ان کی جان اور مال مجھ پر حرام ہیں۔''

(۳۹۳۰) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نافع بن ازرق اور ان کے ساتھیوں نے آ کر (مجھ سے) کہا: عمران! تم تباہ و برباد ہو گئے۔ میں نے کہا: میں تو ہلاک نہیں ہوا۔ وہ بولے کیوں نہیں، میں نے کہا: میں کیسے ہلاک ہوا؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ﴾ ''اور تم ان سے لڑو حتی کہ فتنہ (شرک) نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔''

عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے ان کفار سے جہاد کیا حتی کہ انہیں شکست دے کر بھگا دیا، اور اللہ تعالیٰ کا دین غالب آ گیا۔ تم چاہو تو میں اس بارے میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں رسول اللہ ﷺ سے ساعت کر چکا ہوں۔ انہوں نے کہا: کیا وہ حدیث آپ نے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکین کے مقابلے کے لیے روانہ فرمایا۔ جب مسلمانوں کی مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی اور میدانِ کارزار خوب گرم ہوا۔ بالآخر وہ مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے۔ میرے رشتے داروں میں سے ایک آدمی نیزے سے ایک مشرک پر حملہ آور ہوا۔ جب یہ اس پر غالب آ گیا تو وہ مشرک بول اٹھا: [اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِنِّی مُسْلِمٌ] ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں مسلمان

أَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ. قَالَ: ((فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ، وَلَا أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ!))
قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى مَاتَ . فَدَفَنَّاهُ فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقَالُوْا: لَعَلَّ عَدُوًّا نَبَشَهُ. فَدَفَنَّاهُ. ثُمَّ أَمَرْنَا غِلْمَانَنَا يَحْرُسُوْنَهُ. فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقُلْنَا: لَعَلَّ الْغِلْمَانَ نَعَسُوْا. فَدَفَنَّاهُ. ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِأَنْفُسِنَا. فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ. [المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٢٢٦؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٢٣٤، یہ روایت علت قادحہ کی وجہ سے ضعیف ہے، سميط بن سمير عن ابي العلاء عن رجل من الحي اسے بیان کرتے ہیں۔ دیکھئے مسند احمد: ٤/ ٤٣٨ ، اور''رجل'' مجہول ہے۔]

ہوں۔'' مگراس نے (اس کی پروانہ کی اور) نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ جنگ کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے ایک یا دو بار دریافت فرمایا: ''تجھ سے کونسا کام سرزد ہو گیا؟'' اس نے جو کیا تھا، وہ بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اس کا پیٹ کیوں نہ چاک کر لیا تا کہ دیکھ لیتے کہ اس کے دل میں کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا پیٹ چاک کرتا تو کیا مجھے پتہ چل جاتا کہ اس کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے نہ اس کی بات پر یقین کیا، نہ تو اس کی قلبی کیفیت سے واقف ہے۔'' (پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟) راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں مزید کچھ نہ فرمایا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ آدمی فوت ہو گیا۔ ہم نے اسے دفن کر دیا، صبح ہوئی تو اس کی لاش (قبر سے) باہر زمین پر تھی۔ لوگوں نے کہا: شاید کسی دشمن نے اسے قبر سے نکال کر باہر پھینک دیا ہے۔ ہم نے اسے دوبارہ دفنا دیا اور اپنے نوجوانوں سے کہا تو انہوں نے پہرہ دیا، دیکھا تو دوسری صبح (پھر اس کی لاش قبر سے باہر) زمین پر تھی۔ ہم نے سوچا شاید نوجوانوں کو اونگھ آ گئی ہو۔ ہم نے اسے پھر دفن کیا اور خود اس کا پہرہ دیا، صبح ہوئی تو (پھر اس کی لاش قبر سے باہر) زمین پر تھی، چنانچہ ہم نے اسے کسی گھاٹی میں پھینک دیا۔

٣٩٣٠ م - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ السُّمَيْطِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَزَادَ فِيْهِ: فَنَبَذَتْهُ الْأَرْضُ: فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((إِنَّ الْأَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ. وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَحَبَّ أَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيْمَ

(٣٩٣٠م) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی جنگ میں بھیجا۔ ایک مسلمان آدمی نے کسی مشرک پر حملہ کر دیا۔ پھر پوری حدیث ذکر کی اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا کہ اسے زمین نے باہر نکال دیا تو نبی ﷺ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا: ''زمین تو اس سے بھی برے آدمی کو قبول کر لیتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں دکھانا چاہا ہے کہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کی حرمت وعظمت کس قدر زیادہ ہے۔''

حُرْمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)). [ضعيف، ايضًا]

بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ.

باب: مومن کے جان و مال کی حُرمت کا بیان

٣٩٣١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْأَيَّامِ يَوْمُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُورِ شَهْرُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الْبَلَدِ بَلَدُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ)). [صحيح، مسند احمد: ٣/ ٨٠، ٣٧١]

(۳۹۳۱) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”آگاہ رہو! دنوں میں سب سے زیادہ احترام والا تمہارا یہ دن ہے اور مہینوں میں سب سے زیادہ حرمت تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) کی ہے۔ آگاہ رہو! تمہارا یہ شہر (مکہ مکرمہ) تمام شہروں سے بڑھ کر احترام والا ہے۔ یاد رکھو! تمہاری جانیں اور مال تم (ایک دوسرے) پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور مہینے میں یہ دن۔ آگاہ رہو! کیا میں نے اللہ کا دین تم تک (کما حقہ) پہنچا دیا ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہنا۔“

٣٩٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي ضَمْرَةَ، نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ النَّصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ: ((مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ. مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكِ. مَالِهِ وَدَمِهِ، وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا)). [ضعيف، مسند الشاميين: ٢/ ٣٩٦، رقم: ١٥٦٨ نصر بن محمد ضعیف راوی ہے۔]

(۳۹۳۲) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ فرما رہے تھے: ”تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے، تو کس قدر عظمت والا ہے، اور تیری حرمت کس قدر عظیم ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مومن کی یعنی اس کے مال اور جان کی حرمت و عظمت اللہ تعالیٰ کے ہاں تیری حرمت سے بھی بڑھ کر ہے اس کے بارے میں بدگمانی بھی حرام ہے۔“

٣٩٣٣۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَيُونُسُ بْنُ يَحْيَى. جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ)). [صحيح مسلم: ٢٥٦٤ (٦٥٤١)]

(۳۹۳۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان کے لیے حرام ہے۔“

٣٩٣٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ)). [صحيح، مسند احمد: ٢/ ٢١، ٢٢؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٧٩٦؛ الايمان لابن منده: ٣١٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٠، ١١؛ ابن حبان: ٤٨٦٢-]

(٣٩٣٤) فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن وہ ہے جسے دوسرے لوگ اپنے اموال اور جانوں کے بارے میں امین سمجھیں (اور انہیں اس کی طرف سے کسی قسم کا خدشہ نہ ہو) اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور غلطیوں کو ترک کر دے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَةِ.

باب: لوٹ مار سے ممانعت کا بیان

٣٩٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً، فَلَيْسَ مِنَّا)). [صحیح ہے، دیکھئے حدیث: (٢٥٩١)]

(٣٩٣٥) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سرعام لوٹ مار کی، وہ ہم میں سے نہیں۔''

٣٩٣٦- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ، حِينَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهِبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ)). [صحيح بخاري: ٢٤٧٥، ٦٧٧٢؛ صحيح مسلم: ٥٧ (٢٠٣)]

(٣٩٣٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زانی جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ شرابی جب شراب پی رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ چور جب چوری کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور ڈاکو جب لوٹ مار کر رہا ہوتا ہے اور لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔''

٣٩٣٧- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً، فَلَيْسَ مِنَّا)). [صحيح، سنن ابي داود: ٢٥٨١؛

(٣٩٣٧) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے لوٹ مار کی، وہ ہم میں سے نہیں۔''

سنن الترمذي: ١١٢٣-]

٣٩٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ. فَانْتَهَبْنَاهَا. فَنَصَبْنَا قُدُوْرَنَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُوْرِ. فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ٢/ ٨٤؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٣١٨؛ ابن حبان: ٥١٦٩؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣٤-]

(۳۹۳۸) ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک غزوے میں دشمن کی کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ لگیں۔ ہم نے انہیں لوٹ لیا (پھر ذبح کر کے) ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ ان ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو انہیں (الٹنے) کا حکم دیا، چنانچہ ان ہانڈیوں کو الٹ دیا گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''لوٹ مار کرنا حلال نہیں۔''

بَاب: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

باب: مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے

٣٩٣٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ**)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث: (٦٩)]

(۳۹۳۹) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

٣٩٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ**)). [**حسن صحيح بما قبله**، مسند ابي يعلى: ٦٠٥٢؛ تاريخ بغداد للخطيب: ٣/ ٣٩٧؛ حلية الاولياء: ٨/ ٣٥٩-]

(۳۹۴۰) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

٣٩٤١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ١٧٨؛ الادب المفرد للبخاري: ٤٢٩-]

(۳۹۴۱) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

باب: (ارشاد نبوی ہے:) ''میرے بعد

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

کافر نہ ہو جانا کہ آپس میں گردنیں مارنے لگو۔“

٣٩٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اسْتَنْصِتِ النَّاسَ)) فَقَالَ: **((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))**. [صحيح بخاري: ١٢١، ٤٤٠٥؛ صحيح مسلم: ٦٥ (٢٢٣)]

(۳۹۴۲) جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کراؤ۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے (کاٹنے) لگو۔“

٣٩٤٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَيْحَكُمْ - أَوْ وَيْلَكُمْ - **لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ**)). [صحيح بخاري: ٤٤٠٣، ٦٠٤٣؛ صحيح مسلم: ٦٦ (٢٢٤)]

(۳۹۴۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا بھلا ہو، تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

٣٩٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ. فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي))**. [**صحيح**، مسند حميدى: ٣٥١؛ مسند احمد: ٤/ ٣٤٩؛ مسند ابي يعلى: ١٤٥٤؛ ابن حبان: ٥٩٨٥۔]

(۳۹۴۴) صنابح بن اعسر احمسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! حوضِ کوثر پر میں تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہاری کثرتِ تعداد پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا، لہٰذا تم میرے بعد آپس میں لڑائی جھگڑے نہ کرنا۔“

بَابٌ: الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

باب: تمام مسلمان اللہ عزوجل کے ذمے (پناہ میں) ہیں

٣٩٤٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ

(۳۹۴۵) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول

بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَابِسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ. فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي عَهْدِهِ. فَمَنْ قَتَلَهُ، طَلَبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكُبَّهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ**)). [**صحيح**، یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم: ٦٥٧ (١٤٩٣)]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی صبح کی نماز پڑھ لے، وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کے (حفظ وامان کے) عہد کو نہ توڑو۔ جس نے اس (نمازی) کو قتل کیا، اللہ تعالیٰ اسے بلوا کر منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔''

٣٩٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ١٠-]

(٣٩٤٦) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے صبح کی نماز ادا کی، وہ اللہ عزوجل کے حفظ وامان میں ہے۔''

٣٩٤٧ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَزِّمِ، يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ، عَزَّوَجَلَّ، مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ**)). [**ضعيف**، المعجم الاوسط للطبراني: ٦٦٣٠ ابوالمہزم یزید ضعیف راوی ہے۔]

(٣٩٤٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن اللہ عزوجل کے نزدیک بعض فرشتوں سے بھی بڑھ کر معزز ومحترم ہے۔''

بَابُ الْعَصَبِيَّةِ.

باب: عصبیت کا بیان

٣٩٤٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ [رِيَاحٍ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ**)). [صحيح مسلم: ١٨٤٨ (٤٧٨٦)]

(٣٩٤٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اندھا دھند (گمراہی کے) جھنڈے تلے جنگ کرتا ہے (لوگوں کو) عصبیت کی طرف بلاتا ہے یا عصبیت کی وجہ سے غصے میں آتا ہے تو اس کا مارا جانا جاہلیت پر ہے۔''

۳۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْيُحْمِدِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ الشَّامِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فُسَيْلَةُ. قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: ((لَا. وَلٰكِنْ **مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِيْنَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ**)).

[**ضعيف**، مسند احمد: ٤/ ١٠٧؛ الادب المفرد للبخاري: ٣٩٦ عباد بن کثیر ضعیف راوی ہے۔]

(۳۹۴۹) فسیلہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے اپنے والد (واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ) سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا انسان کا اپنی قوم سے محبت رکھنا بھی عصبیت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تعصب (عصبیت) تو یہ ہے کہ کوئی آدمی ظلم کے کام میں اپنی قوم کی مدد کرے۔''

بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

باب: سوادِ اعظم کا بیان

۳۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُوْ خَلَفٍ الْأَعْمَى قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ. فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا، فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ**)). [**ضعيف جدًا**، مسند عبد بن حميد: ١٢٢٠؛ السنة لابن ابي عاصم: ٨٤ ابوخلف متروک متہم بالکذب اور معان ضعیف راوی ہے۔]

(۳۹۵۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی، لہٰذا جب تم امت میں اختلاف (رائے) دیکھو تو سوادِ اعظم (بڑی جماعت) کا ساتھ دینا۔''

بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ.

باب: ظہور پذیر ہونے والے فتنوں کا بیان

۳۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، يَوْمًا، صَلَاةً، فَأَطَالَ فِيْهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا أَوْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ. قَالَ: ((**إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ. سَأَلْتُ اللّٰهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لِأُمَّتِي ثَلَاثًا. فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ**

(۳۹۵۱) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل نماز پڑھی، آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج تو آپ نے بڑی لمبی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کرتے ہوئے اور اس سے ڈرتے ہوئے نماز ادا کی ہے۔ میں نے اپنی امت کے لیے تین دعائیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے دو دعائیں قبول کر لیں اور ایک دعا قبول نہیں کی۔ میں نے دعا کی تھی کہ میری امت پر ان کا کوئی دشمن (کلی طور پر) مسلط نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ میں نے دوسری دعا

غَيْرِهِمْ، فَأَعْطَانِيهَا. وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٢٤٠؛ ابن خزيمة: ١٢١٨-]

یہ کی کہ اللہ انہیں (مجموعی طور پر) غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ میں نے اللہ سے تیسری دعا یہ کی کہ میری امت کے لوگ باہم جنگ وجدال نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول نہیں کی۔‘‘

٣٩٥٢- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ، عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((زُوِيَتْ لِي الْأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ: الْأَصْفَرَ أَوِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي: إِنَّ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ زُوِيَ لَكَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَى أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَّةً. وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ. وَإِنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ. وَإِنِّي لَنْ أُسَلِّطَ عَلَى أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ [فِيهِ.] وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا، حَتَّى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ. وَسَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ. وَسَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ دَجَّالِينَ كَذَّابِينَ. قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ. كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ))

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَرَغَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلَهُ. [صحيح مسلم: ٢٨٨٩

(٣٩٥٢) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میرے لیے زمین کو اس حد تک سمیٹ دیا گیا کہ میں نے اس کے مشرق اور مغرب تک کا مشاہدہ کر لیا۔ اور مجھے سونا چاندی دونوں قسم کے خزانے عطا کیے گئے۔ مجھے بتایا گیا کہ آپ کی (امت کی) حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اس زمین کو سمیٹ کر آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ میں نے اللہ عزوجل سے تین دعائیں کیں: ان میں سے پہلی یہ تھی کہ اللہ میری امت پر (اجتماعی طور پر) اس قدر بھوک (یا قحط) مسلط نہ کرے کہ اس سے ان کی اکثریت ہلاک ہو جائے۔ میری دوسری دعا یہ تھی کہ میری امت پر ان کے دشمن کو مسلط نہ کرے، اور تیسری دعا یہ تھی کہ وہ آپس میں جنگ وجدال نہ کریں۔ تو مجھے کہا گیا کہ جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں آپ کی امت پر ایسی بھوک (قحط) مسلط نہیں کروں گا جو انہیں ہلاک کر دے۔ اور میں زمین کے اطراف واکناف سے ان کے دشمنوں کو ان کے خلاف اکٹھا نہیں ہونے دوں گا۔ البتہ وہ ایک دوسرے کو ہلاک اور قتل کریں گے۔ اور (یاد رکھو!) میری امت میں ایک دفعہ (آپس میں) تلوار چل پڑی تو وہ قیامت تک نہیں رکے گی۔ مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے لیڈروں کا زیادہ اندیشہ ہے، اور میری امت کے کچھ گروہ بت پرستی میں مبتلا ہو جائیں گے اور میری امت کے کچھ گروہ مشرکین کے ساتھ جا ملیں گے اور قیامت سے پہلے تقریباً تیس جھوٹے دجال رونما ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اور

(٧٢٥٨)؛ سنن ابي داود: ٤٢٥٢؛ سنن الترمذي: ٢١٧٦-]

میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور ان کی مدد کی جائے گی، ان کی مخالفت کرنے والے قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔'' ابوالحسن قطان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب ابوعبداللہ یہ حدیث بیان کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کیسی خوف زدہ کرنے والی حدیث ہے۔

٣٩٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِنْ نَوْمِهِ، وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: **((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ. فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ))** وَعَقَدَ بِيَدَيْهِ عَشَرَةً.

قَالَتْ زَيْنَبُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: **((إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ))**.

[صحيح بخاري: ٧٠٥٩؛ صحيح مسلم: ٢٨٨٠ (٧٢٣٥)؛ سنن الترمذي: ٢١٨٧-]

(٣٩٥٣) ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے، تو آپ کا چہرہ انور سرخ ہو چکا تھا اور آپ فرما رہے تھے: ''ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی ہے اس شر کی وجہ سے جو عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ یاجوج ماجوج کی دیوار میں آج ایک رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دس کے عدد کا اشارہ کیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے، کیا (پھر بھی) ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب برائی بہت زیادہ ہو جائے گی۔''

٣٩٥٤- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((سَتَكُونُ فِتَنٌ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا. إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ))**. [**ضعيف جدا**، سنن الدارمي: ٣٤٥ علی بن یزید منکر الحدیث ہے۔]

(٣٩٥٤) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسے (ہولناک) فتنے بپا ہوں گے کہ ان دنوں میں آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا۔ سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے۔''

٣٩٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ

(٣٩٥٥) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: مجھے

حُذَيْفَةُ: فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ. قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ. وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)). فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيْدُ. إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا. بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ.

قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ. كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ. إِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ.

فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ: سَلْهُ. فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ. [صحيح بخاري: ٥٢٥، ١٤٣٥؛ صحيح مسلم: ١٤٤ (٦٢٦٨)؛ سنن الترمذي: ٢٢٥٨-]

(یاد ہے، یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بڑے دلیر ہو، پھر فرمایا: وہ حدیث کیسے ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''آدمی کے لیے اس کے اہل، اولاد اور ہمسائے فتنہ (آزمائش) ہوتے ہیں۔ (کہ انسان ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کر جاتا ہے) نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ان کوتاہیوں کے لیے کفارہ ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس فتنے کی بابت نہیں پوچھ رہا۔ میں تو اس فتنے کا ذکر کر رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح (ہلاکت خیز) ہو گا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کو اس سے کیا خطرہ؟ آپ کے اور اس کے درمیان ایک دروازہ ہے جو (ابھی تک) بند ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دروازے کو توڑا جائے گا یا وہ خود کھل جائے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، بلکہ اسے توڑا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ دروازہ (دوبارہ) بند نہیں ہو سکے گا۔

(شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:) ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ اس دروازے سے کون مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، انہیں (ایسے حتمی علم تھا) جیسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل کا دن آنے سے پہلے رات آتی ہے۔ میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنایا تھا، جو اغلوطہ (من گھڑت بات) نہ تھی۔ (شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:) ہمیں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ہم ان (حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے پوچھ سکتے کہ اس دروازے سے کون مراد ہے؟ پھر ہم نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ ان سے اس بارے میں دریافت کریں، انہوں نے پوچھا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دروازے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

٣٩٥٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ

(٣٩٥٦) عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ

وَعَبْدُالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ. وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ. وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ. وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ. إِذْ نَادَى مُنَادِيهِ. الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ. وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ. وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ، جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا. وَإِنَّ آخِرَهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكِرُونَهَا. ثُمَّ تَجِيءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكَشِفُ. ثُمَّ تَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكَشِفُ. فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ. وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَمِينِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ)).

قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي. [صحيح مسلم: ١٨٤٤ (٤٧٧٦)؛ سنن ابي داود: ٤٢٤٨-]

میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے اردگرد جمع تھے۔ میں نے آپ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ نصب کرنے لگا۔ کوئی تیراندازی کرنے لگا، اور کوئی اپنے جانوروں (سواریوں) کی خدمت اور دیکھ بھال میں مصروف ہوگیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والے ایک آدمی نے اعلان کیا کہ سب لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں۔ ہم (سب ایک جگہ) جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا، آپ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے آنے والے ہر نبی پر لازم تھا کہ وہ اپنی امت کے حق میں جس بات کو بہتر سمجھتا ہے، انہیں اس سے آگاہ کرے اور وہ اپنی امت کے بارے میں جس چیز کو برا سمجھتا ہے، اس سے انہیں ڈرائے، اور تمہاری اس امت کے ابتدائی حصے یعنی اولین حصے میں تو عافیت ہے۔ اور بعد والوں کو ایسے امور اور احوال سے پالا پڑے گا کہ تم ششدر رہ جاؤ گے، پھر ان پر ایسے فتنے (آزمائشیں) آئیں گے کہ بعد والے فتنے کو دیکھ کر اس سے پہلے فتنے معمولی محسوس ہوں گے۔ مومن کہے گا: یہ فتنہ مجھے تباہ کر کے رکھ دے گا، جب وہ (فتنہ) ٹل جائے گا تو بعد میں آنے والے فتنے کو دیکھ کر مومن کہے گا یہ مجھے تباہ کر دے گا، پھر وہ بھی زائل ہو جائے گا۔ (اور یہ سلسلہ اسی طرح آخر تک چلتا جائے گا) لہٰذا جس آدمی کو یہ بات پسند ہے کہ اسے جہنم سے بچا لیا جائے اور وہ جنت میں داخل کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اسے موت اس حال میں آئے کہ (مرتے وقت) اس کا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر کامل ایمان ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جیسا وہ (خود) چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ

بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْفِتْنَةِ.

٣٩٥٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، وَتَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا وَكَانُوا هٰكَذَا؟)) وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ . وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٣٤٢؛ مسند احمد: ٢/ ٢١٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٣٥ـ]

٣٩٥٨ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

کریں اور جس نے کسی شرعی امام (حاکم) کی بیعت کی، اور دایاں ہاتھ ملا کر دل کی گہرائیوں سے اس کے ساتھ وفاداری کا اقرار کیا تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے اور اگر (اس حاکم کے مقابلے میں) کوئی دوسرا آدمی آ کر (امورِ حکومت میں) اس کی مخالفت کرتا ہے تو بعد والے کی گردن اڑا دو۔“

عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے لوگوں کے درمیان میں سے سر اٹھا کر عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے (خود) سنی ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اسے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے خوب یاد رکھا ہے۔

باب: فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر ثابت قدم رہنے کا بیان

(۳۹۵۷) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب آنے والے زمانے میں تمہارا کیا حال ہو گا جب لوگوں کی چھانٹی کر لی جائے گی اور چھان بورا (انتہائی کمینے لوگ) باقی رہ جائیں گے، وعدے کر کے ان کی خلاف ورزی کرنا اور امانتوں میں خیانت کرنا ان کا معمول ہو گا اور ان میں ایسے اختلاف ہو جائے گا۔“ (یہ فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں داخل کیں، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب ایسی صورت حال ہو تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”جو بات تمہیں (از روئے شریعت) درست لگے اسے اختیار کر لینا اور جو بات غلط محسوس ہو اسے چھوڑ دینا۔ اپنے خاص احباب پر توجہ دینا اور عام لوگوں کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرنا۔“

(۳۹۵۸) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**كَيْفَ أَنْتَ، يَا أَبَا ذَرٍّ وَمَوْتًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يُقَوَّمَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيفِ؟**)) يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((**تَصَبَّرْ**)) قَالَ: ((**كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ. وَلَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ؟**)) قَالَ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ: ((**عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**كَيْفَ أَنْتَ وَقَتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ؟**)) قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: ((**الْحَقْ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ**)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ بِسَيْفِي فَأَضْرِبَ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((**شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا. وَلَكِنِ ادْخُلْ بَيْتَكَ**)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دُخِلَ بَيْتِي؟ قَالَ: ((**إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ. فَيَبُوءَ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، فَيَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٢٦١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ١٩١؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٥٦؛ ابن حبان: ٥٩٦٠۔]

''ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں میں موت اتنی کثرت سے واقع ہوگی کہ ایک قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہوگی؟ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں، یا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ (کہ مجھے ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے؟) آپ نے فرمایا: ''صبر کرنا۔'' (پھر) آپ نے فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا ہوگا یہ کہ تو مسجد آکر اپنے بستر پر واپس نہیں جا سکے (اسی طرح) نہ تو اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک آنے کی سکت رکھے گا۔'' انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، یا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جو میرے لیے پسند فرمائیں (میں وہی کروں گا)۔ آپ نے فرمایا: ''تم ایسے حالات میں عفّت اختیار کرنا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا کہ لوگوں میں قتل وغارت اس قدر بڑھ جائے گی کہ ''حجارۃ الزیت'' کا مقام خون میں ڈوب جائے گا'' میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''(جب ایسے حالات درپیش ہوں تو) تم اپنے قبیلے میں چلے جانا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (جب ایسے سنگین حالات ہوں تو) کیا میں تلوار لے کر ان کا قلع قمع نہ کردوں جو یہ (فتنہ وفساد) کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اس طرح تم شر اور فتنے میں لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے، بلکہ تم اپنے گھر میں داخل (محدود) ہو جانا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ (شر پسند اور فتنے باز) لوگ میرے گھر میں داخل ہو جائیں (تو کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تم پر غالب آجائے گی تو تم اپنی چادر کا پلّو اپنے چہرے پر ڈال لینا۔ اس طرح وہ (شر پسند) اپنا اور تمہارا گناہ لے کر واپس جائے گا اور

وہ اہلِ جہنم میں سے ہو جائے گا۔“

٣٩٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا**)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((**الْقَتْلُ**)) فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ. وَلَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَابَتِهِ**)) فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَعَنَا عُقُولُنَا، ذَلِكَ الْيَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا. تُنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ ذَلِكَ الزَّمَانِ. وَيَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ**)).

ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ: وَايْمُ اللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّهَا مُدْرِكَتِي وَإِيَّاكُمْ. وَايْمُ اللَّهِ مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ، إِنْ أَدْرَكَتْنَا فِيمَا عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ، إِلَّا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا. [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٤٠٦؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٥/ ١٠٥، ١٠٦۔]

(٣٩٥٩) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایک ھرج ظہور پذیر ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ھرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتلِ عام۔“ پھر بعض مسلمانوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اب بھی تو ہم سال بھر میں کتنے ہی مشرکین کو قتل کر دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس قتل سے مشرکین کا قتل مراد نہیں، بلکہ تم (مسلمان) ایک دوسرے کو قتل کرو گے، یہاں تک کہ آدمی اپنے ہمسائے، چچازاد اور اپنے رشتے داروں کو (بھی) قتل کرے گا۔“ بعض لوگوں نے (حیران ہوکر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان حالات میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی۔ اور ان کے بعد ایسے لوگ آ جائیں گے جو گرد و غبار کی مانند بے وقعت ہوں گے اور وہ عقل و خرد سے عاری ہوں گے۔“

پھر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ پُرفتن دور مجھ پر اور تم پر ہی آ جائے گا، اگر یہ فتنہ اس چیز کے بارے میں ہوا جس کا نبی ﷺ نے ہم سے ذکر کیا تھا تو اللہ کی قسم! میرے اور تمہارے لیے اس سے بچنے کا اور نجات کا سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں ہوگا کہ جس طرح ہم اس میں شامل ہوں، اسی طرح اس سے نکل جائیں۔

٣٩٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ، مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عُدَيْسَةُ بِنْتُ أُهْبَانَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَاهُنَا، الْبَصْرَةَ، دَخَلَ عَلَى أَبِي. فَقَالَ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِينُنِي عَلَى هَؤُلَاءِ

(٣٩٦٠) عدیسہ بنت اُہبان رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہاں بصرہ تشریف لائے تو آپ میرے والد (اُھبان بن صیفی غفاری رضی اللہ عنہ) کے ہاں بھی آئے اور فرمایا: ”ابومسلم! کیا آپ ان لوگوں (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گروہ) کے خلاف میری مدد نہیں کریں

الْقَوْمِ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ. فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ أَخْرِجِي سَيْفِي. قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ. فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ، فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ. فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ، إِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَتَّخِذُ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ. فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ. قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ، وَلَا فِي سَيْفِكَ. [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٢٢٠٣؛ مسند احمد: ٥/ ٦٩-]

گے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر اپنی لونڈی کو آواز دے کر اس سے کہا: لونڈی! ذرا میری تلوار لانا۔ وہ تلوار لے کر آئی۔ انہوں نے میان سے بالشت بھر تلوار نکالی تو (دیکھنے والوں نے دیکھا کہ) وہ لکڑی کی تھی۔ اور ساتھ ہی انہوں (اُھبان رضی اللہ عنہ) نے کہا: میرے خلیل اور آپ کے عم زاد ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: جب مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیلے تو میں لکڑی کی تلوار بنوا لوں۔ آپ چاہیں تو میں (یہی لکڑی کی تلوار اٹھا کر) آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”(اگر یہ بات ہے تو) مجھے نہ آپ کی ضرورت ہے اور نہ آپ کی تلوار کی۔“

٣٩٦١- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا. وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا. الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ. وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي. وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا بِسُيُوفِكُمُ الْحِجَارَةَ. فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ. فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٢٥٩؛ سنن الترمذي: ٢٢٠٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٤٠؛ ابن حبان: ٥٩٦٢-]

(٣٩٦١) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے پہلے تاریک رات کے سیاہ ٹکڑوں کی مانند خوفناک قسم کے بہت سے فتنے رونما ہوں گے۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ (ان فتنوں میں) بیٹھا ہوا آدمی کھڑے کی نسبت بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے کی نسبت اور چلنے والا دوڑنے والے کی نسبت بہتر ہوگا۔ ایسے حالات پیدا ہوں تو تم اپنی کمانوں کو توڑ دینا، ان کی تانتوں کو کاٹ پھینکنا، اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مار کر انہیں کند اور بے کار کر دینا۔ اس کے باوجود اگر کوئی فتنہ پرور تم پر چڑھ آئے تو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں سے اچھے بیٹے (ہابیل) کا سا طرزِ عمل اختیار کرنا۔“

٣٩٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ. شَكَّ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ

(٣٩٦٢) ابو بُردہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”عنقریب فتنہ، افتراق اور اختلاف رونما ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیش آئے تو تم تلوار لے کر

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ. فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا، فَاضْرِبْهُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ. ثُمَّ اجْلِسْ فِيْ بَيْتِكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ)). فَقَدْ وَقَعَتْ. وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[صحيح، مسند احمد: ٣/ ٤٩٣۔]

جبلِ احد پر چلے جانا اور اسے اس پر مار کر توڑ ڈالنا۔ پھر اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو جانا حتی کہ کوئی خطا کار (ظالم) ہاتھ تم تک آپہنچے (اور تمہیں قتل کر دے) یا فیصلہ کر دینے والی (فطری) موت آجائے۔'' محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ فتنہ رونما ہو چکا اور میں نے وہی کیا جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا۔

بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا.

باب: جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مدّ مقابل آئیں (اس کی مذمت) کا بیان

٣٩٦٣۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا بِأَسْيَافِهِمَا، إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)).

[صحيح، مسند البزار: ٢/ ٢٨٣، رقم: ٦٢٩٢، ٦٢٩٣۔]

(٣٩٦٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں نکل آتے ہیں تو (قاتل اور مقتول) دونوں جہنم میں جاتے ہیں۔''

٣٩٦٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ - وَسَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ)). [صحيح، سنن النسائي: ٤١٢٣، ٤١٢٤٠؛ مسند احمد: ٤/ ٤٠١؛ مسند عبد بن حميد: ٥٤٣۔]

(٣٩٦٤) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قاتل (کا جہنم میں جانا تو سمجھ میں آتا) ہے، مقتول کس بنا پر جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''کیونکہ وہ بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔''

٣٩٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا الْمُسْلِمَانِ، حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلٰى أَخِيْهِ السِّلَاحَ،

(٣٩٦٥) ابوبکرہ (نُفیع بن حارث) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمانوں میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کے خلاف ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک، دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو

فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيعًا)). [صحيح بخاري: ٧٠٨٣ (تعليقًا)؛ صحيح مسلم: ٢٨٨٨ (٧٢٥٥)]

وہ دونوں ہی جہنم میں جاتے ہیں۔''

٣٩٦٦ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوسِيِّ: حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ)). [ضعيف، حلية الاولياء: ٦/ ٥٦؛ تهذيب الكمال للمزي: ١٦/ ٤٠٢ عبدالحکم بن ذکوان متکلم فیہ راوی ہے۔]

(۳۹۶۶) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے درجے والا آدمی وہ ہوگا جس نے (کسی کی) دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کرلی۔''

بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ.

باب: فتنے کے ایام میں اپنی زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

٣٩٦٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ زِيَادِ سَيْمِينْ كُوشْ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ. قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ)). [ضعيف، سنن ابي داود: ٤٢٦٥؛ سنن الترمذي: ٢١٧٨ لیث بن ابی سلیم ضعیف اور زیاد سیمین مجہول الحال راوی ہے۔]

(۳۹۶۷) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایک ایسا (ہولناک قسم کا) فتنہ بپا ہوگا جو عربوں کا صفایا کردے گا۔ اس دوران میں قتل ہونے والے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس فتنے کے دوران میں زبان (سے کچھ بولنا) تلوار کے وار سے بھی سخت ہوگا۔''

٣٩٦٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ. فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ)). [ضعيف جدا، الضعيفة للالباني: ٢٤٧٩ محمد بن عبدالرحمن بن البیلمانی متروک راوی ہے۔]

(۳۹۶۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنے اور شرانگیزی سے بچ کر رہو۔ فتنے کے دوران میں زبان (سے کچھ کہنا) تلوار سے وار کرنے کی طرح ہے۔''

٣٩٦٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

(۳۹۶۹) علقمہ بن وقاص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا جسے (معاشرے میں) عزت ووقار

أَبِيهِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: مَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَهُ شَرَفٌ. فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ: إِنَّ لَكَ رَحِمًا. وَإِنَّ لَكَ حَقًّا. وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأُمَرَاءِ. وَتَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ. وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ. مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ. فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ. مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ. فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سُخْطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ**)).

قَالَ عَلْقَمَةُ: فَانْظُرْ، وَيْحَكَ مَاذَا تَقُولُ، وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهِ. فَرُبَّ كَلَامٍ، قَدْ مَنَعَنِي أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ، مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٣١٩؛ مسند احمد: ٣/ ٤٦٩؛ ابن حبان: ٢٨٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥۔]

حاصل تھا، علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا: آپ کا میرے ساتھ رشتے داری کا تعلق ہے اور آپ کا مجھ پر حق بھی ہے (لہٰذا میں خیرخواہی کے طور پر آپ سے ایک بات کہتا ہوں کہ) میں نے آپ کو ان حکمرانوں کے پاس جاتے دیکھا ہے۔ اور آپ ان کے ہاں جو اللہ چاہتا ہے باتیں کرتے ہوں گے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا والی کوئی ایسی بات کہہ جاتا ہے، اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس بات کا اثر وہاں تک پہنچ جاتا ہے جہاں پہنچنا ہوتا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضی والی کوئی بات کہہ جاتا ہے اور اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس بات کا اثر وہاں تک پہنچ جاتا ہے جہاں پہنچنا ہوتا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے ناراضی لکھ دیتا ہے۔“ اس کے بعد علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی سے کہا: اللہ آپ کا بھلا کرے جب تم کوئی بات کرو تو دیکھ لیا کرو کہ منہ سے کیا نکال رہے ہو۔ مجھے تو بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی یہ حدیث بہت سی باتیں کرنے اور کہنے سے روک دیتی ہے۔

٣٩٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ. لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا. فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا**)).

[**صحيح**، شواہد ومتابعت کے لیے دیکھیے: مسند احمد: ٢/ ٣٧٨؛ سنن الترمذي: ٢٣١٤]

(٣٩٧٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی (کبھی) اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے کہ وہ تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، لیکن وہ اسی کے سبب جہنم میں ستر سال تک گرتا جائے گا۔“

٣٩٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

(٣٩٧١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

أَبِيْ حَصِيْنٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَسْكُتْ)). [صحيح بخاري: ٦٠١٨؛ صحيح مسلم: ٤٧ (١٧٤)]

فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

٣٩٧٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ: قَالَ: ((قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا)). [صحيح مسلم: ٣٨ (١٥٩)؛ سنن الترمذي: ٢٤١٠]

(٣٩٧٢) سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو کہہ: میرا رب اللہ ہے، پھر (خواہ کچھ ہو جائے) اسی پر ثابت قدم رہو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس بات کا اندیشہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا، پھر فرمایا: ''اس سے۔''

٣٩٧٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ. فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيرُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ. قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا. وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ، عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (٣٢/ السجدة:١٦، ١٧). ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا

(٣٩٧٣) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر کے دوران میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ایک دن چلتے چلتے میں نے آپ کے قریب ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے ایک عظیم سوال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے آسان کر دے بلاشبہ یہ اس کے لیے آسان بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز باقاعدگی سے پڑھو، زکوۃ ادا کرتے رہو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ (جہنم سے بچانے والی) ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور انسان کا رات کو نماز (تہجد) ادا کرنا (بھی بہت بڑی نیکی ہے) پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ

أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟ الْجِهَادُ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟)) قُلْتُ: بَلَى. فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: ((تَكُفُّ عَلَيْكَ هٰذَا)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ، عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٦١٦؛ مسند احمد: ٥/ ٢٣١-]

رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ٥ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ''ان کے پہلو رات کو بستر سے علیحدہ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور امید کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انہیں جو کچھ عنایت کیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک جو وہ عمل کرتے تھے ان کا بدلہ (دینے کے لیے)۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں دین کی اصل بنیاد، اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ وہ ہے جہاد۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے اس چیز کی خبر نہ دوں جس پر ان کا مدار ہے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ''اسے روک کر رکھو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس کا مواخذہ (بھی) ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے، لوگوں کو چہروں کے بل جہنم میں گرانے والی ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصل ہی تو ہوگی۔''

٣٩٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ صَالِحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ، لَا لَهُ. إِلَّا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَذِكْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٤١٢؛ مسند عبد بن حميد: ١٥٥٤؛ مسند ابي يعلى: ٧١٣٢ ام صالح مجہولہ ہے۔]

(٣٩٧٤) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انسان جو بات بھی کرتا ہے وہ اس کے حق میں نہیں بلکہ اس کے خلاف (وبال) ہے، سوائے امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اللہ عزوجل کے ذکر کے۔''

٣٩٧٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِيْ، يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ

(٣٩٧٥) ابو شعثاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ہم امراء و حکام کے ہاں جاتے ہیں تو کوئی

قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى أُمَرَائِنَا فَنَقُولُ الْقَوْلَ. فَإِذَا خَرَجْنَا، قُلْنَا غَيْرَهُ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ ذٰلِكَ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، النِّفَاقَ. [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ١٠٥؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٧٥٩۔]

بات کرتے ہیں اور جب ہم ان کی محفل سے باہر آتے ہیں تو (پہلی بات کے برعکس) دوسری بات کرتے ہیں۔ (اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہم ایسی کیفیت کو منافقت سے تعبیر کرتے تھے۔

٣٩٧٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيْلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))**.

[سنن الترمذي: ٢٣١٧ یہ روایت ضعیف ہے، قرۃ بن عبدالرحمٰن جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔]

(٣٩٧٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ بھی ہے کہ وہ لا یعنی (فضول) کاموں کو ترک کر دے۔''

بَابُ الْعُزْلَةِ.

باب: (فتنہ وفساد میں) گوشہ نشینی اختیار کرنے کا بیان

٣٩٧٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. وَيَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ. كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا. يَبْتَغِي الْمَوْتَ أَوِ الْقَتْلَ، مَظَانَّهُ. وَرَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ، فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَافِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ. يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ. لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ))**. [صحيح مسلم: ١٨٨٩ (٤٨٨٩)]

(٣٩٧٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے لیے شان دار طرز زندگی یہ ہے کہ آدمی گھوڑے کی باگ تھام کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے، اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر (میدانِ جہاد میں) اڑتا پھرے، وہ جب بھی کوئی خوفناک یا پریشان کن آواز سنے تو فوراً ادھر لپکے اور وہ موت یا شہادت کو اس کی متوقع جگہوں سے ڈھونڈتا پھرے، یا وہ آدمی جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں کچھ بکریاں لے کر رہ رہا ہو، نماز باقاعدگی سے ادا کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور تاحینِ حیات اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف رہے۔ اور لوگوں کے ساتھ صرف نیکی اور اچھائی کے امور میں ہی تعلق رکھے۔''

٣٩٧٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ

(٣٩٧٨) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: لوگوں

بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)). [صحيح بخاري: ٦٤٩٤؛ صحيح مسلم: ١٨٨٨ (٤٨٨٦)؛ سنن ابي داود: ٢٤٨٥؛ سنن الترمذي: ١٦٦٠-]

میں افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر (ایذا) سے بچائے رکھے۔''

٣٩٧٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: ((هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، يَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا)) قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي، إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: ((فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ، فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا. وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ كَذَلِكَ)). [صحيح بخاري: ٣٦٠٦، ٧٠٨٤؛ صحيح مسلم: ١٨٤٧ (٤٧٨٤)]

(٣٩٧٩) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(فتنوں کے دور میں) کچھ ایسے داعی ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے۔ جس نے ان کی بات مان لی، وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں ان کی علامات و اوصاف بتا دیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ہم جیسے ہوں گے اور ہماری زبانوں ہی میں گفتگو کریں گے۔'' میں نے عرض کیا: اگر مجھ پر وہ زمانہ آ جائے تو میرے لیے آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام (حاکم) کو لازم پکڑ لو، اور اگر کوئی امام (حاکم) اور جماعت نہ ہو تو تم اس دور کے جملہ گروہوں سے کنارہ کش ہو کر رہنا، اگرچہ تمھیں کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے۔ تم اسی حال میں رہنا یہاں تک کہ تمھیں موت آ جائے۔''

٣٩٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ. يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)). [صحيح بخاري: ١٩؛ سنن ابي داود: ٤٢٦٧؛ موطا امام مالك: ٢/ ٩٧٠،

(٣٩٨٠) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کا پیچھا کرتے ہوئے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں پھرتا رہے گا۔ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے بھاگتا پھرے گا۔''

رقم: ٦٠١-]

٣٩٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ فِتَنٌ. عَلَى أَبْوَابِهَا دُعَاةٌ إِلَى النَّارِ. فَأَنْ تَمُوْتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٠٣٣، نیز دیکھئے ابوداود (٤٢٤٥، ٤٢٤٦)؛ مسند احمد: (٥/ ٣٨٦)]

(٣٩٨١) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنے بپا ہوں گے، ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کی اتباع کرنے سے بہتر ہے کہ تمہیں اس حال میں موت آ جائے کہ تم کسی درخت کی جڑ چبا رہے ہو۔''

٣٩٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ)). [صحيح بخاري: ٦١٣٣؛ صحيح مسلم: ٢٩٩٨ (٧٤٩٨)؛ سنن ابي داود: ٤٨٦٢-]

(٣٩٨٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔''

٣٩٨٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ)).

[**صحيح**، مسند الطيالسي: ١٨١٣؛ مسند احمد: ٢/ ١١٥؛ مسند عبد بن حميد: ٧٣٥-]

(٣٩٨٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔''

بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ.

باب: مشتبہ امور سے رک جانے کا بیان

٣٩٨٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَأَهْوَى بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ

(٣٩٨٤) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر اپنی انگلیوں سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''حلال چیزوں کی حلّت اور حرام کی حرمت

يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ. وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الْحَرَامِ. كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى. يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ. أَلَا، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى. أَلَا، وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ. أَلَا، وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا، وَهِيَ الْقَلْبُ)). [صحيح بخاري: ٥٢؛ صحيح مسلم: ١٥٩٩ (٤٠٩٤)؛ سنن ابي داود: ٣٣٢٩؛ سنن الترمذي: ١٢٠٥-]

بالکل واضح ہے اوران دونوں (حلال اور حرام) کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں جن کی حلت وحرمت اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو آدمی ایسے غیر واضح امور سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو آدمی ان مشتبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں یوں جا پڑے گا جیسے کوئی چراگاہ کے آس پاس جانوروں کو چرائے تو عین ممکن ہے کہ جانور چراگاہ میں جا پہنچیں۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ (ممنوعہ علاقہ) ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ (ممنوعہ علاقہ) سے مراد اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے، اگر وہ درست رہا تو سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔"

٣٩٨٥۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ، كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)). [صحيح مسلم: ٢٩٤٨ (٧٤٠٠)؛ سنن الترمذي: ٢٢٠١-]

(٣٩٨٥) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قتل وغارت کے دنوں میں عبادت کرنا، اس طرح ہے جس طرح (سب کچھ چھوڑ کر) میری طرف ہجرت کرنا۔"

بَابُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا.

باب: ابتدا میں اسلام اجنبی تھا

٣٩٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)). [صحيح مسلم: ١٤٥ (٣٧٢)]

(٣٩٨٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی ابتدا ہوئی تو یہ اجنبی تھا اور عنقریب یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا، لہٰذا اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔"

٣٩٨٧۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْإِسْلَامَ

(٣٩٨٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اسلام شروع میں اجنبی تھا اور عنقریب یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا، لہٰذا اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔"

بَدَأَ غَرِيبًا. وَسَيَعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)).

[**حسن صحيح**، شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٩٠؛ المعجم الاوسط للطبراني: ١٩٤٦۔]

٣٩٨٨۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)). قَالَ: قِيلَ: وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ.

[سنن الترمذي: ٢٦٢٩؛ مسند احمد: ١/ ٣٩٨؛ مسند ابي يعلى: ٤٩٧٥۔ یہ روایت سفیان بن وکیع کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۳۹۸۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اسلام شروع میں اجنبی تھا اور عنقریب یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا، لہٰذا اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔'' (راویٔ حدیث نے) کہا: عرض کیا گیا: اجنبی کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''قبیلوں سے الگ تھلگ رہنے والے۔''

بَابُ مَنْ تُرْجَى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ.

باب: جن لوگوں کے بارے میں فتنوں سے سلامتی کی امید ہے

٣٩٨٩۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي. فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ. وَإِنَّ مَنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ، إِذَا غَابُوا، لَمْ يُفْتَقَدُوا. وَإِنْ حَضَرُوا، لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا. قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى. يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ)).

[**ضعيف**، شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٧٩٨؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٢٨ عیسیٰ بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے۔]

(۳۹۸۹) امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی قبر کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں، انہوں نے فرمایا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی، جس کی وجہ سے مجھے رونا آرہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''معمولی سا دکھلاوا بھی شرک ہے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کے کسی دوست سے عداوت رکھی، اس نے گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کو وہ بندے زیادہ محبوب ہیں جو نیک ہوں، اس سے ڈرنے والے ہوں، (لوگوں کی نظروں میں) گم نام اور غیر معروف ہوں اور ان کی حالت یہ ہو کہ وہ مجلس میں نہ ہوں تو ان کی پروا نہ کی جائے، اگر محفل میں موجود ہوں تب بھی ان کی طرف توجہ نہ دی جائے اور نہ انہیں پہچانا جائے۔ (حالانکہ) ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ وہ ہر غبار آلود شر اور تاریک فتنے

سے (محفوظ بچ) نکلتے ہیں۔“

٣٩٩٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عُمَرَ] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٧٠، ١٢٣؛ مسند الشهاب: ١٩٧؛ حلية الاولياء: ٩/ ٢٣۔]

(٣٩٩٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی مثال ایسے ہے جیسے سو اونٹ ہوں اور ان میں سے سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔“

بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ.

باب: امتوں کا فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

٣٩٩١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٤٥٩٦؛ سنن الترمذي: ٢٦٤٠؛ مسند احمد: ٢/ ٣٣٢؛ ابن حبان: ٦٢٤٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٢٨۔]

(٣٩٩١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔“

٣٩٩٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ. وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَإِحْدَى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ)) قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((الْجَمَاعَةُ)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني:

(٣٩٩٢) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر گروہوں میں تقسیم ہوئے۔ ان میں سے ایک گروہ جنت میں اور باقی ستر گروہ جہنمی ہیں۔ عیسائی بہتر (٧٢) گروہوں میں منقسم ہوئے۔ ان میں سے اکہتر جہنم میں اور ایک گروہ جنت میں جائے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک گروہ جنت میں اور باقی بہتر (٧٢) گروہ جہنم میں جائیں گے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! (جنتی) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جماعت۔“

١٨/ ٧٠؛ السنة لابن ابي عاصم: ٦٣-]

٣٩٩٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً . وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً . وَهِيَ الْجَمَاعَةُ)) . [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ١٢٠ من طريق النميرى-]

(۳۹۹۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنی اسرائیل اکہتر گروہوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت بہتر (۷۲) گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سارے کے سارے جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک کے اور وہ (نجات پانے والا گروہ) جماعت ہے۔“

٣٩٩٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بَاعًا بِبَاعٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، وَشِبْرًا بِشِبْرٍ. حَتَّى لَوْ دَخَلُوْا فِي جُحْرِ ضَبٍّ، لَدَخَلْتُمْ فِيْهِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ إِذًا)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٥٠، ٥٢٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧-]

(۳۹۹۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں (کے طرز) کی پیروی کرو، باع باع کے برابر، ہاتھ ہاتھ کے برابر، بالشت بالشت کے برابر یہاں تک کہ اگر ان میں سے کچھ لوگ سانڈے کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (پہلوں سے مراد) یہودی ونصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تو اور کون؟“

بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ.

باب: مال کے فتنے کا بیان

٣٩٩٥- حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: ((لَا. وَاللّٰهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، أَوَ خَيْرٌ هُوَ؟ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا

(۳۹۹۵) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”لوگو! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا اندیشہ نہیں ہے، سوائے دنیا کی زینت (اور مال و دولت) سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔“ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر (اچھی چیز) بھی شر (فتنے اور فساد) کا سبب بنتی ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، پھر آپ نے فرمایا: ”تم نے کیا کہا تھا؟“ اس نے کہا: میں نے عرض کیا تھا: کیا خیر بھی شر کا سبب بنتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خیر (اچھی چیز) سے تو اچھائی ہی حاصل ہوتی ہے، لیکن کیا وہ خیر ہے؟ (ذرا

أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ. أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلَتْ، فَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ، يُبَارَكْ لَهُ. وَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)). [صحيح مسلم: ١٠٥٢ (٢٤٢١)]

غور کرو کہ) موسم بہار میں جو گھاس اور چارہ وغیرہ اگتا ہے اسے زیادہ مقدار میں کھا کر بعض جانور یا تو مر جاتے ہیں یا مرنے کے قریب پہنچ جاتے ہیں، البتہ وہ جانور بچ جاتے ہیں جو اپنی ضرورت کے مطابق کھاتے ہیں اور جب ان کی کوکھیں پُر ہو جاتی ہیں تو دھوپ کی طرف منہ کرتے ہیں، پھر گوبر اور پیشاب کرتے ہیں، پھر جگالی کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد پھر (حسبِ ضرورت) کھاتے ہیں۔ جو آدمی جائز طریقے سے دنیوی دولت حاصل کرتا ہے، اسے اس میں برکت ملتی ہے اور جو آدمی ناجائز (حرام) ذریعے سے دولت اکٹھی کرتا ہے اس کی مثال اس (جاندار) کی سی ہے جو کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔''

٣٩٩٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّومِ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟)) قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ. تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ. أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ. ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ)).

[صحيح مسلم: ٢٩٦٢ (٧٤٢٧)]

(٣٩٩٦) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم فارس (ایران) اور روم کے خزانے فتح کرلو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟'' عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم اسی طرح کہیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اس کے علاوہ ہوگا کہ پہلے تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے، پھر ایک دوسرے سے اعراض کرو گے اور پھر ایک دوسرے سے بغض کرنے لگو گے، یا آپ نے اسی طرح کے الفاظ فرمائے۔ پھر تم غریب و نادار مہاجرین کے ہاں جا کر انہیں ایک دوسرے کی گردنوں پر لا د دو گے۔''

٣٩٩٧۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، إِلَى

(٣٩٩٧) عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ کی وصولی کے لیے بحرین کے علاقے میں بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ کی ان لوگوں کے ساتھ مصالحت ہو چکی تھی اور آپ نے علاء بن

الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: ((أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟)) قَالُوا: أَجَلْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ. فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ. وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَتَنَافَسُوهَا [كَمَا تَنَافَسُوهَا]. فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ)). [صحيح بخاري: ٣١٥٨؛ صحيح مسلم: ٢٩٦١ (٧٤٢٥)؛ سنن الترمذي: ٢٤٦٢۔]

الحضرمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر (حاکم) مقرر فرمایا تھا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر مدینہ منورہ پہنچے تو انصار کو ان کی آمد کی اطلاع مل گئی، انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (باجماعت) ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ آپ کے سامنے آئے۔ آپ نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیئے، پھر آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر پہنچ گئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تمہیں بشارت ہو اور خوشخبری کی امید رکھو۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقے کا قطعاً اندیشہ نہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ تم پر دنیا اس طرح فراخ کردی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کردی گئی تھی۔ پھر تم انہی کی طرح ایک دوسرے پر رشک (و حسد) کرنے لگو گے اور (یہ دولت) تمہیں بھی اس طرح ہلاک (وتباہ) کردے گی جس طرح انہیں تباہ کردیا تھا۔''

بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ.

باب: عورتوں کے فتنے کا بیان

٣٩٩٨۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَدَعُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ، مِنَ النِّسَاءِ)).

[صحيح بخاري: ٢٠٩٦؛ صحيح مسلم: ٢٧٤٠ (٦٩٤٥)؛ سنن الترمذي: ٢٧٨٠۔]

(٣٩٩٨) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں کوئی فتنہ نہیں چھوڑتا۔''

٣٩٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ

(٣٩٩٩) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے یہ اعلان کرتے ہیں کہ مردوں کے لیے عورتوں کی وجہ سے اور عورتوں کے لیے مردوں کی وجہ سے ہلاکت اور تباہی ہے۔''

صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. وَوَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ)). [**ضعيف جدًا**، مسند عبد بن حميد: ٩٦٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٥٩ خارجہ بن مصعب متروک ہے۔]

٤٠٠٠ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ خَطِيبًا. فَكَانَ فِيمَا قَالَ: **((إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ. أَلَا، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ))**. [**صحيح**، دیکھئے حدیث: (٢٨٧٣)]

(۴۰۰۰) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا، اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”یہ دنیا سرسبز اور شیریں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس دنیا میں خلیفہ بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ خبردار! دنیا (کے شر اور آزمائشوں) سے اور عورتوں (کے شر اور فتنے) سے بچو۔“

٤٠٠١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ. فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا، حَتَّى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّينَةَ، وَتَبَخْتَرْنَ فِي الْمَسَاجِدِ))**. [**ضعيف**، الضعيفة للالبانی: ٤٨٢١ داود بن مدرک مجہول اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔]

(۴۰۰۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں قبیلۂ مزینہ کی ایک خاتون زیب وزینت کیے اتراتی ہوئی مسجد میں آئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اپنی عورتوں کو زیب وزینت کر کے مسجد میں اترا کر چلنے سے منع کرو، کیونکہ بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب زیب وزینت کا لباس پہن کر مسجدوں میں اترا کر چلنا شروع کیا، تبھی اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔“

٤٠٠٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ [وَ] اسْمُهُ عُبَيْدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً، تُرِيدُ الْمَسْجِدَ. فَقَالَ: يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ تُرِيدِينَ؟ قَالَتْ: الْمَسْجِدَ. قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي

(۴۰۰۲) ابورهم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عبید بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک خاتون ملی جو خوشبو لگا کر مسجد جا رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اے جبار کی بندی! کدھر جا رہی ہو؟ اس نے کہا: مسجد۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے مسجد جانے کے لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، حَتَّى تَغْتَسِلَ)). [حسن صحيح، سنن ابي داود: ٤١٧٤؛ مسند حميدى: ٩٧١؛ مسند احمد: ٢/ ٢٤٦-]

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو خاتون خوشبو لگا کر مسجد کو جائے تو اس کی نماز اس وقت تک مقبول نہیں ہوتی جب تک وہ (اچھی طرح) غسل نہ کر لے۔''

٤٠٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ. فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ)). فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ، جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ. مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ)). قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ؟ قَالَ: ((أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ، فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّيْنِ)).

[صحيح مسلم: ٧٩ (٢٤١)؛ سنن ابي داود: ٤٦٧٩-]

(۴۰۰۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتو! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جہنم میں (مردوں کی نسبت) تمہاری تعداد زیادہ تھی۔'' ان میں سے ایک سمجھدار خاتون نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جہنم میں ہماری تعداد زیادہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ عقل وفہم اور دین میں کم تر ہونے کے باوجود کسی سمجھدار اور عقل مند آدمی پر تم سے زیادہ (کوئی چیز) غالب آتی ہو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! عقل وفہم اور دین میں کمتری کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے۔ یہ اس کی عقل وفہم کی کمی کی دلیل ہے۔ اور (حیض کے عارضے کی وجہ سے) کئی دن اور راتیں نماز ادا نہیں کرتی اور (اسی بنا پر) ماہ رمضان میں روزے نہیں رکھتی۔ یہ اس کے دین کا نقص (کمی) ہے۔''

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ.

باب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

٤٠٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَوْا، عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ)). [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٩٣؛

(۴۰۰۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''لوگو! تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، اس سے پہلے کہ تم دعائیں کرو اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں۔''

مسند احمد: ٦/ ١٥٩؛ ابن حبان: ٢٩٠۔ یہ روایت عاصم بن عمر (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٤٠٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (٥/ المائدة:١٠٥) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: ((إِنَّ النَّاسَ، إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُوْنَهُ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ)).

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ، مَرَّةً أُخْرَى: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ. [صحيح، سنن ابي داود: ٤٣٣٨؛ سنن الترمذي: ٢١٦٨؛ مسند احمد: ١/ ٥، ٧؛ ابن حبان: ٣٠٤۔]

(٤٠٠٥) قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''لوگو! تم قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ''ایمان والو! تم پر اپنی جانوں کو بچانا لازم ہے، جو گمراہ ہو گا وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جبکہ تم (خود) ہدایت پر ہو۔'' ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''لوگ جب برا کام ہوتا دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب کی گرفت میں لے لے۔'' ابو اسامہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری مرتبہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے امیر المومنین سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے الفاظ یوں بیان کیے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔

٤٠٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَآئِيلَ، لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ، فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْغَدُ، لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ أَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَخَلِيْطَهُ. فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ. وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْآنُ. فَقَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾))

(٥/ المائدة: ٧٨۔٨١)

(٤٠٠٦) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں برائیاں اس طرح در آئیں کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تو (ایک بار) اسے منع کرتا۔ پھر اگر دوسرے دن (اسے دوبارہ گناہ کرتے) دیکھتا تو وہ اس کا ہم نوالہ، ہم پیالہ اور ہمراز بننے سے باز نہ آتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو آپس میں ملا دیا اور ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن مجید نازل ہوا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَّكِئًا. فَجَلَسَ وَقَالَ: ((لَا. حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ، فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَمْلَاهُ عَلَيَّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. [ضعيف، سنن الترمذي: ٣٠٤٨ یہ ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ ''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داود اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی، کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے گزر جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو برے کاموں سے نہیں روکتے تھے۔ یہ بہت بری اور غلط روش تھی جسے انہوں نے اختیار کیا۔ آپ ان میں سے بہت سوں کو دیکھیں گے وہ ان لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جنہوں نے کفر کیا، البتہ ان کے لیے برا ہے وہ جو ان کے نفسوں نے آگے بھیجا، اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں، اور اگر وہ اللہ پر اور نبی پر اور (اس پر) جو اس کی طرف نازل کیا گیا ہے ایمان لاتے تو وہ ان (کافروں) کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے زیادہ لوگ فاسق ہیں۔'' ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر آپ (سیدھے ہو کر) بیٹھ گئے اور فرمایا: ''نہیں، (تم عذاب سے نہیں بچ سکتے) حتی کہ ظالم کے ہاتھ پکڑ لو اور اسے حق قبول کرنے پر مجبور کر دو۔'' امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث دوسری سند سے عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

٤٠٠٧۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: [حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ] بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَامَ خَطِيبًا. فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلَا، لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا، هَيْبَةُ النَّاسِ، أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ، إِذَا عَلِمَهُ)).

(۴۰۰۷) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے اس میں یہ بھی فرمایا: ''خبردار! جب کوئی شخص حق بات کو جانتا ہو تو لوگوں کا ڈر اسے (حق بات) کہنے سے نہ روکے۔''

قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ، فَهِبْنَا. [**صحيح**، دیکھیے حدیث: (۲۸۷۳) والصحيحة للالباني: ١٦٨۔]

ابو نضرہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث بیان کر کے ابو سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے تو بہت سی (غلط) چیزیں دیکھی ہیں، مگر (علم کے باوجود بتانے سے) ڈر گئے۔

٤٠٠٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحْقِرْ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((يَرَى أَمْرًا، لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشْيَةُ النَّاسِ. فَيَقُولُ: فَإِيَّايَ، كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى)). [ضعيف، مسند احمد: ٣/ ٤٠، ٤٧، ٧٣؛ مسند عبد بن حميد: ٩٧١ منقطع ہے، ابوالبختری نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔]

(۴۰۰۸) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے آپ کو (خود) ذلیل وحقیر نہ کرے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی آدمی اپنی تحقیر کیسے کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ کوئی ایسا (غلط) کام ہوتا دیکھے جس کے بارے میں بولنا (روکنا) اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازمی ہو، مگر وہ خاموش رہ جائے، (اس کا یہ عمل اپنی تحقیر کرنے کے مترادف ہے) اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے فرمائے گا: تو نے فلاں فلاں کام کے بارے میں غلط کاری کرنے والے کو کیوں نہیں روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے لوگوں کا ڈر تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر زیادہ حق یہ تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا (اور لوگوں کی پروا نہ کرتا)۔“

٤٠٠٩ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُغَيِّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ)). [مسند احمد: ٤/ ٣٦٦؛ ابن حبان: ٣٠٠۔ یہ روایت عبیداللہ بن جریر (مجہول الحال) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۰۰۹) جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس معاشرے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے، جبکہ وہ ان (گناہ کرنے والوں) سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہونے کے باوجود انہیں منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیج دیتا ہے۔“

٤٠١٠ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهَاجِرَةُ الْبَحْرِ، قَالَ: ((أَلَا تُحَدِّثُونِي بِأَعَاجِيبِ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ؟)) قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ، مَرَّتْ بِنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَابِينِهِمْ تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ. فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ. فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا. فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا، فَانْكَسَرَتْ

(۴۰۱۰) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین حبشہ کا قافلہ سمندر کا سفر طے کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے حبشہ میں جو عجیب (وخاص) باتیں دیکھیں وہ مجھے نہیں بتاؤ گے؟“ ان میں سے بعض نوجوانوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ ایک دفعہ ہم بیٹھے تھے کہ ان کے راہبوں میں سے ایک بوڑھی راہبہ اپنے سر پر پانی کا گھڑا اٹھائے ایک نوجوان کے پاس سے گزری۔ اس نوجوان نے اپنا ایک ہاتھ اس راہبہ کے کندھوں کے درمیان رکھ کر اسے دھکا دے دیا، وہ گھٹنوں کے بل جا گری

قُلَّتُهَا. فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: سَوْفَ تَعْلَمُ، يَا غُدَرُ إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِيْنَ، وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدِيْ وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِيْ وَأَمْرُكَ، عِنْدَهُ غَدًا.

قَالَ: يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَتْ. صَدَقَتْ. **كَيْفَ يُقَدِّسُ اللّٰهُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِضَعِيفِهِمْ مِنْ شَدِيْدِهِمْ**)). [مسند ابي يعلى: ٢٠٠٣؛ ابن حبان: ٥٠٥٨ یہ روایت ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

اور اس کا گھڑا ٹوٹ گیا۔ جب وہ اٹھی اور اس نوجوان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی: اے مکار! عنقریب جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کرسی رکھے گا اور سب پہلو اور پچھلوں کو جمع کرے گا اور انسانوں کے ہاتھ پاؤں بول کر ان کے ذریعے کیے گئے اعمال کی گواہی دیں گے تب تجھے پتہ چلے گا اور تو جان لے گا کہ اللہ کے ہاں میرا اور تیرا معاملہ کیسے طے ہوتا ہے؟ (یعنی ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کیسا فیصلہ فرماتا ہے؟)

راوی کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا: اس نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ اس قوم (معاشرے) کو کیسے معاف کرے جس میں کمزوروں کو طاقت ور سے حق نہیں دلوایا جاتا۔''

٤٠١١ـ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُصْعَبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، [قَالَا:] حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَفْضَلُ الْجِهَادِ، كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٣٤٤؛ سنن الترمذي: ٢١٧٤؛ الصحيحة للالباني: ٤٩١۔]

(٤٠١١) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے۔''

٤٠١٢ـ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُوْلَى. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ. فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ. قَالَ: ((**أَيْنَ السَّائِلُ؟**)) قَالَ: أَنَا. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((**كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِيْ سُلْطَانٍ جَائِرٍ**)). [**حسن صحيح**، مسند

(٤٠١٢) ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک آدمی (حج کے موقع پر) جمرہ اولیٰ کے قریب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ اس کا سوال سن کر خاموش رہے۔ جب آپ نے دوسرے جمرہ کی رمی کی تو اس نے (دوبارہ) سوال کیا۔ آپ (پھر بھی) خاموش رہے۔ جب آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر سواری پر سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: ''وہ سائل کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جابر حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد

احمد: ٥/ ٢٥١، ٢٥٦؛ الصحيحة: ٤٩١۔]

٤٠١٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ. فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ: أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ. وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا. فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ، فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَبِقَلْبِهِ. وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث: (١٢٨٥)]

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ (٥/ المائدة: ١٠٥)

٤٠١٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ، قُلْتُ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (٥/ المائدة: ١٠٥) قَالَ: سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا. سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ. وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ، فَعَلَيْكَ خُوَيْصَّةَ

ہے۔"

(۴۰۱۳) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عید کے دن مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن الحکم نے خطبہ دینے کے لیے منبر منگوا کر عید گاہ میں رکھوایا اور نماز عید سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا۔ تو ایک آدمی نے کہا: اے مروان! تم نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے۔ تم نے عید کے دن عید گاہ میں منبر رکھوایا ہے، حالانکہ اس سے پہلے ایسے نہیں ہوتا تھا، اور تم نماز سے پہلے خطبہ شروع کر رہے ہو، جبکہ اس کے ساتھ ابتدا نہیں ہوتی تھی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس آدمی نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "تم میں سے جو آدمی برائی کو دیکھے اگر وہ اسے ہاتھ سے روک سکتا ہو تو اسے ہاتھ (طاقت) سے روکے۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے (اس کی برائی اور شناعت کو واضح کرے) اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اے ایمان والو! اپنی جانوں کو بچاؤ۔" کی تفسیر

(۴۰۱۴) ابوامیہ شعبانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ کا اس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا: کونسی آیت؟ میں نے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ "ایمان والو! تم اپنی فکر کرو۔ اگر تم راہِ راست پر ہو تو کسی دوسرے کی غلط روی کا تمہیں کوئی نقصان نہیں۔" انہوں نے فرمایا: تم نے یہ ایسے آدمی سے دریافت کیا ہے جسے اس کے متعلق واقعی علم ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا: "(اس کا وہ مفہوم نہیں جو تم ظاہری طور پر سمجھے ہو) بلکہ (اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ) تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو حتی کہ جب

نَفْسِكَ. وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، صَبْرٌ فِيهِنَّ عَلَى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ. لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ بِمِثْلِهِ)). [سنن ابي داود: ٤٣٤١؛ سنن الترمذي: ٣٠٥٨؛ خلق افعال العباد للبخاري: ١٥٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٢٢؛ ابن حبان: ٣٨٥ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ عمرو بن بن جاریہ حسن الحدیث راوی ہیں، نیز دیکھئے الصحیحہ للالبانی (٤٩٤، ٩٥٧)]

تم دیکھو کہ حرص و بخل کی اتباع ہونے لگی ہے، لوگ نفسانی خواہشات کے درپے ہیں، دنیا کو ترجیح دیتے ہیں، (اور آخرت کی طرف سے غافل ہیں) اور ہر رائے والا اپنی رائے کو ترجیح دیتا ہے اور تجھے ایسی صورت حال کا سامنا ہو کہ تم میں اس کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ ہو تو تم اپنی جان کی فکر کرنا اور عامۃ الناس کی فکر چھوڑ دینا (ایسے حالات میں دوسروں کی گمراہی اور غلط روی تمہارے لیے مضر نہیں ہوگی) کیونکہ اس کے بعد صبر کے دن آجائیں گے اس زمانے میں صبر کرنا (اور حق پر استقامت) اس طرح دشوار ہو جائے گی جس طرح آگ کے انگارے کو مٹھی میں لینا۔ ایسے ماحول اور معاشرے میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔''

٤٠١٥ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى نَتْرُكُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: ((إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَنَا؟ قَالَ: ((الْمُلْكُ فِي صِغَارِكُمْ، وَالْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُذَالَتِكُمْ)).

قَالَ زَيْدٌ: تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَالْعِلْمُ فِي رُذَالَتِكُمْ)) إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفُسَّاقِ. [مسند احمد: ٣/ ١٨٧؛ مشكل الآثار للطحاوی: ٣٣٥٠ یہ حدیث حسن ہے، مکحول مدلس نہیں ہیں۔]

(٤٠١٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کن حالات میں ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کی رخصت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم لوگوں میں وہ (عیوب ونقائص) ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلی قوموں میں ظاہر ہوئے تھے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سے پہلی اقوام میں کیا ظاہر ہوا تھا؟ آپ نے فرمایا: کم عمر (یا کم عقل) لوگوں کا برسر اقتدار آجانا، بڑی عمر والوں میں بے حیائی (اور بدکاری عام ہونا) اور بدترین لوگوں میں علم کا آجانا۔ زید بن یحییٰ بن عبید خزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی ﷺ کے ارشاد: ''بدترین لوگوں میں علم آجانے'' کی تفسیر میں کہا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم فاسقوں میں ہوگا (جو علم کی نہ تو قدر کریں گے اور نہ اس پر عمل)۔

٤٠١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ

(٤٠١٦) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل یا رسوا کرے۔'' صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ)) [قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟] قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ، لِمَا لَا يُطِيْقُهُ)). [سنن الترمذي: ٢٢٥٤؛ مسند احمد: ٥/ ٤٠٥ یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایسی آزمائش میں نہ پڑے جسے برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔''

٤٠١٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَبُوْ طُوَالَةَ: حَدَّثَنَا نَهَارٌ الْعَبْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. حَتَّى يَقُوْلَ: مَا مَنَعَكَ، إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ، أَنْ تُنْكِرَهُ؟ فَإِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ، قَالَ: يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ، وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ)). [**صحيح**، مسند حميدى: ٧٣٩؛ مسند احمد: ٣/ ٢٧، ٢٩؛ ابن حبان: ٧٣٦٨؛ الصحيحه للالباني: ٩٢٩۔]

(۴۰۱۷) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے اس کا حساب لیتے ہوئے یہ بھی پوچھے گا کہ جب تو نے برائی ہوتے دیکھی تو لوگوں کو اس سے منع کیوں نہ کیا؟ پھر (خود ہی) اللہ تعالیٰ بندے کو اس کا جواب سکھا دے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے تیری بخشش اور مغفرت کی امید تھی اور مجھے لوگوں سے ڈر لگتا تھا۔''

بَابُ الْعُقُوْبَاتِ.

باب: سزاؤں کا بیان

٤٠١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ. فَإِذَا أَخَذَهُ، لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾. (١١/ هود: ١٠٢)

[صحيح بخاري: ٤٦٨٦؛ صحيح مسلم: ٢٥٨٣ (٦٥٨١)؛ سنن الترمذي: ٣١١٠۔]

(۴۰۱۸) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو (اس کے ظلم کے باوجود) ڈھیل دیتا ہے، پھر جب وہ اس کی گرفت کرتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ ''اور تیرا رب جب ظالموں کی کسی بستی کی گرفت کرتا ہے تو پھر اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے۔''

٤٠١٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَبُوْ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ

(۴۰۱۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ:
لَمْ [تَظْهَرْ] الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا . وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.
وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا.
وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ)). [**حسن**، حلية الاولياء: ٨/ ٣٣٣، ٣٣٤؛ الصحيحه: ١٠٦]

سزا ضرور ملے گی) اور میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو۔ (۱) جب کوئی معاشرہ بے حیائی اور برائی کے کام علانیہ کرنے لگے تو ان میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں درآتی ہیں جوان کے (اسلاف) بزرگوں میں نہیں تھیں، (۲) اور جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں تو انہیں قحط، معاشی بدحالی اور حکمرانوں کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے، (۳) اور جب وہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر زمین پر جانور نہ ہوں ان پر کبھی بارش نہ برسے، (۴) اور جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان توڑتے ہیں تو ان پر ان کے غیر میں سے دشمن کو مسلّط کر دیا جاتا ہے جو ان کی جمع پونجی لوٹ لے جاتے ہیں، (۵) اور جب ان کے حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو (قانون) اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے، اسے عملاً اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں آپس کی لڑائی میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

٤٠٢٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٦٨٨؛ مسند احمد: ٥/ ٣٤٢؛ ابن حبان: ١٣٨٤]

(۴۰۲۰) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے لوگ شراب کا نام تبدیل کر کے شراب نوشی کریں گے۔ اور ان کے سروں پر (یعنی ان کے رُو برُو) موسیقی کے آلات بجائے جائیں گے۔ اور گانے والیاں ان کے سامنے گائیں گی۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان کی شکلیں مسخ کر کے ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔''

٤٠٢١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

(۴۰۲۱) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے (آیت): ﴿يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾ ''اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت

((يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ)) قَالَ: ((دَوَابُّ الْأَرْضِ)). [ضعيف الاسناد، تفسير ابن ابي حاتم: ١٤٤٤ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔]

بھیجتے ہیں۔'' کے بارے میں فرمایا: ''(تمام لعنت کرنے والوں سے مراد) زمین کے چوپائے (جاندار) ہیں۔''

٤٠٢٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ. وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ)).

[یہ روایت ضعیف ہے، دیکھئے حدیث: ۹۰]

(۴۰۲۲) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف نیکی ہی انسان کی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور صرف دعا ہی تقدیر کو بدل سکتی ہے اور انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو (بعض اوقات) اس کی پاداش میں اسے رزق (اور اللہ تعالیٰ کی رحمت) سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''

بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ.

باب: مصائب پر صبر کرنے کا بیان

٤٠٢٣۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ. يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ. فَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ، وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ)). [حسن صحيح، السنن الكبرى للنسائي: ٧٤٨١؛ مسند الطيالسي: ٢١٥؛ الصحيحه: ١٤٣۔]

(۴۰۲۳) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کن پر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''انبیاء پر، پھر جو درجے میں ان سے کم تر ہیں، پھر ان کے بعد جو ان سے بھی کم تر ہیں۔ بندے کی آزمائش اس کے دین کے حساب سے ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں پختہ اور مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر اس کا ایمان نرم (کمزور) ہو تو اس کی آزمائش اسی حساب سے ہوتی ہے۔ بندے پر مسلسل آزمائشیں آتی رہتی ہیں حتی کہ وہ اسے ایسا کر دیتی ہیں کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

٤٠٢٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يُوْعَكُ. فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ، فَوْقَ اللِّحَافِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

(۴۰۲۴) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کو بخار تھا اور میں آپ کی خدمت میں (عیادت کے لیے) حاضر ہوا۔ میں نے لحاف کے اوپر سے آپ پر ہاتھ رکھا تو میرے ہاتھوں کو حرارت محسوس ہوئی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کتنا تیز بخار ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہم انبیاء کا (معاملہ) ایسا ہی ہوتا ہے، ہم پر آزمائش بھی زیادہ آتی ہے اور اجر بھی زیادہ

أَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ: ((إِنَّا كَذٰلِكَ. يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الصَّالِحُونَ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ، حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُهُمْ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيهَا، وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ)). [صحيح، مسند ابي يعلى: ١٠٤٥؛ الادب المفرد للبخاري: ٥١٠؛ شرح مشكل الآثار: ٢٢١٠؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٠٧؛ الصحيحه: ١٤٤-]

ملتا ہے۔'' میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کن کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''انبیاء کی۔'' میں نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! ان کے بعد کن کی؟ آپ نے فرمایا: ''صالحین (نیکوکاروں) کی۔ انہیں فقر و تنگ دستی کے ذریعے سے اس حد تک آزمایا جاتا تھا کہ (بعض اوقات) ان میں سے بعض کو صرف ایک ہی چادر میسّر ہوتی تھی جسے وہ اپنے جسم پر لپیٹ لیتا تھا اور وہ آزمائش آنے پر یوں خوش ہوتے تھے جس طرح تم راحت ملنے پر خوش ہوتے ہو۔''

٤٠٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ((ضَرَبَهُ قَوْمُهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)). [صحيح بخاري: ٣٤٧٧، ٦٩٢٩؛ صحيح مسلم: ١٧٩١ (٤٦٤٦)]

(۴۰۲۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے (کہ اب بھی وہ منظر یوں میرے سامنے ہے) گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں اور آپ اللہ کے انبیاء میں سے کسی نبی کے متعلق بیان فرما رہے ہیں: ''انہیں ان کی قوم نے مارا پیٹا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے تھے: اے میرے رب! میری قوم کو معاف کر دے، یہ بے سمجھ ہیں۔''

٤٠٢٦- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ (٢/ البقرة: ٢٦٠) وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ. وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ)). [صحيح بخاري: ٤٥٣٧؛ صحيح مسلم: ١٥١ (٣٨٢)]

(۴۰۲۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جب انہوں نے فرمایا تھا: ﴿رَبِّ اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِی﴾ ''اے میرے رب! مجھے دکھا دے تو مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ نے فرمایا: کیا تو ایمان نہیں لایا؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں۔'' اور اللہ تعالیٰ رحم فرمائے لوط علیہ السلام پر کہ وہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ کی تمنا کر رہے تھے۔ اور اگر میں یوسف علیہ السلام کی طرح طویل عرصے تک جیل میں رہا ہوتا (اور مجھے باہر جانے کے لیے کوئی بلانے آتا) تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔''

٤٠٢٧۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ. وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَشُجَّ، فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ؟)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾. (٣/ آل عمران:١٢٨)

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٠٠٢، ٣٠٠٣؛ مسند احمد: ٣/ ٩٩؛ ابن حبان: ٦٥٧٤؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٣١٩۔]

(۴۰۲۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ احد میں جب نبی ﷺ کا سامنے والا دانت شہید ہوا اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور خون آپ کے رخ انور پر بہنے لگا تو آپ اپنے چہرہ اقدس سے خون پونچھتے ہوئے فرما رہے تھے: ''وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کر دیا، حالانکہ وہ تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا۔'' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ ''اے نبی! (سب قدرتوں کا مالک صرف اللہ ہے) آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔''

٤٠٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامِ، ذَاتَ يَوْمٍ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، قَدْ خُضِّبَ بِالدِّمَاءِ، قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ. فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: ((فَعَلَ بِي هَؤُلَاءِ، وَفَعَلُوا)) قَالَ: أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً؟ قَالَ: ((نَعَمْ. أَرِنِي)) فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي. قَالَ: ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ. فَدَعَاهَا. فَجَاءَتْ تَمْشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: قُلْ لَهَا فَلْتَرْجِعْ. فَقَالَ لَهَا. فَرَجَعَتْ، حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَسْبِي)).

[مسند احمد: ٣/ ١١٣؛ سنن الدارمي: ٢٣؛ مسند ابي يعلى: ٣٦٨٥ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۰۲۸) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ غمگین بیٹھے تھے۔ مکہ کے بعض شریر لوگوں نے آپ پر خشت زنی کر کے لہولہان کر دیا تھا۔ کہ جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے اور پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟'' جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ پسند کریں تو میں آپ کو ایک نشانی دکھلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں دکھلاؤ۔'' جبریل علیہ السلام نے وادی کی دوسری جانب ایک درخت کو دیکھ کر کہا: آپ اس درخت کو اپنی طرف بلائیں۔ آپ نے اسے آواز دی تو وہ درخت چل کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اب آپ اسے واپس جانے کا حکم دیں۔ آپ نے اسے فرمایا تو وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے یہی کافی ہے۔''

٤٠٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحْصُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ

(۴۰۲۹) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے وہ لوگ شمار کر دو، جو کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری تعداد چھ سے سات سو کے درمیان ہے۔ کیا آپ کو ہمارے بارے

اللَّهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا، وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ إِلَى السَّبْعِمِائَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا**)).

قَالَ: فَابْتُلِينَا، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا. [صحيح بخاري: ٣٠٦٠؛ صحيح مسلم: ١٤٩ (٣٧٧)]

میں کوئی اندیشہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نہیں جانتے۔ ہوسکتا ہے تم پر کوئی آزمائش ہی آپڑے۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعد میں ہم پر ایسے دن بھی آئے کہ ہم میں سے ہر ایک چھپ کر (اور پوشیدہ طور پر) نمازیں ادا کرتا تھا۔

٤٠٣٠ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً. فَقَالَ: ((يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ؟ قَالَ: هَذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا وَزَوْجِهَا. قَالَ: وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَ مَمَرُّهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ، فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ، زَوَّجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً، فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ، وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا، وَكَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ، فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى، فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا، فَكَتَمَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى. فَانْطَلَقَ هَارِبًا. حَتَّى أَتَى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ، فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَحْتَطِبَانِ. فَرَأَيَاهُ. فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا وَأَفْشَى الْآخَرُ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ. فَقِيلَ: وَمَنْ رَآهُ مَعَكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ. فَسُئِلَ فَكَتَمَ. وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ. قَالَ: فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْكَاتِمَةَ. فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشُطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ، إِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ. فَقَالَتْ: تَعِسَ فِرْعَوْنُ فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا. وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ. فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا، عَنْ دِينِهِمَا.

(۴۰۳۰) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ نے کو معراج ہوئی تو (دورانِ سفر ایک مقام پر) آپ نے بہت عمدہ خوشبو محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: ''جبریل! یہ کتنی عمدہ خوشبو ہے؟'' انہوں نے فرمایا: یہ خوشبو ماشطہ، اس کے دو بیٹوں اور اس کے شوہر کی قبروں سے آرہی ہے۔ انہوں نے (مزید) فرمایا: خضر علیہ السلام بنی اسرائیل کے معزز لوگوں میں سے تھے۔ وہ ایک راہب کے پاس سے گزرتے جو اپنے صومعہ (عبادت خانے) میں ہوتا تھا، وہ انہیں دیکھتا تو انہیں اسلام کی تعلیم دیتا۔ خضر علیہ السلام جب بلوغت کی عمر کو پہنچے تو ان کے والد نے ایک خاتون سے ان کی شادی کر دی۔ خضر علیہ السلام نے بھی اسے اسلام کی تعلیم دی اور اس سے پختہ عہد لیا کہ وہ اس کے بارے میں کسی سے کچھ ذکر نہیں کرے گی، وہ (خضر) عورتوں کے قریب نہیں جاتے تھے (یعنی ان سے مقاربت نہیں کرتے تھے) انہوں نے اسے (اپنی بیوی کو) طلاق دے دی۔ پھر ان کے والد نے ان کی دوسری شادی کرا دی، انہوں نے اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ وہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی۔ ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے تو اس بات کو پوشیدہ رکھا مگر دوسری نے ظاہر کر دیا۔ (راز فاش ہونے پر) خضر علیہ السلام اپنے علاقے سے دور کسی دوسرے علاقے میں چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ ایک سمندری جزیرے میں جا پہنچے۔ دو آدمی ایندھن کی تلاش میں اس جزیرے میں پہنچ،

فَأَبَيَا. فَقَالَ: إِنِّي قَاتِلُكُمَا. فَقَالَا: إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا، إِنْ قَتَلْتَنَا، أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ. فَفَعَلَ)). فَلَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً. فَسَأَلَ جِبْرِيلَ، فَأَخْبَرَهُ. [**ضعيف الاسناد**، مسند الشاميين للطبراني: ٤/ ٦١، رقم: ٢٧٣٣؛ اعتلال القلوب للخرائطي: ٦٨٨ سعید بن بشیر ضعیف راوی ہے۔]

گئے۔ انہوں نے خضر کو دیکھا (اور پہچان) لیا۔ ان دونوں میں سے ایک نے تو اس بات کو مخفی رکھا جبکہ دوسرے نے اس کا اظہار کر دیا۔ اس نے آ کر کہا: میں نے خضر کو دیکھا ہے۔ اس سے پوچھا گیا: تمہارے ساتھ اور کس نے اسے دیکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں آدمی نے۔ اس (دوسرے) سے پوچھا گیا تو اس نے اسے پوشیدہ ہی رکھا۔ ان کے ہاں یہ قانون تھا کہ جھوٹ بولنے والے کو قتل کر دیا جائے۔ اس (چھپانے والے) نے چھپانے والی (مطلقہ) عورت سے شادی کر لی۔ وہ خاتون ایک دفعہ فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی (اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر) گر گئی اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا فرعون کا ستیاناس ہو۔ اس نے یہ بات اپنے باپ (فرعون) سے کہہ دی۔ اس عورت کے دو بیٹے اور ایک شوہر تھا۔ فرعون نے انہیں بلوا لیا۔ اس نے اس خاتون اور اس کے شوہر کو ورغلایا تاکہ وہ اپنا دین چھوڑ دیں۔ انہوں نے (دین ترک کرنے سے) انکار کر دیا۔ فرعون نے کہا: میں تم دونوں کو قتل کر دوں گا۔ ان دونوں نے کہا: اگر تم ہمیں قتل کرنا چاہتے ہو تو بے شک قتل کر دو، البتہ یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک جگہ اکٹھے دفن کرنا، اس نے ایسا ہی کیا۔'' جب نبی ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ کو نہایت عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے یہ ساری بات آپ کو بتا دی۔

٤٠٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ. وَإِنَّ اللَّهَ، إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ. فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا. وَمَنْ سَخِطَ، فَلَهُ السُّخْطُ)). [سنن الترمذي: ٢٣٩٦، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ یزید بن ابی حبیب کی سعد بن سنان سے روایت منکر ہوتی ہے۔]

(۴۰۳۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آزمائش جس قدر بڑی ہو اس کا اجر اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے انہیں کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ جو آدمی اس حال میں راضی رہے، اسے خوشنودی ملتی ہے اور جو ناراض ہو، اسے ناراضی ملتی ہے۔''

٤٠٣٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٥٠٧؛ مسند احمد: ٢/ ٤٣؛ الادب المفرد للبخاري: ٣٨٨ـ]

(۴۰۳۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مومن (گوشہ نشینی اختیار کرنے کی بجائے) لوگوں کے ساتھ مل جُل کر رہتا اور ان کی طرف سے دی جانے والی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے، اسے اس مومن کی نسبت زیادہ اجر ملے گا جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتا اور ان کی طرف سے دی جانے والی ایذاؤں پر صبر نہیں کرتا۔''

٤٠٣٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**ثَلَاثٌ. مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ. وَقَالَ: بُنْدَارٌ: حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ:**
مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ، لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ.
وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا.
وَمَنْ كَانَ [أَنْ] يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ)). [صحيح بخاري: ٢١، ٦٠٤١؛ صحيح مسلم: ٤٣ (١٦٦)]

(۴۰۳۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین صفات جس آدمی میں ہوں اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''اس نے ایمان کی مٹھاس پالی۔ جو آدمی کسی دوسرے آدمی سے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرے، جس آدمی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ باقی سب سے بڑھ کر محبت ہو، جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے نجات دے دی۔ اب اسے کفر میں واپس جانے کی نسبت آگ میں جل جانا زیادہ محبوب ہو۔''

٤٠٣٤ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، [قَالَا]: حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ، أَنْ: ((**لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ. وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً، مُتَعَمِّدًا. فَمَنْ تَرَكَهَا، مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ**)).

(۴۰۳۴) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے خلیل (محمد) ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا خواہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور آگ میں جلا دیا جائے، جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک نہ کرنا، کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا، اس سے (اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا) ذمہ جاتا رہا اور شراب نہ پینا، کیونکہ وہ ہر برائی (گناہ) کی جڑ ہے۔''

[حسن، دیکھئے حدیث:۳۳۷۱]

بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ.

باب: زمانے کی سختی کا بیان

۴۰۳۵۔ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحَبِيُّ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ)).

[**صحيح**، كتاب الزهد لابن المبارك: ٥٩٦؛ مسند احمد: ٤/ ٩٤؛ مسند عبد بن حميد: ٤١٤؛ ابن حبان: ٦٩٠۔]

(۴۰۳۵) معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''دنیا میں صرف آزمائش اور فتنے ہی باقی رہ گئے ہیں۔''

۴۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ. يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ. وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ. وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ)).

[مسند احمد: ٢/ ٢٩١؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٦٥، ٥١٢، یہ روایت عبدالملک بن قدامہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: مسند احمد(٢/ ٣٣٨ ح٨٤٥٩) و سنده حسن۔]

(۴۰۳۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب لوگوں پر ایسے سال آئیں گے جو دھوکے سے بھرپور ہوں گے، اس زمانے میں جھوٹوں کو سچا اور سچ بولنے والوں کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔ خائن (بددیانت) کو دیانت دار اور دیانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور رویبضہ قسم کے آدمی باتیں کریں گے۔ دریافت کیا گیا کہ ''رویبضہ'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نااہل (حقیر) شخص لوگوں کے معاملات میں رائے دے گا۔''

۴۰۳۷۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِسْمَعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ. وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ. إِلَّا الْبَلَاءُ)). [صحيح مسلم: ١٥٧ (٧٣٠٢)]

(۴۰۳۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی حتی کہ (ایسے حالات نہ پیدا ہو جائیں کہ) آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس کے اوپر لیٹ جائے گا اور کہے گا: کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا۔ وہ نیکی اور دین داری کی وجہ سے یہ بات نہیں کہے گا بلکہ مشکلات وآزمائش کی وجہ سے (ایسی تمنا) کرے گا۔''

٤٠٣٨ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، يَعْنِي مَوْلَى مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ. فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ. فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ)).[المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٣٤؛ الصحيحه: ١٧٨١ ، یہ روایت امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۰۳۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے اچھے لوگوں کو چن کر اس طرح اٹھا لیا جائے گا جیسے ردی کھجوروں میں سے عمدہ کھجوروں کو چن لیا جاتا ہے۔ دنیا سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے لہٰذا اگر ہو سکے تو تم مر جانا۔“

٤٠٣٩ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً. وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا. وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ. وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ)). [ضعيف جدا، المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٤١؛ الضعيفة، تحت الحديث: ۷۷ محمد بن خالد الجندی مجہول اور حسن بصری مدلس ہیں، اس کے علاوہ بھی علت ہے۔]

(۴۰۳۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حالات دن بدن سخت ہوتے چلے جائیں گے، دنیا کو اِدبار (زوال) آتا جائے گا اور لوگوں میں بخل بڑھتا جائے گا۔ قیامت صرف انتہائی برے لوگوں پر قائم ہوگی۔ اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی مہدی ہیں۔“

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ.

باب: علاماتِ قیامت کا بیان

٤٠٤٠ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ، كَهَاتَيْنِ)) وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ. [صحيح بخاري: ٦٥٠٥؛ ابن حبان: ٦٦٤١ـ]

(۴۰۴۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو جوڑتے ہوئے فرمایا: ”مجھے قیامت کے ساتھ اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔“

٤٠٤١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: اطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ

(۴۰۴۱) حذیفہ بن اَسید غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم ایک دن بیٹھے قیامت کی باتیں کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے بالا خانے سے جھانک کر ہماری طرف دیکھا، پھر فرمایا: ”جب تک دس

غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ . فَقَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتٍ: الدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا)). [صحيح مسلم: ۲۹۰۱ (۷۲۸۵)؛ سنن ابي داود: ۴۳۱۱؛ سنن الترمذي: ۲۱۸۳۔]

(بڑی بڑی) نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، اس وقت تک قیامت بپا نہیں ہوگی دجّال، دھواں، اور سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا۔"

۴۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَهُوَ فِيْ خِبَاءٍ مِنْ أَدَمٍ. فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْخِبَاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((ادْخُلْ يَا عَوْفُ)) فَقُلْتُ: بِكُلِّي؟ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ: ((بِكُلِّكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي)) قَالَ: فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِيْدَةً. فَقَالَ: ((قُلْ: إِحْدَى، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ. ثُمَّ دَاءٌ يَظْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهِدُ اللَّهُ بِهِ ذَرَارِيَّكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ، وَيُزَكِّي بِهِ أَعْمَالَكُمْ. ثُمَّ تَكُوْنُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ. حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَيَظَلَّ سَاخِطًا. وَفِتْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ. لَا يَبْقَى بَيْتُ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ. ثُمَّ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ. فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ. فَيَسِيْرُوْنَ إِلَيْكُمْ فِيْ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا)).

[صحيح بخاري: ۳۱۷۶؛ سنن ابي داود: ۵۰۰۰۔]

(۴۰۴۲) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ تبوک کے دوران میں رسول اللہ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں آ کر خیمے کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: "عوف! اندر داخل ہو جاؤ۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سارا ہی آ جاؤں؟ آپ نے فرمایا: "سارے ہی آ جاؤ، پھر فرمایا: قیامت سے پہلے چھ امور پیش آئیں گے، انہیں یاد رکھنا۔ ان میں سے ایک میری وفات ہے۔" عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے یہ سن کر (مجھے جھرجھری آئی) اور مجھ میں بولنے کی کچھ سکت ہی نہ رہی۔ آپ نے فرمایا: "کہو، ایک یعنی یہ ان چھ میں سے ایک ہے۔ بیت المقدس کی فتح۔ پھر تمہارے اندر ایک ایسی بیماری پھیلے گی جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو شہادت کا درجہ دے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کر دے گا۔ پھر تمہارے اندر مال ودولت کی فراوانی ہو جائے گی اور اس کے باوجود حرص اس قدر ہوگا کہ کسی کو بغیر محنت ومشقت کے سو دینار دیئے جائیں گے تب بھی وہ ناراض ہی رہے گا۔ اور تمہارے درمیان ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ کوئی گھر ایسا نہیں ہوگا جس میں وہ داخل نہ ہو پھر تمہارے اور بنو اصفر (رومیوں) کے مابین مصالحت ہوگی اور وہ تمہارے ساتھ دغا کریں گے اور اسّی جھنڈوں کے ماتحت ہو کر تم پر حملہ آور ہوں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔"

۴۰۴۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ

(۴۰۴۳) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک بپا نہیں ہوگی حتی کہ تم اپنے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوْا بِأَسْيَافِكُمْ. وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)). [سنن الترمذي: ٢١٧٠؛ مسند احمد: ٥/ ٣٨٩ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ عبداللہ الانصاری حسن الحدیث راوی ہیں۔]

امام (حاکم) کو قتل کرو گے اور تلواروں سے آپس میں لڑائیاں کرو گے اور بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہو جائیں گے۔"

٤٠٤٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ .كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَلٰكِنْ سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُوْسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ)) فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةَ . (٣١/ لقمان:٣٤) [صحيح، دیکھیے حدیث: ٦٤]

(٤٠٤٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: "اس بارے میں مسئول (جس سے یہ بات پوچھی جا رہی ہے) سائل (یعنی پوچھنے والے) سے زیادہ علم نہیں رکھتا، البتہ میں تمہیں اس کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی، تو یہ قیامت کی علامت ہوگی۔ اور (اسی طرح) جب ننگے جسم والے، لوگوں کے سربراہ ہو جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔ اور جب بکریوں کے چرواہے عمارتوں کی تعمیر میں حد سے تجاوز کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی علامت ہے۔ وقوع قیامت کا حتمی علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ قیامت کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے؟ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا؟ نہ کسی کو یہ علم ہے کہ اسے موت کہاں آئے گی؟ بلاشبہ اللہ خوب جاننے والا خوب خبردار ہے۔"

٤٠٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي. سَمِعْتُهُ مِنْهُ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ، وَيَبْقَى النِّسَاءُ. حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً، قَيِّمٌ وَاحِدٌ)). [صحيح بخاري: ٨١؛ صحيح مسلم: ٢٦٧١ (٦٧٨٦)؛ سنن الترمذي: ٢٢٠٥-]

(۴۰۴۵) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ہے۔ میرے بعد کوئی شخص تمہیں یہ حدیث نہیں سنائے گا۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا: ''قیامت کی بعض نشانیاں یہ ہیں: علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت (بے علمی اور بے دینی) عام ہو جائے گی، بدکاری (فحاشی) بھی عام ہو گی۔ شراب نوشی (بکثرت) ہوگی۔ مردوں کی تعداد بہت کم رہ جائے گی اور عورتیں اس قدر زیادہ ہوں گی کہ پچاس عورتوں کا منتظم اور خبر گیری کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔''

٤٠٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ. فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ. فَيُقْتَلُ، مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ، تِسْعَةٌ)). [مسند احمد: ٢/ ٢٦١؛ ابن حبان: ٦٦٩٢ یہ روایت، حدیثِ صحیح مسلم (٢٨٩٤/ ٧٢٧٢) کی مخالفت کی وجہ سے شاذ ہے۔]

(۴۰۴۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک بپا نہیں ہو گی حتی کہ دریائے فرات (اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا اور اس) سے سونے کا ایک پہاڑ نمودار نہ ہو جائے۔ سونے کو حاصل کرنے کی خاطر لوگوں کے درمیان لڑائیاں ہوں گی اور ہر دس میں سے نو آدمی مارے جائیں گے۔''

٤٠٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفِيضَ الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الْقَتْلُ. الْقَتْلُ. الْقَتْلُ)) ثَلَاثًا. [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٥٧-]

(۴۰۴۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت بپا نہیں ہو گی حتی کہ دولت عام ہو جائے گی۔ فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت زیادہ ہوگا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے تین بار فرمایا: ''قتل، قتل، قتل۔''

بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ.

باب: قرآن اور علم کے اٹھ جانے کا بیان

٤٠٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ:

(۴۰۴۸) زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے گفتگو

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: ((ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ. أَوَلَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ، لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٦٠؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٥؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٥٩٠]

کے دوران میں کسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ اس وقت رونما ہوگی جب علم اٹھ جائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا، جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بیٹوں (اولادوں) کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں (اولادوں) کو پڑھائیں گے۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ''زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے، میں تو تمہیں مدینے کا سب سے سمجھ دار آدمی خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ (یقیناً وہ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں مگر) ان میں موجود حکم پر عمل نہیں کرتے۔''

٤٠٤٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ. حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ. وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ، عَزَّ وَجَلَّ، فِي لَيْلَةٍ. فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ. وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ. يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَنَحْنُ نَقُولُهَا)) فَقَالَ لَهُ صِلَةُ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ. ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا. كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ. ثَلَاثًا. [المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٣ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابو معاویہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٤٠٤٩) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام پرانا (ختم) ہوتا چلا جائے گا جیسے کپڑا پرانا ہونے پر اس کے نقوش مٹ جاتے ہیں حتی کہ لوگوں کو یہ بھی علم نہ ہوگا کہ روزے کیا ہوتے ہیں، نماز کیا چیز ہے، قربانی یا صدقہ کیا ہوتا ہے اور ایک ہی رات میں اللہ عزوجل کی کتاب کو اٹھا لیا جائے گا اور زمین پر اس کی ایک بھی آیت باقی نہ رہے گی۔ لوگوں میں کچھ عمر رسیدہ بوڑھے ایسے رہ جائیں گے جو کہیں گے: ہم نے اپنے آباء واجداد کو کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے دیکھا تھا، ہم بھی یہ پڑھتے ہیں۔'' صلہ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: انہیں ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے کا کیا فائدہ جب انہیں نماز، روزے، قربانی اور صدقے کا ہی علم نہیں ہوگا۔ شاگرد کی یہ بات سن کر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ شاگرد نے تین بار اپنی بات دہرائی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہر دفعہ منہ پھیر لیا۔ پھر تیسری مرتبہ اس کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: اے صلہ! ان لوگوں کو یہی کلمہ جہنم سے بچا لے گا۔

٤٠٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

(٤٠٥٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ)) وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ. [صحيح بخاري: ٧٠٦٢؛ صحيح مسلم: ٢٦٧٢ (٦٧٨٨)؛ سنن الترمذي: ٢٢٠٠۔]

نے فرمایا: "قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے کہ ان میں علم اٹھ جائے گا، جہالت ہو جائے گی اور ہرج کثرت سے ہوگا۔" ہرج سے خون ریزی اور قتل وغارت مراد ہے۔

٤٠٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا. يَنْزِلُ [فِيهَا] الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)).

[**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ۴۰۵۰]

(۴۰۵۱) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے بعد (امت پر) ایسے دن آئیں گے کہ ان میں جہالت کا دور دورہ ہوگا، علم اٹھا لیا جائے گا اور اس زمانے میں ہرج کثرت سے ہوگا۔" صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "خون ریزی اور قتل وغارت۔"

٤٠٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)).

[صحيح بخاري: ٧٠٦١؛ صحيح مسلم: ٢٦٧٢ (٦٧٩٤)]

(۴۰۵۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے قریب) وقت مختصر ہو جائے گا۔ علم تھوڑا رہ جائے گا، لوگوں میں بخل عام ہوگا، فتنے رونما ہوں گے، اور ہرج بکثرت ہوگا۔" صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "قتل وغارت۔"

بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ.

باب: دیانت داری ختم ہو جانے کا بیان

٤٠٥٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ: قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: ((أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ)) قَالَ الطَّنَافِسِيُّ: يَعْنِي وَسْطَ قُلُوبِ الرِّجَالِ.

وَنَزَلَ الْقُرْآنُ. فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۴۰۵۳) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو باتیں بیان کی تھیں۔ میں ان میں سے ایک کو تو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار ہے۔ آپ فرمایا: "دیانت داری، لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔" (راویٔ حدیث) طنافسی نے کہا: یعنی آدمی کے دل کے درمیان میں، اور قرآن نازل ہوا، پس ہم نے قرآن وسنت دونوں کا علم حاصل کیا۔ پھر آپ نے ہمیں اس کے اٹھ جانے کے متعلق

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ، فَتُرْفَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ. فَيَظَلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْوَكْتِ. ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ، فَتُنْزَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ. فَيَظَلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْمَجْلِ. كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا، وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ)).

ثُمَّ أَخَذَ حُذَيْفَةُ كَفًّا مِنْ حَصًى، فَدَحْرَجَهُ عَلَى سَاقِهِ.

قَالَ: ((فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ. حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا. وَحَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَأَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ)).

وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ. وَلَسْتُ أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ. لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ إِسْلَامُهُ. وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. [صحيح بخاري: ٦٤٩٧، ٧٠٨٦؛ صحيح مسلم: ١٤٣ (٣٦٧)؛ سنن الترمذي: ٢١٧٩-]

بتلاتے ہوئے فرمایا: ''آدمی سوئے گا اور اسی حالت میں دیانت داری اس کے دل سے اٹھ جائے گی اور اس کے دل پر صرف ایک نقطے کے برابر اس کا نشان باقی رہ جائے گا۔ پھر جب وہ سوئے گا تو دیانت داری اس کے دل سے دوبارہ اٹھالی جائے گی اور اس کے دل پر اس کا ایک آبلے کی طرح کا نشان باقی رہ جائے گا۔ جیسے تمہارے پاؤں پر ایک انگارہ گر جائے اور وہ جگہ پھول جائے۔ تمہیں وہ ابھرا ہوا تو نظر آتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔'' پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر انہیں پنڈلی پر سے لڑھکایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ وہ آپس میں لین دین اور خرید وفروخت کریں گے مگر کوئی شخص دیانت داری سے معاملہ نہیں کرے گا حتی کہ کسی شخص کے متعلق یوں کہا جانے لگا کہ فلاں قبیلے میں ایک دیانت دار آدمی ہے۔ ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ کسی کے متعلق یوں کہا جائے گا کہ وہ کس قدر سمجھ دار، باہمت اور عقلمند ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک زمانہ تھا کہ مجھے کسی سے لین دین کرنے میں کوئی پروا نہ ہوتی تھی۔ (مجھے یقین ہوتا تھا کہ) اگر وہ مسلمان ہے تو وہ ایمان کے ہاتھوں مجبور ہو کر میرا حق ادا کرنے کے لیے میرے پاس آجائے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہے تو ان کا کوئی بڑا آدمی اسے میرے پاس لے آئے گا۔ مگر اب تو یہ حالت ہو چکی ہے کہ میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی دوسرے سے لین دین نہیں کرتا۔

٤٠٥٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي شَجَرَةَ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ. فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ، لَمْ

(۴۰۵۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا کو چھین لیتا ہے۔ وہ جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو وہ آدمی تمہاری نظر میں ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہو جاتا ہے۔ جب وہ تمہاری نظر میں ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہو جاتا ہے تو اس سے

تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا. فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا، نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ. فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ، لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا، نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ. لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا، فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا، نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِسْلَامِ)). [موضوع، الضعيفة للالبانی: ٣٠٤٤ سعید بن سنان متروک متہم بالکذب ہے۔]

امانت داری (دیانت داری) چھین لی جاتی ہے اور جب اس سے دیانت داری چھن جاتی ہے تو تم اسے دیکھتے ہو کہ وہ اپنے ماحول میں خائن اور بددیانت کی حیثیت سے معروف ہوتا ہے۔ اور جب وہ خائن و بددیانت کی حیثیت سے مشہور ہو جاتا ہے تو اس کے دل سے رحم دلی کا جذبہ چھن جاتا ہے اور جب وہ بے رحم ہو جاتا ہے تو لوگ اس سے دور ہو جاتے اور اس پر لعنتیں کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اس کی یہ حالت ہو جائے تو اس کی گردن سے اسلام کا قلادہ اتر جاتا ہے۔''

بَابُ الْآيَاتِ.

باب: قیامت کی نشانیوں کا بیان

٤٠٥٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: اطَّلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. وَالدَّجَّالُ. وَالدُّخَانُ. وَالدَّابَّةُ. وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ. وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ. وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ. وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ أَبْيَنَ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ. تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا. وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا)). [صحیح، دیکھئے حدیث: ٤٠٤١]

(٤٠٥٥) ابوسریحہ حذیفہ بن اَسید غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک دن بیٹھے قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے بالاخانے سے ہماری طرف جھانک کر دیکھا، پھر فرمایا: ''جب تک دس (بڑی بڑی) نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں اس وقت تک قیامت بپا نہیں ہوگی۔ سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، دجّال، دھواں، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول، زمین میں دھنسنے کے تین واقعات: مشرق میں، مغرب میں اور جزیرۂ عرب میں، اور یمن کے شہر عدن اَبْیَن کے وسط سے ایک آگ کا ظہور جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔ لوگ جہاں رات گزاریں گے یہ بھی ان کے پاس ٹھہرے گی اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کو آرام) کریں گے تو یہ بھی ان کے پاس ہی ٹھہرے گی۔''

٤٠٥٦۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدُّخَانَ،

(٤٠٥٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ امور کے ظہور سے پہلے اچھے عمل کر لو۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، دھواں، چوپایہ، دجّال، ہر آدمی کا خاص ذاتی مسئلہ یعنی موت، اور عام لوگوں کا معاملہ یعنی عمومی فتنے۔''

وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَالدَّجَّالَ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ)). [صحيح، الصحيحه للالبانی: ٧٥٩ یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم: (٢٩٤٧) وغیرہ۔]

٤٠٥٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ)). [موضوع، المستدرك للحاكم: ٤/٤٢٨؛ الضعيفه: ١٩٦٦ عون بن عمارہ ضعیف ہے۔]

(٤٠٥٧) ابو قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیاں دوسو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔''

٤٠٥٨۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أُمَّتِي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: فَأَرْبَعُونَ سَنَةً، أَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوَى. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، أَهْلُ تَرَاحُمٍ وَتَوَاصُلٍ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، إِلَى سِتِّينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، أَهْلُ تَدَابُرٍ وَتَقَاطُعٍ. ثُمَّ الْهَرْجُ الْهَرْجُ. النَّجَا النَّجَا)).

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَازِمٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمَّتِي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا، فَأَمَّا طَبَقَتِي وَطَبَقَةُ أَصْحَابِي، فَأَهْلُ عِلْمٍ وَإِيمَانٍ. وَأَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ، مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، فَأَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوَى)). ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. [ضعيف، الضعيفة للالبانی: ٢٩٤٠۔]

(٤٠٥٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے پانچ طبقات ہیں: ابتدائی چالیس سال تک کے لوگ نیکی اور تقویٰ والے ہوں گے۔ اس کے بعد ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے کے ساتھ رحمت وشفقت کرنے والے اور میل جول رکھنے والے ہوں گے، ان کے بعد ایک سو ساٹھ سال تک ایک دوسرے سے اعراض اور قطع تعلقی کرنے والے لوگ ہوں گے۔ اس کے بعد قتل وغارت اور خون ریزی کا دور ہوگا۔ اس سے بچنا، اس سے بچنا۔'' یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے پانچ طبقات ہیں: ہر طبقے کی مدت چالیس برس ہے۔ میرا اور میرے اصحاب کا طبقہ علم اور ایمان والوں کا ہے۔ اس کے بعد چالیس سے اسی تک نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے۔'' اس کے بعد انہوں نے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

بَابُ الْخُسُوفِ.

باب: زمین میں دھنسائے جانے (کے

واقعات) کا بیان

٤٠٥٩ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ)). [**صحيح**، حلية الاولياء: ٧/ ١٢١؛ الصحيحه: ١٧٨٧ـ]

(٤٠٥٩) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے مسخ (یعنی انسانوں کی صورتیں بدلنا) خسف (یعنی زمین میں دھنسائے جانے) اور قذف (یعنی ان پر پتھر برسائے جانے کے واقعات رونما) ہوں گے۔''

٤٠٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)). [مسند عبد بن حميد: ٤٥٢؛ المعجم الكبير للطبراني: ٦/ ١٥٠ـ یہ روایت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٤٠٦٠) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے آخر میں خسف، مسخ اور قذف کے واقعات رونما ہوں گے۔''

٤٠٦١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. قَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ. فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ، فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ فِي أُمَّتِي -أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ- مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ)) وَذَلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ. [**حسن**، سنن ابي داود: ٤٦١٣؛ سنن الترمذي: ٢١٥٢؛ مسند احمد: ٢/ ٩٠ـ]

(٤٠٦١) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور اس نے بتایا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ اس نے بدعت اختیار کر لی ہے۔ اگر اس نے کوئی بدعت اختیار کر لی ہے تو میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''میری امت میں یا یوں فرمایا: اس امت میں مسخ، خسف اور قذف کے واقعات رونما ہوں گے۔'' اور یہ معاملہ منکرینِ تقدیر کے ساتھ پیش آئے گا۔

٤٠٦٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ١٦٣؛ الصحيحه: ٤/ ٣٩٤ـ]

(٤٠٦٢) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں خسف، مسخ اور قذف کے واقعات رونما ہوں گے۔''

بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ.

باب: مقام بیداء کے لشکر کا بیان

٤٠٦٣ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ. وَيَتَنَادَى أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ. فَيُخْسَفُ بِهِمْ. فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ))**.

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ، ظَنَنَّا أَنَّهُمْ هُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[صحيح مسلم: ٢٨٨٣ (٧٢٤٢)؛ سنن النسائي: ٢٨٨٣؛ مسند حميدى: ٢٨٦؛ مسند احمد: ٦/ ٢٨٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٢٩ـ]

(۴۰۶۳) ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کی نیت سے اس کی طرف آئے گا۔ جب وہ مقامِ بیداء پر پہنچیں گے تو لشکر کے درمیانی حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور ابتدائی حصے والے لوگ آخری حصے والوں کو آوازیں دے کر پکاریں گے تو انہیں بھی زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پورے لشکر میں سے صرف ایک آدمی بھاگ کر جان بچا سکے گا، جس سے باقی لوگوں کو اس واقعے کا پتہ چلے گا۔“

(عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) جب حجاج بن یوسف کا لشکر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا تو ہم نے سمجھا کہ یہ وہی لشکر ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے تو ایک آدمی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ) نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر اور انہوں نے نبی ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کی۔

٤٠٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ، حَتَّى يَغْزُوَ جَيْشٌ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ. وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ))**.

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ: **((يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢١٨٥؛ مسند احمد: ٦/ ٣٣٦، ٣٣٧؛ مسند ابي يعلى: ٧٠٦٩ـ]

(۴۰۶۴) ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اس بیت اللہ پر حملے کرنے سے باز نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے آئے گا، وہ جب مقامِ بیداء پر پہنچے گا تو اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور لشکر کا درمیانی حصہ بھی بچ نہیں سکے گا۔“ میں (سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا اگر کسی کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔“

٤٠٦٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، سَمِعَ نَافِعَ

(۴۰۶۵) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کا تذکرہ فرمایا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے

بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ؟ قَالَ: ((**إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢١٧١؛ مسند احمد: ٦/ ٢٨٩۔]

رسول! ہوسکتا ہے کہ اس لشکر میں کچھ ایسے بھی ہوں جنہیں مجبور کر کے شامل کیا گیا ہو؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو قیامت کے دن ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ.

باب: دابۃ الارض کا بیان

٤٠٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، عَلَيْهِمَا السَّلَام. فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا. وَتَخْطِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ، حَتَّى أَنَّ أَهْلَ الْحِوَاءِ لَيَجْتَمِعُونَ. فَيَقُولُ هَذَا: يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هَذَا: يَا كَافِرُ**)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَىٰ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ فِيهِ مَرَّةً. فَيَقُولُ هَذَا: يَا مُؤْمِنُ وَهَذَا: يَا كَافِرُ.

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٣١٨٧؛ مسند احمد: ٢/ ٢٩٥ علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔]

(۴۰۶۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دابۃ الارض نمودار ہوگا، اس کے پاس سلیمان بن داود علیہما السلام کی انگوٹھی اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ وہ عصا کے ساتھ مومن کے چہرے کو نشان لگا کر روشن کر دے گا اور انگوٹھی کے ساتھ کافر کی ناک پر نشان لگا دے گا حتی کہ ایک محلے کے لوگ جب ایک جگہ اکٹھے ہوں گے تو مومن اور کافر کو ان علامات سے پہچان لیں گے اور ایک دوسرے کو اے مومن! اور اے کافر! کہہ کر پکاریں گے۔''

اس حدیث کو ابوالحسن القطان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری سند سے بھی روایت کیا ہے۔

اور اس میں ایک مرتبہ فرمایا: تو وہ یہ کہے گا: اے مومن! اور یہ (کہے گا:) اے کافر!۔

٤٠٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، زُنَيْجٌ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ، قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ. فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ، حَوْلَهَا رَمْلٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ**)). فَإِذَا فِتْرٌ فِي شِبْرٍ. قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ: فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ. فَأَرَانَا

(۴۰۶۷) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کے قریب ایک دیہات میں تشریف لے گئے۔ جب دیکھا تو وہ خشک زمین تھی اور اس کے اردگرد ریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دابۃ الارض یہاں سے نمودار ہوگا۔'' میں نے وہ جگہ دیکھی تو تقریباً ایک بالشت لمبی اور پون بالشت چوڑی تھی۔ عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا: میں اس سے کئی سال بعد حج کے لیے گیا تو وہ

عَصًا لَهُ. فَإِذَا هُوَ بِعَصَايَ هٰذِهِ. كَذَا وَكَذَا.

[**ضعيف جدا**، مسند احمد: ٥/ ٣٥٧ خالد بن عبید متروک راوی ہے۔]

میرے اس عصا کے برابر وسیع ہو چکی تھی۔اور یہ واقعہ بیان کرتے وقت انہوں نے اپنا عصا دکھلایا۔

بَابُ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

باب: سورج کا مغرب سے طلوع ہونے کا بیان

٤٠٦٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ، آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا. فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ**)).

[صحيح بخاري: ٤٦٣٥؛ صحيح مسلم: ١٥٧ (٣٩٦)]

(۴۰۶۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''قیامت اس وقت تک بپا نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو۔ جب یہ ادھر سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو روئے زمین پر موجود سارے لوگ ایمان لے آئیں گے۔ جو آدمی اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا اسے اس وقت ایمان لانا قطعاً فائدہ نہ دے گا۔''

٤٠٦٩ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوْجًا، طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ، ضُحًى**)).

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَأَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرَى، فَالْأُخْرَى، مِنْهَا قَرِيْبٌ.

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. [صحيح مسلم: ٢٩٤١ (٧٣٨٣)؛ سنن ابي داود: ٤٣١٠۔]

(۴۰۶۹) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علامات قیامت میں سے پہلی رونما ہونے والی علامت سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، اور چاشت کے وقت دابہ کا لوگوں کے سامنے ظاہر ہونا ہے۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی علامت پہلے رونما ہوئی، دوسری اس کے قریب ہوگی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اس جانور کے رونما ہونے سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو چکا ہوگا۔

٤٠٧٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوْحًا،**

(۴۰۷۰) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مغرب کی جہت میں کھلا ہوا ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ وہ دروازہ مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے تک کھلا رہے

عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَٰلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا)). [حسن، دیکھئے حدیث: ۴۷۸]

گا۔ جب سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو گیا، پھر کسی ایسے آدمی کو اس کا ایمان (لانا) فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا، یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی ہو گی۔''

بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ.

باب: فتنۂ دجّال، سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول اور فتنۂ یاجوج وماجوج کے ظہور کا بیان

٤٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرَى. جُفَالُ الشَّعَرِ. مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ)).

[صحيح مسلم: ٢٩٣٤ (٧٣٦٦)]

(۴۰۷۱) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کے جسم پر بال بہت زیادہ ہوں گے، اس کے پاس (بظاہر) ایک جنت اور جہنم ہوگی۔ (درحقیقت) اس کی جہنم، جنت اور اس کی جنت، جہنم ہوگی۔''

٤٠٧٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ. يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). [صحيح، سنن الترمذي: ٢٢٣٧؛ مسند احمد: ١/ ٤، ٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٥٢٧۔]

(۴۰۷۲) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: ''دجال مشرق کی طرف واقع خراسان نامی سرزمین سے ظاہر ہوگا۔ بعض لوگ اس کی پیروی کریں گے جن کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے دوہری تہہ والی ڈھال ہوتی ہے۔''

٤٠٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ

(۴۰۷۳) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے نبی ﷺ سے جس قدر دجال کے بارے میں سوالات کیے اتنے کسی اور نے نہیں کیے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تم اس کے بارے میں

شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيَّ ﷺ، عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَشَدَّ سُؤَالًا مِنِّي. فَقَالَ لِي: ((**مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟**)) قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ. قَالَ: ((**هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ**)). [صحيح بخاري: ٧١٢٢؛ صحيح مسلم: ٢٩٣٩ (٧٣٧٨)]

کیا پوچھنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانے پینے کا (وافر) سامان ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ حد درجہ حقیر ہوگا۔''

٤٠٧٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ. وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ، قَبْلَ ذَلِكَ، إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ. فَمِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَجَالِسٍ. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اقْعُدُوا: ((**فَإِنِّي، وَاللَّهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ، لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ. وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ، مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ. أَلَا إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ أَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا. فَقَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ. فَخَرَجُوا فِيهَا. فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ، أَسْوَدَ. قَالُوا لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوا: أَخْبِرِينَا. قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا. وَلَا سَائِلَتِكُمْ. وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ، قَدْ رَمَقْتُمُوهُ. فَأْتُوهُ. فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ. فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ. فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ، شَدِيدِ الْوَثَاقِ. يُظْهِرُ الْحُزْنَ. شَدِيدِ التَّشَكِّي. فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالُوا: مِنَ الشَّامِ. قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ. عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي**

(۴۰۷۴) فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اس سے پہلے آپ کا معمول تھا کہ آپ صرف خطبۂ جمعہ کے لیے منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ یہ دیکھ کر لوگوں کو بہت زیادہ تعجب ہوا، کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے تھے۔ آپ نے ہاتھ کا اشارہ کر کے لوگوں کو بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس جگہ تمہیں ترغیب یا ترہیب کی کوئی بات بتانے کے لیے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں فائدہ ہو، لیکن (اصل بات یہ ہے کہ) تمیم داری رضی اللہ عنہ نے میرے پاس آ کر مجھے ایک خبر دی ہے جسے سن کر مجھے اتنی خوشی ہوئی اور میری آنکھوں کو اس قدر ٹھنڈک پہنچی کہ مجھے دوپہر کو نیند نہیں آئی۔ میں نے چاہا کہ میں تمہارے نبی کی خوشی سے تم سب کو آگاہ کر دوں۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ کے ایک چچا زاد نے مجھے بتایا کہ (ایک سمندری سفر کے دوران میں) تیز طوفان نے انہیں ایک غیر معروف جزیرے کی طرف دھکیل دیا۔ وہ جہاز کی (چھوٹی حفاظتی کشتیوں) میں سوار ہو کر اس جزیرے میں جا نکلے۔ وہاں انہوں نے ایک عجیب سی چیز دیکھی۔ جس کی پلکیں بہت بڑی اور رنگت سیاہ تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے بتایا کہ میں جساسہ ہوں۔ انہوں نے کہا: ہمیں (سمجھ نہیں آئی، مزید وضاحت سے) بتا۔ اس نے کہا: میں نہ تو تمہیں کچھ بتلاؤں گی اور نہ تم سے کچھ پوچھوں گی۔ البتہ وہ سامنے جو معبد (مندر) دیکھتے ہو تم اس میں چلے جاؤ۔ وہاں

خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا. نَاوَى قَوْمًا. فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. فَأَمْرُهُمْ، الْيَوْمَ، جَمِيعٌ: إِلَهُهُمْ وَاحِدٌ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ. قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا: خَيْرًا. يَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ. وَيَسْتَقُونَ مِنْهَا لِسَقْيِهِمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ ثَمَرَهُ كُلَّ عَامٍ. قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ قَالُوا: تَدَفَّقُ جَنَبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ. قَالَ: فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا، لَمْ أَدَعْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ. إِلَّا طَيْبَةَ. لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ)). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِلَى هَذَا يَنْتَهِي فَرَحِي. هَذِهِ طَيْبَةُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ، إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [سنن ابي داود: ٤٣٢٧، یہ روایت مجالد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ایک آدمی موجود ہے جسے تم سے کچھ پوچھنے کا اور تمہیں کچھ بتلانے کا بہت شوق ہے۔ یہ لوگ اس مندر میں چلے گئے اور اس آدمی کے پاس جا پہنچے۔ دیکھا کہ ایک عمر رسیدہ آدمی خوب جکڑا ہوا ہے، اس پر رنج وغم کے آثار نمایاں تھے۔ اور وہ بہت زیادہ واویلا کر رہا تھا۔ اس نے ان سے پوچھا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ سرزمین شام سے، اس نے پوچھا: عربوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم بھی عرب ہی ہیں۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ وہ بولا: تمہارے اندر جو آدمی مبعوث ہوا ہے اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: بہت اچھا ہے۔ اس نے اپنی قوم کا مقابلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی قوم پر غلبہ عطا فرما دیا۔ اب تمام (عرب دین کے حوالے سے) متفق ومتحد ہیں۔ وہ سب ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ان سب کا ایک ہی دین (اسلام) ہے۔ اس نے پوچھا: زُغر کا چشمہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، لوگ اس سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور اپنے پینے کے لیے پانی بھرتے ہیں۔ اس نے پوچھا: عمّان اور بیسان کے نخلستان (کھجوروں کے درخت) کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ ہر سال پھل دیتے ہیں۔ اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں اتنا پانی ہے کہ کناروں سے باہر چھلکتا ہے۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ کے چچازاد نے کہا: (یہ ساری باتیں سن کر) اس آدمی نے تین ٹھنڈے سانس لیے اور پھر کہا: کاش! میں اپنی قید سے رہا ہو جاؤں تو سوائے طیبہ (مدینہ منورہ) کے زمین کا کوئی علاقہ ایسا نہیں رہے گا جس پر میرے قدم نہیں لگیں گے، کیونکہ (طیبہ میں داخل ہونا) میرے بس میں نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (آخری بات) سن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ یہی (مدینہ منورہ) طیبہ ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس شہر کے ہر چھوٹے بڑے راستے پر اور اس کے ہر میدان اور پہاڑ

٤٠٧٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ، الْغَدَاةَ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا. فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ. فَخَفَضْتَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. قَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ: إِنْ يَخْرُجْ، وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ. وَإِنْ يَخْرُجْ، وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ. وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ. عَيْنُهُ قَائِمَةٌ. كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ. فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ. إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَعَاثَ يَمِينًا، وَعَاثَ شِمَالًا. يَا عِبَادَ اللَّهِ اثْبُتُوا)). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ يَوْمًا. يَوْمٌ كَسَنَةٍ. وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ. وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ. وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، تَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((فَاقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ)). قَالَ، قُلْنَا: فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ)). قَالَ: ((فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ. فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ. وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ.

پر قیامت تک کے لیے فرشتے تلواریں سونتے کھڑے ہیں۔"

(۴۰۷۵) نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے دجّال کا تذکرہ فرمایا، اس کی ذلت بھی بیان فرمائی اور (فتنے کے اعتبار سے) اس کی بڑائی بھی بیان کی (اس دوران میں کبھی آپ کی آواز پست ہو جاتی اور کبھی بلند) حتی کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ یہیں کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے (اور اچانک کسی وقت باہر آ سکتا ہے) اس کے بعد جب ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچے تو آپ نے دجال کے متعلق ہماری سراسیمگی ملاحظہ فرمائی تو فرمایا: "تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟" ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج صبح آپ نے دجال کا تذکرہ کیا اور اس دوران میں آپ کی آواز کبھی پست ہو جاتی اور کبھی بلند (آپ نے کچھ اس انداز سے اس کا ذکر کیا ہے کہ) ہمیں محسوس ہونے لگا کہ وہ (یہیں کہیں) کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے (اور اچانک کسی وقت باہر آ سکتا ہے) آپ نے فرمایا: "مجھے تمہارے بارے میں دجال سے زیادہ اور چیز کا خطرہ ہے۔ اگر وہ میری زندگی میں نمودار ہو گیا تو تم سے پہلے اس کا مقابلہ کرنے کے لیے میں خود موجود ہوں گا، اور اگر وہ میری غیر موجودگی میں یعنی میرے بعد نمودار ہوا تو ہر آدمی اپنے اپنے طور پر اس کا مقابلہ کرے گا، اور میری عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا حامی و ناصر ہو گا۔ دجّال گھنگریالے بالوں والا جوان ہو گا۔ اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہو گی۔ اس کی شکل و شباہت ایسی ہو گی کہ میں اسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جس کسی کا اس سے سامنا ہو تو وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اس کے سامنے پڑھ لے۔ وہ شام اور عراق کی سرزمین کے درمیان ایک راستے سے نمودار ہو گا اور دائیں بائیں، یعنی ہر طرف فتنہ و فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔" ہم نے دریافت

ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ. فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ. فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ. مَا بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ. ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ. فَيَنْطَلِقُ. فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ. ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً، فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ. وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ. وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ. فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ. ثُمَّ يَأْتِي نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ. فَيَمْسَحُ وُجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي. لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ. وَأَحْرِزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ، كَمَا قَالَ اللَّهُ، مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ. فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا. ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ، مَرَّةً. وَيَحْضُرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ. حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ. فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ. فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ. فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتَنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ. فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ. فَيُرْسِلُ

کیا: اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن، ان میں سے ایک دن سال کے برابر، ایک دن مہینے کے برابر اور ایک دن ہفتے (سات دنوں) کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔“ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو دن ایک سال کے برابر ہو گا، کیا اس میں ہمیں ایک ہی دن کی (پانچ) نمازیں پڑھنا کافی ہوں گی۔ آپ نے فرمایا: ”تم اس دن اس کے اوقات کا اندازہ کر لینا۔“ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زمین میں (گھومنے پھرنے میں) اس کی رفتار کتنی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی رفتار اس بادل کی سی ہوگی جس کے پیچھے ہوا لگی ہو۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ (دجال) کچھ لوگوں کے پاس جا کر انہیں (اپنی) دعوت دے گا۔ وہ لوگ اس کی بات مان کر اس پر ایمان لے آئیں گے۔ (وہ انہیں اپنے شعبدے دکھائے گا) آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسائے تو بارش برسنے لگے گی۔ وہ زمین کو حکم دے گا کہ اناج اگائے تو اناج اگ آئے گا۔ لوگوں کے جانور (جنگلوں میں چر کر) شام کو آئیں گے تو ان کی کوہانیں کافی اونچی، ان کے تھن دودھ سے خوب لبریز اور ان کی کوکھیں نکلی ہوئی ہوں گی۔ اس کے بعد وہ کچھ اور لوگوں کے پاس جا کر انہیں بھی (اپنی دعوت قبول کرنے کی) پیش کش کرے گا۔ وہ اس کی دعوت کو ٹھکرا دیں گے۔ وہ وہاں سے رخصت ہو جائے گا۔ صبح ہو گی تو وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، ان کے پاس (مال، دولت، جانور حتی کہ کھانے پینے کو) کچھ بھی نہ بچے گا۔ پھر وہ ایک ویران و بنجر زمین کے پاس سے گزرتے ہوئے اس سے کہے گا: تیرے اندر جو خزانے ہیں انہیں باہر نکال دے۔ تو وہ (زمین میں مدفون خزانے) نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے، پھر وہ ایک بھرپور نوجوان کو بلا کر تلوار کے ایک ہی وار سے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ (وہ دونوں

عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ. فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ. فَيَغْسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَالزَّلَقَةِ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ. وَرُدِّي بَرَكَتَكِ. فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ. فَتُشْبِعُهُمْ. وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا. وَيُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ. وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ. وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخِذَ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً. فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ. فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ. وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ، كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ. فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ)). [صحيح مسلم: ٢٩٣٧ (٧٣٧٣)؛ سنن ابي داود: ٤٣٢١؛ سنن الترمذي: ٢٢٤٠۔]

ٹکرے ایک دوسرے سے اتنی دور جا گریں گے) جتنی دور تیر جا گرتا ہے۔ پھر (دجال) اس مقتول کو اپنی طرف بلائے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کی طرف آئے گا اور (خوشی سے) اس کا چہرہ تمتا رہا ہوگا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے قریب اتریں گے۔ ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے زیب تن کیے ہوں گے۔ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے جب سر جھکائیں گے تو اس سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اوپر کی طرف اٹھائیں گے تو موتیوں جیسے صاف شفاف قطرے گریں گے۔ ان کی سانس جس کافر تک پہنچے گی۔ وہ مر جائے گا۔ جہاں تک ان کی نظر جائے گی وہاں تک ان کی سانس پہنچے گی۔ پھر وہ دجال کا تعاقب کرتے ہوئے شہر لُد کے دروازے پر اسے جالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ بعد ازاں اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دجّال کے شر اور فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا، وہ ان کے چہروں سے غبار صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات و مقامات سے آگاہ کریں گے، اسی دوران میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کر کے فرمائے گا: اے عیسیٰ! میں نے اپنے کچھ ایسے بندے (یاجوج ماجوج) بھیجے ہیں (جو بہت زور آور ہیں) کسی میں ان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں۔ آپ میرے ان مومن بندوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جائیں۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ان کی حدود سے نکلنے کا موقع دے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق: ﴿مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ ''ہر بلندی سے دوڑتے بھاگتے آئیں گے۔'' ان کے بے پناہ ہجوم کا ابتدائی حصہ بحیرۂ طبریہ کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس کا سارا پانی غٹا غٹ پی جائیں گے، پھر ان کے ہجوم کا آخری حصہ وہاں سے گزرے گا تو وہ

کہیں گے کہ کبھی اس جگہ پانی ہوتا تھا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (کوہِ طور پر ہی) موجود ہوں گے۔ (یاجوج وماجوج کے شر اور فتنے کی وجہ سے وہ کہیں آجا نہیں سکیں گے اور خوراک کی شدید قلت ہو جائے گی) حتی کہ ایک بیل کا سر انہیں اس سے بھی زیادہ مرغوب ہو گا جیسے آج تمہیں ایک سو دینار مرغوب ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا اور اس کے سبب وہ سب یکدم مر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہ طور سے اتر کر نیچے آئیں گے تو پوری زمین ان کی لاشوں، سڑاند اور خون سے بھری ہوگی اور انہیں بالشت بھر بھی صاف جگہ نہیں مل سکے گی۔ وہ لوگ اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیج دے گا، وہ ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی زوردار بارش نازل کرے گا جس سے نہ کوئی پختہ مکان بچے گا اور نہ خیمہ، وہ بارش ساری زمین کو خوب دھو کر آئینے کی طرح صاف کر دے گی۔ پھر زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پھل اگا اور اپنی برکتوں کو اگل دے، پھر پھلوں میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک انار کو کھا کر (ایک بڑی) جماعت سیر ہو جائے گی اور اس کا چھلکا (اتنا بڑا ہوگا کہ) وہ سب لوگ اس کے سائے میں سما سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ دینے والے جانوروں میں اتنی برکت فرما دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک بڑی جماعت کی ضرورت پوری کرے گا اور ایک گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لیے اور ایک بکری کا دودھ ایک کنبے کے لیے کافی ہو گا۔ وقت اسی طرح گزرتا جائے گا کہ ایک موقع پر اللہ تعالیٰ شاندار قسم کی خوش گوار ہوا بھیجے گا جو ان کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی اور اس طرح ہر مسلمان کی روح کو قبض کر لے گی۔

اس کے بعد ایسے شریر بے حیا اور بدکار لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح برسرِ عام جفتی کریں گے اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔“

٤٠٧٦ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ، مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ، سَبْعَ سِنِينَ)).**

[**صحيح**، دیکھئے حدیث سابق:۴۰۷۵]

(۴۰۷۶) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب اہلِ اسلام یاجوج وماجوج کی تیر کمانوں اور ڈھالوں کو سات سال تک بطور ایندھن استعمال کرتے رہیں گے۔“

٤٠٧٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ، يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، [عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ] عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ، عَنِ الدَّجَّالِ. وَحَذَّرَنَاهُ. فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: **((إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ. وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ. وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ. وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ، لَا مَحَالَةَ. وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، فَأَنَا حَجِيجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ. وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَيَعِيثُ يَمِينًا وَيَعِيثُ شِمَالًا. يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا. فَإِنِّي سَأَصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِي. إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي. ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا. وَإِنَّهُ**

(۴۰۷۷) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں آپ نے زیادہ گفتگو دجال کے بارے میں فرمائی اور ہمیں اس سے خوب ڈرایا۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب سے آدم اور اس کی اولاد کو پیدا کیا ہے روئے زمین پر دجّال سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ رونما نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث کیا، اس نے اپنی امت کو فتنۂ دجّال سے ضرور ڈرایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں اور تم (امتوں میں) سب سے آخری امت ہو۔ وہ یقیناً تمہارے اندر ہی ظاہر ہوگا۔ اگر وہ تمہارے اندر میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کروں گا، اور اگر وہ میرے بعد رونما ہوا تو ہر آدمی اپنا دفاع خود کرے گا۔ میری عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا حامی وناصر ہے۔ وہ سرزمین شام اور عراق کے درمیان ایک راستے سے ظاہر ہوگا۔ وہ زمین میں دائیں بائیں گھوم کر ہر طرف فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ میں تمہارے سامنے اس کے ایسے اوصاف (علامات) بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے (اپنی امت سے) بیان نہیں

أَعْوَرُ. وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ. يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا. فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ. فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ، فَلْيَسْتَغِثْ بِاللَّهِ وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ. فَتَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا. كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ، لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. فَيَقُولَانِ: يَا بُنَيَّ اتَّبِعْهُ. فَإِنَّهُ رَبُّكَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَقْتُلَهَا، وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ، حَتَّى يُلْقَى شِقَّتَيْنِ. ثُمَّ يَقُولَ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا. فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي. فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ. وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، وَأَنْتَ عَدُوُّ اللَّهِ. أَنْتَ الدَّجَّالُ. وَاللَّهِ مَا كُنْتُ [بَعْدُ] أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ: فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ)).

قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَاللَّهِ مَا كُنَّا نُرَى ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ. قَالَ: ((وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ. وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُكَذِّبُونَهُ. فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُونَهُ. فَيَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ. وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ.

کیے۔ وہ (اپنے دعوے کی) ابتدا میں ہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ (میں اللہ کا آخری نبی ہوں اور) میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ پھر وہ دعوی کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ تم موت سے پہلے اپنے رب کو دیکھ ہی نہیں سکتے اور وہ کانا ہے، جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) کافر (کا لفظ) لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔ اس کے فتنے میں یہ چیز بھی شامل ہوگی کہ اس کے پاس ایک جنت اور ایک جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (درحقیقت) جنت اور اس کی جنت (درحقیقت) جہنم ہوگی۔ پس جو آدمی اس کی جہنم میں مبتلا ہو (یعنی اسے اس کی جہنم میں ڈالا جائے) وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے (اور اسی سے مدد طلب کرے) اور وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ لے تو وہ آگ اس کے لیے اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی جس طرح ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ ایک اعرابی (دیہاتی) سے کہے گا: کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھے اپنا رب تسلیم کر لے گا تو وہ کہے گا: ہاں۔ پھر دو شیطان اس کے والد اور والدہ کی صورت میں آ کر اس سے کہیں گے بیٹا! اس کی پیروی کر لو، یہ تمہارا رب ہے۔ اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک آدمی کو قتل کرنے کا اختیار دیا جائے گا، وہ اسے آرے سے چیر ڈالے گا اور اس کے دو ٹکڑے ہو کر گر جائیں گے، پھر وہ دجال لوگوں سے کہے گا: میرے اس بندے کی طرف دیکھو میں اسے ابھی زندہ کرتا ہوں۔ یہ زندہ ہو کر پھر بھی یہی کہے گا: اس کا رب میرے سوا کوئی اور ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دے گا۔ خبیث دجال اس سے کہے گا: تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے، اور تم اللہ تعالیٰ کے دشمن ہو، تم دجال ہو۔ اللہ

حَتَّى تَرُوحَ مَوَاشِيهِمْ، مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ، أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، وَأَدَرَّهُ ضُرُوعًا. وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِئَهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ. إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ. لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً. حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ. فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ. فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ. فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا تَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ)).

فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ. وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ. وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ. فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِي الْقَهْقَرَى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى يُصَلِّي بِالنَّاسِ. فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ. فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ. فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ. فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْتَحُوا الْبَابَ. فَيُفْتَحُ، وَوَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ. كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ. فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا. وَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْبِقَنِي بِهَا. فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْزِمُ اللَّهُ الْيَهُودَ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللَّهُ ذَلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا دَابَّةَ -إِلَّا الْغَرْقَدَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطِقُ- إِلَّا

کی قسم! تمہارے متعلق جس قدر بصیرت (سمجھ بوجھ) آج آئی ہے، اس سے پہلے اتنی نہیں تھی۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ابو الحسن الطنافسی اپنی سند سے بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے وہ آدمی سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہمارا خیال تھا کہ دجال کے ہاتھوں قتل ہو کر جنت میں اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہونے والا شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے حتی کہ وہ وفات پا گئے (پھر ہمیں معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور شخص ہوگا) عبدالرحمن المحاربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پھر ہم دوبارہ ابو رافع کی حدیث کی طرف آئے ہیں (ان کی سند سے روایت ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برسے گی، وہ زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو نباتات اگنے لگیں گی اور اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا اور وہ اس کو جھٹلائیں گے تو اس قبیلے کے تمام مویشی تباہ وہلاک کردے گا۔ اور اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا اور وہ اس کی تصدیق کریں گے۔ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش برسنے لگے گی، وہ زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو زمین نباتات اگانے لگے گی حتی کہ اسی دن ان کے مویشی شام کو (جنگل سے چر کر) لوٹیں گے تو پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے اور کوکھیں بھری ہوں گی اور ان کے تھن پہلے کی نسبت زیادہ دودھ سے بھرے ہوں گے۔ وہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے سوا باقی تمام روئے زمین پر گھومے گا اور اپنا تسلط قائم کرے گا۔ وہ حرمین کے جس درّے (راستے) سے بھی داخل ہونے کی کوشش کرے گا اللہ کے فرشتے تلواریں سونتے ہوئے

قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمَ هَذَا يَهُودِيٌّ. فَتَعَالَ اقْتُلْهُ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَإِنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً. السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ. وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ. وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ. وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ. يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ. فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتَّى يُمْسِيَ)) فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: ((تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَهَا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الطِّوَالِ، ثُمَّ صَلُّوا)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا. يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ. وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ. وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ. فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ وَلَا بَعِيرٍ. وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ. وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرَّهُ، وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا. وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ فَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللَّهُ. وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ. حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ. وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ. وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا، مِنَ الْمَالِ. وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ؟ قَالَ. ((لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا)) قِيلَ لَهُ: فَمَا يُغْلِي الثَّوْرَ؟ قَالَ: ((تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا. وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ، يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ. يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ

اس کے سامنے آجائیں گے، یہاں تک کہ وہ شورزدہ (شوریلی) سرزمین کے کنارے پر چھوٹے سے سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ ڈالے گا۔ تب مدینہ منورہ میں تین زلزلے آئیں گے تو وہاں موجود ہر منافق مرد اور منافق عورت مدینہ منورہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے اس طرح مدینہ منورہ اپنے اندر موجود گندگی (منافقین) کو اس طرح نکال باہر کرے گا جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کی میل کچیل (زنگ) کو اتار پھینکتی ہے۔ (اہلِ ایمان کی اصطلاح میں) وہ دن یومِ نجات کہلائے گا۔“

ام شریک بنت ابی عکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس دور میں عرب لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ان دنوں یہ لوگ تعداد میں تھوڑے ہوں گے، ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ہوں گے۔ ایک صالح شخص ان کا امام ہوگا، وہ انہیں صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا تو اتنے میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا۔ وہ الٹے پاؤں پیچھے آجائے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام اپنا دست مبارک اس کے کندھوں کے درمیان رکھ کر فرمائیں گے: آگے بڑھ کر آپ ہی نماز پڑھائیں، کیونکہ یہ اقامت (تکبیر) آپ کے لیے کہی گئی ہے، چنانچہ وہ امام ہی لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، دروازہ کھولو۔ دروازہ کھولا جائے گا تو آگے دجّال موجود ہوگا۔ ستر ہزار یہودی اس کے ہمراہ ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس خوبصورت تلوار اور سبز چادر ہوگی۔ دجّال کی جب عیسیٰ علیہ السلام پر نظر پڑے گی تو وہ اس طرح گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ وہ وہاں سے نکل بھاگے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تجھے ایک کاری ضرب لگاؤں گا، تو میری دسترس سے نکل کر نہیں بچ سکتا۔ عیسیٰ علیہ السلام اسے لدّ شہر کے مشرقی دروازے کے قریب جالیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے۔ تب

ثُلُثَ مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ، فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ، فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ، فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ. فَلَا تُقْطِرُ قَطْرَةً. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ. فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ. فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ، إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ)). قِيلَ: فَمَا يُعِيشُ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ؟ قَالَ: ((التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ، وَيُجْرَى ذَلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُولُ: يَنْبَغِي أَنْ يُدْفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ، حَتَّى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ. [**ضعیف**، اسماعیل بن رافع ضعیف ہے۔]

اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست سے دوچار کرے گا۔ کوئی یہودی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کسی بھی چیز کے پیچھے چھپے گا خواہ حجر، شجر، دیوار یا جانور ہو تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو بولنے کی طاقت دے دے گا اور وہ کہے گی: اللہ کے مسلمان بندے! یہ (میرے پیچھے) یہودی (چھپا ہوا) ہے۔ آ کر اسے قتل کر دے، سوائے غرقد کے درخت کے، جو ان (یہودیوں) کا درخت ہے، وہ نہیں بولے گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین پر اس کا قیام چالیس برس کا ہوگا۔ (پہلا ایک) سال چھ مہینے کے برابر، دوسرا سال ایک مہینے کے برابر، تیسرا سال ایک ہفتے کے برابر اور اس کے آخری دن چنگاری کی طرح ہوں گے۔ تم میں سے ایک آدمی صبح کے وقت شہر کے ایک دروازے پر ہوگا تو دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے پہلے شام ہو جائے گی۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں نمازیں کیسے ادا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تم جس طرح طویل دنوں میں نمازیں ادا کرتے تھے، ان دنوں میں بھی اسی اندازے سے نمازیں ادا کرنا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میری امت میں منصف حاکم اور عادل امام ہوں گے، وہ آ کر صلیب کو توڑیں گے (یعنی اس کا خاتمہ کر دیں گے) خنزیروں کو ذبح (قتل) کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ لینا بند کر دیں گے، اس طرح بکریوں یا اونٹوں وغیرہ کی زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ لوگوں کے دلوں سے باہمی رنجش اور بغض یکسر ختم ہو جائے گا۔ زہریلے جانوروں کا زہر بے اثر ہو جائے گا حتی کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ چھوٹی بچی شیر کو بھگائے گی تو شیر اسے کچھ نہیں کہے گا۔ بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جس طرح ریوڑ کے ساتھ (بے ضرر) کتا ہوتا ہے۔ پوری زمین اس طرح امن کا گہوارہ بن جائے گی جس طرح برتن پانی سے

سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا، یعنی سب متحد ہو جائیں گے۔ (اس زمانے میں) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہیں کی جائے گی۔ لڑائیاں ختم ہو جائیں گی، قریش سے حکومت جاتی رہے گی، زمین چاندی کے طشت کی طرح ہو جائے گی۔ اس سے اسی طرح پیداوار ہو گی جس طرح سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے میں ہوتی تھی حتی کہ کافی سارے لوگ انگوروں کا ایک خوشہ کھائیں گے تو سب سیر ہو جائیں گے، اور کئی افراد مل کر انار کھانے بیٹھیں گے تو وہ سب ایک ہی انار سے سیر ہو جائیں گے۔ ایک بیل انتہائی مہنگے داموں ملے گا اور ایک گھوڑا چند درہموں کے عوض ملے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! گھوڑا اس قدر ارزاں ہونے کی کیا وجہ ہو گی؟ آپ نے فرمایا: ''اس پر جنگ کے لیے سواری نہیں کی جائے گی۔'' آپ سے عرض کیا گیا: اور بیل مہنگے کیوں ہوں گے؟ فرمایا: ''ساری زمین پر کاشت کاری ہو گی۔ ظہورِ دجّال سے قبل لوگوں پر تین سخت سال آئیں گے۔ ان میں لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پہلے سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان ایک تہائی بارش روک لے گا۔ اللہ کے حکم سے زمین ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ پھر دوسرے سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان دو تہائی بارشوں کو روکے گا اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی۔ پھر تیسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان ساری بارش کو اور زمین اپنی ساری پیداوار کو روک لے گی۔ پانی کا ایک قطرہ تک نہ برسے گا اور زمین سے کوئی سبزہ نہیں اگے گا۔ سب جانور ہلاک ہو جائیں گے صرف وہی بچیں گے جنہیں اللہ زندہ اور باقی رکھے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایسے حالات میں لوگ زندہ کیسے رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تہلیل (لا الہ الا اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) تسبیح (سبحان اللہ) اور تحمید (الحمد للہ) کے ذریعے سے۔ یہی ان کے لیے

کھانا کھانے کے قائم مقام ہوگا۔'' امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ابوالحسن الطنافسی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: عبدالرحمٰن محاربی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث بچوں کے استاذ تک پہنچائی جائے تاکہ وہ بچوں کو مکتب میں یاد کرائے۔

٤٠٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا. فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ**)).

[صحيح بخاري: ٢٤٧٦؛ صحيح مسلم: ١٥٥ (٣٩١)]

(۴۰۷۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام منصف حاکم اور عادل امام کی حیثیت سے (آسمان سے) نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیروں کو ذبح (قتل) کریں گے، جزیہ ختم کردیں گے اور مال اس قدر عام ہو جائے گا کہ کوئی اسے لینے کو تیار نہیں ہوگا۔''

٤٠٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾** (٢١/ الانبياء:٩٦) **فَيَعُمُّونَ الْأَرْضَ. وَيَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ. وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمُرُّونَ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُونَهُ، حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا، فَيَمُرُّ آخِرُهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ، فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ، مَرَّةً مَاءٌ. وَيَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ. فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ. وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ. فَيَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ. فَتَأْخُذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ**

(۴۰۷۹) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ ''اور وہ ہر بلندی سے بھاگتے آئیں گے۔'' وہ ساری زمین پر پھیل جائیں گے اور مسلمان ان سے اعراض کرتے ہوئے ایک طرف ہٹ جائیں گے (یعنی ان کی کثرت اور طاقت دیکھ کر مرعوب ہو جائیں گے اور ان کا مقابلہ نہیں کریں گے) حتی کہ بچے کھچے مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں میں محصور ہو کر رہ جائیں گے، وہ اپنے مویشیوں کو بھی اپنے ساتھ ہی لے جائیں گے، یاجوج ماجوج کسی نہر کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور کچھ بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔ ان کے لشکر کا آخری حصہ وہاں سے گزرے گا تو ان میں سے کوئی کہنے والا کہے گا: یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ وہ اہل زمین پر غالب آجائیں گے تو ان میں سے کوئی کہنے والا کہے گا: ہم زمین والوں سے تو فارغ ہو چکے اب ہم اوپر آسمان والوں کا مقابلہ کریں گے، ان میں سے جو بھی آدمی

الْجَرَادِ. يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًّا. فَيَقُولُونَ: مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ، وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ. فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى. فَيُنَادِيهِمْ: أَلَا أَبْشِرُوا. فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ. فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ. فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ. فَتَشْكَرُ عَلَيْهَا، كَأَحْسَنِ مَا شَكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطُّ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٧٧؛ مسند ابي يعلى: ١١٤٤؛ ابن حبان: ٦٨٣٠؛ المستدك للحاكم: ٢/ ٢٤٥۔]

اپنے نیزے کو آسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ خون آلود ہو کر ان کی طرف واپس آئے گا، تو وہ کہیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا۔ اسی دوران میں اللہ تعالیٰ ٹڈی دل جیسے کیڑے بھیجے گا، وہ ان کی گردنوں پر حملہ آور ہوں گے، پھر وہ اس قدر تیزی اور کثرت سے مر کر ایک دوسرے کے اوپر گریں گے جیسے ٹڈی دل مرتا ہے۔ صبح کے وقت مسلمانوں کو ان کی طرف سے کوئی حس وحرکت محسوس نہ ہوگی تو وہ کہیں گے کہ کون ہے جو اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر پتہ کرے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ان میں سے ایک آدمی (ان کے قلعے میں) اترے گا اور وہ (ذہنی طور پر) ان کے ہاتھوں قتل ہونے کو تیار ہوگا۔ وہ جا کر دیکھے گا کہ وہ تو سب کے سب مرے پڑے ہیں، وہ خوشی سے پکار کر مسلمانوں کو اطلاع دے گا کہ خوش ہو جاؤ! تمہارا دشمن ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مسلمان اپنے قلعوں سے باہر نکل آئیں گے اور جانوروں کو بھی آزاد چھوڑ دیں گے۔ یاجوج ماجوج کے گوشت کے سوا وہ کچھ نہیں چریں گے، وہ اسی کو کھا کھا کر یوں موٹے تازے ہو جائیں گے جیسے بہترین گھاس چارہ کھا کر جانور موٹے تازے ہوتے ہیں۔‘‘

٤٠٨٠۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ. حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا. فَيُعِيدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ. حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ، وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، حَفَرُوا. حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا. فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَاسْتَثْنَوْا. فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ، وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ. فَيَحْفِرُونَهُ

(٤٠٨٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’یاجوج ماجوج روزانہ (اس دیوار کو) کھودتے ہیں۔ یہاں تک کہ (جب وہ تھوڑی سی باقی رہ جاتی ہے کہ) انہیں سورج کی شعاع آر پار نظر آنے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے: آؤ چلیں باقی کل کھود لیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بھی زیادہ سخت اور مضبوط کر دیتا ہے حتی کہ جب ان کا مقرر وقت آجائے گا اور اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ اب انہیں عام لوگوں کی طرف جانے دے، تو کھودیں گے یہاں تک کہ جب وہ محض اتنی سی باقی رہ جائے گی کہ اس میں سے سورج کی شعاع کو آر پار دیکھ سکیں، ان کا سردار کہے گا: آؤ چلیں، باقی دیوار کو کل

وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيُنْشِفُونَ الْمَاءَ. وَيَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ. فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ. فَتَرْجِعُ، عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْفَظَّ. فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا)).

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ)).

[سنن الترمذي: ٣١٥٣؛ مسند احمد: ٢/ ٥١٠، ٥١١؛ مسند ابي يعلى: ٦٤٣٦؛ ابن حبان: ٦٨٢٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٨٨۔ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کھودیں گے، ان شاء اللہ۔ وہ جب یہ کلمہ کہیں گے (تو اس کی برکت سے) جب وہ اگلے دن آئیں گے تو دیوار انہیں اسی حالت میں ملے گی جس کیفیت میں وہ اسے چھوڑ کر گئے ہوں گے، وہ اس کو کھود کر اہلِ زمین کی طرف آنکلیں گے۔ پانی پی کر ختم کر دیں گے، مسلمان ان کے شر سے بچنے کی خاطر اپنے قلعوں میں محصور ہو جائیں گے، وہ آسمان کی طرف تیر برسائیں گے تو وہ خون آلود ہو کر واپس آئیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں پر غلبہ پالیا تھا، اب ہم آسمان والوں پر بھی غالب آچکے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں پر پھوڑے (یا کیڑے) پیدا کر دے گا اور ان کے ذریعے سے ہی ان کو ہلاک کرے گا۔"
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے مویشی ان یاجوج ماجوج کے گوشت کھا کھا کر موٹے تازے ہو جائیں گے اور ان پر چربی چڑھ جائے گی۔"

٤٠٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى. فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ. فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْهَا. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. فَقَالَ: قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا. فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ. فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ. قَالَ: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ. فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ. فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ. وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ. فَيَجْأَرُونَ

(۴۰۸۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی۔ آپ کی سیدنا ابراہیم، سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات ہوئی، وہ آپس میں قیامت کے متعلق گفتگو کرنے لگے، انہوں نے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام سے اس کے بارے میں دریافت کیا، انہیں اس کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، انہیں بھی اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ اب بات کرنے کی نوبت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آئی تو انہوں نے فرمایا: مجھے قیامت کے قائم ہونے سے پہلے کے احوال (علامات) تو بتائے گئے ہیں مگر اس کے قائم ہونے کے وقت سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ پھر انہوں نے خروجِ دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں (اللہ کے حکم سے) زمین پر جا کر اسے قتل کروں گا۔ لوگ اپنے اپنے شہروں (آبادیوں) کی طرف واپس جا رہے ہوں گے تو

إِلَى اللَّهِ. فَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ. فَتَنْتَنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ. فَأَدْعُو اللَّهَ. فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ. فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ. ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ. فَعُهِدَ إِلَيَّ: مَتَى كَانَ ذَلِكَ، كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ. كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادِهَا.

قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾. (٢١/ الانبياء:٩٦) [مسند احمد: ١/ ٣٧٥؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨٤ یہ حدیث "صحیح" ہے، کیونکہ مؤثر بن عفازہ ثقہ راوی ہیں۔]

اس دوران میں ان کا یاجوج وماجوج سے سامنا ہوگا جو ہر بلندی کی طرف سے پستی کی طرف تیزی سے دوڑتے آرہے ہوں گے، وہ پانی کے جس ذخیرے (چشمے، دریا وغیرہ) کے پاس سے گزریں گے اسے پی کر ختم کر دیں گے اور وہ جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے تباہ کر دیں گے۔ ان حالات میں لوگ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ انہیں مار دے (میری دعا مقبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان شریروں کو ہلاک کر دے گا) ان کی لاشوں کی سڑاند (بدبو) سے زمین بھر جائے گی، لوگ پھر اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے (کہ اس مصیبت سے انہیں نجات دے) میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا اور (اپنی قدرت سے) انہیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گا۔ اس کے بعد پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور زمین کو اس طرح کھینچ دیا جائے گا جس طرح چمڑے کو کھینچا جاتا ہے۔ مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا ہے کہ جب یہ سارے واقعات رونما ہو جائیں گے تو لوگوں کے لیے قیامت اتنی قریب ہوگی جیسے کوئی حاملہ عورت ہو اور اس کے گھر والوں کو علم نہ ہو کہ یہ کب بچے کو جنم دے گی۔'' (حدیث کے راوی) عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس بات کی تائید قرآن مجید میں بھی ہے: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾ ''حتی کہ جب یاجوج وماجوج کھولے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے آئیں گے۔''

بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

باب: امام مہدی کے ظہور کا بیان

٤٠٨٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي

(۴۰۸۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ بنو ہاشم کے کچھ نوجوان تشریف لائے۔ انہیں دیکھ کر نبی ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں اور آپ (کے چہرے) کا رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے

هَاشِمٍ. فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ. قَالَ: فَقُلْتُ: مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ. فَقَالَ: ((إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا. حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ، فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَئُوهَا جَوْرًا. فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ)). [ضعيف، المصنف لابن ابي شيبة: ۱۹۵۷۳ یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔]

عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) ہمیں آپ کے چہرہ مبارک پر کچھ ایسے آثار محسوس ہو رہے ہیں جو ہمیں پسند نہیں (کیونکہ آپ کا رنج وغم ہمارے لیے ناقابل دید ہے) آپ نے فرمایا: ”ہم اس گھرانے کے لوگ ہیں کہ اللہ نے ہمارے (گھرانے کے) لیے دنیا کی بجائے آخرت کا انتخاب کیا ہے۔ میرے بعد میرے اہل بیت کو مصائب و آزمائش، دربدری اور جلاوطنی کا سامنا کرنا پڑے گا حتی کہ مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے اٹھائے ہوئے لوگ آئیں گے، وہ لوگوں سے خیر و بھلائی (کی چیزیں) طلب کریں گے تو انہیں نہیں دی جائیں گی، پھر وہ ان سے لڑیں گے تو ان کی مدد کی جائے گی، پھر وہ جو مانگتے تھے، انہیں دیا جائے گا، لیکن وہ قبول نہیں کریں گے حتی کہ وہ (یہ نظام حکومت) میرے اہل بیت کے ایک آدمی (امام مہدی) کے حوالے کریں گے، وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم وجور سے بھر دیا تھا۔ تم میں سے جو آدمی اس زمانے اور حالات کو پالے تو وہ اس (امام مہدی) اور اس کے ساتھیوں کے پاس آئے، اگرچہ اسے برف پر پھسل کر ہی آنا پڑے۔“

٤٠٨٣ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي صِدِّيقٍ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قُصِرَ، فَسَبْعٌ. وَإِلَّا فَتِسْعٌ. فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ. تُؤْتَى أُكُلَهَا. وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي. فَيَقُولُ: خُذْ)). [سنن الترمذي: ۲۲۳۲؛ مسند احمد: ۳/ ۲۱ یہ روایت زید العمی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۰۸۳) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں ایک شخص مہدی ہوگا۔ اگر (اس کی مدت قیام) کم ہوئی تو بھی سات برس ہوگی ورنہ نو سال ہوگی۔ اس کے زمانے میں میری امت کو اس قدر خوشیاں نصیب ہوں گی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی نصیب نہ ہوئی تھیں۔ زمین اپنے میوے اگا دے گی اور (اپنی پیداوار میں سے) کچھ بھی بچا کر نہ رکھے گی۔ ان دنوں مال و دولت کی اس قدر بہتات ہوگی کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا: اے مہدی! مجھے کچھ دیجیے تو وہ کہے گا: (جتنی چاہو) لے لو۔“

٤٠٨٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ. كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ. ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ. ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ. فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ)). ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: ((فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ. فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ، الْمَهْدِيُّ)).

[**ضعيف**، المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٦٣؛ دلائل النبوة للبيهقي: ٦/ ٥١٥ الضعيفة: ٨٥ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۴۰۸۴) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خزانے کے پاس (اس کے حصول کے لیے) تین آدمیوں کی آپس میں لڑائی ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کسی خلیفے (بادشاہ) کا بیٹا ہوگا۔ مگر وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں مل سکے گا، پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے (والے لوگ) نمودار ہوں گے۔ وہ تمہارا اس قدر قتلِ عام کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسی خونریزی نہ کی ہوگی۔'' پھر آپ نے مزید کچھ بیان کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرلو، اگرچہ برف پر پھسل کر آنا پڑے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا (مقرر کردہ) خلیفہ مہدی ہوگا۔''

٤٠٨٥ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَهْدِيُّ مِنَّا، أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ)). [**حسن**، مسند احمد: ١/ ٨٤؛ مسند ابي يعلى: ٤٦٥؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٩٤٩٠۔]

(۴۰۸۵) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہمارے اہلِ بیت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں (قائدانہ) صلاحیتوں سے نواز دے گا۔''

٤٠٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ. فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ. فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٢٨٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٥٥٧۔]

(۴۰۸۶) سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہماری گفتگو میں مہدی کا ذکر آ گیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''مہدی اولادِ فاطمہ میں سے ہو گا۔''

٤٠٨٧ـ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ

(۴۰۸۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''عبدالمطلب کی اولاد میں سے

الْيَمَامِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**نَحْنُ، وَلَدَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ**)). [**ضعيف**، المستدرك للحاكم: ٣/ ٣/ ٢١١؛ الضعيفه: ٤٦٨٨ علی بن زیاد الیمامی ضعیف ہے۔]

میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی (رضی اللہ عنہم)، اہل جنت کے سردار ہیں۔‘‘

٤٠٨٨ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ**)) يَعْنِي سُلْطَانَهُ. [**ضعيف**، مسند البزار: ٣٧٨٣؛ المعجم الاوسط للطبراني: ٢٨٥ عمرو بن جابر ضعیف ہے۔]

(٤٠٨٨) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو (امام) مہدی کی سلطنت (حکومت) کے لیے راہ ہموار کریں گے۔‘‘

بَابُ الْمَلَاحِمِ

باب: بڑی بڑی جنگوں کا بیان

٤٠٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْتُ مَعَهُمَا. فَحَدَّثَنَا، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْمَرٍ، وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**سَتُصَالِحُكُمُ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا. ثُمَّ تَغْزُونَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا. [فَتَنْتَصِرُونَ] وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ. حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ.**

(٤٠٨٩) ذو مخمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور یہ نبی ﷺ کے صحابی تھے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ’’عنقریب روم کے لوگ تم مسلمانوں سے پُر امن صلح کریں گے۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک (مشترکہ) دشمن سے جنگ کرو گے۔ اس میں تم غالب رہو گے، غنیمتیں حاصل کرو گے اور (جانی و مالی نقصان سے) محفوظ رہو گے، پھر تم واپس لوٹو گے حتی کہ ٹیلوں والے مرغزار میں پہنچ کر پڑاؤ ڈالو گے تو صلیب والوں میں سے ایک شخص صلیب کو لہرا کر باآواز بلند کہے گا: صلیب غالب ہے۔ ایک مسلمان شخص کو غصہ آئے گا تو وہ اٹھ کر صلیب توڑ دے گا۔ اس صورت حال میں رومی بدعہدی کر دیں گے اور مسلمانوں کے خلاف بہت بڑی جنگ کے لیے متحد ہو

فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ، [فَيَجْتَمِعُونَ] لِلْمَلْحَمَةِ)).

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدِّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ فِيهِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَأْتُونَ [حِينَئِذٍ] تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً. تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٧٦٧، ٤٢٩٣؛ مسند احمد: ٤/ ٩١؛ ابن حبان: ٦٧٠٨؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٢١-]

جائیں گے۔'' یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی کی سند سے بھی اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ بیان بھی ہے کہ ''رومی اسّی جھنڈوں تلے (مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے) آئیں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (رومی عیسائی) ہوں گے۔''

٤٠٩٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ، بَعَثَ اللّٰهُ بَعْثًا مِنَ الْمَوَالِي، هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا وَأَجْوَدُهُ سِلَاحًا، يُؤَيِّدُ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّينَ))**. [المستدرك للحاكم: ٤/ ٨٤٨؛ الصحيحة: ٢٧٧٧ یہ روایت عثمان بن ابی عاتکہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۰۹۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بڑی بڑی جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ نومسلموں کا ایک لشکر کھڑا کر دے گا۔ ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے اور ان کا اسلحہ بھی ان سے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے دین کی مدد فرمائے گا۔''

٤٠٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((سَتُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ. ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا [اللّٰهُ]، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهَا [اللّٰهُ]))** قَالَ جَابِرٌ: فَمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰى تُفْتَحَ الرُّومُ.

[صحيح مسلم: ٢٩٠٠ (٧٢٨٤)]

(۴۰۹۱) نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ جزیرۂ عرب والوں سے قتال کرو گے، اللہ اسے فتح کردے گا۔ اس کے بعد تمہاری رومیوں سے جنگ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کردے گا، پھر تمہاری دجال سے جنگ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روم فتح ہونے تک دجال کا ظہور نہیں ہوگا۔

٤٠٩٢- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

(۴۰۹۲) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا ظہور، (یہ سب

بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبِ السَّكُونِيِّ، وَقَالَ الْوَلِيدُ: يَزِيدُ بْنُ قُطْبَةَ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((**الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ، فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ**)).

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٢٩٥؛ سنن الترمذي: ٢٢٨٨؛ مسند احمد: ٥/ ٢٣٤ ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔]

واقعات) سات ماہ (کے قلیل عرصے) میں وقوع پذیر ہوں گے۔''

٤٠٩٣ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدٍ [عَنِ] ابْنِ أَبِي بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ، سِتُّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٢٩٦، ابن ابی بلال مجہول ہے۔]

(۴۰۹۳) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کا شہر فتح ہونے کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہوگا۔ اس کے بعد ساتویں سال دجّال کا ظہور ہو گا۔''

٤٠٩٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُنَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَدْنَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ بِبَوْلَاءَ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ**)) قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ: ((**إِنَّكُمْ سَتُقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَيُقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْإِسْلَامِ، أَهْلُ الْحِجَازِ. الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ . فَيَفْتَتِحُونَ الْقُسْطُنْطِينِيَّةَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ. فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهَا. حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأَتْرِسَةِ. وَيَأْتِي آتٍ فَيَقُولُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ. أَلَا وَهِيَ كِذْبَةٌ. فَالْآخِذُ نَادِمٌ، وَالتَّارِكُ نَادِمٌ**)). [**موضوع**، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٥؛ الضعيفة: ٤٧٩٠ كثیر بن عبداللہ ضعیف متہم بالکذب

(۴۰۹۴) عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ مسلمانوں کے قریب ترین سرحدی محافظ مقام بولاء پر ہوں گے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے علی! علی! علی!'' انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ عنقریب (قیامت سے پہلے) بنواصفر یعنی رومیوں سے جنگ کرو گے اور تمہارے بعد آنے والے لوگ بھی ان سے جنگ کریں گے، یہاں تک کہ افضل ترین اہل اسلام یعنی اہلِ حجاز بھی ان کے مقابلے کو نکلیں گے اور انہیں اللہ کی راہ میں نکلنے پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ ہوگی۔ وہ تسبیح وتکبیر (سبحان اللہ اور اللہ اکبر) کے نعروں سے قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے اور انہیں اس قدر مال غنیمت ملے گا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی نہیں ملا ہوگا، یہاں تک کہ وہ ڈھالیں بھر بھر کر تقسیم کریں گے۔ اتنے میں کوئی آنے والا آ کر کہے گا: تمہارے شہروں میں

ہے۔]

دجّال آ گیا ہے۔ آگاہ رہو! یہ بات جھوٹی ہو گی (وہاں رک جانے اور غنیمت) لینے والا بھی نادم ہوگا اور (دجّال کی خبر سن کر جانے اور غنیمت) چھوڑ جانے والا بھی نادم ہوگا۔"

٤٠٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ، فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا)). [صحیح، دیکھیے حدیث: ٤٠٤٢]

(٤٠٩٥) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے اور بنو اصفر یعنی رومیوں کے درمیان ایک بار صلح ہو گی۔ پھر وہ لوگ تمہارے ساتھ دھوکا فریب کریں گے اور اسّی جھنڈوں تلے (جمع ہو کر تم پر حملہ آور ہونے کے لیے) آئیں گے، ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار رومی فوجی ہوں گے۔"

بَابُ التُّرْكِ.

باب: ترکوں کا بیان

٤٠٩٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ)).

[صحيح بخاري: ٢٩٢٩؛ صحيح مسلم: ٢٩١٢ (٧٣١٠)؛ سنن ابي داود: ٤٣٠٤؛ سنن الترمذي: ٢٢١٥۔]

(٤٠٩٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں والے ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ تم چھوٹی آنکھوں والے لوگوں سے جنگ کرو گے۔"

٤٠٩٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ)). [صحيح بخاري: ٢٩٢٩؛ صحيح مسلم: ٢٩١٢ (٧٣١٢)]

(٤٠٩٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی، ناک چپٹے اور ان کے چہرے تہ در تہ ڈھالوں جیسے ہوں گے۔ اور قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں والے ہوں گے۔"

٤٠٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ

(٤٠٩٨) عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے نبی ﷺ

بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ. كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ)). [صحيح بخاري: ٢٩٢٧، ٣-]

کو فرماتے سنا ہے: ''قیامت کی علامات میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے چہرے اس طرح چوڑے ہوں گے جس طرح تہ در تہ ڈھال ہوتی ہے۔ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں والے جوتے پہنتے ہیں۔''

٤٠٩٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، عِرَاضَ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَيَتَّخِذُوْنَ الدَّرَقَ، يَرْبُطُوْنَ خَيْلَهُمْ بِالنَّخْلِ)). [مسند احمد: ٣/ ٣١؛ ابن حبان: ٦٧٤٧ یہ روایت اعمش کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۰۹۹) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے ٹڈیوں کی ہوں، اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ در تہ ڈھالیں۔ وہ بالوں کے جوتے پہنیں گے، چمڑے کی ڈھالیں استعمال کریں گے، اور وہ اپنے گھوڑے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الزُّهْدِ

زہد (دنیا سے بے رغبتی) سے متعلق احکام

بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

٤١٠٠ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ، وَلَا فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ. وَلٰكِنِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ. وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ، إِذَا أُصِبْتَ بِهَا، أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا، لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ)).

قَالَ هِشَامٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، يَقُولُ: مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ، كَمِثْلِ الْإِبْرِيزِ فِي الذَّهَبِ. [**ضعيف جدًا**، سنن الترمذي: ٢٣٤٠ عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے۔]

باب: دنیا سے بے رغبتی کا بیان

(۴۱۰۰) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی (کا مطلب) یہ نہیں ہے کہ انسان کسی حلال چیز کو حرام قرار دے یا مال ودولت کو ضائع کر دے۔ (دراصل) دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ تیرے پاس جو کچھ موجود ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جو (کچھ) ہے سے زیادہ اعتماد نہ ہو۔ اور تجھ پر جو مصیبت آئے تو اس کے ثواب کی زیادہ رغبت رکھتا ہو کہ وہ (دنیا کی بجائے آخرت میں) تیرے لیے باقی رہے۔'' ابوادریس الخولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث دوسری احادیث کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے عام سونے کے مقابلے میں خالص سونا۔

٤١٠١ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ)).

[**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي: ١٥٩/٧ من طريق محمد بن الحسن، الضعيفة: ١٩٢٣، ابوفروہ یزید بن سنان

(۴۱۰۱) ابوخلاد عبدالرحمن بن زہیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی کی توفیق ملی ہوئی ہے تو تم اس کے قریب (اس کی صحبت میں) رہا کرو، کیونکہ ایسا آدمی حکمت ودانائی کی باتیں کرتا ہے۔''

ضعیف ہے۔]

٤١٠٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحَبَّنِي اللَّهُ، وَأَحَبَّنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، يُحِبُّوكَ))**. [حلية الاولياء: ٣/ ٢٥٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣١٣ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ سفیان ثوری مدلس اور خالد بن عمرو متروک ہے۔]

(۴۱۰۲) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں کہ میں اس پر عمل کروں تو اللہ تعالیٰ اور تمام لوگ مجھ سے محبت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہو، لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

٤١٠٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ طَعِينٌ. فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ. فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا يُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالِ! أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ، أَمْ عَلَى الدُّنْيَا، فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلٍّ، لَا، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ. قَالَ: **((إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ، مِنْ ذَلِكَ، خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))** فَأَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ. [سنن النسائي: ٥٣٨٧؛ مسند احمد: ٥/ ٢٩٠؛ ابن حبان: ٦٦٨ یہ روایت رجل مجہول کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۱۰۳) سمرہ بن سہم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ابو ہاشم خالد بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ نیزہ لگنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رو پڑے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ماموں جان! آپ روتے کیوں ہیں؟ کیا درد کی شدت سے پریشان ہیں؟ یا دنیا سے جانے کا غم ہے؟ آپ کی زندگی کا عمدہ حصہ تو گزر چکا ہے (اس پر افسوس کیسا؟) انہوں نے فرمایا: ان میں سے کوئی بات نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، کاش! میں نے اسے پورا کیا ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''شاید تو ایسا زمانہ پائے جب لوگوں میں مال تقسیم ہوں گے (لیکن تم اس میں رغبت نہ کرنا) تمہارے لیے ایک خادم، اور اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) ایک سواری کافی ہے۔'' مجھے مال (جمع کرنے کا موقع) ملا تو میں نے (اسے) جمع کیا۔

٤١٠٤ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ،

(۴۱۰۴) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے گئے۔ دیکھا تو وہ رو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: اشْتَكَى سَلْمَانُ. فَعَادَهُ سَعْدٌ، فَرَآهُ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا يُبْكِيكَ؟ يَا أَخِي أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ أَلَيْسَ، أَلَيْسَ؟ قَالَ سَلْمَانُ: مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنَ اثْنَتَيْنِ. مَا أَبْكِي ضِنًّا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ. وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا. فَمَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ. قَالَ: وَمَا عَهِدَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ، وَأَمَّا أَنْتَ، يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللَّهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ، وَعِنْدَ قَسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ، وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ.

قَالَ ثَابِتٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بِضْعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا، مِنْ نَفَقَةٍ كَانَتْ عِنْدَهُ. [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١/ ٢٢٧؛ حلية الاولياء: ١/ ٩٧-]

رہے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی جان! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت (اور آپ کے ساتھ رہنے) کا شرف حاصل نہیں؟ آپ نے (فلاں اچھا کام) نہیں کیا؟ آپ نے فلاں کارنامہ سرانجام نہیں دیا؟ (پھر آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟) سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہ تو دنیا کے چھوٹ جانے پر رو رہا ہوں اور نہ اس لیے رو رہا ہوں کہ مجھے آخرت پسند نہیں، بلکہ (میں تو ایک بات پر افسوس کرتے ہوئے رو رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ میں اس سے تجاوز کر بیٹھا ہوں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: نبی ﷺ نے آپ سے کیا عہد لیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: ''تم میں سے کسی کے لیے دنیا میں سے صرف اتنا سامان کافی ہے جتنا سامان کسی مسافر کے پاس (دورانِ سفر میں) ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس سے تجاوز کر چکا ہوں۔'' اے سعد! آپ جب کوئی فیصلہ کریں (یا) جب لوگوں میں کوئی چیز تقسیم کریں اور جب کسی کام کا قصد کریں تو (ہر معاملے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ (حدیث کے راوی) ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری معلومات کے مطابق انہوں نے ترکے میں تقریباً تیس دینار چھوڑے تھے۔ وہ ان کے ذاتی اخراجات کے لیے تھے۔

بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا.

باب: دنیا کی فکر

٤١٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ، بِنِصْفِ النَّهَارِ. قُلْتُ: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ، هَذِهِ السَّاعَةَ، إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سَمِعْتُ رَسُولَ

(۴۱۰۵) ابان بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ عین دوپہر کے وقت مروان کے ہاں سے آئے۔ میں نے کہا: انہوں نے ایسے وقت میں ضرور کسی (اہم) بات دریافت کرنے کے لیے بلوایا ہوگا۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: مروان نے ہم سے بعض ایسی احادیث (یا مسائل) کی بابت دریافت کیا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا

اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ. وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ١٨٣؛ سنن الدارمي: ٢٣٥؛ السنة لابن ابي عاصم: ٩٤-]

ہے: ''جس آدمی کا مقصدِ حیات صرف دنیا کا حصول ہو، اللہ تعالیٰ اس کے معاملات منتشر کر دیتا ہے اور فقر واحتیاج اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے۔ اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ اور جس آدمی کا مقصد حیات آخرت کا حصول ہو، اللہ تعالیٰ اس کے معاملات مرتب کر (سدھار) دیتا ہے، اس کے دل میں استغنا پیدا کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔''

٤١٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ. وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهِ هَلَكَ)).

[ضعیف ہے، دیکھئے حدیث: ۲۵۷]

(۴۱۰۶) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو آدمی اپنے تمام تفکرات سے بے نیاز ہو کر صرف ایک فکر، یعنی فکرِ آخرت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیوی تفکرات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور جسے مختلف دنیوی تفکرات درپیش رہیں، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔''

٤١٠٧ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ [أَبِي] خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٤٦٦؛ مسند احمد: ٢/ ٣٥٨؛ ابن حبان: ٣٩٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٤٣-]

(۴۱۰۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: آدم کے بیٹے! تو میری عبادت کے لیے یکسو ہو جا، میں تیرے سینے کو غنا (تونگری) سے بھر دوں گا اور تیرا فقر واحتیاج ختم کر دوں گا۔ اگر تو نے یہ نہ کیا تو میں تیرے سینے کو اشغال (مصروفیت) سے بھر دوں گا اور تیرا فقر واحتیاج بھی ختم نہیں کروں گا۔''

بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا.

باب: دنیا کی مثال

٤١٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ

(۴۱۰۸) قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے مستورد بن شداد بن عمرو قرشی فہری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

الْمُسْتَوْرِدَ، أَخَا بَنِي فِهْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ. فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ)).

[صحيح مسلم: ٢٨٥٨ (٧١٩٧)؛ سنن الترمذي: ٢٣٢٣-]

''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی آدمی سمندر میں انگلی ڈبوئے، پھر دیکھے کہ اسے کتنا پانی لگ کر آتا ہے۔''

٤١٠٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: اضْطَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ. فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ [تَحْتَ] شَجَرَةٍ. ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)). [صحيح، سنن الترمذي: ٢٣٧٧؛ مسند الطيالسي: ٢٤٣٠؛ مسند احمد: ١/ ٣٩١-]

(۴۱۰۹) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر لیٹے تو اس کے نشان آپ کے جسم مبارک پر نقش ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اگر آپ ہمیں حکم فرماتے تو ہم چٹائی کے اوپر کوئی چیز (کپڑا وغیرہ) بچھا دیتے اور آپ کو اس (چٹائی) کی سختی محسوس نہ ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میں تو دنیا میں ایسے ہوں جیسے ایک سوار جو (راہ چلتے) محض ستانے کے لیے کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، پھر (تھوڑی دیر بعد) اسے چھوڑ کر روانہ ہو جائے۔''

٤١١٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَمُحَمَّدُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ. فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا. فَقَالَ: ((أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى صَاحِبِهَا؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ، مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا. وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَاللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ. مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً أَبَدًا)). [سنن الترمذي: ٢٣٢٠؛ حلية الاولياء: ٣/ ٢٥٣ یہ روایت زکریا بن منظور کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۱۱۰) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ اچانک آپ کو ایک مردہ بکری نظر آئی، جس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ بکری اپنے مالک کی نظر میں حقیر ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ بکری اپنے مالک کی نظر میں جس قدر حقیر اور بے وقعت ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پینے کے لیے ایک قطرہ بھی نہ دیتا۔''

٤١١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ

(۴۱۱۱) مستورد بن شدّاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک قافلے میں شامل تھا، اتنے میں آپ بکری کے ایک (مردہ) بچے کے پاس سے گزرے۔ آپ نے

بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: إِنِّي لَفِي الرَّكْبِ، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أَتَى عَلَى سَخْلَةٍ مَنْبُوْذَةٍ. قَالَ، فَقَالَ: ((أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا؟)) قَالَ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا. أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا)). [سنن الترمذي: ٢٣٢١؛ مسند احمد: ٤/ ٢٢٩، ٢٣٠ یہ روایت مجالد بن سعید کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ میمنا اپنے مالکوں کی نظر میں بے وقعت ہے؟'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اسی بے وقعتی کی وجہ سے انہوں نے پھینکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنا یہ میمنا اپنے مالکوں کی نظر میں بے قدر ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔''

٤١١٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خُلَيْدٍ، عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ. مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا)).

[**حسن**، سنن الترمذي: ٢٣٢٢۔]

(۴۱۱۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون (مذموم) ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو اس سے متعلق ہے اور سوائے عالم اور طالب علم کے۔''

٤١١٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)). [صحيح مسلم: ٢٩٥٦ (٧٤١٧)؛ سنن الترمذي: ٢٣٢٤۔]

(۴۱۱۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

٤١١٤ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ. أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ. وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ)). [سنن الترمذي: ٢٣٣٣ یہ روایت لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ حدیث کا پہلا حصہ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح بخاري: (٦٤١٦)]

(۴۱۱۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کے ایک حصے (کندھے) کو پکڑ کر مجھ سے فرمایا: ''دنیا میں یوں رہ جیسے کوئی پردیسی یا راہ چلتا مسافر ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں (فوت شدگان) میں شمار کر۔''

بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ.

٤١١٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ، عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: ((رَجُلٌ ضَعِيفٌ، مُسْتَضْعَفٌ، ذُو طِمْرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ)). [**ضعيف**، سوید بن عبدالعزیز ضعیف راوی ہے۔]

٤١١٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ. أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)).

[صحيح بخاري: ٤٩١٨؛ صحيح مسلم: ٢٨٥٣ (٧١٨٨)؛ سنن الترمذي: ٢٦٠٥۔]

٤١١٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَغْبَطَ النَّاسِ، عِنْدِي، مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ. ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ. غَامِضٌ فِي النَّاسِ. لَا يُؤْبَهُ لَهُ. كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَصَبَرَ عَلَيْهِ. عَجِلَتْ مَنِيَّتُهُ، وَقَلَّ تُرَاثُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ)).

[**ضعیف**، یہ روایت صدقہ بن عبداللہ اور ایوب بن سلیمان دونوں ضعیف راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٤١١٨ـ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

باب: جس شخص کی پروا نہیں کی جاتی

(۴۱۱۵) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہ (لوگوں) کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ''ضعیف (کمزور) آدمی، جسے کمزور سمجھا جائے، دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہو (لیکن اللہ کے نزدیک اس قدر معزز و مکرم ہے کہ) اگر وہ اللہ کے نام کی قسم کھا لے تو وہ اسے پورا کر دیتا ہے۔''

(۴۱۱۶) حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر وہ آدمی جو ضعیف و کمزور ہو اور (لوگ بھی) اسے کمزور سمجھیں۔ (پھر آپ نے فرمایا:) کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون ہیں؟ ہر تُند مزاج، مال دار (بخیل) اور متکبّر (شخص جہنمی ہے۔)''

(۴۱۱۷) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا ہو (یعنی زیادہ مال و متاع نہ رکھتا ہو) نماز سے اچھا خاصا حصہ ملا ہو (یعنی فرائض کے علاوہ نوافل بھی خوب پڑھتا ہو۔) لوگوں میں گم نام ہو، اسے حسبِ ضرورت رزق مہیا ہو اور اسی پر صابر (وقانع) ہو، جسے جلدی موت آ جائے، اس کا ترکہ (ورثہ) معمولی ہو اور اس کی موت پر رونے والیاں بھی تھوڑی ہوں۔''

(۴۱۱۸) ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سادگی ایمان کا حصّہ ہے۔''

راوی نے بیان کیا کہ سادگی سے مراد عام لباس اور (نارمل) غذا

اللَّهِ ﷺ: ((الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ)). قَالَ: الْبَذَاذَةُ الْقَشَافَةُ. يَعْنِي التَّقَشُّفَ. [سنن ابي داود: ٤١٦١، یہ روایت ایوب بن سوید کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: المعجم الكبير للطبراني: ٧٩٠ و سنده حسن-]

پر اکتفا کرنا ہے۔

٤١١٩ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا، ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)). [المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ١٦٧، یہ حدیث حسن ہے۔]

(۴۱۱۹) اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عزّ وجلّ یاد آ جائے۔''

بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ].

باب: تنگ دستی کی فضیلت

٤١٢٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟)) قَالُوا: رَأْيَكَ فِي هَذَا. نَقُولُ: هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ. هَذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ، أَنْ يُخَطَّبَ. وَإِنْ شَفَعَ، أَنْ يُشَفَّعَ. وَإِنْ قَالَ، أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟)) قَالُوا: نَقُولُ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ. هَذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ، لَمْ يُنْكَحْ، وَإِنْ شَفَعَ، لَا يُشَفَّعْ. وَإِنْ قَالَ، لَا يُسْمَعْ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَهَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا)). [صحيح بخاري: ٥٠٩١-]

(۴۱۲۰) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر ہوا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اس کے متعلق آپ کی رائے ہی زیادہ صحیح ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ یہ آدمی معزز لوگوں میں سے ہے اور امید ہے کہ یہ جس گھرانے میں بھی نکاح کا پیغام بھیجے تو اسے قبول کیا جائے۔ اگر یہ (کسی کے حق میں) سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے اور اگر یہ کسی مجلس میں کوئی بات کرے تو اس کی بات کو توجہ سے سنا جائے۔ (یہ تبصرہ سن کر) نبی ﷺ خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی گزرا تو آپ نے پوچھا: ''اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بخدا یہ آدمی مسلمانوں میں انتہائی غریب ہے۔ اس کے بارے میں یہی امید ہے کہ اگر یہ کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے، کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے

اور کسی مجلس میں کوئی بات کرے تو اس کی بات سننے کے لیے کوئی تیار نہ ہو۔ (یہ تبصرے سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص اس (پہلے) شخص جیسے زمین بھر لوگوں سے بہتر ہے۔''

٤١٢١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ، الْفَقِيرَ، الْمُتَعَفِّفَ، أَبَا الْعِيَالِ)).** [**ضعيف،** تهذيب الكمال للمزي: ٢٣/ ٤٥٤ من طريق عبيدالله بن موسٰى، كتاب الضعفاء للعقيلي: ٣/ ٤٧٤ من طريق آخر، الضعيفة: ٥١ موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔]

(۴۱۲۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو اپنے اس مومن بندے سے (بہت) محبت ہے جو تنگ دست ہو، سوال کرنے سے گریز کرے (جبکہ) عیال دار ہو۔''

بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ.

باب: تنگ دست (فقراء) کے مرتبے کا بیان

٤١٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ. خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)).** [**حسن صحيح،** سنن الترمذي: ٣٣٥٣، ٣٣٥٤؛ مسند احمد: ٢/ ٢٩٦؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٣/ ٢٤٦؛ ابن حبان: ٦٧٦۔]

(۴۱۲۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں میں سے فقراء (تنگ دست) دولت مندوں سے آدھا دن، یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔''

٤١٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ، بِمِقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ)).** [یہ روایت محمد بن ابی لیلیٰ اور عطیہ عوفی (ضعیفان) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۱۲۳) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نادار مہاجرین، دولت مند مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔''

٤١٢٤ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا أَبُوْ غَسَّانَ بَهْلُوْلُ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْتَكَى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَ هُمْ. فَقَالَ: ((**يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِمِائَةِ عَامٍ**)).
ثُمَّ تَلَا مُوْسَى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿**وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ**﴾. (٢٢/ الحج:٤٧)

[**ضعيف**، المصنف لابن ابي شيبة: ١٦٢٣٤؛ تهذيب الكمال للمزي: ٤/ ٢٦٤ موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔]

(۴۱۲۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نادار مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مال داروں کو دولت دے کر انہیں ہم پر فضیلت دی ہے (کہ وہ مال و دولت خرچ کر کے ثواب حاصل کر لیتے ہیں اور ہم وہ نیکیاں کرنے سے قاصر رہتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ''نادار لوگو! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ نادار مومنین دولت مند مومنین سے آدھا دن، یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' پھر (اس حدیث کے ایک راوی) موسیٰ بن عبیدہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿**وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ**﴾ ''تمہاری گنتی کے حساب سے تمہارے رب کے نزدیک ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔''

بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ.

باب: ناداروں کے ساتھ ہم نشینی کا بیان

٤١٢٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، أَبُوْ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، أَبُوْ إِسْحٰقَ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ: أَبَا الْمَسَاكِيْنِ.

[**ضعيف جدا**، سنن الترمذي: ٣٧٦٦، ابراہیم بن فضل مخزومی متروک راوی ہے۔]

(۴۱۲۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ناداروں سے محبت کرتے، ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے (پیار و محبت بھری) باتیں کیا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ انہیں ابو المساکین کی کنیت سے پکارتے تھے۔

٤١٢٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ. فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ: ((**اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا، وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ**)).

[مسند عبد بن حميد: ١٠٠٢؛ تاريخ بغداد للخطيب:

(۴۱۲۶) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مساکین سے محبت کیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعاؤں میں یہ فرماتے سنا ہے: ((**اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا، وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ**)) یا اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی میں مجھے فوت کر اور میرا حشر بھی مساکین کے ساتھ ہو۔''

٤/ ١١١ یہ روایت یزید بن سنان (ضعیف) اور ابو المبارک (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٤١٢٧ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَزْدِيِّ، وَكَانَ قَارِءَ الْأَزْدِ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ خَبَّابٍ. فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (٦/ الأنعام:٥٢) قَالَ: جَاءَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ. فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَبِلَالٍ وَعَمَّارٍ وَخَبَّابٍ. قَاعِدًا فِيْ نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوْهُمْ. فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ وَقَالُوْا: إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا، تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا. فَإِنَّ وُفُوْدَ الْعَرَبِ تَأْتِيْكَ فَنَسْتَحْيِيْ أَنْ تَرَانَا الْعَرَبُ مَعَ هٰذِهِ الْأَعْبُدِ. فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَأَقِمْهُمْ عَنْكَ. فَإِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا، فَاقْعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ. قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالُوْا: فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا. قَالَ: فَدَعَا بِصَحِيْفَةٍ. وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ، وَنَحْنُ قُعُوْدٌ فِيْ نَاحِيَةٍ فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (٦/ الأنعام: ٥٢) ثُمَّ ذَكَرَ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْا أَهٰٓؤُلَاۤءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴾ (٦/ الأنعام:٥٣) ثُمَّ قَالَ ﴿وَإِذَا

(۴۱۲۷) ابو کنود سے روایت ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ ''اور جو لوگ صبح وشام اپنے رب کو پکارتے (اور اس کی عبادت بجالاتے ہیں) وہ اپنے رب کا چہرہ (خوشنودی) چاہتے ہیں، ان کے حساب میں سے کسی قسم کا بوجھ آپ پر نہیں اور آپ کے حساب میں سے کسی قسم کا بوجھ ان پر نہیں۔ اگر آپ انہیں اپنے سے دور کریں گے تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔'' کی تفسیر میں خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صہیب، بلال، عمار، خباب رضی اللہ عنہم اور ان جیسے دیگر نادار و غریب مسلمانوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ انہوں نے جب ان لوگوں کو نبی ﷺ کے اردگرد بیٹھے دیکھا تو حقارت کا اظہار کیا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے علیحدگی میں بات کی اور کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ (علیحدہ سے) مجلس منعقد کریں، تاکہ عربوں کو ہماری عزت و مقام کا پتہ چل سکے۔ آپ کے پاس عرب کے مختلف وفود آتے ہیں اور ہمیں شرم محسوس ہوتی ہے کہ عرب لوگ ہمیں ان (غریب وفقیر) غلاموں کے ساتھ بیٹھے دیکھیں، لہٰذا جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں۔ جب ہم بات چیت سے فارغ ہو جائیں، پھر اگر آپ چاہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جایا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' انہوں نے کہا: آپ ہمیں اس بارے میں ایک تحریر لکھ دیں۔ آپ نے (کاغذ، قلم، دوات اور) لکھنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ ہم لوگ بھی

جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ (٦/ الأنعام:٥٤) قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكَبَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ قَامَ وَتَرَكَنَا . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ وَلَا تُجَالِسِ الْأَشْرَافَ (﴿تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ، عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِيْ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعَ ﴿وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ (١٨/ الكهف: ٢٨). قَالَ، هَلَاكًا قَالَ: أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ. ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلَ الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ خَبَّابٌ: فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَإِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ الَّتِيْ يَقُوْمُ فِيْهَا، قُمْنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُوْمَ.

[شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٦٧؛ تفسير طبري: ٧/ ١٢٧، ١٢٨ یہ روایت ابوالکنود اور اس کے شاگرد (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ایک جانب بیٹھے تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے۔ انہوں نے کہا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ......﴾ ’’پھر اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن کے متعلق فرمایا: ﴿وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْا أَهٰؤُلَاءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِيْنَ﴾ ’’اور اسی طرح ہم نے بعض کی بعض کے ذریعے سے آزمائش کی ہے تاکہ وہ لوگ (انہیں دیکھ کر) کہیں: کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہم پر فضیلت دی ہے۔ کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں سے واقف نہیں؟‘‘ پھر فرمایا: ﴿وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ ’’اور جب وہ لوگ آپ کی خدمت میں آئیں جو مومن ہیں تو آپ کہہ دیجیے تم پر سلام ہو۔ تمہارے رب نے مہربانی کو اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔‘‘ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے مزید قریب ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ جوڑ دیے۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ (کافی دیر تک) ہمارے ساتھ تشریف رکھتے، اور جب آپ اٹھ کر جانا چاہتے تو ہمیں چھوڑ کر تشریف لے جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ ’’اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک کر رکھیے جو لوگ صبح شام اپنے رب کو پکارتے (اور اس کی عبادت کرتے) ہیں وہ اس کے چہرے (خوشنودی کے) طلبگار ہیں، آپ کی نظریں ان سے تجاوز نہ کریں۔‘‘ اور ان سرداروں کے پاس نہ بیٹھیں۔ (نیز فرمایا:) ﴿تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ، عَنْ ذِكْرِنَا﴾ ’’کہ آپ دنیا کی زینت کے خواہاں ہو، اور ہم نے جس کے دل کو اپنی یاد سے

غافل کر دیا ہے، آپ اس کی پیروی نہ کریں۔'' (اور فرمایا:) ﴿وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ ''اور جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے اور وہ حد اعتدال سے تجاوز کر چکا ہے (یہ ہلاکت میں پڑنا ہے)'' خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس کا معاملہ مراد ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کا واقعہ بیان کر کے دنیا کی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد (ہمارا یہ معمول بن گیا تھا کہ) ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھ کر جانے کا وقت ہوتا تو ہم خود ہی وہاں سے اٹھ جاتے، تاکہ آپ بھی (استراحت وغیرہ کے لیے) تشریف لے جا سکیں۔

٤١٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا، سِتَّةٍ: فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَّارٍ وَالْمِقْدَادِ وَبِلَالٍ. قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَرْضَى أَنْ نَكُونَ أَتْبَاعًا لَهُمْ. فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ. قَالَ: فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْخُلَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ الْآيَةَ. (٦/ الأنعام: ٥٢) [صحيح مسلم: ٢٤١٣ (٦٢٤٠)]

(۴۱۲۸) سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ آیت ہم چھ بندوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (ان میں) میں، عبداللہ بن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال رضی اللہ عنہم ہیں۔ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم ان (ناداروں) سے بھی کم تر ہوں، لہٰذا (جب ہم آئیں تو) آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس بارے میں اللہ کی مشیت سے کوئی خیال آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ ''اور جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے (اور اس کی عبادت بجا لاتے) ہیں، وہ اس کے چہرے (رضا) کے طالب ہیں، آپ انہیں اپنے پاس سے مت اٹھائیے۔''

بَابُ فِي الْمُكْثِرِينَ.

باب: زیادہ مال و دولت رکھنے والوں کا بیان

٤١٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

(۴۱۲۹) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیادہ مال و دولت رکھنے والوں کے لیے

الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((وَيْلٌ لِلْمُكْثِرِينَ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) أَرْبَعٌ: عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ قُدَّامِهِ، وَمِنْ وَرَائِهِ.

[مسند احمد: ۳/ ۳۱، ۵۲؛ مسند عبد بن حميد: ۸۸۸ یہ روایت محمد بن ابی لیلیٰ اور عطیہ عوفی (ضعیفان) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ہلاکت ہے، سوائے اس شخص کے جس نے مال کو اس طرح، اس طرح، اس طرح اور اس طرح (خرچ) کیا۔" آپ نے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے چاروں طرف (اشارہ) کیا۔

٤١٣٠ ۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ، هُوَ سِمَاكٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ)).

[**حسن صحيح**، ابن حبان: ۳۳۳۱۔]

(۴۱۳۰) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لوگ بہت زیادہ مال و دولت رکھتے ہیں قیامت کے دن (ان کا درجہ سب سے) نیچے ہوگا، سوائے اس شخص کے جو مال کو اس طرح اور اس طرح (خرچ) کرے اور اس کی کمائی پاک (ذریعے) سے ہو۔"

٤١٣١ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ. إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) ثَلَاثًا. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ۲/ ۴۲۸۔]

(۴۱۳۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لوگ بہت زیادہ مال و دولت رکھتے ہیں، قیامت کے دن (ان کا درجہ سب سے) نیچے ہوگا، سوائے اس شخص کے جو مال کو اس طرح، اس طرح اور اس طرح (خرچ) کرے۔" آپ نے (ساتھ ہی) تین بار (اشارہ) کیا۔

٤١٣٢ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا عِنْدِي ذَهَبًا. فَتَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ. إِلَّا شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي قَضَاءِ دَيْنٍ)).

[**حسن صحيح**، مسند احمد: ۲/ ۴۱۹؛ الصحيحة: ۲۲۱۱۔]

(۴۱۳۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میں نہیں چاہوں گا کہ تیسری رات تک میرے پاس اس میں سے کچھ بھی (باقی) ہو، سوائے اس (مال سے) میں قرض ادا کرنے کے لیے کچھ بچا رکھوں۔"

٤١٣٣ ۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِاللَّهِ،

(۴۱۳۳) عمرو بن غیلان ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یا اللہ! جو آدمی مجھ پر ایمان لایا، میری

مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي، وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ، وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ. وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي، وَلَمْ يُصَدِّقْنِي، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمْرَهُ)).

[**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٨، ٢٩؛ الضعيفة تحت الرقم: ١١٣٨ ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

تصدیق کی اور اس نے اس بات کا یقین رکھا کہ میں جو دعوت (دین) لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے، تو اسے تھوڑا مال اور تھوڑی اولاد دینا، اسے اپنی ملاقات کی محبت نصیب فرمانا اور اسے جلدی موت دینا، اور جو آدمی مجھ پر ایمان نہ لایا اور اس نے میری تصدیق نہ کی اور میں جو دین لے کر آیا ہوں اس کے برحق ہونے کا یقین نہ رکھا تو اسے مال و اولاد بہت دینا اور اسے لمبی عمر عطا کرنا۔“

٤١٣٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِيْنَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِيْنَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيْطِيِّ، عَنْ نُقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً. فَرَدَّهُ. ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رَجُلٍ آخَرَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ. فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِيمَنْ بَعَثَ بِهَا)). قَالَ نُقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا. قَالَ: ((وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا)). ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَ فُلَانٍ لِلْمَانِعِ)) الْأَوَّلِ: ((وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ)) لِلَّذِيْ بَعَثَ بِالنَّاقَةِ. [**ضعيف**، مسند احمد: ٥/ ٧٧؛ الضعيفة: ٤٩٦٩؛ البراء السلیطی مجہول ہے۔]

(۴۱۳۴) نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیج کر اس سے اونٹنی طلب فرمائی۔ اس نے اونٹنی دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اور آدمی کی طرف بھیجا تو اس نے اونٹنی بھجوا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا: ”یا اللہ! اس اونٹنی میں اور اسے بھیجنے والے میں (بھی) برکت فرما۔“ نقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو اسے لے کر آیا ہے (اس کے حق میں بھی برکت کی دعا فرما دیں۔) آپ نے فرمایا: ”جو اسے لے کر آیا ہے“ (اللہ اسے بھی برکتوں سے نوازے۔) پھر آپ کے حکم سے اسے دوہا گیا تو اس نے خوب دودھ دیا۔ پہلا آدمی جس نے اونٹنی دینے سے انکار کر دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ”یا اللہ! اسے بہت زیادہ مال عطا فرما۔“ اور جس نے اونٹنی بھیج دی تھی، اس کے حق میں آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! اسے روز کا رزق روز دے۔“

٤١٣٥ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ. وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ

(۴۱۳۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک ہو جائے درہم و دینار کا بندہ اور کمبل و چادر کا بندہ۔ اگر اسے دیا جائے تو راضی رہتا ہے، اگر نہ دیا جائے تو (عہد بیعت) پورا نہیں کرتا۔“

إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ)). [صحيح بخاري: ٢٨٨٦، ٦٤٣٥-]

٤١٣٦ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ. تَعِسَ وَانْتَكَسَ. وَإِذَا شِيكَ، فَلَا انْتَقَشَ)).

[صحيح بخاري: ٢٨٨٧-]

(۴۱۳۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہلاک ہو جائے درہم و دینار کا بندہ اور چادر کا بندہ۔ ہلاک ہو جائے، اوندھا ہو جائے، اسے کانٹا لگے تو (کبھی) نہ نکلے۔''

بَابُ الْقَنَاعَةِ.

باب: قناعت کا بیان

٤١٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْغِنَى، عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ. وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)).

[صحيح مسلم: ١٠٥١ (٢٤٢٠)]

(۴۱۳۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساز وسامان کی کثرت تونگری نہیں، بلکہ تونگری تو دل کے غنا (کا نام) ہے۔''

٤١٣٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَحُمَيْدِ بْنِ هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرُزِقَ الْكَفَافَ، وَقَنِعَ بِهِ)). [صحيح مسلم: ١٠٥٤ (٢٤٢٦)؛ سنن الترمذي: ٢٣٤٨-]

(۴۱۳۸) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اسلام قبول کرنے کی توفیق مل گئی، ضرورت کے مطابق رزق مل گیا اور وہ اس پر قانع رہا تو وہ کامیاب وکامران ہے۔''

٤١٣٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)). [صحيح بخاري: ٦٤٦٠؛ صحيح مسلم: ١٠٥٥ (٢٤٢٧)؛ سنن الترمذي: ٢٣٦١-]

(۴۱۳۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)) ''اے اللہ! آلِ محمد ﷺ کو ضرورت کے موافق رزق عطا فرما۔''

٤١٤٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى، عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ نُفَيْعٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أُتِيَ مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا))**. [**ضعيف جدا**، مسند احمد: ٣/ ١١٧؛ مسند عبد بن حميد: ١٢٣٥؛ حلية الاولياء: ١٠/ ٦٩، ٧٠ نفيع متروک راوی ہے۔]

(۴۱۴۰) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر مال دار اور نادار یہ تمنا کرے گا، کاش! اسے دنیا میں قُوت لا یموت (بقدرِ ضرورت ہی روزی) ملی ہوتی۔“

٤١٤١ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، آمِنًا فِي سِرْبِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا))**.

[**حسن**، سنن الترمذي: ٢٣٤٦؛ مسند حميدى: ٤٣٩؛ الادب المفرد للبخاري: ٣٠٠۔]

(۴۱۴۱) عبیداللہ بن محصن انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے جسمانی طور پر عافیت ہو، اپنے بارے میں امن میں ہو، اور اس دن کی خوراک بھی میسّر ہو تو گویا اس کے لیے پوری دنیا جمع کر دی گئی ہے۔“

٤١٤٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ. وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ. فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ))**.
قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: **((عَلَيْكُمْ))**. [صحيح مسلم: ٢٩٦٣ (٧٤٣٠)؛ سنن الترمذي: ٢٥١٣]

(۴۱۴۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم (دنیوی لحاظ سے) اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو، اوپر والے کی طرف نہ دیکھو۔ اس کے نتیجے میں تم اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کو حقیر نہیں سمجھو گے۔“
حدیث کے راوی ابو معاویہ نے حدیث کے آخر میں ((علیکم)) کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

٤١٤٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ. وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ))**. [صحيح مسلم: ٢٥٦٤ (٦٥٤١)]

(۴۱۴۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور مال ودولت کو نہیں دیکھتا، وہ تو تمہارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے۔“

بَابُ مَعِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

باب: آلِ محمد ﷺ کی معیشت وگزران کا بیان

٤١٤٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا، آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ، لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نُوقِدُ فِيهِ بِنَارٍ. مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ: نَلْبَثُ شَهْرًا.

[صحيح بخاري: ٢٥٦٧، ٦٤٥٩؛ صحيح مسلم: ٢٩٧٢ (٧٤٥٠)؛ سنن الترمذي: ٢٤٧١؛ شمائل ترمذي: ٣٧٠ـ]

(۴۱۴۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم آل محمد ﷺ مہینہ بھر اس طرح گزار دیتے تھے کہ (چولہے میں) آگ نہیں جلاتے تھے۔ (ہماری خوراک) محض کھجوریں اور پانی ہوتا تھا۔

٤١٤٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي، عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، الشَّهْرُ مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ الدُّخَانُ.

قُلْتُ: فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ. غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، جِيرَانُ صِدْقٍ. وَكَانَتْ لَهُمْ رَبَائِبُ. فَكَانُوا يَبْعَثُونَ إِلَيْهِ أَلْبَانَهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانُوا تِسْعَةَ أَبْيَاتٍ. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٦/ ١٨٢ـ]

(۴۱۴۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آل محمد ﷺ پر ایسے دن بھی آتے تھے کہ مہینہ بھر آپ کے کسی گھر میں دھواں نظر نہیں آتا تھا۔ میں (ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ) نے عرض کیا: تو پھر ان کی خوراک کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی، البتہ کچھ انصاری ہمارے بہت اچھے ہمسائے تھے، ان کی پالتو بکریاں ہوتی تھیں۔ وہ ان کا دودھ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے۔

محمد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ نو گھر تھے۔

٤١٤٦ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَوِي، فِي الْيَوْمِ، مِنَ الْجُوعِ. مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ. [صحيح مسلم: ٢٩٧٨ (٧٤٦١)]

(۴۱۴۶) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن شدتِ بھوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے دیکھا۔ آپ کو معمولی کھجوریں اتنی بھی میسر نہ تھیں کہ ان ہی سے پیٹ بھر لیتے۔

٤١٤٧ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(۴۱۴۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے متعدد بار رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اس ذات کی قسم جس کے

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِرَارًا: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ وَلَا صَاعُ تَمْرٍ)).

وَإِنَّ لَهُ، يَوْمَئِذٍ، تِسْعَ نِسْوَةٍ. [**صحيح**، مسند احمد: ۳/ ۳۲۸، نیز دیکھئے حدیث: ۲۴۳۷]

ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! آج آل محمد ﷺ کے پاس ایک صاع غلہ یا ایک صاع کھجوریں تک نہیں۔“
ان دنوں آپ کی نو بیویاں تھیں۔

۴۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ)) أَوْ: ((مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ)). [یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، ابوعبیدہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔]

(۴۱۴۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج آل محمد ﷺ کے پاس صرف ایک مد خوراک ہے۔“ یا آپ نے فرمایا: ”آج آل محمد ﷺ کے پاس ایک مد خوراک بھی نہیں۔“

۴۱۴۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ. أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَمَكَثْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ أَوْ لَا يَقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ۷/ ۹۹ عبدالاکرم کا باپ مجہول ہے۔]

(۴۱۴۹) سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، جبکہ (ان دنوں) ہمیں تین رات تک کھانے کو کچھ نہ ملا تھا۔

۴۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ. فَأَكَلَ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا)). [**ضعيف**، السنن الكبرى للبيهقي: ۷/ ۲۸۰ سوید بن سعید اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۱۵۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گرم کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے کھانا تناول کرنے کے بعد فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے (جس نے آج مجھے کھانا نصیب فرمایا ورنہ) اتنے دن سے میرے پیٹ میں گرم کھانا نہیں گیا۔“

بَابُ ضِجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب: آل محمد ﷺ کے بستر کا بیان

۴۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

(۴۱۵۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور (کے

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ. [صحيح مسلم: ٢٠٨٢ (٥٤٤٢)]

درخت) کی چھال بھری ہوئی تھی۔

٤١٥٢ـ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَهُمَا فِي خَمِيلٍ لَهُمَا وَالْخَمِيلُ الْقَطِيفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ، قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَهَّزَهُمَا بِهَا، وَوِسَادَةٍ مَحْشُوَّةٍ إِذْخِرًا، وَقِرْبَةٍ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٣٣٨٦؛ مسند حميدى: ٤٤؛ ابن حبان: ٦٩٤٧۔]

(۴۱۵۲) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، جبکہ وہ دونوں ایک سفید اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں (شادی کے موقع پر) دی تھی اور (اسی طرح) ایک اذخر کی گھاس بھرا تکیہ اور مشکیزہ دیا تھا۔

٤١٥٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُوْ زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ. قَالَ: فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ. وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ. وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ، نَحْوِ الصَّاعِ، وَقَرَظٍ فِي نَاحِيَةٍ فِي الْغُرْفَةِ. وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّقٌ. فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ. فَقَالَ: ((**مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ**)) فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَالِيَ لَا أَبْكِي؟ وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى، فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذٰلِكَ كِسْرَى وَقَيْصَرُ فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ. وَأَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ، وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ. قَالَ: ((**يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟**)) قُلْتُ: بَلَى. [صحيح مسلم: ١٤٧٩ (٣٦٩١)]

(۴۱۵۳) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے، میں بھی بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ صرف ایک تہبند زیب تن کیے ہوئے تھے اور آپ کے جسد اطہر پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ چٹائی کے نشان آپ کے پہلو مبارک پر نقش ہو چکے تھے۔ میں نے دیکھا کہ تھوڑے سے جو تقریباً وہ ایک صاع (اڑھائی کلو) ہوں گے اور ایک کونے میں کیکر کے پتے اور ایک کھال لٹکی ہوئی تھی جسے ابھی رنگا نہیں گیا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ آپ نے فرمایا: ''ابن خطاب! کیوں رو رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیوں نہ روؤں؟ یہ دیکھیں اس چٹائی کے نشان آپ کے پہلو مبارک پر نقش ہو چکے ہیں۔ اور آپ کے سامان خانہ داری میں یہی کچھ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ دوسری طرف کسریٰ اور قیصر باغات اور نہروں میں (عیش کرتے) ہیں۔ آپ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ و پسندیدہ بندے ہیں اور یہ آپ کے توشک خانے (کا حال) ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ابن خطاب! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اللہ نے ان لوگوں کو دنیا میں یہ نعمتیں

دے دی ہیں اور ہمیں آخرت میں ان نعمتوں سے نوازے گا؟''
میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

٤١٥٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أُهْدِيَتْ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيَّ. فَمَا كَانَ فِرَاشُنَا، لَيْلَةَ أُهْدِيَتْ، إِلَّا مَسْكَ كَبْشٍ. [**ضعيف**، مسند ابي يعلى: ٤٧١ مجالد ضعیف راوی ہے۔]

(۴۱۵۴) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول ﷺ کی صاحبزادی (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) کو (نکاح کے بعد) میرے ساتھ بھیجا گیا، اس رات ہمارا بستر صرف ایک مینڈھے کی کھال کا تھا۔

بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیشت وگزران کا بیان

٤١٥٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ. فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ. وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ. قَالَ شَقِيقٌ: كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ. [صحيح بخاري: ١٤١٥، ١٤١٦؛ صحيح مسلم: ١٠١٨ (٢٣٥٥)]

(۴۱۵۵) ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیتے (جبکہ ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہوتا) تو ہم میں سے کوئی جا کر محنت مزدوری کر کے ایک مدّ (کھجور یا غلّہ وغیرہ) لے آتا تھا۔ آج تو ان میں سے ایک آدمی کے پاس ایک لاکھ (درہم یا دینار) موجود ہیں۔ (حدیث کے راوی) شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: غالباً ان کا اشارہ اپنی ہی طرف تھا۔

٤١٥٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ. حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.
[صحيح مسلم: ٢٩٦٧ (٧٤٣٧)؛ سنن الترمذي: ٢٥٧٥ـ]

(۴۱۵۶) خالد بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے منبر پر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: میں نے ایسا منظر بھی دیکھا ہے کہ ہم سات آدمی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہمیں کھانے کے لیے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ بھی دستیاب نہ تھا۔ (ہم مجبوراً وہی کھاتے رہے) حتی کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔

٤١٥٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ. قَالَ: فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ تَمَرَاتٍ.

(۴۱۵۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں بھوک نے آ ستایا، جبکہ وہ سات افراد تھے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سات کھجوریں عطا فرمائیں۔ ہر آدمی کے لیے ایک کھجور۔

لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةٌ. [صحيح بخاري: ٥٤١١، ٥٤٤١؛ سنن الترمذي: ٢٤٧٤۔]

٤١٥٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (١٠٢/ التكاثر: ٨) قَالَ الزُّبَيْرُ: وَأَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ)).

[**حسن**، سنن الترمذي: ٣٣٥٦؛ مسند حميدى: ٦١؛ مسند احمد: ١/ ١٦٤۔]

(۴۱۵۸) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ''پھر اس دن تم سے (عطا کردہ) نعمتوں کی بابت ضرور پوچھا جائے گا۔''
تو زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم سے کونسی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس صرف کھجور اور پانی ہی تو ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یاد رکھو! یہ ضرور ہوگا۔'' (یعنی سوال یا نعمت کی فراوانی ضرور ہوگی۔)

٤١٥٩ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا. فَفَنِيَ أَزْوَادُنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا تَمْرَةٌ. فَقِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا. وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ. فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ. فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا. [صحيح بخاري: ٢٩٨٣؛ صحيح مسلم: ١٩٣٥ (٥٠٠١)؛ سنن الترمذي: ٢٤٧٥۔]

(۴۱۵۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو آدمیوں (کے لشکر) کو روانہ فرمایا، ہم اپنا زادِراہ اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ (بالآخر مہم کے دوران میں) زادِراہ ختم ہوگیا حتی کہ ایک آدمی کو (روزانہ) صرف ایک کھجور ملا کرتی۔ عرض کیا گیا: اے ابوعبداللہ! ایک آدمی کا ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: اس کی قدر ہمیں تب معلوم ہوئی جب (ایک کھجور) بھی نہ رہی۔ (اسی دوران میں) ہم سمندر پر پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑی مچھلی پڑی نظر آئی جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا۔ ہم (پورا لشکر) اٹھارہ دن اس میں سے کھاتے رہے۔

بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ.

باب: عمارت کی تعمیر اور ویرانی کا بیان

٤١٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا. فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَقُلْتُ: خُصٌّ لَنَا وَهَى، نَحْنُ نُصْلِحُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أُرَى الْأَمْرَ إِلَّا

(۴۱۶۰) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ہم اپنی جھونپڑی کی مرمت کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے، آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: ہماری جھونپڑی خستہ حالت ہوگئی ہے۔ ہم اس کی اصلاح ومرمت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(تم دنیا کے

أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٥٢٣٦؛ سنن الترمذي: ٢٣٣٥؛ مسند احمد: ٢/ ١٦١؛ ابن حبان: ٢٩٩٦-]

سازوسامان میں مصروف ہو جبکہ) میرے خیال میں وہ (موت) اس سے پہلے واقع ہونے والی ہے۔''

٤١٦١ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ: حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُبَّةٍ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: ((مَا هَذِهِ؟)) قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فُلَانٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا، فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيَّ ذَلِكَ. فَوَضَعَهَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ. فَلَمْ يَرَهَا. فَسَأَلَ عَنْهَا. فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ. فَقَالَ: ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ)). [المعجم الاوسط للطبراني: ٣١٠٥؛ ولید بن مسلم کے سماع مسلسل نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۱۶۱) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبے کے پاس سے گزرے جو کسی انصاری صحابی کے دروازے پر تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' صحابہ کرام نے کہا: یہ قبہّ فلاں صاحب نے بنوایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر وہ مال جو اس طرح بے مقصد اور فضول کاموں میں صرف ہو، قیامت کے دن وہ اپنے مالک کے لیے وبال ثابت ہوگا۔''
اس انصاری تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پہنچی تو اس نے اسے گرا دیا۔ پھر (کسی دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ کو وہ قبہّ دکھائی نہ دیا۔ آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ اسے جب آپ کے فرمان کا علم ہوا تو اس نے اسے گرا دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے، اس پر اللہ کی رحمت ہو۔''

٤١٦٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنَيْتُ بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُكِنُّنِي مِنَ الشَّمْسِ. مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ خَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى. [صحيح بخاري: ٦٣٠٢-]

(۴۱۶۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا (یعنی میں نے آپ کی حیاتِ مبارکہ میں) بارش اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے ایک کمرہ تعمیر کیا تو اس کی تعمیر میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی نے بھی میری مدد نہیں کی تھی۔

٤١٦٣ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ فَقَالَ: لَقَدْ طَالَ سَقَمِي. وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهُ. وَقَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا، إِلَّا فِي التُّرَابِ)) أَوْ قَالَ: ((فِي الْبِنَاءِ)).

(۴۱۶۳) حارثہ بن مضرّب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ خباب رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو انہوں نے فرمایا: میری بیماری خاصی طویل ہوگئی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ''موت کی تمنا نہ کرو'' تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ بندے کو اپنے اخراجات (خرچ) کرنے کا اجر ملتا ہے، سوائے جو مٹی میں خرچ

[صحيح، سنن الترمذي: ٩٧٠؛ مسند احمد: ٥/ ١٠٩، ١١٠؛ الصحيحه: ٢٨٣١۔]

کیا جائے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''جو عمارت بنانے میں خرچ کیا جائے۔ (اس کا اجر نہیں ملتا۔)''

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ.

باب: توکل اور یقین کا بیان

٤١٦٤۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ. تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٣٤٤؛ مسند احمد: ١/ ٣٠، ٥٢؛ ابن حبان: ٧٣٠؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣١٥۔]

(٤١٦٤) عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ تعالیٰ پر کما حقہ توکل کرو تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو دیتا ہے۔ وہ صبح کو اپنے گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔''

٤١٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، أَبِي شُرَحْبِيلَ، عَنْ حَبَّةَ وَسَوَاءٍ، ابْنَيْ خَالِدٍ قَالَا: دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا. فَأَعَنَّاهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: **((لَا تَيْأَسَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَزَّزَتْ رُؤُوسُكُمَا. فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرَ، لَيْسَ عَلَيْهِ قِشْرٌ. ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ))**. [**ضعيف**، مسند احمد: ٣/ ٤٦٩؛ الادب المفرد للبخاري: ٤٥٣ اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٤١٦٥) حبہ بن خالد اور سواء بن خالد رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کسی چیز کی مرمت فرما رہے تھے۔ ہم نے بھی آپ کی معاونت کی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تک تمہارے سر حرکت کرتے ہیں (یعنی تم زندہ رہو) رزق سے ناامید نہ ہونا۔ انسان کو اس کی ماں جنم دیتی ہے تو وہ (گوشت کے لوتھڑے کی طرح) سرخ ہوتا ہے اس پر کھال (مضبوط جلد) بھی نہیں ہوتی۔ اس حال میں بھی اللہ عزوجل اسے رزق مہیا فرماتا ہے۔''

٤١٦٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ رُزَيْقٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً. فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ. وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ))**.

(٤١٦٦) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے دل کی ہر شاخ الگ الگ وادی میں ہوتی ہے جس آدمی کا دل ہر وادی کی طرف لپکتا ہے (وہ اپنے آپ کو بہت سے کاموں میں الجھا لیتا ہے) اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ اسے کس وادی میں ہلاک کر دے، اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اسے ہر راہ کی فکر سے بچا لیتا ہے۔''

[ضعيف، تهذيب الكمال للمزي: ١٣/ ٤٥ صالح بن رزیق مجہول راوی ہے۔]

٤١٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ)). [صحيح مسلم: ٢٨٧٧]

(۴۱۶۷) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”تم میں سے ہر آدمی کو اس حال میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔“

٤١٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ. وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ. وَلَا تَعْجِزْ. فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ، فَقُلْ: قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ. وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ. فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)). [صحيح، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١٠٤٥٧، نیز دیکھیے حدیث: ٧٩]

(۴۱۶۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کمزور مومن کی نسبت طاقت ور مومن بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، اگرچہ ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تمہارے لیے مفید ہو، اس کی حرص (اور کوشش) کرو، عاجز نہ بنو۔ اور اگر کوئی بات (تمہاری مرضی کے برعکس) غالب آ جائے تو کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ اگر اور کاش (وغیرہ الفاظ) سے بچو۔ ایسے الفاظ شیطانی عمل دخل کی راہ کھولتے ہیں۔“

بَابُ الْحِكْمَةِ

باب: حکمت ودانائی کا بیان

٤١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ. حَيْثُمَا وَجَدَهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا)). [ضعيف جدا، سنن الترمذي: ٢٦٨٧ ابراہیم بن فضل متروک راوی ہے۔]

(۴۱۶۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کلمۂ حکمت (دانائی کی بات) مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ یہ اسے جہاں ملے، اسے لینے کا زیادہ حق دار ہے۔“

٤١٧٠ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)). [صحيح بخاري: ٦٤١٢؛

(۴۱۷۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ غفلت کا شکار ہیں: صحت اور فراغت۔“

سنن الترمذي: ٢٣٠٤-]

٤١٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْرٍ، مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي وَأَوْجِزْ. قَالَ: ((**إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ. وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ. وَأَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ**)).

[مسند احمد: ٥/ ٤١٢؛ حلية الاولياء: ١/ ٤٦٢ یہ روایت عثمان بن جبیر (مجہول الحال) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۱۷۱) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ذرا اختصار کے ساتھ (دین کی اہم باتیں) سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو نماز اس طرح پڑھو گویا تم دنیا سے رخصت ہونے والے ہو (اور یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے) اور ایسی کوئی بات نہ کرو کہ بعد میں اس پر معذرت کرنی پڑے، اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے تم اس سے بے نیاز رہو۔''

٤١٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ، عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا، فَقَالَ: يَا رَاعِي أَجْزِرْنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ. قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِهَا. فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ**)).

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ فِيهِ: ((**بِأُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً**)). [**ضعيف**، مسند احمد: ٢/ ٣٥٣؛ مسند الطيالسي: ٢٥٦٣ علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔]

(۴۱۷۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی سے حکمت و دانائی کی باتیں سنتا ہے، پھر وہ اپنے ساتھی سے سنی ہوئی صرف ان باتوں کا دوسروں سے ذکر کرتا ہے جو بری ہوں، اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو کسی چرواہے کے پاس جا کر کہے: اے چرواہے! مجھے ان بکریوں میں سے (ذبح کیے جانے کے قابل) ایک بکری دے دو۔ چرواہا اس سے کہے: جا کر بہترین قسم کی بکری کا کان پکڑ لو اور لے جاؤ۔ اور وہ جا کر بکری کی بجائے ریوڑ کے ساتھ رہنے والے کتے کا کان پکڑ لے۔''

ابو الحسن بن سلمہ نے یہ حدیث اپنی دوسری سند سے روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ (ریوڑ کا مالک اس سے کہے:) ''ریوڑ میں سے بہترین کو کان سے پکڑ لے۔''

بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبْرِ وَالتَّوَاضُعِ.

باب: تکبر سے اجتناب اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

٤١٧٣ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ،

(۴۱۷۳) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اور جس کے دل میں رائی

عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ)).

[**صحیح**، دیکھیے حدیث:۵۹]

کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔''

٤١٧٤ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْأَغَرِّ، أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي. مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ)).

[**صحیح**، سنن ابي داود: ٤٠٩٠؛ الصحيحه: ٥٤١ـ]

(۴۱۷۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: کبریائی (بڑائی) میری چادر اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو ان میں سے کوئی بھی چیز مجھ سے چھینے گا، میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔''

٤١٧٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي. فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ)). [**صحیح**، ابن حبان: ٥٦٧٢ـ]

(۴۱۷۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: کبریائی (بڑائی) میری چادر اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو ان میں سے کوئی بھی چیز مجھ سے چھینے گا، میں اسے آگ (جہنم) میں ڈال دوں گا۔''

٤١٧٦ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَهُ، دَرَجَةً، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً. وَمَنْ يَتَكَبَّرُ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً، يَضَعُهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً، حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ)).

[مسند احمد: ٣/ ٧٦؛ مسند ابي يعلى: ١١٠٩؛ ابن حبان: ٥٦٧٨ یہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ دراج عن ابی الہیثم روایت جمہور کے نزدیک صحیح ہے۔]

(۴۱۷۶) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ (کی رضا وخوشنودی) کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بدولت اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے غرور وتکبر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے درجات میں اس حد تک کمی کر دیتا ہے کہ اسے سب سے نچلے طبقے میں پہنچا دیتا ہے۔''

٤١٧٧ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ

(۴۱۷۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (رسول اللہ ﷺ

وَسَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فِيْ حَاجَتِهَا. [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ١٧٤؛ مسند ابي يعلىٰ: ٣٩٨٢۔]

اس حد تک متواضع اور منکسر المزاج تھے کہ) اگر اہل مدینہ میں سے کوئی لونڈی آپ کا ہاتھ تھام لیتی تو آپ اس سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتیٰ کہ وہ اپنے کسی کام کے لیے مدینہ منورہ میں جدھر چاہتی لے جاتی۔

٤١٧٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيْضَ، وَيُشَيِّعُ الْجِنَازَةَ، وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ. وَكَانَ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، عَلَى حِمَارٍ. وَيَوْمَ خَيْبَرَ، عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنٍ مِنْ لِيفٍ. وَتَحْتَهُ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ. [**ضعيف**، دیکھیے حدیث:٢٢٩٦]

(٤١٧٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام کی بھی دعوت قبول فرماتے۔ غزوۂ بنی قریظہ اور غزوۂ بنی نضیر کے موقع پر اور غزوہ خیبر کے دن آپ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کے پتوں کی رسّی سے بنی ہوئی تھی اور آپ کے نیچے کھجور کے پتوں کی زین تھی۔

٤١٧٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: ((**إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ**)).

[صحيح مسلم: ٢٨٦٥ (٧٢١٠)]

(٤١٧٩) عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک خطبہ دیا اور فرمایا: ''اللہ عزوجل نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ (میرے بندو!) تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی آدمی دوسرے پر فخر نہ کرے۔''

بَابُ الْحَيَاءِ.

باب: حیا کا بیان

٤١٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ، مَوْلَى لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِيْ خِدْرِهَا. وَكَانَ، إِذَا كَرِهَ شَيْئًا، رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ. [صحيح بخاري: ٣٥٦٢؛ صحيح مسلم: ٢٣٢٠ (٦٠٣٢)]

(٤١٨٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ اگر آپ کو کوئی بات ناگوار گزرتی، آپ کے چہرۂ مبارک سے اس کے آثار نمایاں ہو جاتے تھے۔

٤١٨١ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا. وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ)). [مسند ابي يعلى: ٣٥٧٣؛ المعجم الصغير للطبراني: ١/ ١٣؛ مكارم الاخلاق للخرائطى: ٢٨٨ یہ روایت ضعیف ہے، معاویہ بن یحییٰ متکلم فیہ اور زہری مدلس ہیں۔]

(۴۱۸۱) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دین کا کوئی امتیازی وصف ہوتا ہے۔ اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔''

٤١٨٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ)). [حلية الاولياء: ٣/ ٢٢٠؛ مكارم الاخلاق للخرائطى: ٢٨٩ یہ روایت ضعیف ہے، صالح بن حسان متروک راوی ہے۔]

(۴۱۸۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دین کا ایک امتیازی وصف ہوتا ہے۔ اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔''

٤١٨٣ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)). [صحيح بخاري: ٣٤٨٣؛ سنن ابي داود: ٤٧٩٧ـ]

(۴۱۸۳) ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی نبوت میں سے جو کلام لوگوں تک پہنچا ہے، (اس میں) یہ بھی ہے کہ جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔''

٤١٨٤ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ. وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ. وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)).

[**صحيح**، الادب المفرد للبخاري: ١٣١٤؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٢٠٦؛ مسند الشهاب: ١٥٦ـ]

(۴۱۸۴) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان میں سے ہے، اور ایمان جنت میں (داخل ہونے کا ذریعہ) ہے، فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے اور بداخلاقی جہنم میں (لے جانے کا ذریعہ) ہے۔''

٤١٨٥ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا

(۴۱۸۵) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا شَانَهُ. وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا زَانَهُ)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٩٧٤؛ مسند احمد: ٣/ ١٦٥؛ مسند عبد بن حميد: ١٢٤١؛ المصنف لعبدالرزاق: ٢٠١٤٥؛ الادب المفرد للبخاري: ٦٠١؛ ابن حبان: ٥٥١-]

فرمایا: ''جس چیز میں بے حیائی ہو، اسے یہ بدنما کر دیتی ہے اور جس چیز میں حیا ہو، اسے یہ خوش نما بنا دیتی ہے۔''

بَابُ الْحِلْمِ.

باب: تحمل (بردباری) کا بیان

٤١٨٦ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)). [حسن، سنن ابي داود: ٤٧٧٧؛ سنن الترمذي: ٢٠٢١؛ مسند احمد: ٣/ ٤٣٨-]

(۴۱۸۶) معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے غصے کو روک لے، جبکہ وہ اسے نافذ کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے پسند کر لے۔''

٤١٨٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ الْعَبْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَتَتْكُمْ وُفُودُ عَبْدِ الْقَيْسِ)) وَمَا يَرَى أَحَدٌ فِينَا نَحْنُ كَذَلِكَ. إِذْ جَاءُوا فَنَزَلُوا. فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَبَقِيَ الْأَشَجُّ الْعَصَرِيُّ. فَجَاءَ بَعْدُ. فَنَزَلَ مَنْزِلًا. فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، وَوَضَعَ ثِيَابَهُ جَانِبًا. ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَشَجُّ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمَ وَالتُّؤَدَةَ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ، أَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ

(۴۱۸۷) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا: ''تمہارے پاس قبیلۂ عبدالقیس کا وفد آ پہنچا ہے۔'' ہم میں سے کوئی بھی اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔ اتنے میں وہ لوگ (سواریوں سے) اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ان میں سے اشج عصری (مالک بن منذر) پیچھے رہ گئے، وہ بعد میں آئے۔ وہ قیام گاہ پر (سواری سے) اترے۔ اپنی سواری کو اطمینان سے بٹھایا۔ سفر کے کپڑے ایک طرف رکھے، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے اشج! تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں: بردباری اور اطمینان سے کام کرنا۔ انہوں نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! یہ صفات میرے اندر فطری طور پر موجود

شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ)). [ضعيف جدا، خلق افعال العباد للبخاري: ٢٧ عمارہ بن جوین العبدی متروک راوی ہے۔]

ہیں یا بعد میں پیدا ہوئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ یہ فطری طور پر موجود ہیں۔''

٤١٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ: ((إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ)). [صحيح مسلم: ١٧ (١١٧)؛ سنن الترمذي: ٢٠١١۔]

(۴۱۸۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اشج عصری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں یہ دو خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں: بردباری اور حیا۔''

٤١٨٩ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ، مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ، كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ)). [مسند احمد: ٢/ ١٢٨، یہ روایت حسن بصری کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۱۸۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر میں کوئی گھونٹ غصے کے گھونٹ سے بڑھ کر نہیں، جسے اللہ کی رضا کے لیے بندہ پی جاتا ہے۔''

بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ.

باب: غم اور رونے کا بیان

٤١٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ. إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ. مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ. وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ. وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ)) وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. [حسن، سنن الترمذي: ٢٣١٢؛ مسند احمد: ٥/ ١٧٣۔]

(۴۱۹۰) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور یہ چرچرانا اس کا حق ہے، کیونکہ اس میں چار انگلیوں جتنی جگہ بھی نہیں مگر (ہر جگہ) فرشتے اپنی پیشانیاں رکھے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں پڑے ہیں۔ اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تمہیں معلوم ہو جائے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔ اور (اس کے نتیجے میں) تم اپنے بستروں پر اپنی بیویوں سے لطف اندوز نہ ہو سکو اور تم اونچی آواز میں اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرتے ہوئے میدانوں (جنگلوں) میں نکل جاؤ۔'' اللہ کی قسم! میں تو چاہتا ہوں (کاش!) میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

٤١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ

(۴۱۹۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میں جانتا ہوں، اگر وہ تمہیں معلوم ہو جائے تو تم بہت

بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)). [صحيح، مسند احمد: ٣/ ٢١٠؛ مسند ابي يعلى: ٣١٠٥-]

کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔"

٤١٩٢- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِسْلَامِهِمْ وَبَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، يُعَاتِبُهُمُ اللَّهُ بِهَا، إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾. (٥٧/ الحديد:١٦) [حسن، یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (٣٠٢٧) وغیرہ۔]

(۴۱۹۲) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ان کے قبولِ اسلام کے چار سال بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو تنبیہ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ "اور یہ لوگ ان یہود و نصاریٰ کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی، پھر وقت گزرنے پر ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔"

٤١٩٣- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرُوا الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)). [صحيح، الادب المفرد للبخاري: ٢٥٣؛ الصحيحه: ٥٠٦-]

(۴۱۹۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم زیادہ نہ ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے۔"

٤١٩٤- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((اقْرَأْ عَلَيَّ)) فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِسُورَةِ النِّسَاءِ. حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (٤/ النساء:٤١) فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ. [صحيح، سنن الترمذي: ٣٠٢٤؛ فضائل القرآن للنسائي: ١٠١-]

(۴۱۹۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔" میں نے سورۂ نساء (میں سے) تلاوت کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ "بھلا اس دن لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ حاضر کریں گے اور ہم آپ کو بھی ان پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

٤١٩٥- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ

(۴۱۹۵) براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ تھے۔ آپ قبر کے کنارے بیٹھ کر اتنا روئے

مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ. فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ. فَبَكَى، حَتَّى بَلَّ الثَّرَى. ثُمَّ قَالَ: ((يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هَذَا فَأَعِدُّوا)). [مسند احمد: ٤/ ٢٩٤؛ التاريخ الكبير للبخاري: ١/ ٢٢٩ یہ روایت محمد بن مالک جوزجانی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کہ (آپ کے آنسوؤں سے) مٹی تر ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''بھائیو! اس (قبر) کے لیے تیاری کرلو۔''

٤١٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ابْكُوا. فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا)).

[ضعیف، دیکھیے حدیث: ١٣٣٧]

(۴۱۹۶) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت ہی بنا لو۔''

٤١٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)).** [ضعيف، المعجم الكبير للطبراني: ١٠/ ٢٠ حماد ضعیف راوی ہے۔]

(۴۱۹۷) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مومن بندے کی آنکھوں سے خوف الٰہی کی وجہ سے آنسو بہہ نکلیں، اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہی ہوں، پھر اس کے چہرے پر لگ جائیں، اللہ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔''

بَابُ التَّوَقِّي عَلَى الْعَمَلِ.

باب: عمل کو (ضائع ہونے سے) بچانے کا بیان

٤١٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ [سَعِيدٍ] الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ (٢٣/ المؤمنون: ٦٠)

(۴۱۹۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ ''وہ لوگ جو بھی (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں تو ان کے دل ڈر رہے ہوتے ہیں۔'' کیا اس سے وہ لوگ

أَهُوَ الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ؟ قَالَ: ((لَا، يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ- أَوْ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ- وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ لَا يُتَقَبَّلَ مِنْهُ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٣١٧٥؛ مسند احمد: ٦/ ١٥٩؛ مسند الحميدي: ٢٧٥-]

مراد ہیں جوزنا اور چوری کرتے ہیں اور شراب پیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اے ابوبکر کی بیٹی! یا (فرمایا:) اے صدیق کی بیٹی! اس سے تو وہ لوگ مراد ہیں جو روزہ رکھتے، صدقہ دیتے اور نماز پڑھتے ہیں، اور وہ ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کے (یہ اعمال) قبول نہ ہوں۔''

٤١٩٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ. إِذَا طَابَ أَسْفَلُهُ، طَابَ أَعْلَاهُ. وَإِذَا فَسَدَ أَسْفَلُهُ، فَسَدَ أَعْلَاهُ)).

[**صحيح**، الصحيحه للالبانى: ١٧٣٤-]

(۴۱۹۹) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کی مثال برتن کی سی ہے۔ جب اس کا نیچے والا (پانی وغیرہ) اچھا ہوگا تو اوپر والا بھی اچھا ہی ہوگا، اور جب نیچے والا خراب ہوگا تو اوپر والا بھی خراب ہوگا۔''

٤٢٠٠- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ، أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ- قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَذَا عَبْدِي حَقًّا)). [**ضعيف**، بقیہ بن ولید مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۴۲۰۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب لوگوں کے سامنے ہو تو اچھے طریقے سے نماز پڑھے اور جب تنہائی میں ہو تب بھی بہترین انداز سے نماز پڑھے۔ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ واقعی میرا بندہ ہے۔''

٤٢٠١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ ابْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا. فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)). قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((وَلَا أَنَا. إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)). [صحيح مسلم: ٢٨١٦ (٧١١٧)-]

(۴۲۰۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو، کیونکہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جسے اس کا عمل نجات دلا دے۔'' (صحابہ کرام نے) کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔''

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ.

باب: ریا کاری اور شہرت کا بیان

٤٢٠٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ. فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِي، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ. وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ)). [صحيح مسلم: ٢٩٨٥ (٧٤٧٥)۔]

(۴۲۰۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میں تمام شریکوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ شراکت سے بے نیاز ہوں۔ جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس سے لاتعلق ہوں۔ وہ (عمل) اسی کے لیے ہے جس کو اس نے میرے ساتھ شریک کیا۔“

٤٢٠٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَمَّالُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ: قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ، نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ. فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٣١٥٤؛ مسند احمد: ٣/ ٤٦٦؛ ابن حبان: ٤٠٤ـ]

(۴۲۰۳) ابوسعد بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کہ جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں، پہلے اور پچھلے سب لوگوں کو جمع کرے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس آدمی نے اپنے کسی عمل میں جو اس نے اللہ کے لیے کیا (لیکن) کسی دوسرے کو شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی غیر اللہ سے طلب کر لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے نیاز ہے۔“

٤٢٠٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ. فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)). قَالَ، قُلْنَا: بَلَى. فَقَالَ: ((الشِّرْكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ)). [**حسن**، مسند احمد: ٣/ ٣٠ـ]

(۴۲۰۴) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) نکل کر تشریف لائے، جبکہ ہم مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ خوف ہے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ضرور بتلائیے) آپ نے فرمایا: ”مخفی شرک۔ یہ کہ آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو، جب دیکھے (محسوس کرے) کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو مزین کر لے۔“

٤٢٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا

(۴۲۰۵) شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ. أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا. وَلَكِنْ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللَّهِ، وَشَهْوَةً خَفِيَّةً**)). [**ضعيف**، مسند احمد: ٤/ ١٢٣، عامر بن عبداللہ مجہول ہے اور رواد مختلط ہے۔]

نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف شرک کا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند یا کسی بت کو پوجیں گے، لیکن غیر اللہ (کود کھانے) کے لیے عمل کریں گے اور پوشیدہ خواہش رکھیں گے۔''

٤٢٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ يُسَمِّعْ، يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٣٨١؛ مسند احمد: ٣/ ٤٠؛ مسند ابي يعلى: ١٠٥٩۔]

(۴۲۰۶) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی لوگوں کو سنانے (تشہیر) کے لیے نیک کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی تشہیر کر دے گا اور جو کوئی ریا کاری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر دیتا ہے۔''

٤٢٠٧ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعُ اللَّهُ بِهِ**)).

[صحيح بخاري: ٦٤٩٩؛ صحيح مسلم: ٢٩٨٧ (٧٤٧٧)]

(۴۲۰۷) جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی لوگوں کے دکھلاوے کے لیے کوئی نیکی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر دیتا ہے، اور جو آدمی لوگوں کو سنانے (تشہیر) کے لیے نیکی کرتا ہے، اللہ اس کی تشہیر کر دیتا ہے۔''

بَابُ الْحَسَدِ.

باب: حسد کا بیان

٤٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا**)).

[صحيح بخاري: ٧٣؛ صحيح مسلم: ٨١٦ (١٨٩٦)۔]

(۴۲۰۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسد (رشک) صرف دو صورتوں میں (جائز) ہے: ایک اس آدمی پر جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ اسے حق کی راہ میں خرچ کرتا ہے، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے (علم و) حکمت عطا کی اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور اسے (دوسروں کو بھی) سکھاتا ہے۔''

٤٢٠٩ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ**)). [صحيح بخاري: ٧٥٢٩؛ صحيح مسلم: ٨١٥ (١٨٩٤)؛ سنن الترمذي: ١٩٣٦ـ]

(۴۲۰۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسد (رشک) صرف دو صورتوں میں (جائز) ہے: ایک اس آدمی پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (حفظ کرنے کی توفیق سے) نوازا، وہ اس کے ساتھ رات اور دن کے اوقات میں قیام کرتا ہے۔ (دوسرا وہ) آدمی جسے اللہ نے مال دیا، وہ اسے رات اور دن کے (مختلف) اوقات میں (فی سبیل اللہ) خرچ کرتا ہے۔''

٤٢١٠ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى [الْحَنَّاطِ]، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. وَالصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ**)). [**ضعيف**، مسند ابي يعلى: ٣٦٥٦ عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط متروک ہے۔]

(۴۲۱۰) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے، اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن کے لیے آخرت میں نور کا باعث ہوگی اور روزہ جہنم سے (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے۔''

بَابُ الْبَغْيِ.

باب: ظلم و زیادتی (کی مذمت) کا بیان

٤٢١١ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ- مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٩٠٢؛ سنن الترمذي: ٢٥١١؛ مسند احمد: ٥/ ٣٦؛ الادب المفرد للبخاري: ٢٩، ٦٧؛ ابن حبان: ٤٥٥؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٥٦ـ]

(۴۲۱۱) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی گناہ کی سزا اتنی جلدی نہیں دیتا جتنی جلدی ظلم اور قطع رحمی کی سزا دیتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایسے آدمی کے لیے آخرت کا عذاب بھی باقی رکھتا ہے۔''

٤٢١٢ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ

(۴۲۱۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی اور صلہ رحمی کا ثواب بہت جلد

طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا، الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ. وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةً، الْبَغْيُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ)).

[ضعيف جدًا، تهذيب الكمال للمزي: ١٣/ ٩٨، ٩٩؛ الكامل لابن عدي: ٤/ ١٣٨٧ صالح بن موسیٰ متروک ہے۔]

ملتا ہے اور ظلم وزیادتی اور قطع رحمی کی سزا بھی بہت جلد ملتی ہے۔“

٤٢١٣۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ)). [صحيح، دیکھیے حدیث: ٣٩٣٣۔]

(۴۲۱۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔“

٤٢١٤۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا. وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ)).

[صحيح، الادب المفرد للبخاري: ٤٢٦۔]

(۴۲۱۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ (میرے بندو!) تواضع اختیار کرو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔“

بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى.

باب: احتیاط اور تقویٰ کا بیان

٤٢١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَقِيْلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيْدَ: حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ، حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ، حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ)). [سنن الترمذي: ٢٤٥١؛ مسند عبد بن حميد: ٤٨٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣١٩ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ عبداللہ بن یزید الدمشقی قول راجح میں ثقہ ہیں۔]

(۴۲۱۵) عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اس وقت تک تقویٰ کے مقام کو نہیں پہنچتا جب تک وہ مشکوک امور سے بچنے کے لیے ان امور کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں۔“

٤٢١٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

(۴۲۱۶) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ سُمَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ)) قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ. فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ. لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ)). [صحيح، مكارم الأخلاق للخرائطي: ٤٥؛ الصحيحه: ٩٤٨.]

سے عرض کیا گیا: لوگوں میں افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر وہ آدمی جو مخموم القلب اور زبان کا سچا ہو۔'' انہوں نے کہا: زبان کے سچے کو تو ہم جانتے ہیں، مخموم القلب سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پرہیزگار، پاکباز جس (کے دل) میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت ہو، نہ بغض ہو اور نہ حسد ہو۔''

٤٢١٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ [بْنِ الْأَسْقَعِ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ. وَكُنْ قَنِعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ. وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا. وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا. وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)). [الادب المفرد للبخاري: ٢٥٢؛ مسند ابي يعلى: ٥٨٦٥؛ حلية الاولياء: ١٠/ ٣٦٥ یہ روایت ابو رجاء محرز بن عبداللہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۲۱۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! پرہیزگاری اختیار کرو، تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، قناعت اختیار کرو، سب سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے، دوسروں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو مومن بن جاؤ گے، اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرو (بہترین) مسلمان بن جاؤ گے، بہت کم ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔''

٤٢١٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ)). [ضعيف، حلية الاولياء: ١/ ١٦٦؛ ابن حبان: ٣٦١ (مطولاً) الضعيفه: ١٩١٠ ماضی بن محمد ضعیف راوی ہے۔]

(۴۲۱۸) ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں (حرام سے) اجتناب کی طرح کوئی پرہیزگاری نہیں اور حسنِ اخلاق جیسا کوئی حسب (عمدہ وصف) نہیں۔''

٤٢١٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ [أَبِي] مُطِيعٍ،

(۴۲۱۹) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسب مال ہے اور کرم تقویٰ ہے۔''

عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى**)). [سنن الترمذي: ٣٢٧١؛ مسند احمد: ٥/ ١٠ یہ روایت قتادہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٤٢٢٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي السَّلِيْلِ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً وَقَالَ عُثْمَانُ: آيَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا، لَكَفَتْهُمْ**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَّةُ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿**وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا**﴾. (٦٥/ الطلاق:٢)

[**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١١٦٠٣؛ مسند احمد: ٥/ ١٧٨ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، ابوالسلیل نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔]

(۴۲۲۰) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسی آیت (یا کلمہ) جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اسے اختیار کر لیں تو ان کے لیے یہی کافی ہے۔'' صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کونسی آیت ہے؟ آپ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾ ''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے۔''

بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ.

باب: عامۃ الناس کی اچھی رائے کا بیان

٤٢٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوِالْبَنَاوَةِ قَالَ: وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ: ((**يُوْشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ**)). قَالُوْا: بِمَ ذَاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((**بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ. أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ، بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ**)). [**حسن**، مسند احمد: ٣/ ٤١٦؛ مسند عبد بن حميد: ٤٤٢؛ شرح مشكل الآثار للطحاوى: ٣٣٠٦؛ ابن حبان: ٧٣٨٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٢٠، ٤/ ٤٣٦۔]

(۴۲۲۱) ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے نواح میں نباوہ یا بناوہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''قریب ہے کہ تم جنتی اور جہنمی لوگوں کی پہچان کر لو۔'' صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: (عامۃ الناس) کی اچھی اور بری رائے سے۔ تم ایک دوسرے پر اللہ کے گواہ ہو۔''

٤٢٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ

(۴۲۲۲) کلثوم خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُلْثُومِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ، أَنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ. وَإِذَا أَسَأْتُ، أَنِّي قَدْ أَسَأْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا قَالُوا: إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ)).

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٢٥؛ الصحيحه: ١٣٢٧۔]

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کوئی اچھا کام کروں یا کوئی غلط کام کروں تو مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں نے اچھا کیا ہے یا بُرا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے ہمسائے کہیں کہ تم نے اچھا کیا تو (سمجھو کہ) تم نے اچھا ہی کیا ہے اور جب وہ کہیں کہ تم نے غلط کیا تو تم نے غلط ہی کیا ہے۔''

٤٢٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٤٠٢؛ المصنف لعبدالرزاق: ١٩٧٤٩؛ ابن حبان: ٥٢٥۔]

(۴۲۲۳) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں کوئی کام کروں تو مجھے کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ میں نے ٹھیک کیا ہے یا غلط؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے ہمسایوں سے سنو کہ وہ کہیں: تم نے اچھا کیا تو تم نے اچھا ہی کیا ہے اور جب تم انہیں سنو کہ وہ کہیں: تم نے غلط کیا تو تم نے غلط ہی کیا ہے۔''

٤٢٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي ثُبَيْتٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللَّهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا، وَهُوَ يَسْمَعُ. وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا، وَهُوَ يَسْمَعُ)).

[**حسن صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١٢/ ١٧٠؛ حلية الاولياء: ٣/ ٨٠؛ الصحيحه: ١٧٤٠۔]

(۴۲۲۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی آدمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی اچھی رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ (اسے) سن رہا ہوتا ہے۔ اور جہنمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی بری رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ (اپنے بارے میں بدگوئیاں) سن رہا ہوتا ہے۔''

٤٢٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۴۲۲۵) ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: کوئی آدمی (خالصتاً) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل سرانجام دے، اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں؟

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ لِلَّهِ، فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)).

[صحيح مسلم: ٢٦٤٢ (٦٧٢١)]

آپ نے فرمایا: ''یہ مومن کو جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔''

٤٢٢٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ، فَيُطَّلَعُ عَلَيْهِ، فَيُعْجِبُنِي؟ قَالَ: ((لَكَ أَجْرَانِ: أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)). [ضعيف، سنن الترمذي: ٢٣٨٤، حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۴۲۲۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی عمل کروں اور لوگوں کو اس کی خبر ہو جائے تو مجھے یہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے دو اجر ہیں، پوشیدہ (عمل) کا اجر اور علانیہ (عمل) کا اجر۔''

بَابُ النِّيَّةِ.

باب: نیت کا بیان

٤٢٢٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَا: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)). [صحيح بخاري: ١، ٥٤؛ صحيح مسلم: ١٩٠٧ (٤٩٢٧)؛ سنن ابي داود: ٢٢٠١؛ سنن الترمذي: ١٦٤٧-]

(۴۲۲۷) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق ہی (جزا) ملے گی۔ جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہی ہے، اور جس کی ہجرت حصولِ دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔''

٤٢٢٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ:

(۴۲۲۸) ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت (کے لوگوں) کی مثال چار آدمیوں کی سی ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ دولت اور علم سے نوازتا ہے، پھر وہ اپنے علم کے مطابق مال میں تصرف کرتا اور اسے جائز امور

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا. فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ، يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا، عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ)). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا. فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ، يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ. وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ)). [صحيح، مسند احمد: ٤/ ٢٣٠؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٦٣۔]

میں خرچ کرتا ہے، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ علم عطا کرے مگر دولت نہ دے، اور وہ کہے: اگر میرے پاس اس کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس سے نیک اعمال کرتا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اجر وثواب میں دونوں برابر ہیں۔ تیسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ مال ودولت سے تو نوازے مگر وہ علم سے محروم ہو، وہ اپنے مال کو بے تحاشا ناحق خرچ کرتا ہے اور چوتھا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا نہ مال، لیکن وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس سے فلاں آدمی کی طرح (برے) کام کرتا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گناہ میں دونوں برابر ہیں۔''

٤٢٢٨۔ م حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[صحيح، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١٩٨۔]

(۴۲۲۸م) امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنے شیخ اسحاق بن منصور مروزی اور محمد بن اسماعیل بن سمرہ کی سندوں سے بھی ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٤٢٢٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)).

[صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٩٢]

(۴۲۲۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو (قیامت کے دن) ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

٤٢٣٠۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)). [صحيح مسلم، ٢٨٧٨ (٧٢٣٢)۔]

(۴۲۳۰) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو (قیامت کے دن) ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ.

باب: انسان کی خواہش اور اجل کا بیان

٤٢٣١ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ يَعْلَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ [خُثَيْمٍ]، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا. وَخَطًّا وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. [وَ]خُطُوطًا إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِيْ وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. وَخَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. فَقَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((**هَذَا الْإِنْسَانُ الْخَطُّ الْأَوْسَطُ. وَهَذِهِ الْخُطُوطُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ أَوْ تَنْهَسُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ. فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا، أَصَابَهُ هَذَا. وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الْأَجَلُ الْمُحِيطُ. وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ**)).

[صحيح بخاري: ٦٤١٧-]

(۴۲۳۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مربع شکل بنائی، پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی، پھر مربع کی اندرونی لکیر کے پہلو میں کچھ لکیریں کھینچیں اور مربع کے باہر ایک لکیر کھینچی، پھر آپ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ درمیان والی لکیر انسان ہے اور اس کے پہلو والی لکیریں حوادث ہیں جو ہر طرف سے آ کر اسے نوچتے ہیں۔ یہ ایک سے بچ جائے تو دوسری آفت آ پہنچتی ہے، اس مربع لکیر سے مراد موت ہے جس نے اسے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اور اس باہر والی لکیر سے انسان کی امیدیں (اور خواہشات) مراد ہیں۔''

٤٢٣٢ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**هَذَا ابْنُ آدَمَ، وَهَذَا أَجَلُهُ، عِنْدَ قَفَاهُ**)) وَبَسَطَ يَدَهُ أَمَامَهُ. ثُمَّ قَالَ: ((**وَثَمَّ [أَمَلُهُ]**)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٣٣٤؛ مسند احمد: ٣/ ١٢٣؛ ابن حبان: ٢٩٩٨-]

(۴۲۳۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ابن آدم ہے، اور یہ اس کی گدی کے قریب اس کی موت ہے۔'' آپ نے اپنا ہاتھ مبارک آگے کو بڑھایا، پھر آپ نے فرمایا: ''اور اس کی امیدیں وہاں تک ہیں۔''

٤٢٣٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَتَيْنِ: فِيْ حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ**)).

[**صحيح**، مسند الشهاب: ٣٢٣؛ مسند احمد: ٢/ ٣٥٨؛

(۴۲۳۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان (سرشار) ہوتا ہے۔ زندگی کی محبت میں اور کثرتِ دولت کی محبت میں۔''

مسند الحميدي: ١٠٦٩، شواہد کے لیے دیکھئے صحیح بخاري (٦٤٢٠) وغیرہ۔]

٤٢٣٤ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)).

[صحيح مسلم: ١٠٤٧ (٢٤١٢)؛ سنن الترمذي: ٢٣٣٩۔]

(۴۲۳۴) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم بوڑھا ہوتا جاتا ہے (لیکن) دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی ہیں: مال کی حرص اور (لمبی) عمر کی حرص۔''

٤٢٣٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ، لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا التُّرَابُ. وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)). [**صحيح**، مسند ابي يعلى: ٦٥٧٣ من طريق ابي سعيد، شواہد کے لیے دیکھئے صحیح مسلم (١٠٤٨) وغیرہ۔]

(۴۲۳۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ابن آدم کے پاس مال و دولت سے بھری ہوئی دو بڑی وادیاں ہوں (تو وہ ان سے سیر نہیں ہوتا) بلکہ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ تیسری (وادی بھی) ہو، اس کا دل قبر کی مٹی ہی سے بھرتا ہے، البتہ جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔''

٤٢٣٦ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ. وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ)). [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٣٥٥٠؛ مسند ابي يعلى: ٥٩٩٠؛ ابن حبان: ٢٩٨٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٧٢؛ الصحيحه: ٧٥٧۔]

(۴۲۳۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت (کے لوگوں) کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی، اور اس سے تجاوز (بڑھنے) والے لوگ بہت کم ہوں گے۔''

بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

باب: نیک عمل پر مداومت کا بیان

٤٢٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ، الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ

(۴۲۳۷) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس کی جو آپ ﷺ کو لے گیا! وفات سے پہلے آپ (تہجد کی) نماز زیادہ تر بیٹھ کر پڑھتے تھے، اور آپ کو زیادہ پسند عمل وہ عمل صالح تھا جس پر بندہ مداومت (ہمیشگی) کرے، اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔''

الْعَبْدُ، وَإِنْ كَانَ يَسِيْرًا. [صحیح، دیکھئے حدیث: ۱۲۲۵]

۴۲۳۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ. فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) قُلْتُ: فُلَانَةُ. لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُوْنَ. فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا**)) قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

[صحيح بخاري: ٤٣؛ صحيح مسلم: ٧٨٥ (١٨٣٤)]

(۴۲۳۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک خاتون میرے پاس بیٹھی تھی کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ فلاں خاتون ہے جو رات کو سوتی نہیں (بلکہ ساری رات نوافل ادا کرتی رہتی ہے) انہوں نے اس کی نماز کا ذکر کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رکو! تم وہی عمل کیا کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ (جزا دینے سے) نہیں اکتاتا حتی کہ تم ہی اکتا جاؤ گے۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کو دین کا وہ عمل زیادہ پسند تھا جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی کرے۔

۴۲۳۹ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيْمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيَ الْعَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي. فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ. قَالَ: فَذَكَرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيْهِ. فَخَرَجْتُ، فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: نَافَقْتُ، نَافَقْتُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّا لَنَفْعَلُهُ. فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: ((**يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ أَوْ عَلَى طُرُقِكُمْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً**)).

[صحيح مسلم: ٢٧٥٠ (٦٩٦٦)؛ سنن الترمذي: ٢٤٥٢، ٢٥١٤.]

(۴۲۳۹) کاتبِ وحی حنظلہ بن ربیع تمیمی اُسیدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے جنت اور جہنم کا تذکرہ کیا (جس سے ہماری دلی کیفیت ایسی ہوگئی) گویا ہم آنکھوں سے (جنت و جہنم کو) دیکھ رہے ہیں، پھر میں (وہاں سے) اٹھ کر اپنے بیوی بچوں کے پاس آ گیا۔ میں ان کے ساتھ ہنسا اور کھیلا، پس مجھے وہ کیفیت یاد آ گئی جس میں ہم (پہلے) تھے، لہٰذا میں (پریشانی کے عالم میں گھر سے) نکلا تو مجھے (راستے میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ مل گئے، میں نے کہا: میں منافق ہوگیا، میں منافق ہوگیا (اور اپنی کیفیت بتائی) تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی کیفیت تو ہماری بھی ہے۔ حنظلہ رضی اللہ عنہ نے جا کر نبی ﷺ سے اس (کیفیت) کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے حنظلہ! تمہاری جو کیفیت میرے پاس ہوتی ہے اگر وہی (ہمیشہ) رہے تو فرشتے تمہارے بستروں پر یا فرمایا: راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ اے حنظلہ! ایک گھڑی (ایسی ہے تو) ایک گھڑی (ایسی ہے)۔''

۴۲۴۰ ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا

(۴۲۴۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمنِ الْأَعْرَجُ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ. فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ، وَإِنْ قَلَّ)). [صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٥٠-]

فرمایا: ''تم اتنا ہی عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو، کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے، خواہ وہ مقدار میں تھوڑا ہی ہو۔''

٤٢٤١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ. فَأَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ. فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ. فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ. فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ)) ثَلَاثًا: ((فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا)). [صحيح، مسند ابي يعلى: ١٧٩٧؛ الفقيه والمتفقه للخطيب: ٢/ ١٢٤؛ ابن حبان: ٣٥٧؛ الصحيحه: ١٧٦٠-]

(۴۲۴۱) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کسی چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ مکہ مکرمہ کے نواح میں تشریف لے آئے۔ آپ وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے، پھر واپس تشریف لے گئے تو اسے اسی طرح نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے دونوں ہاتھ جمع کیے، پھر تین بار فرمایا: ''لوگو! میانہ روی اختیار کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ (تمہیں تمہارے اعمال کا) اجر دینے سے نہیں اکتاتا۔ تم ہی (عمل کرتے کرتے) اکتا جاتے ہو۔''

بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ.

باب: گناہوں کا بیان

٤٢٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَنْ أَسَاءَ، أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ)). [صحيح بخاري: ٦٩٢١؛ صحيح مسلم: ١٢٠ (٣١٩)]

(۴۲۴۲) عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جو کام جاہلیت میں کر چکے ہیں، کیا ہم سے ان کا بھی مؤاخذہ ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے اسلام قبول کرنے کے بعد اچھے کام کیے، اس سے جاہلیت والے امور کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جس نے برے کام کیے اس سے پہلے اور بعد والے (تمام اعمال) کا مؤاخذہ ہو گا۔''

٤٢٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ. فَإِنَّ

(۴۲۴۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عائشہ! معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بھی بچ کر رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا بھی مؤاخذہ ہوگا۔''

لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا)). [صحيح، مسند احمد: ٦/ ٧٠، ١٥١؛ الصحيحه: ٥١٣، ٢٧٣١-]

٤٢٤٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ. فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾)). [سنن الترمذي: ٣٣٣٤؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٤١٨؛ ابن حبان: ٩٣٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥١٧ یہ روایت محمد بن عجلان کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۲۴۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ اس سے توبہ کر لے، اس سے باز آجائے اور بخشش طلب کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر گناہ زیادہ کرے (تو دل میں سیاہی کے نقطے بھی) زیادہ ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ذکر کیا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ''ہرگز نہیں، بلکہ ان (کفار) کے دلوں پر ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ چکا ہے۔''

٤٢٤٥ـ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ [حُدَيْجٍ] الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ، بِيضًا. فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا)). قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ. وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ. وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ، إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ، انْتَهَكُوهَا)). [صحيح، المعجم الصغير للطبراني: ١/ ٢٣٧؛ الصحيحه: ٥٠٥-]

(۴۲۴۵) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن اپنی امت کے ان لوگوں کو خوب پہچان لوں گا جو تہامہ کے پہاڑوں کی طرح روشن نیکیاں لیے آئیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان (کی نیکیوں) کو بکھرے ہوئے غبار (کی طرح) بنا دے گا۔'' ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان کی کچھ صفات بیان فرما کر انہیں ہمارے لیے واضح کر دیں، تاکہ ہم انجانے میں ایسے لوگوں میں سے نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تمہارے بھائی اور تمہاری قوم میں سے ہوں گے۔ وہ رات کو تمہاری طرح عبادت کریں گے، لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ خلوت میں جب بھی موقع ملا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ امور کا ارتکاب کیا۔''

٤٢٤٦ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ

(۴۲۴۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں لے جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''تقویٰ اور حسن اخلاق۔'' اور آپ

النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((التَّقْوَى وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ: ((الْأَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٢٠٠٤؛ مسند احمد: ٢/ ١٩١؛ الادب المفرد للبخاري: ٢٨٩۔]

سے پوچھا گیا کہ کون سی چیز زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرمگاہ۔''

بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ.

باب: توبہ کا بیان

٤٢٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا)).**

[صحيح مسلم: ٢٦٧٥ (٦٩٥٣)؛ سنن الترمذي: ٣٥٣٨۔]

(۴۲۴۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو اپنی گمشدہ سواری ملنے پر جتنی خوشی ہوتی ہے، اللہ عزوجل کو تمہاری توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔''

٤٢٤٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ [الْمَدَنِيُّ]: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ، لَتَابَ عَلَيْكُمْ)).** [**حسن صحيح**، الصحيحه للالبانی: ٩٠٣، ١٩٥١؛ نیز دیکھیے مسند احمد: ٣/ ٢٣٨۔]

(۴۲۴۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اتنی خطائیں (گناہ) کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں (یعنی ان سے زمین و آسمان کا درمیانی خلا بھر جائے) پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔''

٤٢٤٩۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَالْتَمَسَهَا. حَتَّى إِذَا أَعْيَى، تَسَجَّى بِثَوْبِهِ. فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا. فَكَشَفَ الثَّوْبَ، عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهِ)).** [منكر بهذا اللفظ، مسند احمد: ٣/ ٨٣؛ مسند ابي يعلى: ١٣٠٢؛ الضعيفة: ٤٢٩٤ عطیہ العوفی ضعیف راوی ہے۔]

(۴۲۴۹) ابو سعید کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کی سواری چٹیل صحرا میں گم ہو جائے، پھر وہ اس کی تلاش میں تھک جائے اور مایوس ہو کر کپڑا اوڑھ کر لیٹ جائے۔ اسی اثنا میں اسے اچانک ادھر سے سواری کی آہٹ سنائی دے، جدھر وہ گم ہوئی تھی۔ وہ چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھے تو واقعی سواری موجود ہو (سواری ملنے کی وجہ سے) جو خوشی اس بندے کو ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔''

٤٢٥٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا

(۴۲۵۰) عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ)). [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٥٤؛ حلية الاولياء: ٤/ ٢١٠؛ الضعيفة تحت الرقم: ٦١٥، ٦١٦ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ ابوعبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

فرمایا: ''جو آدمی گناہ سے توبہ کر لے وہ اس آدمی کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا۔''

٤٢٥١ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ)). [سنن الترمذي: ٢٤٩٩؛ مسند احمد: ٣/ ١٩٨ علی بن مسعدہ ضعیف اور قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۴۲۵۱) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر آدمی خطا کا پُتلا ہے اور بہترین خطا کار وہ لوگ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے ہیں۔''

٤٢٥٢ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ)) فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ))؟ قَالَ: نَعَمْ. [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٣٧٦؛ مسند الحميدي: ١٠٥۔]

(۴۲۵۲) ابن معقل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد محترم (معقل بن مقرّن رضی اللہ عنہ) کی معیت میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انہیں کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ندامت توبہ ہی ہے۔'' تو میرے والد نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ سے (خود) سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ندامت توبہ ہی ہے۔'' انہوں نے فرمایا: ہاں۔

٤٢٥٣ـ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٣٥٣٧؛ مسند احمد: ٢/ ١٣٢، ١٥٣؛ ابن حبان: ٦٢٨؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٥٧۔]

(۴۲۵۳) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ عزوجل بندے کی توبہ قبول فرماتا رہتا ہے جب تک کہ نزع کا عالم طاری نہ ہو۔''

٤٢٥٤ـ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً. فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا. فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ (١١/ هود: ١١٤) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَلِيْ هَذِهِ؟ فَقَالَ: ((هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث:۱۳۹۸]

(۴۲۵۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس نے ایک (اجنبی) عورت کا بوسہ لے لیا ہے۔ پھر وہ آپ سے اس کا کفارہ پوچھنے لگا۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ ''اور آپ دن کے دونوں طرفوں (حصوں) میں اور رات کی کچھ گھڑیوں میں نماز قائم کریں۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ذکر کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔'' اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ (حکم صرف) میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ میری امت میں سے ہر اس بندے کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔''

٤٢٥٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ. فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اسْحَقُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرِّيحِ، فِي الْبَحْرِ. فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. قَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ. فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ أَوْ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ فَغَفَرَ لَهُ، لِذَلِكَ)). [صحيح بخاري: ٣٤٨١؛ صحيح مسلم: ٢٧٥٦ (٦٩٨١)].

(۴۲۵۵) معمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا میں تجھے دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ تو انہوں نے کہا: مجھے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے اپنی زندگی میں گناہ کیے تھے، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر پیس دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا کر سمندر میں بہا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا شدید عذاب دے گا کہ ویسا کسی اور کو نہ دیا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے ساتھ یہ عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو تو نے (اس کی راکھ میں سے) لیا ہے حاضر کر دے۔ (اور اسی طرح سمندر کو بھی حکم دیا) پھر اچانک وہ زندہ کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تو نے یہ سب کچھ کیوں کیا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیرے خوف اور ڈر کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے

٤٢٥٦۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ، فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا. فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ)).
قَالَ الزُّهْرِيُّ: لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ، وَلَا يَيْئَسَ رَجُلٌ.

[صحیح، دیکھئے حدیث:٤٢٥٤]

اسے اسی وجہ سے بخش دیا۔''

(٤٢٥٦) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اور (دوسری حدیث بھی) مجھے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی۔ جسے اس نے باندھ دیا تھا، پھر نہ اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے چھوڑا تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔ یہاں تک کہ وہ (بھوکی پیاسی) مرگئی۔'' امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (ان دو حدیثوں کو اکٹھا بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ) کوئی آدمی (اپنے اعمال پر) بھروسا نہ کرے اور نہ کوئی شخص (اللہ کی رحمت سے) مایوس ہی ہو۔

٤٢٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ. فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ. وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ. وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ. فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ. فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي. لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي. لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا، فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ. مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ

(٤٢٥٧) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو، سوائے اس کے جسے میں گناہوں سے بچا لوں، تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، تم میں سے جسے اس بات کا یقین ہو کہ میں بخشنے پر قادر ہوں، پھر وہ میری قدرت کے ذریعے سے مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا۔ اور تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت سے نواز دوں۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں راہِ ہدایت دکھاؤں گا۔ تم سب فقیر (ومفلس) ہو، سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، پس تم مجھ سے مانگو، میں تمہیں رزق عطا کروں گا۔ اور اگر تمہارے زندہ، فوت شدہ، اگلے پچھلے، تر اور خشک سب جمع ہو کر میرے بندوں میں سے نیک ترین اور پرہیزگار بن جائیں تو اس سے میری حکومت وسلطنت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہو گا۔ اور اگر سب جمع ہو کر بدترین (وبدکار) بن جائیں تو اس سے میری حکومت وسلطنت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔ اور اگر تمہارے زندہ، فوت شدہ، اگلے، پچھلے، تر اور خشک سب جمع ہو کر (مجھ

الْبَحْرِ، فَغَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا. ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ. عَطَائِي كَلَامٌ. إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ)) . [سنن الترمذي: ٢٤٩٥؛ مسند احمد: ٥/ ١٥٤، ١٧٧ اس حدیث کی سند حسن ہے، کیونکہ شہر بن حوشب حسن الحدیث ہیں۔]

سے مانگیں اور) ہر مانگنے والا وہ سب مانگے جس کی وہ تمنا کر سکتا ہے تو اس سے میری بادشاہت میں محض اتنی کمی آئے گی جیسے کوئی آدمی سمندر کے کنارے جا کر اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے۔ کیونکہ میں سخی اور عظمتوں والا ہوں۔ میرا عطا کرنا محض کہہ دینا ہے۔ جب میں کسی چیز کا ارادہ کروں تو میں اسے صرف "کُنْ" (ہوجا) کہتا ہوں اور وہ وقوع پذیر ہوجاتی ہے۔"

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْإِسْتِعْدَادِ لَهُ.

باب: موت کو یاد رکھنے اور اس کی تیاری کا بیان

٤٢٥٨ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ)) يَعْنِي الْمَوْتَ. [**حسن صحيح،** سنن الترمذي: ٢٣٠٧؛ مسند احمد: ٢/ ٢٩٢؛ ابن حبان: ٢٩٩٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٢١ـ]

(۴۲۵۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔"

٤٢٥٩ـ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا. أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ)). [**حسن،** یہ حدیث شواہد ومتابعات کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھئے حلية الاولياء: ١/ ٣١٣ مسند الشاميين للطبراني: ١٥٥٩، نیز دیکھئے حدیث: ٤٠١٩]

(۴۲۵۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک انصاری آدمی نے آکر نبی ﷺ کو سلام کیا، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! اہلِ ایمان میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جس کا اخلاق اچھا (عمدہ) ہو۔" اس نے (دوبارہ) عرض کیا: مومنوں میں سے عقلمند کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اس کے بعد (پیش آنے والے مراحل) کی بہترین تیاری کرتا ہے، یہی لوگ عقلمند ہیں۔"

٤٢٦٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ

(۴۲۶۰) ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عقلمند آدمی وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور

ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٤٥٩؛ مسند احمد: ٤/ ١٢٤؛ الضعيفة: ٥٣١٩؛ ابو بکر ابن ابی مریم ضعیف راوی ہے۔]

بعد از موت (پیش آنے والے مراحل میں کامیابی) کے لیے عمل کرے اور احمق ہے وہ شخص جو نفسانی خواہشات کے پیچھے چلے، پھر اللہ تعالیٰ سے (اپنی من چاہی) امیدیں وابستہ رکھے۔"

٤٢٦١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: حَدَّثَنَا [سَيَّارٌ]: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ، وَهُوَ فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَخَافُ ذُنُوبِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ، فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)).

[**حسن**، سنن الترمذي: ٩٨٣؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٦٢؛ مسند عبد بن حميد: ١٣٧٠؛ الصحيحه: ١٠٥١۔]

(٤٢٦١) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟" اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے (رحمت کی) امید بھی ہے اور اپنے گناہوں سے خوف بھی آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں (اللہ کی رحمت کی امید اور اپنے گناہوں کا خوف) جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کا وہ امیدوار ہوتا ہے اور وہ جس چیز سے خائف ہو، اللہ تعالیٰ اسے اس سے امن دے دیتا ہے۔"

٤٢٦٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا، قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. اخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا، ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَيُفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ فُلَانٌ. فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. ادْخُلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا

(٤٢٦٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی قریب الوفات ہوتا ہے تو (موت کے) فرشتے اس کے پاس آجاتے ہیں۔ اگر وہ نیک آدمی ہو تو اسے کہتے ہیں: اے پاکیزہ روح! جو پاکیزہ جسم میں ہے، نکل آ تو بہت اچھی ہے۔ تجھے خوش خبری ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمتوں میں جانے والی ہے اور تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ اس قسم کے کلمات بار بار اسے کہے جاتے ہیں حتی کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ اسے آسمان کی طرف اوپر لے جاتے ہیں تو اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کون ہے، یعنی کس کی روح ہے؟ وہ (فرشتے) کہتے ہیں کہ یہ فلاں آدمی (کی روح) ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ پاکیزہ روح کو مرحبا جو پاکیزہ جسم میں تھی۔ تو لائق تعریف ہے داخل ہو جا۔

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ قَالَ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ. اخْرُجِي ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ. وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَلَا يُفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ. فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ. ارْجِعِي ذَمِيمَةً. فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١١٤٤٢؛ مسند احمد: ٢/ ٣٦٤، ٦/ ١٤٠۔]

تجھے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، نعمتوں کے ساتھ ساتھ خوش خبری ہو کہ تو اپنے رب کے پاس جا رہی ہے جو تجھ پر ناراض نہیں، (ہر آسمان پر) اسے اس قسم کے کلمات کہے جاتے ہیں حتی کہ فرشتے اسے اس آسمان پر لے جاتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہے۔ اور اگر (فوت ہونے والا) آدمی برا ہو تو (فرشتہ) کہتا ہے: اے خبیث روح! جو خبیث جسم میں ہے باہر نکل۔ تو بہت بری اور انتہائی گندی روح ہے۔ تجھے خوش خبری ہو کہ تجھے کھولتا ہوا پانی، پیپ، اور اس قسم کی ناقابلِ برداشت چیزیں ملنے والی ہیں۔ اسے اس قسم کے کلمات بار بار کہے جاتے ہیں حتی کہ وہ باہر آ جاتی ہے، پھر وہ اسے آسمان کی طرف اوپر لے جاتے ہیں مگر اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا نہیں جاتا، کہا جاتا ہے کہ یہ کون ہے، یعنی کس کی روح ہے؟ وہ (فرشتے) کہتے ہیں کہ یہ فلاں آدمی (کی روح) ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ خبیث روح کو جو خبیث جسم میں تھی، کوئی خوش آمدید نہیں تو واپس چلی جا۔ تو بہت گندی ہے، لہٰذا تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اسے آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے، پھر وہ قبر میں واپس آ جاتی ہے۔"

٤٢٦٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعُمَرُ بْنُ [شَبَّةَ] بْنِ عَبِيدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ، أَوْثَبَتْهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ، فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ، قَبَضَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ. فَتَقُولُ الْأَرْضُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَبِّ هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي)).

[السنة لابن ابي عاصم: ٣٩٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤١، ٤٢، یہ روایت اسماعیل بن ابی خالد کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۲۶۳) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کسی کی موت کسی (خاص) جگہ پر واقع ہونا ہوتی ہے تو اسے اس کی کوئی ضرورت اس طرف لے جاتی ہے۔ جب وہ اپنی انتہا (مقررہ جگہ پر) پہنچتا ہے تو اللہ سبحانہ اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہو گی: اے میرے رب! تو نے جو امانت میرے سپرد کی تھی، وہ یہ حاضر ہے۔"

٤٢٦٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا

(۴۲۶۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عَبْدُالْأَعْلَى عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ فِيْ كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: ((لَا. إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ. إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ. فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ. وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). [صحيح مسلم: ٢٦٨٤ (٦٨٢٢)؛ بخاري: ٦٥٠٧ (تعليقًا) سنن الترمذي: ١٠٦٧-]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کو پسند کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ملنا پسند نہیں فرماتا۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! موت کو پسند نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے ناپسندیدگی کا اظہار ہے تو ہم میں سے کوئی بھی شخص موت کو پسند نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: ”ایسے نہیں ہے۔ اس سے مرتے وقت کی کیفیت مراد ہے، اس موقع پر جب اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات (یعنی اس کے پاس جانے) کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور (اگر وہ گناہ گار ہو اور) اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی خبر دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات (یعنی اس کے پاس جانے) کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔“

٤٢٦٥- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ، مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ، وَتَوَفَّنِيْ، إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ)). [صحيح بخاري: ٥٦٧١؛ صحيح مسلم: ٢٦٨٠ (٦٨١٤)؛ سنن ابي داود: ٣١٠٨؛ سنن الترمذي: ٩٧١-]

(۴۲۶۵) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی پیش آمدہ مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اگر اس نے موت کی تمنا کرنی ہی ہو تو یوں کہہ سکتا ہے: ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ)) ”یا اللہ! میرے لیے جب تک زندہ رہنا بہتر ہو مجھے زندہ رکھنا اور جب میرے لیے مر جانا بہتر ہو تو مجھے موت دے دینا۔“

بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبِلٰى.

باب: قبر اور جسم کے بوسیدہ ہونے کا بیان

٤٢٦٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى. إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ. وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(۴۲۶۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے، سوائے ایک ہڈی کے جو ریڑھ کی ہڈی کا آخری مہرہ ہے، قیامت کے دن اسی سے انسان کی تخلیق ہوگی۔“

[صحيح بخاري: ٤٩٣٥؛ صحيح مسلم: ٢٩٥٥ (٧٤١٤)]

٤٢٦٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ هَانِيءٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ، يَبْكِي. حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ. فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَا تَبْكِي. وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ. وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ**)).

قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ**)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٢٣٠٨ـ]

(۴۲۶۷) امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ ان کی ڈاڑھی مبارک (آنسوؤں سے) تر ہو جاتی۔ ان سے عرض کیا گیا کہ آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہوئے اتنا نہیں روتے جتنا آپ اس سے (یعنی قبر کو دیکھ کر) روتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: آخرت کی منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے۔ جو آدمی اس منزل میں نجات پا گیا، یعنی اس مرحلے میں کامیاب رہا۔ اس کے لیے بعد والے مراحل اس سے کہیں آسان ہوں گے اور اگر وہ اس مرحلے میں کامیاب نہ ہو سکا تو بعد والے مراحل اس سے بھی زیادہ سخت ہوں گے۔'' نیز فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''میں نے (عذاب کے) جس قدر مناظر دیکھے ہیں، ان میں قبر سب سے زیادہ وحشت ناک ہے۔''

٤٢٦٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللَّهُ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا**

(۴۲۶۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ جب میت قبر میں پہنچ جاتی ہے، تو نیک صالح آدمی کو اس کی قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے کسی قسم کی گھبراہٹ یا پریشانی نہیں ہوتی۔ اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے کہ میں دینِ اسلام پر تھا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلائل لے کر ہمارے پاس آئے تو ہم نے ان کی تصدیق کی۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: کسی کے لیے (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ممکن ہی نہیں۔ (وہ ان سوالات کے تسلی بخش جوابات دے کر فارغ ہوتا ہے) تو اس کے لیے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ جہنم میں آگ

مَقْعَدُكَ. وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْعُوفًا. فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ. فَيُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى)). [صحيح، دیکھئے حدیث:۴۲۶۲]

کے بعض حصے دوسرے حصّوں کو توڑ پھوڑ رہے ہیں، اسے کہا جاتا ہے کہ دیکھ اللہ نے (اپنے فضل و کرم سے) تجھے کیسی (اذیت ناک) چیز سے بچالیا، پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک دریچہ کھول دیا جاتا ہے۔ وہ اس کی آب و تاب اور نعمتوں کو ملاحظہ کرتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا اصل ٹھکانہ ہے۔ اور اس سے کہا جاتا ہے: تو دنیا میں یقین پر تھا، اسی حالت میں تجھے موت آئی، اور اسی حالت میں تجھے اٹھایا جائے گا۔ ان شاء اللہ اور اسی طرح گناہ گار کو اس کی قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے تو وہ بہت زیادہ گھبرایا ہوا اور پریشان ہوتا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو دنیا میں کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو جو بات کہتے سنا، میں نے بھی کہہ دی، یعنی میں ان کے بارے میں نہیں جانتا۔ پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور وہ جنت کی آب و تاب اور نعمتوں کو ملاحظہ کرتا ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے محروم کر دیا ہے۔ پھر اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دریچہ کھول دیا جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ جہنم کے بعض حصے دوسرے حصوں کو توڑ پھوڑ رہے ہیں تو اسے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے تیرا مستقل ٹھکانہ۔ تو دنیا میں شک پر تھا، اسی حالت میں تجھے موت آئی اور اسی حالت میں تجھے اٹھایا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔''

۴۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ

(۴۲۶۹) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔'' کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ''عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ اسی

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾. (١٤/ ابراهيم:٢٧) [صحيح بخاري: ١٣٦٩؛ صحيح مسلم: ٢٨٧١ (٧٢١٩)]

لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں مضبوط قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔''

٤٢٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ. إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[صحيح بخاري: ١٣٧٩؛ صحيح مسلم: ٢٨٦٦ (٧٢١١)؛ سنن الترمذي: ١٠٧٢.]

(۴۲۷۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اسے روزانہ صبح شام اگر وہ جنتی ہو تو جنت میں اور اگر جہنمی ہو تو جہنم میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتی کہ تجھے قیامت کے دن (یہاں سے) اٹھایا جائے۔''

٤٢٧١ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ)).

[صحيح، دیکھیے حدیث:۱۴۴۹]

(۴۲۷۱) کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی روح (گویا) ایک پرندہ ہے جو شجر جنت کے پھل کھاتی رہتی ہے حتی کہ قیامت کے دن واپس اپنے جسم میں لوٹ جائے گی۔''

٤٢٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْأُبُلِّيُّ]: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا. فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّ)). [السنة لابن ابي عاصم: ٨٦٧، یہ روایت اعمش کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۲۷۲) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے ایسا منظر دکھائی دیتا ہے گویا سورج غروب ہونے والا ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا اور کہتا ہے کہ مجھے چھوڑو (تاکہ میں) نماز ادا کرلوں۔''

بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ.

باب: مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان

٤٢٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ صَاحِبَيِ الصُّورِ

(۴۲۷۳) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صور پھونکنے والے دونوں فرشتوں کے ہاتھوں میں دو نرسنگے ہیں۔ وہ دیکھتے رہتے ہیں کہ کب انہیں (پھونک مارنے کا) حکم

أَوْ فِي أَيْدِيهِمَا قَرْنَانِ. يُلَاحِظَانِ النَّظَرَ مَتَى يُؤْمَرَانِ)).

[یہ روایت حجاج بن ارطاۃ اور عطیہ العوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ملتا ہے۔"

٤٢٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، بِسُوقِ الْمَدِينَةِ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ. قَالَ: تَقُوْلُ هٰذَا؟ وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ (٣٩/ الزمر: ٦٨) فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا أَنَا بِمُوْسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ. فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَمَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى، فَقَدْ كَذَبَ)).

[**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٣٢٤٥؛ مسند احمد: ٢/ ٤٥٠.]

(۴۲۷۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ کے بازار میں ایک یہودی نے (گفتگو کے دوران میں) کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو چن کر انسانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ ایک انصاری آدمی نے (یہ سن کر) اپنا ہاتھ اٹھایا اور اسے ایک تھپڑ مار دیا۔ پھر کہا: تو یہ کہتا ہے جبکہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ "اور صور میں پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں ہر کوئی بے ہوش ہو جائے گا، سوائے جسے اللہ چاہے، پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو سب لوگ یکا یک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔" لوگوں میں سب سے پہلے میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرشِ الٰہی کے ایک پائے کو تھامے ہوئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اٹھا چکے ہوں گے یا وہ ان افراد میں سے ہوں گے جنہیں اللہ عزوجل نے مستثنیٰ ٹھہرایا ہے۔ اور جو آدمی کہے کہ میں (محمد ﷺ) یونس بن متّٰی علیہ السلام سے افضل ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔"

٤٢٧٥ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدِهِ وَقَبَضَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْجَبَّارُ. أَنَا الْمَلِكُ. أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ)) قَالَ:

(۴۲۷۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا ہے: "اللہ جبّار (قیامت کے دن) آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔" (یہ فرماتے ہوئے) آپ نے اپنی مٹھی کو بند کیا، پھر اسے کھولتے اور بند کرتے رہے۔ پھر (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: "میں جبّار ہوں۔ میں (حقیقی) بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں دنیا میں اپنے آپ کو جبّار سمجھنے والے؟ کہاں ہیں متکبر؟" (اس اثنا میں) رسول

وَيَتَمَايَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟

[**صحيح**، دیکھئے حدیث:۱۹۸۔]

اللہ ﷺ (جوش کے ساتھ) دائیں بائیں حرکت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ منبر بھی نیچے تک ہل رہا تھا۔ میں (دل میں) کہہ رہا تھا کہ وہ (منبر) کہیں رسول اللہ ﷺ کو نیچے نہ گرا دے؟

٤٢٧٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((**حُفَاةً، عُرَاةً**)) قُلْتُ: وَالنِّسَاءُ؟ قَالَ: ((**وَالنِّسَاءُ**)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نَسْتَحْيِي؟ قَالَ: ((**يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَهَمُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ**)).

[صحيح بخاري: ٦٥٢٧؛ صحيح مسلم: ٢٨٥٩ (٧١٩٨)۔]

(۴۲۷۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن لوگوں کو کس حال میں اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''برہنہ جسم اور ننگے پاؤں۔'' میں نے عرض کیا: اور عورتیں؟ آپ نے فرمایا: ''اور عورتیں بھی۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں اس حال میں شرم نہیں آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! اس سے بھی زیادہ پریشان کن صورت حال ہوگی (کسی کو اتنا ہوش ہی نہیں ہوگا کہ دوسرے کی طرف دیکھ پائے۔)''

٤٢٧٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ. فَأَمَّا عَرْضَتَانِ، فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ، فَعِنْدَ ذَٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي. فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ**)).

[**ضعيف**، مسند احمد: ٤/ ٤١٤ حسن بصری نے سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے سماع کی صراحت نہیں کی اور جس میں صراحت ہے وہ عقبہ بن عبداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۲۷۷) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو پیشیوں میں بحث مباحثہ بھی ہوگا اور معذرتیں بھی پیش کی جا سکیں گی۔ تیسری پیشی میں لوگوں کے اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گے۔ کسی کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا اور کسی کو بائیں ہاتھ میں۔''

٤٢٧٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ﴿**يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾ (٨٣/ المطففين:٦) قَالَ: ((**يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ**)). [صحيح بخاري: ٦٥٣١؛ صحيح مسلم: ٢٨٦٢ (٧٢٠٤)؛ سنن الترمذي:

(۴۲۷۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ''اس دن سب لوگ اللہ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔'' کی تفسیر میں فرمایا: ''آدمی اپنے آدھے کانوں تک اپنے ہی پسینے میں کھڑا ہوگا۔''

٢٤٢٢-]

٤٢٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ (١٤/ ابراهيم: ٤٨) فَأَيْنَ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). [صحيح مسلم: ٢٧٩١ (٧٠٥٦)؛ سنن الترمذي: ٣١٢١-]

(۴۲۷۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ ''جس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمان کو بھی۔'' تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''(پل) صراط پر۔''

٤٢٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعُتْوَارِيِّ، أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: وَكَانَ فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَعْنِي أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ. عَلَى حَسَكٍ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ. ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ. فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوجٌ بِهِ. ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَبَسٌ بِهِ. وَمَنْكُوسٌ فِيهَا)). [صحيح، مسند احمد: ٣/ ١١-]

(۴۲۸۰) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(پل) صراط کو جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا، اس پر سعدان کے کانٹوں کی طرح کے کانٹے ہوں گے۔ پھر لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے۔ بعض لوگ تو صحیح سالم گزر جائیں گے اور بعض زخمی ہوتے ہوئے بہر حال پار کر جائیں گے۔ بعض کو اس کے اوپر روک لیا جائے گا اور بعض لوگ سر کے بل اس (جہنم) میں گر جائیں گے۔''

٤٢٨١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ)) قَالَتْ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَإِنْ مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ (١٩/ مريم:٧١) قَالَ: ((أَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾)). (١٩/ مريم:٧٢) [صحيح، مسند احمد: ٦/ ٢٨٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٢٠٨؛ ابن حبان:

(۴۲۸۱) ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کرنے والا کوئی بھی فرد جہنم میں نہیں جائے گا۔'' میں (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَإِنْ مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ ''اور تم میں سے ہر ایک ضرور اس میں وارد ہو گا (یہ) آپ کے رب کے ذمے حتمی فیصلہ شدہ بات ہے۔'' تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں سنا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ ''پھر ہم متقی لوگوں کو نجات دے دیں گے اور ظالموں کو

٤٨٠٠-]

اس (جہنم) میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

بَابُ صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

باب: امت محمد ﷺ کے اوصاف واحوال

٤٢٨٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوءِ. سِيْمَاءُ أُمَّتِي، لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهَا)). [صحيح مسلم: ٢٤٧ (٨٥١)]

(۴۲۸۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (حوض کے قریب) میرے پاس آؤ گے تو وضو کرنے کی وجہ سے تمہارے چہرے، دونوں ہاتھ اور پاؤں روشن (چمکدار) ہوں گے۔ یہ صرف میری امت کی علامت ہے، اس کے علاوہ کسی دوسری امت کو حاصل نہیں ہوگی۔''

٤٢٨٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِيْ قُبَّةٍ. فَقَالَ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. وَمَا أَنْتُمْ فِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ. أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ)).

[صحيح بخاري: ٦٥٢٨؛ صحيح مسلم: ٢٢١ (٥٢٩)؛ سنن الترمذي: ٢٥٤٧-]

(۴۲۸۳) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک قبّے (خیمے) میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد سارے جنتیوں کی چوتھائی ہو؟'' ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام اہل جنت کی تہائی ہو؟'' ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ جنت میں تمہاری تعداد سارے جنتیوں کا نصف ہوگی اور یہ اس لیے ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے، اور مشرکین (وکفار) کے مقابلے میں تمہاری تعداد ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال ہو۔''

٤٢٨٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((يَجِيْءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ. وَيَجِيْءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ. وَأَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَقَلُّ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيُدْعَى قَوْمُهُ، فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا. فَيُقَالُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ. فَتُدْعَى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَ هٰذَا؟

(۴۲۸۴) ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک نبی اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ دو آدمی ہوں گے، ایک نبی اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ تین افراد ہوں گے (اسی طرح تمام انبیاء آئیں گے) کسی کے ساتھ تعداد زیادہ ہوگی اور کسی کے ساتھ کم، پھر اس (نبی) سے کہا جائے گا: کیا آپ نے (اللہ کے احکامات) اپنی امت تک پہنچا دیے تھے؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ پھر اس کی امت کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا اس نے (اللہ تعالیٰ کے

فَيَقُولُونَ: نَعَم. فَيَقُولُ: وَمَا عِلْمُكُمْ بِذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذَلِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوا، فَصَدَّقْنَاهُ. قَالَ: فَذَلِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾. (۲/ البقرة: ۱۴۳)

[صحيح بخاري: ۳۳۳۹-]

احکامات) تم تک پہنچا دیے تھے؟ تو وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہا جائے گا: آپ کا کون گواہ ہے؟ تو وہ نبی کہے گا: محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے۔ چنانچہ امت محمد ﷺ کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا اس نبی نے (اللہ کا دین) اپنی امت تک پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ وہ کہیں گے: ہمیں ہمارے نبی نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں نے (اللہ تعالیٰ کا دین) پہنچا دیا تھا۔ چنانچہ ہم نے اپنے نبی ﷺ کی بات کی تصدیق کی۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ ''اور اسی طرح ہم نے تمہیں افضل امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہوں۔''

۴۲۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سُلِكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبَوَّءُوا أَنْتُمْ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذَرَارِيِّكُمْ، مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ. وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ۴/ ۱۶؛ الصحيحة: ۲۴۰۵-]

(۴۲۸۵) رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سفر سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی (صدق دل) سے ایمان کر لے آئے، پھر وہ اس پر قائم رہے تو اسے ضرور جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ دوسری امتوں کے لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکیں گے جب تک تم اور تمہاری صالح اولاد جنت میں اپنے اپنے گھروں میں نہ پہنچ جائیں۔ اور میرے رب عزّ وجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

۴۲۸۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَعَدَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا. لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا

(۴۲۸۶) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''میرے رب سبحانہ وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستّر ہزار لوگوں کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور ان کے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستّر ہزار افراد بھی ہوں گے اور

عَذَابَ. مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا. وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ)). [صحيح، سنن الترمذي: ٢٤٣٧؛ مسند احمد: ٥/ ٢٦٨۔]

اللہ عزوجل اپنے شایان شان تین چلّو بھر کر (لوگوں کو جہنم سے نکال کر) جنت میں بھیجے گا۔"

٤٢٨٧۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نُكْمِلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا)). [حسن، سنن الترمذي: ٣٠٠١؛ مسند احمد: ٤/ ٤٤٦۔]

(۴۲۸۷) بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (معاویہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن ہماری امت سمیت کل امتیں ستر ہوں گی۔ ہم ان سب سے آخری (امت) ہیں اور ان سب سے افضل ہیں۔"

٤٢٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً. أَنْتُمْ خَيْرُهَا، وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ)). [حسن، دیکھیے حدیث سابق: ۴۲۸۷]

(۴۲۸۸) بہز بن حکیم (بن معاویہ بن حیدہ قشیری) اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (معاویہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "تم امتوں کی ستّر کی تعداد کو پورا کرو گے۔ تم ان سب سے افضل اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز ہو۔"

٤٢٨٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَقَ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ. ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)). [صحيح، سنن الترمذي: ٢٥٤٦؛ مسند احمد: ٥/ ٣٤٧۔]

(۴۲۸۹) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے اسّی صفیں اس امت (محمد ﷺ) کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔"

٤٢٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ. يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا؟ فَنَحْنُ

(۴۲۹۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہم سب سے آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے حساب ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہے اُمّی امت اور اس کا نبی؟ لہٰذا ہم آخر میں آنے والے (حساب سے فارغ ہو کر جنت میں داخلے کے اعتبار سے) سب سے اول ہیں۔"

الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ)). [صحیح، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھئے الصحیحة للالبانی: ۲۳۷۴۔]

۴۲۹۱۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُذِنَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِي السُّجُودِ. فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوِيلًا. ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعُوا رُؤُسَكُمْ. قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ)). [ضعیف جدا، مسند احمد: ۴/ ۳۹۱، ۳۹۸؛ الضعیفة: ۲۵۴۹ عبدالاعلیٰ بن ابی المساور متروک ہے۔]

(۴۲۹۱) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب سب لوگوں کو جمع فرمائے گا تو امت محمدیہ کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور طویل سجدہ کریں گے، پھر ان سے کہا جائے گا: اب تم (سجدے سے) اپنے سروں کو اٹھاؤ، ہم نے تمہاری تعداد کے برابر جہنمیوں کو تمہارا فدیہ بنا دیا ہے۔''

۴۲۹۲۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ [رَجُلٌ] مِنَ الْمُشْرِكِينَ. فَيُقَالُ: هَذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ)) [یہ روایت جبارہ بن المغلس ضعیف و متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(۴۲۹۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ امت اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کی حقدار ہے۔ اس پر عذاب اس کے ہاتھ یعنی (برے اعمال) کی وجہ سے آئے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کے حوالے ایک مشرک کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: یہ تیرا جہنم سے بچاؤ کے لیے فدیہ ہے۔''

بَابُ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب: قیامت کے دن رحمت الٰہی کی امید رکھنے کا بیان

۴۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ. قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ. فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ. وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ. وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا. وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً. يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[صحیح مسلم: ۲۷۵۲ (۶۹۷۴)۔]

(۴۲۹۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے صرف ایک رحمت کو اپنی تمام مخلوقات میں تقسیم کیا ہے۔ اسی ایک رحمت کی وجہ سے یہ سب مخلوقات ایک دوسرے پر رحم اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے وحشی جانور بھی اپنی اولادوں پر رحم کرتے ہیں۔ اس نے ننانوے رحمتیں مؤخر (اپنے پاس محفوظ) رکھی ہیں، جن سے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

٤٢٩٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلَقَ اللّٰهُ، عَزَّ وَجَلَّ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ. فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً. فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا. وَالْبَهَائِمُ، بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَالطَّيْرُ. وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٥٥؛ مسند ابي يعلى: ١٠٩٨ـ]

(۴۲۹۴) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزّ وجلّ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو اس نے ایک سو رحمتیں بھی پیدا کیں۔ پھر ان میں سے صرف ایک رحمت زمین پر نازل کی (اور اسے اپنی تمام مخلوقات میں بانٹ دیا) اسی کی برکت سے ماں اپنی اولاد پر اور باقی جانور اور پرندے وغیرہ سب ایک دوسرے پر شفقت و رحمت کرتے ہیں۔ اللہ نے باقی ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لیے مؤخر (اپنے پاس محفوظ) رکھی ہیں، وہ قیامت کے دن اس ایک رحمت کے ساتھ انہیں مکمل (سو) کردے گا۔''

٤٢٩٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث:١٨٩]

(۴۲۹۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ عزّ وجلّ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر اپنے اوپر لازم کر لیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب رہے گی۔''

٤٢٩٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ. فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ، إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٢٣٠؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٣٦ـ]

(۴۲۹۶) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں گدھے پر سوار تھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ''معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں کے ذمے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ کے ذمے کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بندوں کے ذمے اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ کے ذمے بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ اسی طرح (بندگی) کریں تو وہ انہیں عذاب سے دوچار نہ کرے۔''

٤٢٩٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

(۴۲۹۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم ایک غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ تھے۔ دوران سفر میں آپ کچھ

بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ. فَمَرَّ بِقَوْمٍ. فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ. وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ تَنُّورَهَا. وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا. فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجُ التَّنُّورِ، تَنَحَّتْ بِهِ. فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: ((بَلَى)) قَالَتْ: أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: ((بَلَى)) قَالَتْ: فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْكِي. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: **((إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))**. [**موضوع**، كتاب الضعفاء للعقيلي: ١/ ٩٦؛ الضعيفة: ٣١٠٩ اسماعيل بن یحییٰ کذاب ہے۔]

لوگوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے پوچھا: ''کون لوگ ہو؟'' انہوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں۔ ایک خاتون تنور میں ایندھن ڈال کر اسے گرم کر رہی تھی، اس کا بیٹا بھی اس کے پاس تھا۔ جب تنور میں سے آگ کے شعلے بلند ہوتے تو وہ بچے سمیت پیچھے کو ہٹ جاتی (تاکہ بچے کو حرارت نہ پہنچے) وہ اسی حالت میں نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: میرا باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم نہیں کرے گا جتنا ماں اپنے بچے پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک، کیوں نہیں۔'' اس نے کہا: پھر ایک ماں تو اپنے بچے کو آگ میں پھینکنا گوارا نہیں کر سکتی (تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم میں کیونکر ڈالے گا؟ اس کی بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے روتے ہوئے اپنا سر مبارک جھکا لیا، پھر اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف سرکش اور باغی بندوں کو ہی عذاب دیتا ہے جو اللہ کے سامنے اکڑتے ہیں اور ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے (اور اس کے تقاضے پورے کرنے) سے انکاری ہیں۔''

٤٢٩٨ ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ))** قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: **((مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلَّهِ بِطَاعَةٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً))**. [**ضعيف**، مسند احمد: ٢/ ٣٤٩ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں۔]

(٤٢٩٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں تو صرف شقی داخل ہوگا۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! شقی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کی اور اس کی نافرمانی والا کوئی کام (گناہ) نہیں چھوڑا۔''

٤٢٩٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

(٤٢٩٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخُو حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ أَوْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (٧٤/ المدثر:٥٦) فَقَالَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَلَا يُجْعَلْ مَعِي إِلَهٌ آخَرُ. فَمَنِ اتَّقَى أَنْ يَجْعَلَ مَعِي إِلَهًا آخَرَ، فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ)).

نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ ''کہ وہی تقویٰ کے لائق ہے اور مغفرت کے بھی لائق ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا: یہ میرا حق ہے کہ مجھ ہی سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور جو میرے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنانے سے ڈر گیا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔''

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَلَا يُشْرَكَ بِي [غَيْرِي]. وَأَنَا أَهْلٌ، لِمَنِ اتَّقَى أَنْ يُشْرِكَ بِي، أَنْ أَغْفِرَ لَهُ)). [ضعيف، سنن الترمذي: ٣٣٢٨؛ مسند احمد: ٢/ ١٤٢ سہیل بن ابی حزم ضعیف ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ابو الحسن قطان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو اپنی سند سے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ''تمہارے رب نے فرمایا: میں اس لائق ہوں کہ مجھ ہی سے ڈرا جائے، اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور میں اس لائق ہوں کہ جو آدمی میرے ساتھ شرک کرنے سے ڈر گیا، اسے بخش دوں۔''

٤٣٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ. فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِلًّا. كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ. ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ فَيَقُولُ: لَا. يَا رَبِّ فَيَقُولُ: أَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: أَلَكَ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟ فَيُهَابُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: بَلَى. إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ. وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ

(۴۳۰۰) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ایک آدمی کو قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے پکارا جائے گا، پھر اس کے (گناہوں سے بھرے ہوئے) ننانوے رجسٹر کھول کے پھیلا دیئے جائیں گے۔ ہر رجسٹر تا حد نگاہ بڑا ہوگا۔ اللہ عزّ وجل فرمائے گا: کیا تو ان میں سے کسی چیز (گناہ) سے انکاری ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں۔ اللہ فرمائے گا: کیا میرے مقرر کردہ نگران کاتبوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ خوف زدہ ہو کر سہمے ہوئے کہے گا: اے میرے رب! نہیں۔ اللہ فرمائے گا: کیوں نہیں، ہمارے پاس تیری کچھ نیکیاں بھی ہیں۔ (یہ میزانِ عدل ہے) آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، چنانچہ کاغذ کا چھوٹا سا پرزہ پیش کیا جائے گا

مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ. فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ)).

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: الْبِطَاقَةُ الرُّقْعَةُ. وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ لِلرُّقْعَةِ: بِطَاقَةً . [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٦٣٩؛ ابن حبان: ٢٢٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٢٩۔]

جس پر یہ (کلمۂ شہادت) درج ہوگا: ((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور (میں گواہی دیتا ہوں کہ) محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ شخص کہے گا: میرے پروردگار! ان بڑے بڑے دفاتر کے مقابلے میں اس ایک پرزے کی کیا وقعت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلڑے میں اور وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ پرزہ وزنی ہوگا اور وہ بڑے بڑے دفاتر ہلکے ہونے کی وجہ سے اوپر کو اٹھ جائیں گے۔''

محمد بن یحییٰ نے فرمایا: بطاقہ سے مراد رقعہ ہے اور اہل مصر رقعہ کو بطاقہ کہتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ.

باب: حوضِ کوثر کا بیان

٤٣٠١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِي حَوْضًا، مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ. أَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ. آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ. وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[**صحيح**، السنة لابن ابي عاصم: ٧٢٣؛ مسند عبد بن حميد: ٩٠٤؛ الصحيحه: ٣٩٤٩، شواہد کے لیے دیکھئے صحيح بخاري: ٦٥٧٩۔]

(۴۳۰۱) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا ایک حوض ہے جو کعبہ سے بیت المقدس تک (وسیع) ہے۔ اس کا پانی دودھ کی مانند سفید ہے، اس کے برتنوں کی تعداد (آسمان کے) تاروں جتنی ہے۔ اور قیامت کے دن میرے متبعین کی تعداد، دوسرے تمام انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہوگی۔''

٤٣٠٢ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ إِلَى عَدَنَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ. وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي

(۴۳۰۲) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کی وسعت اس قدر ہوگی جیسے ایلہ سے عدن تک کی مسافت ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے تاروں کی طرح ہوگی۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں (غیر

لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ. تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ. لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ)). [صحيح مسلم: ٢٤٨ (٥٨٣)]

مستحق) لوگوں کو اس سے اس طرح ہٹاؤں گا جیسے کوئی آدمی اپنے حوض سے بیگانے اونٹوں کو ہٹا دیتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وہاں ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں روشن (چمکدار) ہوں گے۔ تمہارے سوا دوسری کسی امت کی یہ علامت نہیں ہوگی۔''

٤٣٠٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدِّمَشْقِيُّ: نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. فَأَتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَّامٍ فِي مَرْكَبِكَ. قَالَ: أَجَلْ. وَاللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ. وَلٰكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فِي الْحَوْضِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ. قَالَ، فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى أَيْلَةَ. أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. أَكَاوِيبُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ. مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا. وَأَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ عَلَيَّ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. الدُّنُسُ ثِيَابًا وَالشُّعْثُ رُؤُسًا. الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ. وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)). قَالَ، فَبَكَى عُمَرُ حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ. ثُمَّ قَالَ: لٰكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ. لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي عَلَى جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ. وَلَا أَدْهُنُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَثَ.

(۴۳۰۳) ابو سلام حبشی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قاصد بھیج کر مجھے اپنے ہاں بلوایا۔ میں ان کی خدمت میں جلدی پہنچنے کی غرض سے ڈاک کے گھوڑوں پر سوار ہو کر حاضر ہوا۔ میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا: ابو سلام! ہم نے آپ کو سواری کی تکلیف دی۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں، اے امیر المومنین! انہوں نے فرمایا: میں آپ کو تکلیف نہ دیتا مگر مجھے معلوم ہوا کہ آپ حوض کوثر سے متعلق ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔ میں وہ حدیث آپ سے براہ راست سننا چاہتا ہوں، تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) میرے حوض کی وسعت اتنی ہوگی جتنی مسافت عدن سے ایلہ تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔ اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے تاروں کی طرح ہوگی، جس نے وہ پانی ایک دفعہ پی لیا، اس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی، حوض پر پانی پینے کے لیے میرے پاس سب سے پہلے وہ مہاجرین آئیں گے جو دنیا میں بہت ہی نادار تھے، ان کا لباس میلا کچیلا اور پھٹا پرانا ہوتا تھا، ان کے سروں کے بال پراگندہ ہوتے تھے۔ ناز ونعم میں پلی ہوئی

[سنن الترمذي: ٢٤٤٤؛ مسند احمد: ٥/ ٢٧٥ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عباس بن سالم نے ابوسلام سے نہیں سنا۔]

خواتین سے نکاح نہیں کر سکتے تھے، اوران کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے تھے۔ (یعنی لوگ انہیں دنیا میں بالکل اہمیت نہیں دیتے تھے)'' یہ حدیث سن کر امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے اور اتنا روئے کہ ان کی ریش مبارک (آنسوؤں) سے تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: لیکن میں تو ناز ونعم میں پلی ہوئی خواتین سے نکاح کر چکا ہوں، اور میرے لیے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ میں جو کپڑے پہنوں، انہیں میلا ہونے تک نہ دھوؤں، اور جب تک سر کے بال پراگندہ نہ ہو جائیں، سر پر تیل نہ لگاؤں۔

٤٣٠٤۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ. أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ)).

[صحيح مسلم: ٢٣٠٤ (٥٩٩٩)]

(۴۳۰۴) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینے کے یا مدینے اور عمّان کے درمیان ہے۔''

٤٣٠٥۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)).

[صحيح مسلم: ٢٣٠٤ (٦٠٠٠)]

(۴۳۰۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''حوض میں سونے چاندی کے جگ (اور پیالے) ہیں جو آسمان کے تاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔''

٤٣٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ. فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاحِقُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ: ((لَوَدِدْنَا أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِي. وَإِخْوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي. وَأَنَا

(۴۳۰۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور (مدفون لوگوں کو) سلام کیا۔ آپ نے فرمایا: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاحِقُوْنَ)) ''مومن لوگوں کی بستی کے مکینو! تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو، اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کاش کہ ہم اپنے (اسلامی) بھائیوں کو بھی دیکھ لیتے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے

فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا؟)) قَالُوْا: بَلَى. قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ، مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ)) قَالَ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ)) ثُمَّ قَالَ: ((لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ، عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ. فَأُنَادِيهِمْ: أَلَا هَلُمُّوا فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ، وَلَمْ يَزَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ. فَأَقُوْلُ أَلَا سُحْقًا سُحْقًا)).

[صحيح مسلم: ٢٤٩ (٥٨٤)]

فرمایا: ''تم تو میرے صحابی (ساتھی) ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے، اور میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔'' صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے، آپ قیامت کے دن انہیں کس طرح پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے، اگر کسی آدمی کے پنج کلیان گھوڑے یعنی جن کی پیشانیاں اور ٹانگیں سفید ہوں اور وہ دوسرے کے مشکی سیاہ گھوڑوں میں کھڑے ہوں تو کیا وہ مالک اپنے گھوڑوں کو پہچان نہیں سکے گا؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں (چہرے) ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں گے۔'' اور فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔'' پھر فرمایا: ''کچھ لوگوں کو میرے حوض سے اس طرح دور بھگا دیا جائے گا جس طرح بیگانے اونٹوں کو ہانک دیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکار کر کہوں گا: آجاؤ، تو کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد (دین کو) تبدیل کر دیا تھا اور اپنی ایڑیوں پر (دین سے) پھر گئے تھے، تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔''

بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ.

باب: شفاعت کا بیان

٤٣٠٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ. فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ. وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي. فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)). [صحيح مسلم: ١٩٩ (٤٩١)؛ سنن الترمذي: ٣٦٠٢.]

(۴۳۰۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ہر نبی نے اپنی وہ دعا دنیا ہی میں مانگ لی، جبکہ میں نے اپنی اس دعا کو (قیامت کے دن) اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے کے لیے پوشیدہ (محفوظ) رکھا ہے۔ میری شفاعت امت کے ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔''

٤٣٠٨- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُوْ إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

(۴۳۰۸) ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ)). [**صحيح،** سنن الترمذي: ٣١٤٨؛ مسند احمد: ٣/ ٢؛ الصحيحه: ١٥٧١-]

قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول ہو گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔"

٤٣٠٩ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا أَهْلُ النَّارِ، الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهَا، فَلَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ. وَلٰكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوْبِهِمْ أَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَتْهُمْ إِمَاتَةً. حَتّٰى إِذَا كَانُوْا فَحْمًا أُذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ. فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ. فَبُثُّوْا عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ. فَقِيْلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ. فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ)) قَالَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ. [صحيح مسلم: ١٩٥ (٤٥٩)]

(۴۳۰۹) ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہنمی لوگ، جو جہنم ہی کے حق دار ہیں، وہ اس میں نہ تو جئیں گے اور نہ ہی مریں گے، تاہم کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کے گناہوں اور خطاؤں کے سبب سے جہنم کی آگ ان تک پہنچے گی، وہ یکبارگی انہیں مار ڈالے گی حتی کہ جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کے حق میں شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ انہیں وہاں سے گروہ در گروہ لا کر جنت کی نہروں (کے کناروں) پر بکھیر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: جنتیو! ان پر پانی ڈالو تو وہ ان پر (پانی) ڈالیں گے پھر وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر اگ آئیں گے جس طرح سیلاب میں آئی ہوئی زرخیز اور نرم مٹی میں گرے ہوئے بیج اگ آتے ہیں۔" یہ (مثال سن کر) ایک آدمی نے کہا: لگتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دیہات میں وقت گزار چکے ہیں۔

٤٣١٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي)). [**صحيح،** سنن الترمذي: ٢٤٣٦؛ ابن حبان: ٢٤٦٧؛ ابن حبان: ٦٤٦٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٦٩-]

(۴۳۱۰) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "قیامت کے دن میری شفاعت، میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے ہو گی۔"

٤٣١١ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى. أَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ، الْخَطَّائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ)). [یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے، نیز دیکھئے حدیث:۴۳۱۷۔]

(۴۳۱۱) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا، یہ کہ میں امت کے حق میں سفارش کروں (یا) پھر میری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ میں نے شفاعت کا انتخاب کیا، کیونکہ اس میں عموم ہے اور زیادہ لوگوں کو کفایت کرنے والی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ (شفاعت) متقین کے لیے ہوگی؟ نہیں، بلکہ یہ ان لوگوں کے حق میں ہوگی جو گناہ گار ہوں گے اور خطاؤں سے آلودہ ہوں گے۔''

٤٣١٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُونَ أَوْ يَهُمُّونَ. شَكَّ سَعِيدٌ فَيَقُولُونَ: لَوْ تَشَفَّعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ. خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ. وَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ. فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يُرِحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَ. فَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا نُوحًا. فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ. وَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى. عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسَ بِغَيْرِ النَّفْسِ وَلَكِنْ ائْتُوا عِيسَى. عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا. عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ. قَالَ: فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ

(۴۳۱۲) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اہل ایمان (میدان حشر میں) جمع ہوں گے، انہیں الہام ہوگا یا (اس میں راوی) سعید کو شک ہے کہ وہ پریشان ہو کر سوچیں گے کہ کاش! ہم اپنے پروردگار کے ہاں کسی کی سفارش کرائیں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے تو راحت نصیب کرائے۔ چنانچہ وہ سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ آدم ہیں جو سب لوگوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اس کے فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا، لہٰذا آپ اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے راحت نصیب فرمائے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں، وہ اپنی خطا کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی، وہ اس وجہ سے شرم محسوس کریں گے، البتہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کی طرف مبعوث کیا تھا۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور وہ اپنے سوال کو یاد کریں گے جو انہوں نے اس کی حقیقت نہ جانتے ہوئے اپنے رب سے کیا تھا اور وہ اس وجہ سے شرم محسوس کریں گے (وہ کہیں گے) لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فَأَمْشِي بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: ثُمَّ عَادَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ. قَالَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ [لِي]. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ. وَسَلْ تُعْطَهْ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحُدُّ لِي حَدًّا. فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. [فَأَرْفَعُ رَأْسِي] فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحُدُّ لِي حَدًّا. فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ)).

قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلَى أَثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ. وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ. وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ)). [صحيح بخاري: ٤٤٧٦؛ صحيح مسلم: ١٩٣ (٤٧٦)]

ہیں، لوگ ان کی خدمت میں جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا، اور انہیں تورات عطا فرمائی۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ ایک بے گناہ آدمی قتل کرنے کا ذکر کریں گے۔ اور کہیں گے کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ سب لوگ ان کی خدمت میں پیش ہوں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم محمد ﷺ کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ نے معاف کر دیئے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''لوگ میرے پاس آجائیں گے اور میں (شفاعت کے لیے) چل پڑوں گا۔'' ایک روایت کے مطابق: ''میں مومنین کی دوصفوں (یا دوگروہوں) کے درمیان سے گزرتا ہوا جاؤں گا۔'' اور فرمایا: ''میں اپنے رب کے ہاں حاضری کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جب تک وہ چاہے گا مجھے سجدے میں ہی رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: محمد! سر اٹھایئے اور جو کہنا چاہتے ہیں کہیں، آپ کی بات سنی (قبول کی) جائے گی اور جو مانگنا چاہیں، طلب کریں عطا کیا جائے گا۔ آپ سفارش کریں تو سفارش مقبول ہوگی۔ چنانچہ میں سجدے سے سر اٹھاؤں گا اور میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا، میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اور میری سفارش کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر میں دوبارہ اللہ تعالیٰ کے حضور جاؤں گا اور میں اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدے کی حالت میں رہنے

دے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہیے، آپ کی بات سنی (قبول کی) جائے گی، آپ جو چاہیں طلب کریں، آپ کو عطا کیا جائے گا، آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول ہوگی، چنانچہ میں سجدے سے سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو وہ مجھے اس وقت سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کردی جائے گی، اور میری سفارش کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل فرما دے گا۔ پھر میں تیسری بار اللہ تعالیٰ کے حضور جاؤں گا اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اسے منظور ہوگا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: محمد! اپنا سر تو اٹھائیں، آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہیے، آپ جو چاہیں طلب کریں، آپ کو عطا کیا جائے گا، آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں سجدے سے سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و تعریف کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کردی جائے گی اور میری سفارش کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل فرما دے گا۔ پھر میں چوتھی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! اب تو جہنم میں وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک دیا ہے۔'' یہ حدیث بیان کرنے کے بعد قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بالآخر وہ آدمی بھی جہنم سے نکل آئے گا جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی خیر یعنی ایمان ہوا، اور وہ بھی آخر کار جہنم سے نجات پا جائے گا جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے کے برابر بھی خیر یعنی ایمان ہوا۔ اور وہ بھی جہنم سے رہائی پا جائے گا جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا

اور اس کے دل میں ایک ذرے یا رائی بھر بھی خیر یعنی ایمان ہوا۔''

٤٣١٣ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلَّاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ [بْنِ] عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ**)). [**موضوع،** تهذيب الكمال للمزي: ٢٢/ ٥٥٢ من طريق اسماعيل، كتاب الضعفاء للعقيلى: ٣/ ٣٦٧؛ الضعيفة: ١٩٧٨ عنبسه بن عبدالرحمن کذاب ہے۔]

(۴۳۱۳) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تین قسم کے لوگ (گناہ گاروں کے حق میں) سفارش کریں گے۔ انبیاء، پھر علماء اور پھر شہداء۔''

٤٣١٤ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ. غَيْرَ فَخْرٍ**)). [سنن الترمذي: ٣٦١٣؛ مسند احمد: ٥/ ١٣٧؛ مسند عبد بن حميد: ١٧١ یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی بنا پر ضعیف ہے۔]

(۴۳۱۴) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں تمام انبیاء کا امام، ان کا خطیب اور ان میں سے (پہلے) سفارش کرنے والا ہوں گا اور (مجھے) کوئی فخر نہیں۔''

٤٣١٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي. يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ**)). [صحيح بخاري: ٦٥٦٦۔]

(۴۳۱۵) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری شفاعت کے نتیجے میں بہت سے لوگ جہنم سے باہر آئیں گے۔ (پھر بھی) ان کا نام جہنمی ہی ہوگا۔''

٤٣١٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ، بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي،**

(۴۳۱۶) عبداللہ بن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ بنوتمیم (کی تعداد) سے بھی زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا:

أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: ((سِوَايَ))

قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ. [صحيح، سنن الترمذي: ٢٤٣٨؛ مسند احمد: ٣/ ٤٦٩، ٤٧٠؛ ابن حبان: ٧٣٧٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٧٠، ٧١۔]

اے اللہ کے رسول! وہ آدمی آپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ میرے علاوہ ہوگا۔'' میں (عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ) نے عبداللہ بن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا یہ حدیث آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے خود سنی ہے۔

٤٣١٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((أَتَدْرُونَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّيَ اللَّيْلَةَ؟))** قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: **((فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ))** قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: **((هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))**.

[صحيح، المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٦٨، ٦٩۔]

(۴۳۱۷) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج رات میرے رب نے مجھے کس چیز کے انتخاب کا اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے مجھے اختیار دیا کہ میری آدھی امت جنت میں چلی جائے (یا) پھر میں امت کے حق میں شفاعت کروں، تو میں نے شفاعت کا انتخاب کیا۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں شفاعت پانے والوں میں سے فرما دے۔ آپ نے فرمایا: ''میری شفاعت ہر مسلمان کے لیے ہوگی۔''

بَابُ صِفَةِ النَّارِ.

باب: جہنم کی حالت وکیفیت کا بیان

٤٣١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نُفَيْعٍ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. وَلَوْلَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا. وَإِنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا))**.

[یہ روایت نفیع بن حارث متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے، نیز دیکھئے الضعيفة: ٣٢٠٨۔]

(۴۳۱۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری دنیا کی یہ آگ نار جہنم کے ستر حصوں میں سے محض ایک حصہ ہے۔ اگر اسے دو بار پانی سے ٹھنڈا نہ کیا گیا ہوتا تو تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ دنیا کی آگ اللہ عزّ وجل سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں واپس نہ بھیجا جائے۔''

٤٣١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

(۴۳۱۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: اے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَكَتْ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا. فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ: نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ. فَشِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ، مِنْ زَمْهَرِيْرِهَا. وَشِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ، مِنْ سَمُوْمِهَا)). [صحيح، سنن الترمذي: ٢٥٩٢؛ سنن الدارمی: ٢٨٤٩۔]

میرے رب! میرے بعض حصے بعض حصوں کو کھا گئے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے سال بھر میں دو دفعہ سانس لینے کی اجازت دے دی۔ ایک سانس موسم سرما میں اور دوسرا سانس موسم گرما میں۔ موسم سرما میں جب تم شدید ٹھنڈک محسوس کرتے ہو تو یہ اس کی شدید سردی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور موسم گرما میں جب تم سخت گرمی محسوس کرتے ہو تو یہ اس کی شدید گرمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔"

٤٣٢٠۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي [بُكَيْرٍ]: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُوْقِدَتْ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَابْيَضَّتْ. ثُمَّ أُوْقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ. ثُمَّ أُوْقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ. فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ)). [ضعيف، سنن الترمذي: ٢٥٩١؛ الضعيفة: ١٣٠٥ شریک القاضی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔]

(۴۳۲۰) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جہنم میں ایک ہزار سال تک آگ کو دہکایا گیا تو وہ سفید ہوگئی، پھر اسے مزید ایک ہزار سال تک دہکایا گیا تو وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے مزید ایک ہزار سال تک دہکایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ تاریک رات کی طرح بالکل سیاہ ہے۔"

٤٣٢١۔ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ. فَيُقَالُ: اغْمِسُوْهُ فِي النَّارِ غَمْسَةً. فَيُغْمَسُ فِيْهَا. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: أَيْ فُلَانُ هَلْ أَصَابَكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا مَا أَصَابَنِي نَعِيْمٌ قَطُّ. وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ضُرًّا وَبَلَاءً. فَيُقَالُ: اغْمِسُوْهُ غَمْسَةً فِي الْجَنَّةِ. فَيُغْمَسُ فِيْهَا غَمْسَةً. فَيُقَالُ لَهُ: أَيْ فُلَانُ هَلْ أَصَابَكَ ضُرٌّ قَطُّ أَوْ بَلَاءٌ؟ فَيَقُوْلُ: مَا أَصَابَنِي قَطُّ ضُرٌّ وَلَا بَلَاءٌ)). [صحيح، الصحيحه للالبانی: ١١٦٧۔]

(۴۳۲۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن دنیا میں زیادہ نعمتیں پانے والے کافر کو (اللہ تعالیٰ کے) حضور پیش کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اسے جہنم میں ایک غوطہ دو تو اسے اس میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا: اے فلاں! بتا تجھے دنیا میں کبھی آرام یا راحت نصیب ہوئی؟ وہ کہے گا: نہیں، مجھے زندگی میں کبھی آرام یا راحت نہیں ملی۔ اسی طرح ایک مومن کو لایا جائے گا جس کی دنیاوی زندگی دکھوں، مصیبتوں اور تکلیفوں میں بسر ہوئی ہوگی۔ پھر کہا جائے گا: اسے جنت کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ۔ چنانچہ اسے جنت کی ایک جھلک دکھائی جائے گی۔ اس کے بعد اس سے پوچھا جائے گا۔ اے فلاں! بتا تجھے دنیا میں کبھی کوئی دکھ، تکلیف یا مصیبت بھی آئی تھی؟ وہ کہے گا: نہیں، مجھے تو کبھی کوئی

دکھ، تکلیف یا مصیبت آئی ہی نہیں۔''

٤٣٢٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيَعْظُمُ حَتَّى إِنَّ ضِرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ. وَفَضِيلَةُ جَسَدِهِ عَلَى ضِرْسِهِ، كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ عَلَى ضِرْسِهِ)).

[یہ روایت ابن ابی لیلیٰ اور عطیہ العوفی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۳۲۲) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں کافر کا جسم (بطور سزا و عذاب) اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کی ڈاڑھ جبلِ احد سے بھی بڑی ہوگی۔ اور اس کی ڈاڑھ کے مقابلے میں اس کا باقی جسم اتنا ہی بڑا ہوگا جیسے دنیا میں ڈاڑھ سے باقی جسم بڑا ہوتا ہے۔''

٤٣٢٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ. فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ. فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ. وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا)). [المصنف لابن ابي شيبة: ١١٧٤٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٧١ اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

(۴۳۲۳) عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں ایک رات اپنے فرزند ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقیم تھا کہ ہمارے ہاں حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس رات انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں ایک ایسا آدمی بھی ہوگا جس کی شفاعت سے قبیلۂ مضر (کے افراد کی تعداد) سے بھی زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہے کہ جہنم میں جا کر اس کا جسم اس قدر بڑا ہو جائے گا کہ صرف اسی سے جہنم کا ایک کونہ بھر جائے گا۔''

٤٣٢٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ. فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ. ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأُخْدُودِ. لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهَا السُّفُنُ لَجَرَتْ)).

[**ضعیف**، یزید بن ابان الرقاشی ضعیف راوی ہے۔]

(۴۳۲۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جہنم پر رونا مسلّط کر دیا جائے گا، وہ اس قدر روئیں گے کہ روتے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتی کہ (آنسو بہنے سے) ان کے چہروں پر (خندقیں) کھائیاں سی بن جائیں گی کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بھی تیرنے لگیں۔''

٤٣٢٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

(۴۳۲۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ''اے

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (۳/ آل عمران:۱۰۲) ((وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قَطَرَتْ فِي الْأَرْضِ لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ. فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟)).

[سنن الترمذي: ٢٥٨٥؛ مسند احمد: ١/ ٣٠٠؛ مسند الطيالسي: ٢٦٤٣ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔]

ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔''
اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اگر زقوم (تھوہر) کا ایک ہی قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو وہ ہی دنیا والوں کی زندگی بے مزہ کر دے، پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کی خوراک اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگی۔''

٤٣٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ [عَنِ] الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ. حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ)).

[صحيح بخاري: ٧٤٣٧؛ صحيح مسلم: ١٨٢ (٤٥١)]

(۴۳۲۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آگ آدمی (کے سارے بدن) کو کھا جائے گی، سوائے سجدوں کے نشانات کے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشان کھائے۔''

٤٣٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ. فَيُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُونَ خَائِفِينَ وَجِلِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ فَرِحِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. فَيُقَالُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ. هَذَا الْمَوْتُ. قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كِلَاهُمَا: خُلُودٌ فِيمَا تَجِدُونَ. لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا)).

[**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٢٦١؛ ابن حبان: ٧٤٥٠۔]

(۴۳۲۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا اور (پل) صراط پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: جنت والو! وہ ڈر کر اس طرف دیکھیں گے، انہیں اس بات کا اندیشہ ہوگا کہ انہیں اس جگہ (جنت) سے نکال نہ دیا جائے جہاں وہ موجود ہیں۔ پھر کہا جائے گا: جہنم والو! وہ خوشی سے اس طرف نظر اٹھائیں گے (وہ یہ توقع کر رہے ہوں گے) شاید انہیں ان کی اس جگہ (جہنم) سے نکال لیا جائے جہاں وہ موجود ہیں۔ پھر کہا جائے گا: کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ سب کہیں گے کہ ہاں (ہم اسے پہچانتے ہیں) یہ موت ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے موت کو (پل) صراط کے اوپر ذبح کر دیا جائے گا۔ اور (اہل جنت اور اہل جہنم) دونوں گروہوں سے کہا جائے گا۔ تم جس حالت میں ہو، اب اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا ہوگا۔ اور اس میں کبھی کسی کو موت نہیں آئے گی۔''

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ.

باب: جنت کے اوصاف کا بیان

٤٣٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ**)).

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمِنْ بَلْهَ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ . اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿**فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ**﴾. (٣٢/ السجدة: ١٧)

قَالَ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَؤُهَا: مِنْ قُرَّاتِ أَعْيُنٍ.

[صحيح بخاري: ٤٧٧٩ (تعليقًا)، ٤٧٨٠؛ صحيح مسلم: ٢٨٢٤ (٧١٣٢)؛ سنن الترمذي: ٣١٩٧-]

(۴۳۲۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد ہے: میں نے (جنت میں ایسی نعمتیں) اپنے صالح بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (یہ حدیث روایت کرنے کے بعد) فرمایا: تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿**فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ**﴾ ''پس کوئی نفس نہیں جانتا وہ جو چھپا کر رکھی گئی ہے، ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے بدلہ ان کا جو وہ عمل کرتے تھے۔'' ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (اس آیت میں: قُرَّةِ اَعْيُنٍ کو) قُرَّاتِ اَعْيُنٍ پڑھا کرتے تھے۔

٤٣٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَشِبْرٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا**)). [**ضعيف**، الضعيفة: ٤٣٠٨

حجاج بن ارطاۃ اور عطیہ العوفی دونوں ضعیف ہیں۔]

(۴۳۲۹) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت کی ایک بالشت جگہ روئے زمین اور جو کچھ اس پر ہے، ان سب سے بہتر ہے۔''

٤٣٣٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**)). [صحيح بخاري: ٢٨٩٢، ٣٢٥٠-]

(۴۳۳۰) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، ان سب سے بہتر ہے۔''

٤٣٣١- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ. كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَإِنَّ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ. مِنْهَا تُفَجَّرُ**

(۴۳۳۱) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جنت کے سو درجے ہیں۔ ان میں سے ہر درجہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ بلاشبہ جنت کا بلند ترین درجہ فردوس ہے۔ جنت کا درمیانی مقام (بھی) فردوس ہے اور (اللہ تعالیٰ کا) عرش فردوس پر ہے۔ جنت کی تمام نہریں اسی (فردوس سے) پھوٹتی ہیں، لہٰذا

أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)).

جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔''

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٥٣٠؛ مسند احمد: ٥/ ٢٣٢۔]

٤٣٣٢۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: ((أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ؟ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا. هِيَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأْلَأُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهَرٌ مُطَّرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ، فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ. فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ)) قَالُوا: نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ.

(۴۳۳۲) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: ''کیا کوئی ہے جو جنت کے حصول کے لیے کمر کس لے؟ کیونکہ اس کی کوئی نظیر نہیں۔ ربِ کعبہ کی قسم! وہ تو جگمگاتا ہوا نور ہے۔ وہاں خوشبودار پودے، مضبوط اور عظیم الشان محلات ہیں، بہتی نہریں ہیں۔ بے شمار تیار پھل ہیں۔ حسین وجمیل بیوی ہے، کپڑوں کے (قیمتی اور) بہت زیادہ جوڑے ہیں، جہاں بلند وبالا، محفوظ اور روشن محل ہیں جس میں ہمیشہ ناز ونعم کے ساتھ اور خوش رہنا ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اس کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ بھی کہو'' پھر آپ نے جہاد کا ذکر کر کے اس کی ترغیب دلائی۔

[**ضعيف**، صفة الجنة لأبي نعيم: ٢٤؛ ابن حبان: ٧٣٨١؛ الضعيفة: ٣٣٥٨ الضحاک المعافری مجہول راوی ہے۔]

٤٣٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى ضَوْءِ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً. لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ. أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ. وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ. أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ. أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ. عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا)).

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِثْلَ

(۴۳۳۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سب سے پہلے جانے والے لوگوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے۔ ان کے بعد میں داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان پر زیادہ چمکنے والے تارے کی طرح روشن ہوں گے۔ اہل جنت کو جنت میں نہ پیشاب کرنے کی حاجت ہوگی اور نہ پاخانے کی۔ نہ ناک سنکیں گے اور نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی اور ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان کی انگیٹھیوں میں جلانے کے لیے عُود (ایک انتہائی قیمتی اور خوشبودار) لکڑی ہوگی۔ ان کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی ہوں گی، ان کی عادات ایک سی ہوں گی۔ وہ اپنے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح

حَدِيْثِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ . [صحيح بخاري: ٣٣٢٧؛ صحيح مسلم: ٢٨٣٤ (٧١٤٩، ٧١٥٠)-]

ساٹھ ساٹھ ہاتھ قد وقامت والے ہوں گے۔'' امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے شیخ ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے ابومعاویہ عن الاعمش عن ابی صالح، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

٤٣٣٤ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ. حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ. مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوْتِ وَالدُّرِّ. تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ))**.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٣٦١؛ مسند احمد: ٢/ ٦٧-]

(۴۳۳۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ جس کے کنارے سونے کے ہیں۔ پانی بہنے کے مقام پر یاقوت اور موتی جڑے ہوں گے۔ اس کی مٹی کستوری سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

٤٣٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، لَا يَقْطَعُهَا))**. وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾.

(٥٦/ الواقعة:٣٠) [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٣٨؛ شرح مشكل الآثار للطحاوى: ٥٨٤٨-]

(۴۳۳۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ (اگر) ایک سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہو گا۔'' اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ ''طول طویل سائے میں ہوں گے۔''

٤٣٣٦ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِيْنَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ. قَالَ سَعِيْدٌ: أَوَ فِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلُوْهَا، نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ. فَيُؤْذَنُ لَهُمْ

(۴۳۳۶) سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کیا جنت میں بازار بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا ہے: ''جنتی جب جنت میں اپنے اعمال کے حساب سے (مقررہ مقامات پر) ٹھہریں گے۔ انہیں دنیا کے دنوں کے اندازے کے مطابق جمعے کے دن اجازت دی جائے گی تو وہ

فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا. فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ. وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ. وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ. مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا.

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ. هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: لَا. قَالَ: ((كَذَلِكَ. لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضَرَةً. حَتَّى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ: أَلَا تَذْكُرُ، يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى. فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ. فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ. ثُمَّ يَقُولُ: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ. قَالَ: فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ. فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ. قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا. لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرَى. وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيءٌ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ. فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ لَهُ عَلَيْهِ

اللہ عزوجل کا دیدار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے عرش کو ظاہر فرمائے گا، اور جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں ظہور فرمائے گا۔ (اہل جنت) کے لیے نور کے، موتیوں کے، یاقوت کے، زمرد کے، سونے کے اور چاندی کے بنے ہوئے منبر رکھے جائیں گے۔ سب سے کم درجے والے جنتی، جبکہ ان میں سے کوئی کم تر نہیں ہوگا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ انہیں ایسا خیال بھی نہیں گزرے گا کہ کرسیوں والے ان کی نسبت زیادہ بہتر نشستوں پر ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار بھی کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، کیا تمہیں سورج یا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تمہیں اپنے رب عزّ وجلّ کا دیدار کرنے میں بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ اور اس مجلس میں موجود ہر شخص سے اللہ عزّ وجلّ گفتگو فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ عزّ وجل تم میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا: اے فلاں! تمہیں یاد ہے تم نے فلاں دن ایسے اور ایسے کام کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہونے والی بعض کوتاہیاں یاد دلائے گا تو وہ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا تھا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں، میری بخشش کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مقام تک پہنچا ہے۔ اسی دوران میں ان پر ایک بادل چھا جائے گا۔ وہ ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ انہوں نے اس سے قبل ایسی عمدہ خوشبو کبھی نہ سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے اکرام کے لیے جو کچھ تیار کر رکھا ہے، اٹھ کر اس میں سے اپنی خواہش کے مطابق لے لو۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چنانچہ ہم ایک بازار میں جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوگا۔ اس میں ایسی چیزیں ہوں گی کہ ویسی نہ کسی آنکھ نے

أَحْسَنُ مِنْهُ. وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا)). قَالَ: ((ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَتَلْقَانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا. لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ. فَنَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ. وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٥٤٩؛ ابن حبان: ٧٤٣٨؛ الضعيفة: ١٧٢٢ ہشام بن عمار مختلط ہیں۔]

دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ہم وہاں سے جو چیز لینا چاہیں گے، (خدمت گار) ہمارے لیے وہاں سے اٹھا لیں گے۔ وہاں نہ کوئی چیز فروخت کی جائے گی اور نہ کوئی چیز خریدی جائے گی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ اعلیٰ درجے والا جنتی اپنے سے کم تر درجے والے جنتی سے ملاقات کرے گا اور ان میں سے کوئی بھی اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر نہیں سمجھے گا۔ کم درجے والا جنتی، اعلیٰ درجے والے جنتی کے لباس کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائے گا، ابھی ان کی بات اور ملاقات ختم بھی نہیں ہوگی کہ کم درجے والے کا لباس اعلیٰ درجے والے کے لباس سے بھی عمدہ شکل میں تبدیل ہو جائے گا، کیونکہ جنت میں کسی کو رنج وغم نہیں ہوگا۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم اپنے گھروں کو لوٹیں گے تو ہماری بیویاں ہمیں خوش آمدید کہیں گی (مزید کہیں گی کہ) آپ جب یہاں سے گئے تھے، اس سے (بھی) زیادہ خوبصورت اور خوشبودار ہو کر آئے ہیں۔ ہم کہیں گے: (کیونکہ) آج ہمیں اپنے ربّ جبّار عزّ وجلّ کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ہمیں حق پہنچتا ہے کہ ہم اسی طرح آتے جس شان سے آئے ہیں۔''

٤٣٣٧ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، أَبُو مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، إِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً: ثِنْتَيْنِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبُلٌ شَهِيٌّ. وَلَهُ ذَكَرٌ لَا يَنْثَنِي)).

قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَعْنِي رِجَالًا دَخَلُوا النَّارَ. فَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ نِسَاءَ هُمْ.

(۴۳۳۷) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس آدمی کو جنت میں داخل فرمائے گا، اس کا بہتر بیویوں سے نکاح کرے گا۔ ان میں سے دو حور عین ہوں گی اور باقی ستر عورتیں اہل جہنم کی طرف سے میراث ہوں گی۔ ان میں سے ہر عورت کا مقام مخصوص انتہائی دلکش ہوگا اور مرد کا عضو خاص ٹیڑھا (کمزور) نہیں ہوگا۔''

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے شیخ ہشام بن خالد رحمہ اللہ نے کہا: جہنمیوں کی میراث سے مراد یہ ہے کہ جو مرد جہنم میں جائیں گے

كَمَا وُرِثَتْ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. [**ضعيف جدا**، الكامل لابن عدي: ٣/ ٨٨٤؛ الضعيفة: ٤٤٧٣ خالد بن یزید ضعیف، متہم بالکذب ہے۔]

تو اہل جنت ان کی عورتوں کے وارث ہو جائیں گے جیسے فرعون کی بیوی وراثت میں ملے گی۔

٤٣٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ، كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، كَمَا يَشْتَهِي**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٥٦٣]

(۴۳۳۸) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن جب جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو حمل، وضع حمل اور اس بچے کا بڑا ہونا سب اس کی خواہش کے (عین) مطابق ایک گھڑی میں ہو جائے گا۔''

٤٣٣٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنِّيْ لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا. وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا. فَيُقَالُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَىٰ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَىٰ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَىٰ. فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلْأَىٰ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا. أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَتَسْخَرُ بِيْ أَوْ أَتَضْحَكُ بِيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟**)).

قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

فَكَانَ يُقَالُ: هٰذَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

[صحيح بخاري: ٦٥٧١؛ صحيح مسلم: ١٨٦ (٤٦١)؛ سنن الترمذي: ٢٥٩٥-]

(۴۳۳۹) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔ ایک آدمی گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے باہر آئے گا۔ اس سے کہا جائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا۔ وہ وہاں جائے گا۔ اسے محسوس ہو گا کہ جنت لوگوں سے بھری ہوئی ہے، لہٰذا وہ واپس آ کر عرض کرے گا، اے پروردگار! جنت تو پہلے ہی لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں چلا جا۔ وہ وہاں جائے گا اور اسے یہی محسوس ہو گا کہ جنت تو لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس آ کر عرض کرے گا: اے میرے رب! جنت تو لوگوں سے پُر ہے۔ اللہ سبحانہ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ پھر واپس آ کر عرض کرے گا: اے پروردگار! جنت تو پہلے ہی بھری ہوئی ہے۔ اللہ فرمائے گا: تو جنت میں جا، وہاں تیرے لیے پوری زمین کے برابر بلکہ اس سے دس گنا (زیادہ) جگہ ملے گی۔ وہ بندہ عرض کرے گا: یا اللہ! تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہے۔'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ (اس وجہ سے) رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔

٤٣٤٠- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٥٧٢]

(۴۳۴۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی تین بار جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے: یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے، اور جو آدمی جہنم سے تین بار پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: یا اللہ! اسے جہنم سے محفوظ فرما۔''

٤٣٤١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ: مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ. فَإِذَا مَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ﴾. (٢٣/ المومنون: ١٠)

[تفسير طبرى: ١٨/ ٥، یہ روایت سلیمان الاعمش کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۴۳۴۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر آدمی کے دو گھر (ٹھکانے) ہیں۔ ایک جنت میں اور ایک جہنم میں۔ جو آدمی فوت ہو کر جہنم میں چلا جاتا ہے تو جنت والے اس کے گھر کے وارث ہو جاتے ہیں، یعنی وہ گھر انہیں دے دیا جاتا ہے۔ فرمان الٰہی: ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ﴾ یہی (اہل جنت) وراثت پانے والے ہیں۔ کا یہی مفہوم ہے۔''

[وَهٰذَا آخِرُ سُنَنِ الْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَاجَه الْقَزْوِيْنِي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ.]